READER BURAQ

The Evil Lady

تحریر :ماہی شاہ

کراچی میں اس وقت شام اتری ہوئی تھی سڑک پر ایک گاڑی تیز رفتار سے چل رہی تھی اندر بیٹھے دو انسان کے چہرے پر سفاکیت اور شیطانیت سے بھرپور تاثرات تھے۔۔۔

ایک گھر کے سامنے گاڑی رکی تھی ایول نے گھر کو دیکھا اس کی آنکھوں سے آگ نکلنے لگی تھی مونسٹر تم یہاں ہی رکو میں اپنا کام کر کے آتی ہوں۔۔۔

جلدی آنا ایول پھر میں نے کہیں کسی سے ملنے بھی جانا ہے ایک سائیڈ مسکراہٹ سے وہ مونسٹر بے حد وجیحہ لگا تھا۔۔۔

ہاں ہاں پتہ ہے تم نے کہاں جانا ہے فکر مت کرو بس پانچ منٹ کا کام ہے۔۔۔

وہ بلیک سوٹ پہنے فل ماسک لگائے جس سے بس اس کی براؤن آنکھیں نظر آرہی تھی ایول ایک کمرے میں پہنچ چکی تھی جہاں ایک لڑکی مہندی کی دلہن بنی بیٹھی بہت خوش تھی۔۔۔۔

اچانک سے کمرے کی لائٹ بند ہوئی تھی وہ لڑکی ڈر کے مارے ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔کون ہے۔۔۔وہ لڑکی ڈر کے مارے بولی تھی۔۔۔

گمنام ہے کوئی۔۔۔بدنام ہے کوئی۔۔۔کس کو خبر کون ہے وہ۔۔انجان ہے کوئی۔۔۔گمنام ہے کوئی۔۔۔

یہ آواز سن کے وہ لڑکی تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

اا۔۔۔ایول۔۔۔

ایول نے اپنا چاکو نکال کر اس لڑکی کے ہونٹوں پر رکھا تھا وہ لڑکی مہندی کے ڈریس میں سامنے کھڑی سفاک لڑکی کے سامنے کانپ رہی تھی تمہیں میری عشق سے ایول کے عشق سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو تو سامنے کھڑی موت نظر آ رہی تھی وہ اس کی باتیں سن ہی کب رہی تھی۔۔۔۔۔

میں تمہیں مار نہیں سکتی تم کیونکہ تم کوئی گنہگار نہیں ہو نا لیکن تم بے گناہ بھی نہیں ہو۔۔۔۔

میں میں نے کیا کیا ہے وہ لڑکی ہمت کرتی بولی تھی میں میں تو کا یا۔۔۔۔

اس لڑکی کا اتنا کہنا تھا کہ ایول نے ایک زوردار تھپڑ اسے مارا تھا کہ اس کا سر زور سے سامنے دیوار کے ساتھ لگا تھا وہ وہاں ہی گری تھی۔۔۔۔۔

سر سے خون نکلنے لگا تھا ایول نے اپنا چمکدار چاکو نکالا تھا اتنی چمک تھی اس چاکو اور چاکو کے اوپر لکھا بڑا سا ایول کہ کسی کو بھی خوف میں مبتلا کر دیتا تھا وہ لڑکی ایول کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ خوف سے آواز نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن نکال نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ آرام سے اس کے پاس بیٹھ کے اور اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا وہ لڑکی کے سر سے خون نکل رہا تھا تمہیں میرے عشق کو اپنی ہاتھوں کے لکیروں میں لکھنا

چاہا تھا نا تو ایسا کرتے ہیں جن ہاتھوں کے لکیروں میں میرا عشق ہے ان لکیروں کو مٹا دیتے ہیں وہ آہستہ آہستہ اس کے ہاتھوں کے لکیروں میں اپنا چاکو چلانے لگی تھی اس لڑکی کی ضبط سے چیخیں دب گئی تھی۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔ کچھ دیر بعد تم پر سکون ہو جاؤ گی اس کے ہاتھ خون سے بھر چکے تھے وہ ایک ایک کر کے اس کے ہاتھ پر چاکو چلاتے اس کا ہاتھ زخمی کر چکی تھی اور وہ لڑکی درد نا برداشت کرتے ہوئے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ تو بے ہوش ہو گئی ایول نے اپنی پاکٹ سے ایک ڈیوائس نکالی تھی جو کہ الیکٹرک شاٹ تھا ایول اسے بس تب ہی استعمال کرتے تھے جب کسی انسان کو زندگی اور موت کے بیچ لٹکانا ہو ورنہ وہ سیدھا اپنا تیز دار چاکو اس انسان کے دل پر وار کرتی تھی اور وہ انسان دوسرا لفظ بولنے سے قاصر ہو جاتا تھا۔۔۔۔

ایول نے پہلے اسے تھپڑ مار کر اسے ہوش میں لانا چاہا تھا اور وہ لڑکی ہوش میں آئی تھی وہ لڑکی اس ڈیوائس کو دیکھ کر خوفزدہ نظروں سے ایول کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

ایول نے بغیر اس کی نظروں کو دیکھے وہ ڈیوائس اس لڑکی کی گردن پر لگادی تھی وہ لڑکی تڑپی تھی 10 سیکنڈ کے بعد اس لڑکی کا وجود ساکن ہوا تھا اور ایول مسکراتی اس کو چھوڑ کر اٹھی تھی۔۔۔۔

شکر کرو اور تمہیں میں نے مارا نہیں تم نے میرے عشق پر نظر رکھ کر برا کیا تھا اب تم جاؤ سیدھا کومے میں یا اوپر۔۔۔۔

وہ سیٹی مارتی جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی پیچھے اس نے لڑکی کا زندہ لاش وجود پڑا تھا۔۔۔۔

بڑی دیر کردی وہ تمہیں پتہ بھی ہے مجھے جانا ہے اپنے بھالوں کو دیکھنے مونسٹر نے مصنوعی غصے سے ایول سے بولا تھا ایول اس کی بات اگنور کرتے گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔

مونسٹر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔

ایول تم نے اس کی خاطر اب تک دو بے گناہ لڑکیوں کو زندہ لاش بنایا ہیں تم اس کے پاس چلی کیوں نہیں جاتی۔۔۔

میں جاؤں گی اس کے پاس مونسٹر بہت جلد کیونکہ اگر وہ میرا نہیں ہے نا تو اس دنیا میں وہ کسی کا نہیں ہوگا یہ ایول کا وعدہ ہے۔۔۔

کب جاؤ گی لیکن ایول خاموشی کے ساتھ سیٹ کے ساتھ سر ٹکا گئی تھی مونسٹر سمجھ چکا تھا کہ وہ مزید بات نہیں کرے گی وہ بھی خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

مونسٹر دوبارہ سے اس گھر میں موجود تھا جس گھر سے سات سال پہلے اسے بے عزت ذلت کے ساتھ نکالا گیا تھا لیکن وہ اپنے دل کے ہاتھوں اپنے بھالوں کی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر پچھلے پانچ سالوں سے روز اسے دیکھنے

کا آتا تھا جسکا شاید مالا کو بھی پتہ نہیں تھا۔۔۔وہ اس کے کمرے میں گیا جہاں مالا گہری نیند میں مزے سے سو رہی تھی۔۔۔۔

چاند کی روشنی میں اس کا دودھیا چہرہ دیکھنے لگا تھا سنہری بال جو کہ مونسٹر کو بے حد پسند تھے اس کے سنہری بالوں کا دیوانہ تھا۔۔۔

میرا بھالو اس کو دیکھتے دیکھتے ایک شیطانی مسکراہٹ مونسٹر کے چہرے پر آئی تھی۔۔۔۔

کل تمہارا برتھ ڈے ہے نا تو تمہارے لیے تمہارا زاوی ایک سپیشل گفٹ بھیجے گا وہ اپنے آپ سے کہتا ہوا مزید اس کے قریب ہوا تھا اس کے چہرے کا ایک ایک نقش کو آنکھوں کے ذریعے اتارنے لگا تھا۔۔۔

تبھی اس کی نظر مالا کی تھوڑی کہ خم پر گئی تھی مونسٹر اپنے ہاتھوں سے گلف اتار کر اس کے تھوڑی میں پڑتا خم کو چھونے لگا تھا اپنی مالا کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔

اپنی تھوڑی پر کسی کا لمس محسوس کر کے مالا کی آنکھ کھلی تھی اور پہلی دفعہ اپنے اوپر ایک انجان شخص کو دیکھ کر اتنے قریب مالا کا سانس رک گیا تھا ایک دلخراش چیخ اس کے لبوں سے نکلتی اس سے پہلے ہی مونسٹر نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھا تھا۔۔۔۔

ششش۔۔۔مائے کوئین وہ اپنا چہرہ مالا کہ قریب لا کر اس کے کان میں سرگوشی سے بولا۔۔۔

مالا تو خوف کے مارے دوسرا سانس لینے سے قاصر تھی اس کا دل چاہا اپنی مالا کو محسوس کر لے اس کے گلابی ہونٹ مونسٹر جیسے پتھر دل میں بے تابی کا کام کر رہے تھے وہ اس کی تھی وہ چاہتا تو اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن اس سے پہلے نکاح جیسے بندھن کا ہونا لازمی تھا۔۔۔

مونسٹر نے مالا کی محسوس نس دبائی تھی اور وہ بے ہوش ہوگئی تھی موسٹر جیسے ہی آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔۔۔

(ماضی۔۔۔)

آن آن اٹھے نا مجھے کالج جانا ہے وہ کب سے کایان کو اٹھا رہی تھی لیکن وہ تھا کے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

آن میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی عین بھی غصے سے بولی اس کا آج پہلا دن تھا کالج میں اور وہ تھا کہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

کایان اپنی عین کی ناراضگی کا سن کر جلدی سے اٹھا تھا ارے میرا بچہ ایسے تو نہ بولو نا۔۔۔

تو آپ بھی تو اٹھ نہیں رہے نا وہ منہ بسورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

اتنے میں نائلہ بھی آ گئی کایان بیٹا اٹھ جاؤ حورین کب سے تمہیں آوازیں دے رہی ہے اسے کالج سے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔

جی جی ماما بس اٹھ رہا ہوں وہ ایک مسکراتی نظر نائلہ پر ڈال کر واش روم چلا گیا۔۔۔

حورین بیٹا جاؤ جا کر ناشتہ کرو ابھی کایان آ جائے گا۔۔۔

جی خالہ جاتی ہوں۔۔۔

یہ ہے کاظمی خاندان جہاں پر سلمان کاظمی اور ان کی بیگم نائلہ سلمان کاظمی اور ان کی پوری دنیا کایان کاظمی ان کا بیٹا ہے یہ اتنی بڑی حویلی میں رونق اور کایان کی زندگی میں رونق تب آئی تھی جب دو دن کی حورین اس حویلی میں آئی تھی۔۔۔۔

نائلہ کی بہن جو اس بیٹی کو پیدا کر کے مر گئی تھی تو سسرال والوں نے حورین کی ذمہ داری لینے سے انکار کر دیا تھا حورین کے باپ نے بھی بوجھ کہہ کر حورین کو نائلہ کی جھولی میں پھینک دیا تھا اور نائلہ اس دو دن کی بچی کو لے کر گئے تھے اور اٹھ سال کے کایان کاظمی کی زندگی میں تو جیسے رونق آگئی تھی۔۔۔۔

کایان اس کی ہر ضد پوری کرتا تھا اسے بچوں کی طرح رکھتا تھا وہ اس سے اپنا چھوٹا سا بچہ ہی تو کہتا تھا اور وہ اسے آن کہتی تھی نائلہ نے کتنی دفعہ کہا تھا کہ بھائی کہا کرو لیکن نہیں ہماری حورین تو سدا کی ڈھیٹ اور اپنے آن کی لاڈلی نے بات ہی نہیں مانتی۔۔۔۔

سلمان ان سب کو چھوڑ کر زندگی سے چلے گئے تھے جس سے نائلہ کی پوری دنیا حورین اور کایان تھی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کایان اپنے بچے کی طرح اس کی ہر خواہش پوری کرتا تھا اور آج کایان 24 سال کا حورین 16 سال کی ہو گئی تھی اس کا پہلا دن تھا کالج کا اور وہ بہت ایکسائٹڈ تھی اسے پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔۔

کایان تو اس کی ایک ایک چیز کی پرواہ کرتا تھا کب سوتی کب کھاتی کیا کھاتی ہے کہاں جاتی ہے نائلہ تو کبھی کبھی چڑ جاتی تھی کایان اس سے اتنا اٹیچ نہ ہو اسے اگلے گھر بھی جانا ہے۔۔۔۔

لیکن حورین تھی کہ صدا کی ڈیٹ وہ کہتی تھی کہ وہ اپنے کایان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی وہ تو چھوٹی تھی ایسی بات کہہ دیتی تھی لیکن نائلہ کو کبھی کبھی ڈر لگا رہتا تھا کہ وہ کیسے کایان سے الگ رہے گی۔۔۔۔۔

کایان فریش ہو کر آیا تو عین اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

عین بچے ناشتہ کرو۔۔۔۔

وہ آن میں آپ کا انتظار کر رہی تھی ناوہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

میرا پیارا سا بچہ کایان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا ناشتہ کر کے کایان اپنی یونیورسٹی جو کہ اس کا آخری سال چل رہا تھا عین کو کالج چھوڑ کر چلا گیا کیونکہ وہاں اس کی محبت کرن اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کراچی کے مشہور بار میں گہما گہمی تھی وہاں ایول ایک بلیک میکسی پہنے کانوں میں چمکتے اویزے لمبے براؤن بال وہ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا کہ ہر کوئی اسے دیکھ رہا تھا لیکن وہ تو اپنا شکار کرنے آئی تھی۔۔۔۔

دور بیٹھے شخص کو دیکھ کر ایول کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی کان میں لگے ایئر پیس سے اس نے اگلے بندے کو کچھ کہا تھا پھر چلتے چلتے اس شخص کے پاس

چلی گئی جو مکروہ مسکراہٹ سے ایول کو حوس زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا ایول کی مسکان مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

ایول نے اپنا مومی ہاتھ اس غلیظ ہاتھ پر رکھا تو اس شخص کی باہیں کھل گئی تھی

میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو گے راجہ۔۔۔۔

وہ نشے میں مدہوش اس کا ہاتھ پکڑ کر چوم گیا تھا جس سے ایول کو بے حد غصہ آیا تھا لیکن وہ اس کا کام تمام کرنے والی تھی۔۔۔۔

وہ اسے اٹھا کر کمرے میں لے گئی اور جاتے ہی اسے بیڈ پر بٹھایا اور گلاس میں مشروب ڈالنے لگی وہ اپنے شکار کو مارنے سے پہلے شباب میں ڈوبانا اچھے سے جانتے تھی باہر دروازہ پر کوئی اسے ایک چیز پکڑا کر جا چکا تھا۔۔۔

شراب کا گلاس پکڑاتے وہ شخص بار بار ایول کو ٹچ کر رہا تھا اور ساتھ میں گندا مشروب گلے میں انڈیل رہا تھا ایول قدم باقدم اس شخص کی طرف بڑھتی جا رہی تھی اور اپنے بیگ سے چاکو نکال اگلے بندے کو سمجھنے کا موقع دیا بغیر اس کے دل میں اتار گئی تھی۔۔۔

وہ عاشق تھی لال رنگ کی اور لال رنگ بھی خون کا اس کا دل میں کئی وار کرتے ایول کے کانوں میں معصوم بچیوں کی آوازیں گونج رہی تھی اور اس شخص کے سینے کا برا حال کرتے ہوئے بھی تھکی نہیں تھی اتنے میں مونسٹر آتا اسے اٹھایا تھا۔۔۔

ایول پاگل ہو گئی ہو کہ جلدی چلو یہاں سے وہ اس کا ہاتھوں میں لگا خون دیکھ جلدی سے واش روم لے کر گیا اور چاکو اور اس کے ہاتھ دھو کر وہ وہاں سے نکلے تھے جاتے جاتے وہ اسے ٹھوکر مارنا نہیں بولی تھی۔۔۔

تم اتنی ظالم کیوں ہوئی ایول۔۔۔

شٹ اپ مونسٹر بکواس بند رکھو اپنی۔۔۔

ایول یہ مت بھولو کہ میں نے ہی تمہیں ایول بنایا ہے۔۔۔

اور یہ مت بھولو کہ میں تمہیں بھی مار سکتی ہوں مونسٹر کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔

اچھا میں نے تمہیں سکھایا اسی کو مارنا چاہتی ہو لیکن تم مجھے مار نہیں سکتی نا وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

مونسٹر میں تمہارا اگلا د بادوں گی وہ چڑتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔

ریلیکس ایول گھر چلتے ہیں امان اور لاریب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔

جانتی ہوں وہ ہمارے بغیر کھانا نہیں کھاتے اور آج رات تم نے اپنی بھالو کو

گفٹ بھی بیچنا ہے نا۔۔۔۔

ہاں مجھے یاد ہے وہ دونوں گھر پہنچ چکے تھے آپی آپی لاریب ایول کو دیکھتے ہی

بھاگتی اس کے گلے لگی تھی میرا بچہ کیسا ہے۔۔۔۔

آپی آپ کہاں گئی تھی

۔۔۔۔

وہ مار دے گا مار دے گا وہ گندا ٹچ کرتا ہے آپی آپی وہ مجھے مار دے گا وہ ابھی تو

نارمل تھی پھر سے پاگل پن کا دورہ پڑا تھا وہ مار دے گا گندہ ہے گندا ٹچ کر رہا

تھا اہ وہ چیخنے لگی تھی امان نے جلدی سے لب بھینچ کر ایول اور مونسٹر کو دیکھا

تھا اور کمرے میں جا کر ریلیکس کرنے والا انجکشن سے لاریب کو لگایا تھا جس

سے وہ پر سکون ہوتی امان کے بازوں میں جھول گئی تھی۔۔۔

امان اسے کمرے میں لٹاتا واپس حال میں آیا تھا امان تم پریشان مت ہو ہماری

لاریب ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔

ہاں مونسٹر ایک نیا ڈاکٹر آیا ہے سنا ہے وہ اپنے پیشنٹ کے ساتھ بے حد نرمی

اور اچھے سے پیش آتا ہے بہت قابل ڈاکٹر ہے میں جلد ہی لاریب کے بارے

میں اس سے بات کر کے آتا ہوں۔۔۔۔

ایول اور مونسٹر نے اس کی بات پر سر ہلایا تھا۔۔۔

ایول تمہارا کام ہو گیا۔۔۔۔

ہاں میرا کام ہو گیا ہے اب بس دو دن بعد تمہیں پتہ ہے نا امان تمہیں کہاں

جانا ہے۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم فکر مت کرو ایول اس کا شانہ تھپتھپاتے اٹھ کر کمرے میں چلی

گئی۔۔۔۔۔

(ماضی۔۔۔۔)

خالہ آن نہیں آئے کیا ابھی عین منہ بسورتے آن کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔

بیٹا آج اس کے ایکسٹرا کلاس تھی نا اس لیے وہ لیٹ آئے گا۔۔۔

افففف خالہ آن کو پتا ہے نا میرا دل ان کے بغیر نہیں لگتا

جب میں کالج سے آؤں مجھے وہ چاہیے وہ ضدی انداز میں بولتی نائلہ کو حیران کر چکی تھی۔۔۔۔

عین میرا بیٹا میرے ساتھ کالج سے گھر آ کر گھر کے کام کیا کرو نا اگلے گھر بھی جانا ہے تو میں وہاں جا کر ہماری بے عزتی کرواؤ گی۔۔۔

کیا ماما میری اے عین ابھی بہت چھوٹی ہے اس سے گھر کے کام مت کروایا کریں کایان بھی نائلہ کے بات سنتا اپنی عین کے حق میں بولا تھا۔۔۔

عین تو اپنے آن کی اواز سن کر جلدی سے اس کے گلے لگی تھی۔۔۔

میرا بچہ کایان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا وہ ہمیشہ ایسا ہی تو کرتا تھا جب بھی اسے عین پر پیار آتا تھا اس کے ماتھے پر بوسہ جاتا اور عین کے دل کو بہت سکون پہنچتا تھا اسے اپنے آن کی یہ عادت بہت پسند تھی۔۔۔۔

دیکھیں خالہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی میں ہمیشہ آپ لوگوں کے ساتھ رہو گی۔۔۔۔

آن دیکھیں نا خالہ مجھے اس گھر سے نکالنا چاہتی ہیں وہ سو سو کرتی بولی تھی جبکہ نائلہ تو اپنے اوپر لگے الزام پر شاکڈ تھی۔۔۔۔

میں نے کب کہا ایسا۔۔۔

ہاں تو خالہ آپ کے کہنے کا مطلب یہیں تھا ناوہ دوبارہ سے آن کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

جبکہ وہ فریش ہو کر کھانا کھانے لگے تھے کایان بیٹا تمہاری یونیورسٹی ختم ہونے والی ہے آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔

ماما مجھے تو پولیس میں جانا ہے آپ کو پتہ ہے نا مجھے بچپن سے شوق ہے۔۔۔۔

یاہو میرے آن پولیس میں جائیں گے پھر دیکھنا میں اپنے سب دوستوں کو بتاؤں گی کہ میری آن پولیس میں ہے وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ویسے آن مجھے نا بہت ڈر لگتا ہے پسٹل سے وہ معصومی سے بولی تھی۔۔۔۔

تمہیں کسی نے کہا کہ تم پسٹل چلاؤ میں ہوں نا تمہاری حفاظت کرنے کے لیے وہ خوش دلی سے بولا تھا۔۔۔

جب کہ عین نے پہلے دفعہ اس کی مسکراہٹ کو گھور سے دیکھا تھا پھر اپنے ہی خیالات پر توبہ کی تھی یہ میں کیا سوچ رہی ہوں وہ سارا خیال جھٹک کر کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

رات ہو چکی تھی گھڑی کی سوئیاں نو بجا رہی تھی اس وقت ایک گھر میں ایک لڑکی جس کی وحشت سے لوگ کانپتے تھے وہ آج اپنی چھوٹی بہن لاریب کی فرمائش پر اس کے لیے اس کے پسندیدہ مکرونی بنا رہی تھی۔۔۔

اور ہال میں بیٹھے امان اور مونسٹر دو دن بعد کے قتل کرنے کا پلان بنا رہے تھے

مجھے یقین ہے پرسوں کی رات اس کی آخری رات ہو گی۔۔۔

مونسٹر نے امان کی طرف دیکھا تو امان نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

لاریب بھاگتے ہوئے امان کے پاس آکر بیٹھی تھی وہ 20 سال کی لڑکی ہاتھوں میں اپنی پسند کی گڑیا لیے بچوں کی طرح بول رہی تھی ایک حادثے میں اس خوبصورت لڑکی کو پاگل بنا دیا تھا اور امان اپنی بہن سے جنون کی حد تک پیار کرتا تھا اس کی ہر فرمائش پوری کرتا تھا ایک دفعہ بولنے پر ہی وہ اس کے سامنے وہ چیز لا کر رکھ دیتا تھا جو لاریب کو پسند ہوتی تھی۔۔۔

ایول بھی مکرونی بنا کر آئی جس کی وجہ سے لاریب خوش ہوئی تھی پرسوں کام ہونے کے بعد امان نے نہ لاریب کو ڈاکٹر کے پاس بھی لے کر جانا تھا۔۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد کسرتی جسم سکس پیکس بھورے بال جو کہ بے ترتیب گرین آنکھیں آج سے سات سال پہلے کا سوچ کر اس کی آنکھیں لال ہوئی

تھی جو اسے اور پر سرار بنا رہی تھی آج اسے پھر اپنے سے اپنے بھالو کی بر تھ ڈے پر جانا تھا نا۔۔۔

مونسٹر اس کے لیے ایک سپیشل گفٹ تیار کیا تھا وہ اس گفٹ کو دیکھتے ہی پر سراریت سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر واش روم گیا تیار ہو کر باہر آیا پھر ایک کمرے میں گیا جہاں ہر طرف اس کے بھالو گے تصویریں تھی کہیں وہ ہنس رہی تھی کہیں وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

پچھلے سات سالوں سے وہ ہر ایک اس کے موومنٹ کی تصویریں لے رہا تھا کمرہ پورا اس کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔

اس نے اپنی پر سرار سی آنکھیں بند کی تھی پھر ہلکی سی مسکراہٹ اپنی گرین آنکھیں کھولی تھی سامنے میں ہی اپنے بھالو کی تصویر دیکھ کر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

اس کمرے میں جگہ جگہ مالا کی تصویریں تھی بہت جلد میرے پاس ہو گی میرے بھالو بہت جلد تمہیں صرف میرا ہونا ہو گا صرف میرا صرف اس مونسٹر کا۔۔۔۔

وہ گفٹ اٹھاتا مالا کے گھر کی طرف نکل گیا تھا وہ دوبارہ سے مالا کے کمرے میں موجود تھا جو کہ سوئی ہوئی تھی وہ کتنی ہی دیر اس کے پاس بیٹھا اسے دیکھتا رہا تھا پھر وہ گفٹ اس کے پاس رکھتا اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا ہیپی برتھ ڈے میری جان مجھے امید ہے ہمیشہ کی طرح تمہیں میرا گفٹ پسند آئے گا اور وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

صبح مالا اٹھی تو اپنے پاس گفٹ پڑا دیکھ کر مالا کو پہلے حیرت ہوئی تھی پھر خوف سے وہ گفٹ کو دیکھنے لگی تھی پچھلے پانچ سالوں سے اسے اپنی ہر برتھ ڈے پر گفٹ ملتا تھا اور ہر دفعہ اس کے خوف میں اضافہ ہوتا تھا۔۔

کشمالہ ایک بے حد خوبصورت لڑکی تھی اپنی مونسٹر کی مالا کمر تک لمبے بال پتلی سی ناک نازک سا سراپہ موٹی موٹی آنکھیں تھوڑی پر ہلکا سا زخم اسے مزید خوبصورت بناتا تھا اور مونسٹر کو تو اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر اور بھی پیاری لگتی تھی اس نے ڈرتے ڈرتے بڑا سا گفٹ اٹھایا تھا اور کھولنا شروع کیا تھا۔۔۔

جیسے ہی اس نے گفٹ کھولا تھا ایک زوردار چیخ اس کے منہ سے نکلی تھی سامنے ہی گفٹ سے ایک ٹیڈی بیئر جس کی گردن آدھی کٹی لٹکی تھی اور ایک چاکو اس کی گردن پر لگا ہوا تھا سارا سفید بھالو پر سرخ رنگ لگا تھا وہ خوف سے تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

ایک دم سے اس کی نظر اپنے سامنے شیشے پر گئے تھے جہاں لکھا تھا۔۔۔

Happy birthday bhalooo❤

یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔۔۔

و۔۔وو۔۔وہ واپس آ گیا۔و۔وہ واپس آ گیا اب وہ مار دے گا مجھے وہ روتے ہوئے باہر بھاگی تھی۔۔۔

پاپا پا پا پا۔۔۔۔

نواز صاحب آپ کو ایک ضروری خبر دینی تھی کل رات جو اسلحہ کنگ کو بھیجنا تھا وہ پکڑا گیا ہے فضل کے بولنے پر نواز نے غصے سے اس کی طرف دیکھا کتنی دفعہ کہا ہے گھر میں ایسی بات مت کیا کرو۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور بولتے کہ وہاما لا روتے ہوئے آئی تھی۔۔۔

پاپا۔۔وہ کافی ڈری ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا میری جان وہ اسے ڈرتے دیکھ پریشان ہوئے تھے۔۔۔

پاپا وہ وہ کمرے میں وہ واپس آ گیا ہے وہ ہم سب کو مار دے گا وہ واپس آ گیا وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولتی نواز کو اور پریشان کر گئی تھی۔۔۔۔

کون واپس آ گیا ہے بیٹا۔۔۔۔

پاپا زاویار واپس آ گیا ہے۔۔۔۔

کیازاویار لیکن وہ کیسے واپس آسکتا ہے مالا ڈر سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے ابھی اس کے سامنے جب زاویار آیا تو وہ مر جائے گی۔۔۔۔

ادھر آؤ ریلیکس ہو جاؤ مالا وہ سات سال پہلے یہاں سے چلا گیا ہے وہ واپس کبھی بھی نہیں آیا اب کیسے آسکتا ہے۔۔۔۔۔

نواز کو اسلحے کا پتہ کرنے کنگ کے پاس بھی جانا تھا وہ اپنی بیٹی سے پیار کرتے تھے لیکن انہیں پیسے سے زیادہ عشق تھا۔۔۔

مالا بیٹا آپ ناشتہ کرو پھر کمرے میں جا کر آرام کرو ہم ابھی آتے ہیں وہ فضل کو اشارہ کرتے مالا کو پھر سے تنہا کر کے چلے گئے تھے۔۔۔۔

اب پھر چلے گئے نا وہ زاویار۔۔ وہ بھاگ کر کمرے میں بند ہوئی تھی اور بھالو اٹھا ڈسٹ بین میں پھینک دیا تھا وہ ڈر سے دبکی بیٹھی کمرے میں خوف کے مارے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اور دور بیٹھا زاویار سکندر عرف موسٹر اپنی بھالو کی حالت دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

ابھی سے ڈر رہی ہو میرے بھالو ابھی تو تمہیں بہت کچھ سہنا ہے جب تم میرے پاس آؤ گی وہ اپنی سرد آنکھیں سکرین پر جماتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

(ماضی۔۔۔)

کایان یونیورسٹی سے واپس آیا تو بہت خوش تھا کیونکہ آج وہ اپنی ماں سے کرن کے بارے میں بات کرنے والا تھا۔۔۔

آن آپ بہت خوش لگ رہے ہیں کیا بات ہے وہ کایان کو خوش دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ہاں نا میری گڑیا بات ہی خوشی کی ہے۔۔۔

کیا بات ہے وہ ابھی کچھ کہتا ہے کہ نائلہ آگئی تھی ماما بہت بھوک لگی کچھ کھانے کو دے دینا پھر وہ دونوں کھانا کھانے بیٹھے تھے اور عین اپنے پورے دن کی داستان کایان کو سنا رہی تھی اور کایان بھی اپنے لاڈلے بچے کی کی پوری دن کی داستان سن رہا تھا۔۔۔۔

کرن کی بات تو عین کی باتوں سے بہت دور چلی گئی تھی اور کایان تو اپنے بچے عین کو بے حد پیار کرتا تھا لیکن وہ اسے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن ہی سمجھتا تھا لیکن آگے جا کر اس کے کیئر پیار سب اس کے منہ پر عین مارنے والی تھی۔۔۔

(حال۔۔۔)

ایک خطرناک شام تھی۔۔۔زیبا آج گھر سے نکلی تھی وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کیفے میں چلی گئی تھی وہاں شراب نوشی بار ڈانس وغیرہ سب انتظام تھا زیبا نشے میں دھت تھی کہ اس کی ٹکر ایک لڑکی سے ہوئی تھی جو بے حد خوبصورت تھی بلیو آنکھیں سفید رنگت وہ کوئی اور نہیں ہماری ایول تھی۔۔۔۔

زیبا لڑکھڑاتی ہوئی سیدھی ہوئی تھی ایول کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اسے لے کر ایک کمرے میں چلی گئی زیبا تو ویسے ہی لڑکیوں کے ساتھ غلط حرکتیں کرتی تھی زیبہ کو یہ لت بہت برے طریقے سے لگ چکی تھی۔۔۔

وہ اتنی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر زیبہ کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا وہ بہت کچھ سوچ سمجھے ایول کے ساتھ کمرے میں چلی گئی تھی کمرے میں جاتے ہی ایول نے زیبہ کو بیڈ پر بٹھایا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

زیبہ نے مسکرا کر ایول کو دیکھا تھا ایول نے اپنے پرس کھولا اور اس میں سے اپنا مخصوص ہتھیار اپنا چاقو نکالا تھا چاقو کو دیکھتے ہی زیبہ پر جو نشہ طاری تھا وہ اڑن چھو ہوا تھا وہ خوف سے ایول کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

ایول اس کے پاس جاتی اپنی ایک ٹانگ بیڈ پر رکھتے اس پر جھکی تھی مجھے جانتی ہو میں کون ہوں لیکن زیبہ کی زبان تو تالو سے چپک گئی تھی۔۔۔

ایول ہو میں ایول ہوں میں۔۔۔

زیبہ تو ایول کا نام سنتے ہی اس کو دھکا دینے لگی تھی کے ایول کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔

مم۔۔۔جج۔۔۔۔مجھے کیوں مارنا چاہتی ہو زیبہ نے کانپتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

تم لڑکیوں کو اپنے جال میں پھسا کر اپنے انہی اڈوں پر لاتی ہو اس کے ساتھ غیر اخلاقی حرکتیں کرواتی ہو پھر ان کی ویڈیو بنا کر انہیں بلیک میل کرتی ہو ایول کی سرد آواز کمرے میں گونج رہی تھی جو کہ ذیبا کے لیے موت کا پروانہ تھی۔۔۔

نہیں نہیں پلیز مجھے معاف کر دو لیکن آگے کھڑی ایول سے معافی مانگنا بے وقوفی تھی ایول نے اپنا چاکو زیبہ کے آنکھوں کے قریب کیا تھا جس کی چمک ذیبہ کی آنکھوں میں پڑھ رہی تھی وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ چمک ابھی اس کے خون سے لال ہو جائے۔۔۔۔

ایول نے ایک نظر چاکو کو دیکھا پھر زیبہ کو اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ زیبہ کو موت اپنے بے حد قریب نظر آرہی تھی ایول نے چاکو سیدھا اس کے شہ رگ پر پھیر دیا تھا اور ذیبہ وہاں ہی تڑپنے لگی تھی۔۔۔۔

ایول نے اپنا چاقو اس کے کپڑوں سے صاف کیا اور کمرے سے چلی گئی آج وہ کنگ کے ایک اور بندے کو مار چکی تھی اسے بس کنگ تک پہنچنا تھا۔۔۔۔

(ماضی۔۔۔)

رات کو نہ جانے کایان کن سوچوں میں تھا شاید اداس تھا اس کی محبت کرن اس سے ناراض تھی کہ تم نے اب تک گھر میں بات کیوں نہیں کی وہ آج رات بات کرنے کا سوچ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

امی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے کایان نے اپنی ماں کے سامنے بیٹھ کر کہا

ماما مجھے نا ایک لڑکی پسند ہے یونیورسٹی میں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کے گھر رشتہ لے کے جائیں۔۔۔

کایان بیٹا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے کون ہے وہ کہاں رہتی ہو کب جانا ہے

۔۔۔۔

ماما کل ہی چلتے ہیں نا میں اسے بتا دوں گا وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ہاں بیٹا لیکن اتنی جلدی۔۔۔

مما جلدی نہیں ہے بس آپ کو تو تیار ہونا ہے ہمیں ہم چلے جائیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن عین۔۔۔۔

اوہو ماما عین کو بھی ساتھ لے جائیں گے اسے بتاتا ہوں کہ کل اس کی بھابی دیکھنے جانا ہے خوشی خوشی باہر گیا تھا سب سے پہلے کایان نے کرن کو خوشخبری سنائی تھی کرن بھی خوش ہو گئی تھی کایان بہت ہی سیدھا بچہ تھا ایک طرف سے اسے معصوم ہی کہہ سکتے ہیں وہ دنیا کے الٹی سیدھے باتوں کو نہیں سمجھتا تھا اور کرن کی باتوں اس کی خوبصورتی کی جال میں پھنس گیا تھا۔۔۔

وہ کرن سے بات کرتا بعد میں عین کمرے میں گیا تھا عین میرے بچے۔۔۔

جی آن وہ جو اپنے موبائل میں بزی تھی ان کو دیکھتے ہی خوش ہوتے سیدھے ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

عین کل ہم کہیں جا رہے ہیں۔۔۔

کہاں گھومنے جا رہے ہیں ہم خوش ہوتے کایان کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کایان نے اپنا چھوٹا سا بچہ سمجھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

ہاں کل ہم تمہاری بھابھی دیکھنے جا رہے ہیں۔۔۔

کیا بھابھی عین کو تو جھٹکا لگا تھا۔۔۔

ہاں بھابی کیوں۔۔۔

تم خوش نہیں ہو کیا میری شادی ہو جائے لیکن عین کچھ نہ بولی۔۔۔۔

آن اگر آپ کی شادی ہو گئی تو آپ پھر ان سے زیادہ پیار کریں گے نا اور مجھ سے کم وہ رونی شکل بنا کر بولی تھی۔۔۔۔

عین میرے بچے یہاں دیکھو میں نے تمہیں بچوں کی طرح پالا ہے تم تو میرا چھوٹا سا بچہ ہو نا میں تم سے سب سے زیادہ پیار کروں گا وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا لیکن اپنے آن کو کسی اور کے ساتھ سوچ کر عین کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے آن میں بھی چلوں گی۔۔۔

ہاں تم بھی چلو گی چلو اب سو جاؤ صبح تیاریاں بھی کرنی ہیں وہ اسے سلاتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

(حال۔۔)

تینوں ہی ایک کمرے میں بیٹھے تھے جہاں ایول مونسٹر اور امان بیٹھا تھا۔۔۔

امان تمہیں پتہ ہے تم نے کس کو مارنا ہے ہمارا ٹارگٹ کون ہے اور وہ آج رات تم کو کوٹھے پر ملے گا ہمیں بہت احتیاط کے ساتھ رہ کر کام کرنا ہوگا ایول کی سرد آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

تم فکر مت کرو ایول میں اپنا کام کر کے واپس آؤں گا اور آتے ہی تمہیں خوشبری سناؤں گا۔۔۔

گڈ مجھے تم سے یہی امید ہے امان۔۔۔

ایول ہم کنگ تک کیسے پہنچیں گے۔۔۔

وہ بعد کی بات ہے امان ابھی ہمیں اس کام پر توجہ دینی ہے ابھی وہ باتیں کرتے کے لاریب بھاگ کر امان کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

بھائی بھائی وہ مجھے لے جائے گا بچاؤ بچاؤ وہ چیخنے لگی تھی چیختے چیختے اسے سانس مشکل سے آنے لگا تھا۔۔۔۔

لاریب کو کبھی کبھی دورے پڑ جاتے تھے اور اسے دمے کی بیماری بھی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اس کا کبھی کبھی سانس اکھڑ جاتا تھا امان اپنی بہن کی حالت دیکھتے جلدی سے اس کی طرف بھاگا۔۔۔

گڑیا گڑیا میری گڑیا۔۔۔

بھائی وہ۔۔۔وہ۔۔۔اٹک اٹک کر بول رہی تھی ایول جلدی سے اس کے منہ میں پمپ لگایا جس سے لاریب سانس لینے لگی تھی جس سے ریب تھوڑی پر سکون ہوئی تھی۔۔۔

بھائی آج میرے ساتھ ہی سو جائے نا وہ ڈرتے ہوئے بھائی سے بولی تھی۔۔۔

دوپونیا کئے بچوں والا سلیپنگ سوٹ پہنے وہ بیس سال کی لڑکی دس سال کی بچی لگ رہی تھی ہاتھ میں اپنی پسندیدہ گڑیا پکڑے امان کو پھر سے دکھی کر گئی تھی۔۔۔۔

امان ابھی تک لاریب اس آدمی کو یاد کیوں کرتی ہے اس وقت تم نے مار دیا تھا نا مونسٹر نے اسے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں میں نے میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے مارا تھا مجھے اپنے باپ سے نفرت ہے مجھے وہ اذیت سے چیہا تھا وہ رو رہا تھا آج پھر سے پانچ سال پہلے اپنی ماں کی اپنی بہن کی اذیت تکلیف کا سوچ پھر سے ٹوٹ رہا تھا۔۔۔۔

امان صبر کرو ایک دن لاریب ٹھیک ہو جائے گی وہ ڈاکٹر کے پاس تم گئے تھے۔۔۔۔

نہیں وہ ابھی نہیں آیا دو دن بعد آئے گا وہ اسے کہتا اپنے مشن کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

زاوی لاریب تھیک ہو جائے گی نا ایول نے دکھی لہجے میں بولی تھی اسے بھی وہ گڑیا اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح لگتی تھی اور اس سے بے حد پیار کرتی تھی ۔۔۔

ہاں بس اسے بہتر ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے ایول بہت ہماری چھوٹی سی گڑیا تھیک ہو جائے گی ایول نے بے بسی سے مونسٹر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOO

ماضی۔۔۔

اف پتہ نہیں عین کہاں رہ گئی ہے کایان اسے بولو جلدی آجائے ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔

عین بچے جلدی کرو نا۔۔۔

آگئی آگئی میں آن وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتے بلیک کلر کا لانگ فراک پہنے بلیک ہی چوڑی دار پجامہ پہنے لال رنگ کا دوپٹہ پہنے براؤن کمر تک لمبے بال کرل کیے ہوئے تھے نازک سے ہونٹ کلائیوں میں چوڑیاں جو کہ عین کو بے حد پسند تھی۔۔۔

اسے اپنے ہاتھوں میں چوڑیاں پہننا بے حد پسند تھا یہ بات کایان اچھے سے جانتا تھا جب بھی کہیں جاتا اپنی عین کے لیے بازار سے چوڑیاں ضرور لے کر آتا تھا عین چوڑیاں دیکھ فوراً اسے پہلے اپنی ناراضگی ختم کر دیتی تھی۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو عین کایان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

آپ کی عین ہے ہی بہت پیاری وہ شرماتے ہوئے بولی نائلہ نے عین کا ماتھا چوما میری بچی کو کسی کی نظر نہ لگ جائے چلو بھئی لیٹ ہو رہے ہیں وہ بھی پھر کرن کے گھر کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

کرن اور اس کی والدہ نے بہت اچھے سے استقبال کیا تھا جبکہ عین کرن کو دیکھ کر خوش نہیں تھی اس کا بار بار اس کے آن کے ساتھ بات بر الگ رہا تھا ابھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی لیکن عین کو بے حد غصہ آ رہا تھا کیونکہ کا یان اسے کرن کے سامنے اگنور کر رہا تھا۔۔۔

اس بات پر پکا اپنے آن سے ناراض ہونے والی تھی۔۔۔

ارے میری عین کیوں ناراض ہے اپنے آن سے۔۔۔

آن جائیں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی وہ منہ پھلاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

ارے میرا بچہ بتاؤ تو۔۔۔

آپ نے اس کرن کی وجہ سے مجھے اگنور کیا تھا آپ وہاں بیٹھ کے مجھے دیکھ بھی نہیں رہے تھے وہ منہ پھلا کر کہتی کایان کو کوئی معصوم سی بچی لگی تھی۔۔۔

پہلی بات تم اسے بھابھی بولو گی اور دوسری بات وہ میری ہونے والی بیوی ہے اب اس سے بھی تو بات کروں گا ناوہ اسے پیار سے سمجھاتا عین کو دل کے قریب لگا تھا لیکن وہ اپنے آن کو کسی اور کے ساتھ کیوں برداشت نہیں کر پا رہی تھی یہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

لیکن میں اسے بھابی نہیں بولوں گی کیونکہ آپ میرے بھائی نہیں ہیں میرے آن ہیں اور ناہی وہ میری بھابھی۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے لیکن اس کی عزت کرنا تم پر فرض ہے سمجھ آئی میری نٹ کھٹ سی بچی۔۔۔

ہاں ہاں آپ کی عین بہت سمجھدار ہے وہ اپنا کالر جھارتے ہوئے بولی تو دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

ہیلو کون مالا کمرے میں بیٹھی تھی کہ اس کے موبائل پر کال آئی جو اس کے نے بے دیھانی میں اٹھالی۔۔۔

کل کا میرا برتھ ڈے گفٹ کیسا لگا میرے بھالو کو مونسٹر نے سرد لہجے میں پوچھا جس سے مالا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔

ز۔۔۔و۔۔۔زاوی۔۔۔

نا نا بے بی زاوی نہیں مونسٹر میں مونسٹر تمہارا زاوی کو تم نے سات سال پہلے مار دیا تھا وہ پھر سے سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

میں تو پچھلے پانچ سالوں سے تمہارے پاس آرہا ہوں لیکن اب وقت آگیا ہے کے تمھیں اور تمہارے باپ کو کہ سزا مل جائے۔۔۔

پلیز مجھے معاف کردو زاوی میں جانتی ہوں میں غلط تھی لیکن اس وقت۔۔۔۔۔

نانا بھالو مافی کا وقت گزر چکا ہے اب انتقام کا وقت ہے مونسٹر نے یہ کہہ کر کال بند کر دی اور اس کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا نہیں نہیں میرا دل دوبارہ سے نہیں پگل سکتا تمہیں اس وقت کا پچھتاوا اب ہو گا مالا اب۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

امان کراچی کے ایک محشور کوٹھے پر پہنچ چکا تھا ان لوگوں کو معلوم ہوا تھا کہ یہاں کنگ کا ہاتھ بندہ جوزف آنے والا ہے جو کہ لڑکیوں کو پھنسا کر یہاں بیچ دیتا تھا ان کو کب سے جوزف کا انتظار تھا جو کہ دوسرے ملک گیا تھا ایول کو کسی نے خبر دی تھی کہ جوزف واپس آگیا ہے اور آج رات وہ کنگنا بائی کے کوٹھے پر آپ کو ملے گا یہ کام انہوں نے امان کو دیا تھا امان کوٹھے پر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

25 سالہ امان کالی گہری آنکھیں کالے ہی پینٹ شرٹ میں وہ وہاں ناچنے والیوں کو اپنے جسم کو بیچنے والیوں کو متاثر کر رہا تھا وہاں اتنا رش دیکھ کر آج وہ

حیران تھا یہاں اتنا رش کیوں ہے آج کیونکہ اتنے زیادہ لوگوں میں جوزف کو مار نا سے ٹریپ کرنا امان کو مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

یہاں آج مونیکا بائی کا رقص ہے وہ مہینے میں ایک بار رقص کرتی ہیں اور بڑے بڑے لوگ چندا بائی کا رقص دیکھنے آتے ہیں۔۔۔۔۔

امان کو ان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ اس کی بات کو اگنور کرتا چلا گیا تھا اندر اتنا رش دیکھ کر تو امان ایک دفعہ چکرا گیا تھا کہ کون سی ہستی تھی جسے دیکھنے کے لیے لوگ اتنے پاگل ہیں۔۔۔

وہ اتنے لوگوں میں جوزف کو ڈھونڈ رہا تھا جو ابھی آیا نہیں تھا شاید ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ شور اٹھا کے چندا بائی آنے والی ہے۔۔۔۔

امان کو دور سے جوزف بھی آتا دکھائی دیا تھا جو کہ اپنے گارڈز کو باہر ہی کھڑا کر کے آیا تھا اور آکر کنگنا بائی کے ساتھ ہی بیٹھ گیا جسے دیکھتے کنگنا بائی کے چہرے پر پر لالچل کی مسکراہٹ آئی تھی انہیں پتہ تھا کہ جب بھی یہ لڑکا آتا تھا

لاکھوں روپے اڑا کر جاتا تھا اور سب سانس روکے چندا بائی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

چھن چھن۔۔۔۔

اس نے اپنا ایک پیر ایک انداز سے زمین پر مارا تھا محفل میں بیٹھے تمام گاہکوں کی نظر گھنگروں کی چھنکار پر سامنے اٹھی تھی لال رنگ کے انار کلی فراک زیب تن کیے وہ سر پر گھونگھٹ گرائے ہوئے محفل میں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

چھن چھن۔۔۔۔۔

امان اس کے سفید مومی پاؤں دیکھ رہا تھا جو پہلی دفعہ یہاں آیا تھا اور پہلی دفعہ اس کی ہر چھنکار پر امان کا اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

چندہ بائی کی چھنکار سے کوٹھے کا پورا احاطہ گونج رہا تھا کئی حوس زدہ لوگوں کی نظریں چندہ بائی کے وجود پر اٹھی تھی وہاں بیٹھے تمام نفوس بے تاب نگاہیں اس پر گاڑے بیٹھے تھے۔۔۔

آخر کار آج چندہ بائی رقص کرنے والی تھی ساری سیاسی شخصیات کے علاوہ شہر کے بڑے بڑے سیٹھ اس کا دیدار کرنے یہاں موجود تھے کیونکہ مہینے بعد اپنا دیدار کرواتی تھی نہ جانے کیوں وہ اس کوٹھے والی جگہ پر رہ کر بھی اپنا آپ ان درندوں سے محفوظ رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔

کوٹھے کے احاطے میں تیز میوزک کی آواز گونجی تھی اور چندا بائی نے اپنا گھونگٹ پیچھے گرایا تھا۔۔۔۔

حسین چہرے کے درشن ہوتے ساتھ ہی امیر زادوں نے نوٹوں اور پھولوں کی پتیاں اس پر نچھاور کی تھی۔۔۔۔۔

اور امان جہاں تھا وہاں ہی رہا اسے لگا وہ آنکھ جھپکے گا تو یہ سامنے کھڑی حسین لڑکی اس کی نظروں کر سامنے سے غائب ہو جائے گی۔۔۔۔

سرخ وسفید رنگت لمبے کالے بال جو اس نے کھلے چھوڑے ہوئے تھے ریڈ لپ اسٹک گائے وہ وہاں ہر بندے کا ایمان ڈگمگا گئی تھی۔۔۔

جہاں ہر مسلم غیر مسلم بندہ آتا تھا اپنی حوس پوری کرنے لیکن امان تو اس پری کا چہرہ دیکھ دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

کنگنا بائی تو اتنے نوٹوں کو دیکھ پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

دیوانی ہا دیوانی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

چندا ہر کسی کے چہرے پر نظریں گاڑ رہی تھی۔۔۔۔

مشہور میرے عشق کی کہانی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا فراک ادھر ادھر لہراتی عاشقوں کا دل بے قابو کروا گئی۔۔۔۔

امان یک تک آج چندا کو دیکھ رہا تھا اسے یہ بھی احساس نہ ہوا کہ پہلی نظر کی محبت اسے ہوئی ہے اور وہ بھی ایک غیر مسلم طوائف سے۔۔۔

جو جگ نے نا مانی۔۔۔۔

تو میں نے بھی ٹھانی۔۔۔۔

کہا تھی میں دیکھو۔۔۔

کہاں چلی آئی۔۔۔۔

کہتے ہیں یہ دیوانی مستانی ہو گئی۔۔۔

دیوانی ہا دیوانی ہو گئی۔۔۔۔

امان کی نظروں میں محبت کے ساتھ ساتھ عزت بھی تھی۔۔ باقیوں کی طرح

ہوس نہیں تھی۔۔۔

زخم تو نے ایسا لگایا۔۔۔۔

دیوانی دیوانی ہو گئی۔۔۔۔۔

مرہم ایسا تو نے لگایا۔۔۔۔روحانی روحانی ہو گئی۔۔۔۔

پہچان میری عشق کی اب تو۔۔۔۔روانی روانی ہو گئی۔۔۔۔

مہشور میرے عشق کی کہانی ہو گئی۔۔۔

کہتے ہے یہ دیوانی مستانی ہو گئی۔۔۔۔

دیوانی ہو دیوانی ہو گئی۔۔۔۔

مہشور میرے عشق کی کہانی ہو گئی۔۔۔

جو جگ نے نا مانی۔۔۔

مت نے بھی ٹھانی۔۔

ڈیکو میں کہاں تھی۔۔۔

کہاں چلی آئی۔۔۔۔۔

ڈانس کرتے اچانک سے چندا کی نظر امان پر پڑی تھی جو اسے یک تک دیکھ رہا تھا۔۔۔

چندا کو امان کی نظروں میں بھی اپنے لئے ہوس ہی نظر آئی تھی۔۔۔

لیکن وہ کیا جانتی تھی اس کوان ہوس زدہ نظروں سی بچانے کے لئے اپنی جان بھی دے دے گا۔۔۔

چندا بائی کو رقص مزید تیز ہو گیا تھا نا جانے کیوں چندا کی آج پہلی دفعہ نظریں اٹھی تو امان ہر تھی۔۔۔

اتنا رقص کیا تھا کے چندا کے پیروں سے گھنگروں اتر کر اس کے پاؤں کے نیچے آ رہے تھے۔۔۔

آج چندا کو اپنا ماضی یاد آ رہا تھا۔۔۔۔۔

گھنگروں لگنے کی وجہ سے خون نکلنے لگا تھا لیکن اس کے ماضی کو درد زیادہ دردناک تھا سب لوگ اس کے پیروں سی نکلتا خون دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

امان آگے بڑھا تھا اس سی پہلے کے چندا گرتی امان نے اسے پکڑ کیا تھا اور چندا کی آنکھیں بند ہونے سے پہلے امان کو دیکھا تھا اور بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

کنگنا بائی پریشان ہوئی تھی اس نے جلدی سے امان کے ہاتھوں سے چندا کو لیا تھا اور لوگوں کے ہاتھوں اندر بھجوایا تھا۔۔۔۔۔

کون ہو بھائی تم کنگنا بائی امان کو دیکھ کر بولی تھی شکل سے تو وہ شریف لگتا تھا تو وہ ادھر کیوں آیا تھا۔۔۔۔

کنگنا بائی کے پکارنے پر امان کو ہوش آیا تھا اور جوزف کو ڈھونڈنے لگا تھا دور جوزف بھی پان تھوکتا ہوا کسی کمرے میں کسی کے جسم سے خوش ہونے چلا گیا تھا۔۔۔

جی میں بس یہاں رقص دیکھنے آیا تھا وہ مزید کچھ کہے بغیر ہی جہاں جوزف گیا وہاں چلا گیا اور کنگنا بائی چندا کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

جوزف نشے میں دھت لڑکی کے وجود کو پکڑے اپنے آپ کو خوش کر رہا تھا امان نے دھڑام سے دروازہ کھولا جو کھلتا چلا گیا۔۔۔

جہاں وہ لڑکی گبھرا کر اپنے آپ کو ڈھانپنے لگی تھی جوزف نے غصے میں امان کو دیکھنے لگا تھا امان نے اپنا چہرہ ماسک سے ڈھانپ دیا تھا کہ کوئی اسے پہچانے نہ۔۔۔

کون ہو تم تو ہمت کیسے ہوئی اس کمرے میں آنے کی جوزف نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔

امان نے اس لڑکی کو باہر جانے کا وہ کہا۔۔۔

وہ لڑکی ڈرتے باہر گئی تھی امان جوزف کی طرف بڑھتا ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔

کتے۔۔ تو کنگ کے ساتھ کام کرتا ہے امان بھی دھاڑا تھا اس سے پہلے جوزف کچھ کہتا امان نے ایک بلیٹ پکڑی اور اسکی شہ رگ پر پھیر دی۔۔۔

جس سے جوزف وہاں ہی تڑپتا دم توڑ گیا۔۔۔

اور امان وہاں کہ کسی بھی نظروں میں آئے بغیر اپنا کام کرتا نکلا۔۔۔

اس نے پلٹ کر اس کوٹھے کی عمارت کو دیکھا تھا اور منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔۔"

چندہ" اور مسکراتا ہوا چلا گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○

چندہ بچے کیا ہوا ہے آپ کو کنگنا بائی چندا کے پاس آئی تھی اس کے پیروں کو

دیکھتے ہوئے لب میچے تھے۔۔۔۔

بے شک وہ ایک بازاروں عورت لیکن انہوں نے مونیکا کو اپنی بیٹی سمجھا تھا

جب چندا ان کے پاس آئی تھی وہ 18 سال کی تھی اور اب وہ 22 سال کی

تھے چار سالوں میں چندہ نے مشکل سے چھ سے سات دفعہ رقص کیا

ہو گا۔۔۔

کنگنا بائی اسے فورس نہیں کرتی تھی جب چندہ کو اپنے دل کا غبار نکالنا ہوتا تھا وہ رقص کرتی تھی ورنہ نہیں کنگنا اسے فورس کر کے اس جیسے ہیرے کو گوانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

اماں۔۔۔۔۔

چندا نے کنگنا بائی کو پکارا کنگنا بائی کو آج اس کی آواز میں پھر سے چار سال پہلے والا درد محسوس ہوا تھا۔۔۔

بس پاؤں میں درد ہے وہ درد سے آنکھیں بند کر گئی تھی اور کنگنا بائی مزید کچھ کہے باہر جا چکی تھی دوسری لڑکی کو اشارہ کر گئی تھی کے دوا لگا دے۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

کیا بنا امان تمھارے کام کا امان واپس گھر آیا تو ایول نے پوچھا۔۔۔

ہو گیا ہے کام ختم کر آیا ہو جوزف کو کا امان مسکرا کر بولا۔۔۔

چلو دونوں میرے ساتھ میٹنگ روم میں آؤ مونسٹر ایول اور امان کمرے میں چلے گئے وہاں 10 لوگوں کی تصویریں اور ساتھ میں نام تھے جس میں

تیسرے نمبر پر جوزف تھا یعنی کہ اب بس ان سات لوگوں کو ختم کرنا ہے اور آخر میں اس کنگ کو جس کا پتا آج تک ان کو نہیں لگا تھا ان کے مالک کو مارا تھا کنگ نے اور اس کی جگہ خود کنگ بن بیٹھا تھا۔۔۔۔

ایول نے بڑا سا کٹ جوزف کی تصویر پر لگایا تھا تم کب اپنا پلان سٹارٹ کر رہے ہو مونسٹر تمہارے سسر کا نمبر بھی کنگ کے ساتھ ہے کیونکہ وہ اس کا خاص بندہ ہے اور خاص بندے کو مارنے کا مزہ ہی الگ آتا ہے۔۔۔

بہت جلد میں اپنی چیز اپنے پاس لے آؤں گا مونسٹر بھی ایول سے کہتا نکل گیا تھا۔۔۔

تم کب اپنے عشق سے ملو گی۔۔۔

ایول نے گہرا سانس لیا تھا بہت جلد اور سیٹی مارتے کمرے سے چلی گئی۔۔۔

امان بھی لاریب کے کمرے میں چلا گیا جہاں وہ معصوم سی بنی گڑیا کے طرح سوئی ہوئی تھی میرا بچہ بس جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ وہ اس کے سر پر آرام سے ہاتھ پھیرنے لگا کہیں وہ اٹھ ہی نہ جائیں۔۔۔۔

(ماضی۔۔۔۔)

آج عین اور کایان کسی کی شادی پر جارہے تھے نائلہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو انہوں نے کایان اور عین کو تیار کیا تھا۔۔۔

عین کو ساڑھی پہننے کا بہت شوق تھا جو کہ اب اس نے ضد کرکے کایان کے ساتھ جاکر خرید لائی تھی کایان کے کسی دوست کی شادی تھی وہاں پر کرن نے بھی آنا تھا لیکن یہ بات عین کو پتہ نہیں تھی۔۔۔۔

عین جلدی کر ہم لیٹ ہو رہے ہے۔۔۔۔

بس بس آگئی وہ آرام سے سیڑھیاں اترتی ایک ہاتھ سے ساڑی کا پلو ٹھیک کرتی ایک دفعہ تو کایان کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔

بلیک کلر کی ساڑھی پہنی جو کہ اس کی دودھیا رنگت میں بے حد جچ رہی تھی براؤن بال کھلے چھوڑے ہوتے ہیں ایک ہاتھ میں کلچ تھا اور مہارت سے کیا گیا میک اپ دور سے ہی بڑی بڑی آنکھوں میں کاجل اور ہاتھوں میں چوڑیاں ساڑھی کی آدھی آستین سے اس کے دودھیا بازو چمک رہے تھے۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتے کایان کے پاس آئی تو اور کایان کا بازو پکڑ لیا تھا آج کایان کو احساس ہوا تھا کہ عین اس کا بچہ بڑا ہو گیا ہے لیکن اس کے دل میں پھوار سی پڑی تھی اور بعد میں اپنے ہی خیال پر لعنت بھیج کر وہ اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔۔

شادی پر کئی لڑکوں کی نظر عین پر اٹھی تھی اور کایان کا دل کر رہا تھا اپنے بچے پر ہر اٹھنے والی بری نظروں کو نوچ ڈالے اتنے میں دور سے ہی اسے کرن آتی دکھائی دی جس نے لال رنگ کی میکسی پہنی تھی وہ بھی بے حد پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

کایان نے اپنا بازو عین کے ہاتھوں سے چھڑوا کر کرن کے پاس چلا گیا جس سے عین کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا کہ اس کا آن اسے چھوڑ کر اس چھپکلی کے پاس چلا گیا ہے۔۔۔

اس کا دل کیا اس کرن کا منہ نوچ لے لیکن زبردستی کی مسکراہٹ کیے وہ بھی کرن کے پاس چلی گی کرن نے بھی مسکرا کے اس سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔

بعد میں وہ کایان کو لے کر چلی گئی اور عین اکیلی رہ گئی اب تو وہ پکا کایان سے
ناراض ہونے والی تھی۔۔۔

وہاں ایک کایان کا دوست بھی عین کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

ہیلو مائی نیم از احمد وہ اپنا ہاتھ آگے کرتا عین سے مخاطب ہوا عین نے ایک نظر
لڑکے کو دیکھا جو کہ کافی ہینڈسم تھا وہ بھی اب کایان کو جلانے کے لیے اس
سے بات کرنے لگی تھی۔۔۔

جب کایان نے عین کو کسی سے بات کرتے دیکھا تو جلدی سے وہاں آیا۔۔۔

اہ ہیلو کایان یہ تمہارے ساتھ ہے نا۔۔۔۔

کرن کایان کا منہ دیکھتی رہ گئی اسے عین پر غصہ آیا تھا کہ وہ کایان کا توجہ اپنی
طرف لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ہاں یہ میری بہن ہے کایان نے عین کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا
کہ عین کو کوئی بری نظر سے دیکھے وہ ہمیشہ اپنی عین کو ڈھانپ کر رکھنا چاہتا

تھا لیکن اسے کہاں پتہ تھا کہ یہ بہت جلد اس کی عین اس کی عزت کی دھجیاں اڑانے والی ہے۔۔۔

عین منہ بناتے کایان کے ساتھ کھڑی تھی جبکہ کایان کو عین کا چہرہ دیکھ ہنسی آرہی تھی۔۔۔۔

شادی کی تقریب ختم ہوئی تو وہ لوگ گھر آگئے تھے عین اپنے کمرے میں جانے لگی تو کایان نے اسے روک دیا۔۔

عین کیا بات ہے بچے کیوں ناراض ہو مجھ سے۔۔

چھوٹے مجھے آن آپ مجھے چھوڑ کر اس کرن کے ساتھ چلے گئے ناوہ غصہ سے بولی۔۔۔

میرا بچہ میری عین وہ تمہاری ہونے والی بھابھی ہے عزت کیا کروان کی تم سے بڑی ہیں وہ اسے پیار سے سمجھانے لگا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ بہت ضدی ہے اسے بس پیار سے سمجھایا جاسکتا ہے۔۔

لیکن آپ اسے مجھ سے زیادہ اہمیت دے رہے تھے نا آن۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بس تھوڑی دیر تو ہم نے بات کی تھی۔۔۔

عین کو غصہ آیا تھا وہ کایان کے ہاتھ جھٹکتے چلی گئی۔۔

کایان کو پتہ تھا صبح تک وہ خود ہی مان جائے گی آج تک کایان کبھی اپنے بچے اپنی عین پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔

(حال۔۔۔)

مالا کمرے میں آئی تو اس کا موبائل بج رہا تھا اس نے بے دیہانی میں کال اٹھائی۔۔۔۔

ہیلو فہد کہاں تھے تم۔۔۔۔

دوسری طرف مونسٹر کا فہد کا نام سن کر رگیں تنی تھی وہ اپنی مالا پر نظر رکھ رہا تھا اسے پتہ تھا آج کل وہ فہد سے ملاقاتیں کر رہی ہے۔۔۔۔۔

لیکن ابھی اس کے منہ سے فہد کا نام سن کر حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔

بھالو۔۔۔ مونسٹر نے اپنے گھمبیر آواز میں کہا جب کہ دوسری طرف مالا کا سانس اوپر کے اوپر نیچے کے نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔

بولو بھالو اس فہد کا نام لیتے ہو تمھاری زبان چپ نہیں ہوئی میری آواز سنتے اپنے زاوی کی آواز سنتے چپ ہو گئی جس طرح سات سال پہلے ہوئی تھی۔۔۔

ز۔۔زاوی۔۔۔۔

ہاں ڈارلنگ۔۔۔

زاوی پلیز معاف مالا تو ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔

بھالو مافی لفظ جب تم میرے پاس آؤ گی تب تمہارے منہ سے سننے کو اچھا لگے گا۔۔۔

مم۔۔میں۔۔میں تمہارے پاس نہیں آؤ گی وہ خوف سے کہنے لگی۔۔

کیوں اب اپنے زاوی کے پاس آنے سے بھی ڈر لگنے لگا ہے یا اب تم اس فہد سے پیار کرنے لگی ہو۔۔۔۔

نہیں نہیں میں وہ۔۔۔

بھالو ایک بار یاد رکھو بچپن کی باتیں نہ میں بھولا ہوں نہ تمہیں بھولنے دو گا

۔۔۔۔۔

تم صرف اس مونسٹر کی ہو آئی سمجھ۔۔۔۔

نہیں میں تمہاری نہیں ہوں وہ سسکتے ہوئے بولی تھی اسے اب زاوی سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

یہ تمہیں کچھ دنوں بعد میں پتہ چل جائے گا اور زاویار نے فون بند کر دیا۔۔۔

اب مالا کے ہوش سلب ہوئے تھے وہ بھی تو اپنے زاوی کو پسند کرتی تھی لیکن اب اسے ڈر لگتا تھا کہ زاوی جب ہوش میں اس کے سامنے آگیا تو اس کا کیا حال کرے گا فہد کو تو صرف اپنا دوست سمجھتی تھی لیکن اسے اب زاوی سے ڈر لگنے لگا تھا کیا وہ اسے سب سے دور لے جائے گا وہ اسے جلدی ہی اپنے باپ سے بات کرنی تھی۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

امان کسی کا ہاتھ پکڑے اس کے سفید مومی ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے بیٹھا تھا لیکن آج وہ اس کے تھوڑا قریب تھی سفید حجاب لیا تھا اس کے چہرے پر اتنی چمک تھی کہ امان اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

امان کی خوبصورت آواز گونجی تھی۔۔۔

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔۔۔۔۔۔

جب جب وہ کلمہ پڑھتا جارہا تھا ساتھ میں اس لڑکی کی آنسو بھری آواز امان کے کانوں میں پڑھ رہی تھی اور اس کی آنکھ سے نکلتے آنسو امان کے ہاتھوں پر گرتے محسوس کررہا تھا ابھی وہ اس کا چہرہ دیکھتا کہ امان کے پھر سے آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔۔

اہھہ۔۔۔۔ کون ہے یہ کیوں پچھلے تین سالوں سے میرے خوابوں میں آرہی ہے میں کیوں اس کا چہرہ نہیں دیکھ پارہا کون ہے اتنی پاک عورت جسے میں کلمہ پڑھارہا ہوں وہ پریشانی سے سوچنے لگا۔۔۔

لیکن کو کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا تھا ایک دم سے خواب والی لڑکی کو بھول کر اس کا دھیان کوٹھے والی لڑکی کی طرف چلا گیا۔۔۔

چندا۔۔اس کے منہ سے بڑبڑاہٹ نکلی تھی۔۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا کہ آج پھر سے وہ اس کا دیدار کر کے آئے اسے پتہ تھا وہ مسلم نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کا دل کھینچا چلا جا رہا تھا جو اسے بربادی کی طرف لے کر جا رہا تھا۔۔۔

وہ سارے خیال جھٹک کر فریش ہونے چلا گیا کیونکہ آج اپنی بہن کو اس کی فرمائش پر سیر بھی کروانے لے کر جانا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooo

اے ایس پی کایان کیا آپ کو خبر ہے کل رات ایک مشہور شخص کا بے دردی سے قتل کیا گیا ہے۔۔۔۔

کایان سر جھکائے کھڑا رہا۔۔۔۔

آپ لوگ ایول کو ڈھونڈ کیوں نہیں رہے کون ہے وہ جو سب کو ہماری نظروں کے سامنے مار رہی ہے لیکن وہ آپ لوگوں کے ہاتھ نہیں آتی سامنے بیٹھے آفیسر کایان پر برس رہے تھے کایان نے بہت بڑے بڑے مجرم پکڑے تھے اسی لیے آفیسر کایان کے کارکردگی دیکھتے ایول کو پکڑنے کا سارا کام

کایان پر ڈالا تھا لیکن وہ ابھی تک ایول اور اس کے ساتھی کو پکڑنے میں ناکام رہا تھا۔۔۔۔

سوری سر انشاءاللہ بہت جلد ایول ہماری قید میں ہو گی وہ ایک عزم سے بولتا آفیسر ز جو کچھ معطمن کر گیا تھا۔۔

کایان خود بہت پریشان تھا تین مشہور لوگوں کی موت ایول کے ہاتھوں ہو چکی تھی اور چھوٹے موٹے لوگ جو غلط کاموں میں ملوث تھے انہیں ایول موت کے گاٹ اتار چکی تھی کیونکہ وہ مارنے کے بعد اپنا ٹیگ لگانا نہیں بھولتی تھی کچھ لوگوں کو الیکٹرک شارٹ سے زندہ لاش بنا دیا تھا اب بس ایول اور اے ایس پی کایان کا آمنا سامنا باقی تھا۔۔

کل رات ہی اس خبر ملی تھی کہ ہم کوٹھے پر ایک قتل ہو گیا ہے جس کی شہ رگ کاٹی گئی ہے اور ایول گینگ کا طریقہ ہی یہیں تھا کہ وہ اپنے ہتھیاروں سے لوگوں کی شہ رگ کاٹتے تھے۔۔۔

کایان اب اس ایول سے تنگ آچکا تھا ہر بار ہاتھوں سے نکل جاتی تھی بغیر ثبوت کے۔۔۔۔

(ماضی۔۔۔)

صبح عین اٹھی تو اس کا رویہ کایان سے پہلے جیسا یہ تھا اور ایسی ہی تو تھی نرم دل اپنے آن سے پیار کرنے والی۔۔۔۔

نہ وہ خود ناراض ہوتی تھی نہ آن کو رہنے دیتی۔۔۔

میرا بچہ راضی ہو گیا ہے نا وہ عین کو ناشتے کی ٹیبل بیٹھ سے دیکھ کر بولا۔۔

آن آپ کو پتہ ہے میں آپ سے ناراض نہیں رہ سکتی ہوں نہ آپ سے بات کیے بغیر رہ سکتی ہوں جس دن آپ مجھ سے ناراض ہو گئے نا اور آپ نے بات نہ کی تو میں مر جاؤں گی عین کی براؤن آنکھوں میں اچانک سے نمی آئی تھی۔۔۔

عین میرا بچہ تم سے تو ناراض ہوں گا اور آئندہ مرنے کے بات نہ کرنا ورنہ میں سچ میں ناراض ہو جاؤں گا اسے اپنے سینے سے لگاتا ہے پیار سے بولا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOO

۔۔۔۔بڑی میں تیار ہوں۔۔۔!! ہاتھوں میں ایک خوبصورت سی گڑیا تھامے کالے کلر کا شارٹ فراک پہنے وہ امان کے سامنے کھڑی تھی آج اس نے بالوں کی دو پونیاں نہیں بنائیں تھی۔آج اس نے بھورے بالوں کو کھلا چھوڑے آگے ہئیر کیچر لگائے پیچھے کیا ہوا تھا۔لمبے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔میک سے پاک شفاف چہرے پر کالی معصومیت سے لبریز آنکھیں غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔

لاریب آج بہت خوش تھی کیونکہ امان اسے ساحلِ سمندر پر پکنک کے لئے لے کر جا رہا تھا۔۔۔

ماشاللہ بڑی کی گڑیا تو بالکل فیری لگ رہی ہے۔۔۔!! امان لاریب کے پھولے پھولے گال کھینچتے گویا ہوا۔ تو وہ خوش ہوتی جوش سے مسکرا دی۔۔۔۔

امان نے جیب میں ہاتھ ڈالے ایک پینڈٹ نکالا لاریب امان کے ہاتھ میں موجود پینڈٹ کو دیکھ رہی تھی۔ سلور رنگ کی چین میں کالے رنگ کا سٹون چمک رہا تھا۔۔۔

یہ کس کا ہے۔۔۔؟؟ وہ امان کے ہاتھ میں موجود پینڈٹ یو دیکھتے اشتیاق سے گویا ہوئی۔۔۔۔

یہ میری فیری کا گفٹ ہے۔۔۔!! یہ ناؤ آٹ بڈی کی فیری بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔!!! امان نے نرمی سے اسکے گلے میں پینڈٹ ڈالا۔۔۔۔

واؤووو۔۔۔۔!!! یو آر بیسٹ بڈی۔۔۔!! لاریب یکدم امان کے گلے سے لگتی اسکے گال پر اپنے لب رکھ گئی تھی امان نے مسکرا کر اسکا سر تھپکا۔۔۔۔ پیچھلی دفعہ جب باہر گئے تھے تو گم ہو گئی تھی امان نے بہت مشکلوں سے ڈھونڈا تھا وہ شرارتی بھی تو بہت تھی امان کو چکمہ دے کر بھاگ جاتی تھی اسی لیے امان نے اس کے گلے میں ایک ٹریکر پینڈٹ پہنا دیا تھا۔۔۔

چلو آ جاؤ بڑی کی چھوٹی سی فیری۔۔۔!! تمہارا بھائی آج سارے کام چھوڑ کر

اپنی بہن کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرے گا۔۔۔!!

OOOOOOOOOOOOOOOOO

ماما آج میں اپنی بہن کو سمندر گھمانے لے کر جا رہا ہوں ڈارک براؤن آنکھیں چھ فٹ سے نکلتا قد رنگ گندمی رنگت چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی یہ تھا سفیر شاہ اپنے گھر کا اکلوتا بیٹا اپنی ماں جس کا نام ارم شاہ اور باپ مظہر شاہ جو کہ پانچ سال پہلے وفات پا گئے تھے اور اپنی ایک بہن جو کے 12 سال کی تھی سکول جاتی تھی تو اس کی لاڈلی بہن جس کا نام حبا شاہ تھا۔۔۔

اور آج اس کی فرمائش پر ہی سمندر پر لے کے جا رہا تھا بھیا آج ہم وہاں بہت مزے کریں گے ناواؤ سمندر پر مزہ آئے گا۔۔

اچھا امی ہم چلتے ہیں جلدی واپس آئیں گے۔۔

اوکے بیٹا جاؤ جلدی واپس آنا۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

چندہ تم اس کمرے سے باہر کیوں نہیں نکلتی کنگنا بائی دوبارہ چندا کے پاس آکر بولی۔۔۔

کنگنا بائی نے سارا کمرہ دیکھا چندہ ویسے تو ہندو تھی لیکن اس کے کمرے میں اس کے بتوں کی کوئی تصویر نہیں تھی۔۔

اماں میں کیا کروں میرا دل نہیں کرتا اس حوس زدہ نظروں کا سامنا کرنا مجھ سے نہیں ہوتا بے حد خوبصورت تھی چندہ اسی خوبصورتی نے اسے پانچ سال پہلے اس کوٹھے کی زینت بنایا تھا۔۔۔

چندہ تم اس موئے کو بھول کیوں نہیں جاتی کنگنہ بائی ہندو تھی اتنا زیور ساڑھی پہنے جس سے اس کا پیٹ نظر آرہا تھا منہ میں پان لیے وہ چندہ سے بات کر رہی تھی۔۔۔

تمہیں سکون نہیں ہے تو اپنے بھگوان سے مانگ کر دیکھو۔۔

نہیں بائی میرا بھگوان سے یقین اٹھ گیا ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا جیسے پانچ سال پہلے میں نے اپنی عزت کی بھیک اپنے بھگوان سے مانگی تھی وہ کچھ نہیں کر سکا تو میں نہیں مانگوں گی کبھی بھی اپنے بھگوان سے۔۔۔

چندہ ہمارا بھگوان سب کی سنتا ہے دیکھنا ایک دن ایک وقت آئے گا تم دوبارہ ماتارانی کے آگے جھکو گی۔۔۔

وہ وقت کبھی نہیں آئے گا میں ایسے ہی مر جاؤں گی وہ بیزاری سے کہتے منہ موڑ گئی۔۔

ماتارانی ہی نے تجھے ابھی تک مردوں سے دور رکھا ہے۔۔

بائی وہ میری ہمت ہے ماتارانی میں اتنی ہمت ہوتی تو مجھے بچاتی بائی کچھ نہ کہہ سکی وہ چندہ کی باتوں پر ہمیشہ ایسے ہی خاموش ہو جاتی تھی۔۔۔

(ماضی۔۔۔)

آن آن چلیں نا مجھے شاپنگ پر جانا ہے عین بنا دروازہ لاک کیے آن کے کمرے میں چلی گئی اور کایان کرن سے بات کر رہا تھا۔۔

عین بچہ میں کرن سے بات کر رہا ہوں تھوڑی دیر میں آتا ہوں عین کو پھر سے کرن کا نام سن کر غصہ آیا تھا۔۔

آن۔۔۔وہ چپ ہی تھی ابھی میرے ساتھ چلیں آپ پھر مجھ سے زیادہ کرن کو اہمیت دے رہے ہیں نا اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کایان پگلا تھا۔۔

ارے ارے میری جان میرا بچہ ادھر ادیکھو تمہاری بھابی کی کال ہے اور تم بھی بات کرو لیکن عین نے غصے سے کایان کا موبائل لے کر نیچے پھینکا نہیں کرنی مجھے بات۔۔۔

وہ غصے سے یہ کہہ کر چلی گئی جبکہ کایان اپنے ٹوٹے موبائل اور کمرے سے نکلتی عین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اف عین کیا مسئلہ ہے تمہیں کرن کے ساتھ اسے بھی غصہ آیا تھا اس کا بازو پکڑتا وہ غصے سے بولا۔۔۔

کایان کا لہجہ اتنے غصے والا نہیں تھا لیکن عین کو اس کا لہجہ دل پر لگا تھا اسے عادت ہی کہاں تھی اپنے آن کے اس لہجے کی۔۔۔

چوڑیں مجھے آن آنسو بہاتی عین کایان کو پریشان کر چکی تھی کایان کو اب اپنے لہجے کا احساس ہوا تھا اچھا سوری میرا بچہ میں نے اسے ایسے روڈلی بات کی وہ اسے پیار سے منانے لگا۔۔۔۔

لیکن عین نے ناراضگی سے منہ موڑ لیا۔۔۔

چلو آؤ کہاں جانا ہے میں لے کر جاتا ہو۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا جائے کرن سے بات کریں۔۔

اوہو سوری یہ دیکھو کان پکڑ لیے میں نے وہ اس کے سامنے کان پکڑتے عین کو ہنسا گیا۔۔۔

ٹھیک ہے ایک شرط پر اب مجھے دو کلر کی چوڑیاں لا کر دیں گے۔۔

بس اتنی سی بات میں تم کو تین کلر کی چوڑیاں لا کر دوں گا بس تم مان جاؤ میری جان وہ اس کی ناک دباتے ہوئے بولا تو عین کھلکھلا کر ہنس پڑی

۔۔۔۔۔

(حال۔۔۔)

کہاں ہو عین مجھے پتہ ہے تم میرے آس پاس ہو لیکن میں تمہیں ڈھونڈ نہیں پا رہا ہوں کیوں اپنے پیار کو اپنے عشق کو چھوڑ کر چلی گئی تم تو کہتی تھی کے تم کبھی مجھ سے دور نہیں رہ سکتی اب کیوں۔۔۔۔

مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے پیار کرتی تھی لیکن میں نے تمہاری قدر نہیں کی وہ عین کے تصویر لیے اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

اس شہر کا اے ایس پی کا یان کاظمی جس کے سامنے بڑے بڑے مجرم کی ٹانگیں کانپ جاتی تھی لیکن وہ کس کرب سے گزر رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا

۔۔۔۔۔

نائلہ آئے دن روز اپنے بچے کی حالت دیکھ کر رکھی ہوتی تھی لیکن وہ کیا کر سکتی تھی وہ بھی تو اپنی بچی کو یاد کرتی تھی لیکن وہ نہ جانے کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

بھائی آپ ڈرٹی لوگوں کو ڈشم ڈشم کرتے ہیں نا۔۔۔؟؟لاریب نے امان کے بھاری ہاتھ میں مقید اپنا مومی ہاتھ چھڑوائے باقاعدہ ہاتھ کا مکہ بنائے ہوا میں مارا۔۔

ہاں میری گڑیا۔۔

بڑی۔۔۔!!اچانک لاریب کا لہجہ گھمبیر ہوا۔اماں نے لاریب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بڑی۔۔!!آپ۔۔ن۔۔نے پھر اس۔۔۔اس ڈرٹی آدمی کو کیوں نہیں ڈشم ڈشم کیا تھا۔۔۔؟؟کالی کانچ سی آنکھوں میں تیزی سے آنسو چمکنے لگے۔۔

میری گڑیا امان نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔اج ہم اپنی گڑیا کے ساتھ گھومنے آئے ہیں تو انجوائے کرتے ہیں۔۔۔

لاریب بھولی ہوئی بات یاد کرتے ہاہو وکا نعارہ لگا کر ایک بار پھر پر جوش ہوئی۔۔۔۔

بڈی آئی وانٹ ٹو ایٹ آئیس کریم۔۔۔!! لاریب نے بڑے لاڈ سے امان سے فرمائش کی۔۔۔

اوکے آپ یہاں رکو۔۔۔ بڈی کی فیری کہیں جانا نہیں۔۔ میں آئس کریم لے کر آتا ہوں اگر میری فیری یہاں سے ہلی تو میں وہ آئس کریم اس کو دے دوں گا۔۔۔!! امان سامنے کی جانب۔اشارہ کرتے بولا جہاں ایک لڑکا سفید رنگ کی شرٹ پہنے آنکھوں پر سن گلاسسز لگائے کھڑا تھا۔۔۔

نو،نو اسکو نہیں دینی۔۔۔!! پر وہ مس فیری نہیں ہلے گی۔۔۔!! لاریب جلدی سے اپنے گلے کو پکڑے بولی تھی امان اثبات میں سر ہلاتا آگے بڑھا تھا۔جب لاریب کے چہرے پر ایک شرارتی مسکراہٹ آئی۔وہ منٹ کی دیر کیے بنا سامنے سمندر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی پل وہ سمندر کے کنارے پر بھاگتی پانی سے کھیلنے میں مصروف ہوئی تھی اس نے دونوں ہاتھ ہوا مین پھیلا رکھے تھے۔وہ اس بات سے بے نیاز

تھی کہ اپنی مستی میں وہ آہستہ آہستہ گہرے پانی کی طرف بھاگتی جارہی ہے۔۔۔

بھیاآؤناتھوڑی دیر سمندر کے پاس چلتے ہیں دور سے دیکھنے کامزہ نہیں آتاحبا نے سفیر سے کہاوہ کہاں اپنی بہن کی بات ٹالتا تھا۔۔۔

حباکو لے کر چلا گیاابھی وہ گئے ہی تھے کہ سفیر کو کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی حبااور سفیر دونوں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔پر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

حبایہاں پر رکو میں دوسری سائیڈ پر دیکھ کر آتاہوں۔۔۔!! وہ حباسے کہتابنا اسکی بات سنے دوسری سائیڈ پر بھاگا تھا۔۔۔

پھر نظر سامنے سمندر کی طرف اٹھی جہاں کے ہاتھ نظر آرہے تھے چونکہ چیخیں نسوانی تھی وہ جان چکا تھا۔یہ کوئی صنفِ نازک ہی ہے۔وہ لڑکی بار بار ہاتھ اوپر کرتی خود کو پانی سے نکالنے کی کوشش کررہی تھی۔سفیر یکدم اسکی جانب لپکا تھا۔۔۔

پانی اتنا گہرا نہیں تھا لیکن لاریب سے تو یہ تھوڑا سا پانی بھی کہا برداشت ہو رہا تھا سفیر یکدم پانی میں جاتا اسکی نازک کمر کے گرد اپنے ہاتھ حائل کرتا اسکو اوپر کر گیا تھا کالی آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھی سفیر کی سفید شرٹ مکمل طور پر گیلی ہو چکی تھی شرٹ گیلی ہونے کی وجہ سے اسکا کثرتی جسم واضح تھا۔۔۔

اپنے سامنے کھڑے انجان شخص کو دیکھ لاریب کی سانسیں اٹکنی لگی تھی وہ خوف سے سفیر کو دیکھنے لگی کجا کے سفیر کے دونوں ہاتھ اسکی کمر سے لپٹے ہوئے تھی یا یہ کہنا غلط نہ ہوگا وہ سفیر شاہ کے سہارے کھڑی تھی لاریب شدید مزاحمت کرتی اسکے حصار کو توڑنے کی کوشش کرنے لگی پر مقابل کی گرفت مضبوط تھی سفیر کو غصہ آیا تھا ایک تو اس نے اس لڑکی کو بچایا تھا اوپر سے یہ لڑکی یوں بیہیو کر رہی تھی۔۔۔

اتنا خودکشی کرنے کا شوق ہے بی بی تو چیخ کیوں رہی تھی۔۔۔؟؟ اب اگر بچا لیا ہے تو اس مزاحمت کی وجہ۔۔۔؟؟ سفیر غصے سے غرایا لاریب جو پچھلے ہی

خوفزدہ تھی۔اسکی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے وہ ہچکیاں بھرتی سفیر کو دیکھنے لگی اچانک اسکی ہچکیاں تیز ہوتی سانسیں رکنے کا سبب بننے لگی۔۔۔۔

سفیر نے اسے دیکھا جس کی گہری کالی آنکھوں میں بے حد معصومیت تھی کالے رنگ کے کپڑوں میں اس کا سفید جسم چمک رہا تھا سفیر کو معلوم ہوا تھا کہ کالا رنگ بھی کسی پر اتنا جچ سکتا ہے۔۔۔۔

اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ اس سے اتنا کیوں ڈر رہی ہے لیکن وہ ایک ڈاکٹر تھا سمجھ چکا تھا کہ اسے دمے کی بیماری ہو سکتی ہے سفیر نے جلدی سے لاریب کا نازک وجود اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھایا اور پانی سے تھوڑا دور لے جاتا ریت پر اسے لیٹا گیا پر لاریب اب تک سانسوں کے لئے تڑپتی بے جان ہوتی چلی جارہی تھی آنکھیں تکلیف کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔

امان لاریب کو اپنی جگہ پر نہ پا کر وہ لاریب کو ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔۔۔

ہے رے آنکھیں کھولو۔۔۔!! آنکھیں بند نہیں کرو۔۔۔!!انہیلر کہاں ہے تمہارا۔۔۔؟؟؟

سفیر نے لاریب کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا لاریب کو ہوش نہیں آرہا تھا وہ اپنے ہوش سانس کی مشکل کی وجہ سے کھوتی جارہی تھی۔۔۔۔۔

لاریب سانس لینے کے لئے زمین پر پڑی بن پانی کی مچھلی کی مانند تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

آنکھیں باہر نکلنے کو تھی۔ جبکہ دماغ کی نسیں آکسیجن کی قلت کی وجہ سے ابھر کر باہر آچکی تھی اچانک بہت اچانک سفیر جھکا تھا گلابی لب جواب نیلے پڑ چکے تھے انھیں اپنے عنابی لبوں میں قید کر گیا۔۔۔۔

وہ لاریب پر جھک کر اسے اپنی سانسیں دینے لگا تھا لاریب شدت سے اسکی سانسیں خود میں اتار رہی تھی۔ آخر ایک مرتے ہوئے شخص کو سانسوں کے علاوہ اور کیا چاہیے ہوتا ہے لاریب نے کانپتے ہاتھوں سے سفیر کی گیلی شرٹ کالر سے جکڑے شدت سے اسکی سانسوں کو انہیل کیا سفیر جو ہمدردی کے

تحت یہ عمل کر گیا تھا اپنے نیچے دبی نازک جان کے اس عمل پر سٹل ہوا تھا اس نے بھوری آنکھوں سے اس انجان لڑکی کو دیکھا جو بڑی شدت سے اسکی سانسیں انہیل کر رہی تھی اوپر سے اسکے مومی ہاتھ سفیر کا کالر جکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار ایسا نرم گرم لمس اور ان نازک لبوں کی شدت محسوس کیے سفیر کو ایک انوکھا احساس ہوا تھا دل میں جیسے گدگدی سی ہوئی تھی جبکہ لاریب کو سانسوں کے علاوہ کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔۔۔

امان لاریب کو ڈھونڈتا وہاں آیا تھا اور اپنی بہن کے اوپر کسی کو جھکا دیکھ اس کی رگیں تنی تھی وہ جلدی سے جاتا اس کے کالر کو پکڑتا ہے پیچھے دھکیہ دیا اور زوردار مکہ اسے مارا۔۔۔

کہ سفیر کا ہونٹ پھٹ چکا تھا سفیر تو حیرانگی سے امان کو دیکھنے لگا تھا کہ اسے کیوں مارا۔۔؟؟ خیر کام تو اس نے نہایت ہی بےہودہ کیا تھا اب مار نہ پڑتی تو اور کیا ہوتا۔

پر آخر یہ تھا کون جس نے بنا کچھ جانے سفیر شاہ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی کی تھی۔۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو چھونے کی وہ غصے سے پھر سے سفیر کی طرف بڑھا۔۔۔۔

دیکھیں مسٹر ایکس وائے زی میری بات سنیں۔۔۔!! سفیر نے پیار سے بات کرنی چاہیی وہ جان گیا تھا کہ سامنے کھڑا لڑکا اس سے لڑکی کا بھائی ہے۔۔۔

کیا سنو بغیرت انسان میری بہن کے ساتھ یہ سب کیا جبکہ حبا اور لاریب دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

لاریب امان کی طرف بڑی بھائی یہ تو اینجل ہیں انہوں نے مجھے وہاں سمندر سے نکالا لاریب بچوں کی طرح معصومیت سے بولی سمندر کی طرف اشارہ کرتے بولی تھی۔۔۔

امان نے لاریب کو اپنے سینے سے لگایا۔۔

بول سال ** ہاتھ توڑ دوں گا تیرے۔۔۔!! امان غصے سے بے قابو ہوتا لاریب کو چھوڑے ایک بار پھر سفیر کا گریبان پکڑ گیا تھا۔ سفیر نے امان کے ہاتھوں سے اپنا گریبان چھڑواتے اسکو خود سے دور جھٹکا تھا۔۔۔

اگر اتنا ہی خیال ہے تو کس نے کہا تھا اسے اکیلا چھوڑو۔۔۔؟؟ سفیر کی چنگھارتی آواز پر لاریب نے امان کا بازو سختی سے تھاما تھا اب سفیر سرخ انگارہ آنکھیں لئے امان کو تک رہا تھا۔۔۔

وہ سب نہ کرتا تو اب تک مر جاتی تمہاری بہن۔۔۔!!! اور تم اسکے کفن دفن کے انتظامات کر رہے ہوتے۔۔۔!! سفیر نے غصے سے لاریب کی طرف دیکھا تھا جو اسے مار پرواکر اب سکون سے اپنے بھائی کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔۔

اور تم۔۔۔!! سفیر اب لاریب کی جانب انگلی کیے بولا لاریب کانچ سی کالی آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

آئندہ منہ اٹھا کر کہیں نہ چل پڑنا۔۔۔!!انہیلر ساتھ لے کر جانا۔۔!!ہر بار کوئی تمہیں موت سے نہیں بچائے گا۔۔۔!!وہ غصے سے کہتا ایک غصیلی نظر امان پر ڈالے بنا کچھ سنے حبا کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھ چکا تھا۔۔۔

اینجل۔۔۔!!سفیر کو غصے میں جاتے دیکھ لاریب سفیر کو دیکھتے ہوئے اسے پکار بیٹھی تھی پر وہ کان لپیٹے حبا کو لئے آگے بڑھ رہا تھا جبکہ حبا نے نظر گھما کر اس لڑکی کو دیکھا تھا جسکی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

اسے ابھی لاریب کی مینٹلی کنڈیشن کے بارے میں پتہ نہیں تھا اینجل لفظ سن کر بھی اس نے اگنور کیا تھا۔۔

چلیں گڑیا میں نے آپ کو کہا بھی تھا کہ وہاں سے نہیں ہلنا پھر اب کیوں گئی۔۔۔

مجھے کھیلنا تھا۔۔۔!!ڈکنگ کی طرح سومنگ کرنی تھی۔۔۔!!وہ ضدی انداز میں بولی لیکن امان زیادہ نہیں ڈانٹ سکتا تھا شکر تھا اس لڑکے کے نے

اسے بچا لیا تھا۔۔۔۔اسے اس انجان لڑکے کو مارنے پر بھی تھوڑا سا افسوس ہوا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooo

وہ شور کی وجہ سے کمرے سے باہر نکلی تھی کالے رنگ کا لمبا فراک لمبے کالے بال کھلے چھوڑے تھے کمرے سے باہر نکل کر دیکھا جہاں بہت سارے لوگ بیٹھے تھے اور سامنے ہی اپنے جیسی ایک لڑکی بیٹھی نظر آئی جو رو رہی تھی وہ نظریں جھکائی ہوئی تھیں۔۔۔۔
چندہ چلتی ہوئی عجیب سے نظروں سے اس لڑکی کی طرف بڑھنے لگی جب چندہ نے اس لڑکی کے پیروں کی طرف دیکھا جہاں سے آگ نکل رہی تھی جو دیکھتے دیکھتے اس لڑکی کے پورے وجود میں لگ چکی تھی اور اس لڑکی کی چیخیں پورے ہال میں گونجی تھی۔۔۔

آس پاس بیٹھے آدمی اسے بچا نہیں پائے تھے چندا نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نہیں تھا کہ اچانک سے ایک لڑکا آیا جس کا چہرہ چندہ کو واضح نظر نہیں آیا تھا اس لڑکے نے ایک بڑی سی سفید چادر اس لڑکی کے جلتے جسم پر ڈالی تھی جس سے اس لڑکی کی چیخیں ایک دم بند ہوئی تھی۔۔۔۔

اور وہ آس پاس کے لوگ غائب ہو چکے تھے چندہ نے اس لڑکے کو حیرانگی سے دیکھا تھا اس لڑکی نے مسکرا کر اس لڑکے کی طرف دیکھا۔۔

چندا نے آگے جا کر اس لڑکے کا چہرہ دیکھ دیکھنے کے لیے جس نے اس لڑکی کو بچایا تھا ابھی وہ اس کا چہرہ دیکھتی کہ اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔

چندا نے اٹھ کر گہری گہرے سانس لئے ماتھے پر پسینہ آیا تھا اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے خواب کے متعلق سوچ رہی تھی کہ کون تھا وہ لڑکا لیکن کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں لگا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

ابھی چندہ اس خواب کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اتنے میں کنگنا بائی اور ساتھ میں کچھ لڑکیاں اس کے کمرے میں آئی چندہ سیٹھ آیا ہے کہتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک رات۔۔۔۔

ابھی اس سے پہلے کنگنا کچھ کہتی چندا غصے سے اٹھ بیٹھی میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کنگنا کے میرے سامنے اس طرح منتیں لے کر مت آیا کرو تم جانتی ہو مجھے یہ سب نہیں پسندا اگر تم نے زبردستی کی تو یقین کرو میں خودکشی کر لوں گی۔۔۔۔۔

کنگنا بائی میں یہ رقص بھی اپنی مرضی سے کرتی ہوں اگر کبھی میں نے اپنے دل کا غبار یا اپنے کیئے کی سزا خود کو دینی ہوتی ہے تو میں رقص کرتی ہوں اور مجھے سزا مل جاتی ہے کہ میں نے ایک دھوکے باز شخص سے محبت کی تھی اسی لیے مجھے سزا کہ طور پر میں رقص کرتی ہوں اور تو مجھے دوسرے کے ہاتھوں بیچ نہیں سکتی۔۔۔۔

کنگنا تو خزانے کو ہاتھوں سے جاتا دیکھ پر سکون ہوئی تھی نہیں نہیں چندا جیسا تو چاہے گی ویسا ہی ہو گا تو تو میری بیٹیوں جیسی ہے۔۔۔

اماں تیری بیٹیوں جیسی ہوں تو پھر ایسے ہوس زدہ لوگوں کو مجھ سے دور رکھا کرنا چندا کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔۔

اماں بھگوان نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا میں تو اپنے ماں باپ کی لاڈلی تھی لیکن میری زندگی ایسی موڑ پر آگئی ہے کہ اب بھگوان پر سے بھروسہ اٹھ گیا ہے میں نے بچپن سے ماتارانی کا ساتھ دیکھا ہے کئی آنسو چندہ کی خوبصورت گالوں پر گرے تھے اماں بھی چپ کر کے سن لیتی تھی اس کی باتیں۔۔۔

چندہ یہاں ہر ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں آتی ہیں کچھ مجبور ہو کر کچھ ٹھوکریں کھا کر اور کچھ اپنی مرضی سے پیسوں کے لیے سب کام کرتی ہے

۔۔۔۔

لیکن پتہ نہیں میں تجھ سے ایسا کام کیوں نہیں کروا پاتی ورنہ کسی کے ایسی مجال نہیں کہ کنگنا بائی کے سامنے بولے یا اس کی بات سے انکاری ہو۔۔۔

اماں جو میرے ساتھ ہو چکا ہے اس سے برا کیا ہو سکتا ہے میرے ساتھ اب

چندہ پھر سے اپنے ماضی میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

چندہ دیکھو یہ پائل کتنی خوبصورت ہے نا ایک خوبصورت سی آواز چندہ کے)

کانوں میں پڑی تھی میں چاہتا ہوں کہ یہ پائل تم اپنے پیروں میں پہنو۔۔۔

اماں وہ میرے پیروں میں پائل پہنانے والا میرے پاؤں میں گھنگرو پہنا گیا

یہ کہتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی)۔۔۔۔

کنگنا بائی نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا ان کی بیٹی بھی تو خودکشی کر کے مری

تھی کوئی بھی عورت کوٹھے پر پیدا نہیں ہوتی اس کے حالات آنے وہاں لے

آتے ہیں کنگنا چندا کو روتے چھوڑ کمرے سے چلی گئی چندہ پھر سے اپنے ماضی

کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

(ماضی۔۔۔۔)۔

آن آپ یونیورسٹی سے آ گئے مجھے پتہ ہی نہیں چلا وہ اسے لیپ ٹاپ پر کام

کرتے دیکھ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔

ہاں میرا بچہ میں ای میل چیک کر رہا تھا میرے پیپر سٹارٹ ہونے والے ہیں نا اسی لیے۔۔۔۔

تم بتاؤ کیسی ہو۔۔

میں ٹھیک ہوں آن میں آپ کے لیے ایک چیز لے کر آئی ہوں۔۔۔

اچھا میرا بچہ میرے لیے گفٹ لے کر آیا ہے لیکن میری تو کوئی برتھ ڈے نہیں ہے۔۔۔۔

اوہو تو کیا میں اپنے آن کو ویسے گفٹ نہیں دے سکتی کیا چلیں اپنی آنکھیں بند کریں میں آپ کو گفٹ دکھاتی ہوں۔۔۔۔

کایان نے مسکرا کر آنکھیں بند کی اور عین نے ایک پیاری سی چاندی کی رنگ اس میں بہت ہی پیارا نگ لگا ہوا تھا وہ دیکھنے میں ہی خوبصورت اور قیمتی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں کھولے آن۔۔۔۔۔

کایان نے آنکھیں کھولی تو سامنے ہی اتنی پیاری رینگز دیکھ کر اور خوش ہوا تھا۔۔۔

یہ میرے آن کے لیے مجھے پتہ ہے میرے آن کو رنگز کتنی پسند ہیں اور آن یہ آپ اپنے ہاتھ سے کبھی مت اتاریے گا وہ معصومیت سے بولی۔۔۔

تھینک یو میرے بچے کایان نے اس کا ماتھے پر بوسہ دیا عین خوش ہو گئی تھی کہ کایان کو اس کا گفٹ پسند آیا ہے پھر عین نے اپنے ہاتھوں سے کایان کو رنگ پہنائی تھی۔۔۔

کایان کا بھاری ہاتھ اپنے مومی ہاتھ میں لیتے عین کا دل زوروں سے دھڑکا تھا یہ کیسا احساس تھا جو آج کل عین کو کایان کو محسوس کر کے ہو رہا تھا۔۔۔۔

کایان نے مسکراتے عین کی طرف دیکھ رہا تھا اللہ نے اسے چھوٹی بہن کی صورت میں عین دے دی وہ بے حد خوش تھا لیکن کبھی کبھی دکھی ہو جاتا تھا کہ ایک نا ایک دن عین کی شادی ہو گئی اور اس کی زندگی اور گھر کو سونا کر جائے گی یہ سوچتے ہی کایان نے عین کو اپنے سینے سے لگا یا۔۔۔

دن گزرتے جارہے تھے کایان بھی پیپر دیر کافری ہو گیا تھا اور عین کایان کے مزید نزدیک رہی تھی جو کہ کایان کو تو نہیں البتہ نائلہ ضرور محسوس کر رہی تھی اس نے کتنی دفعہ کہا تھا کہ عین کایان کو بھائی بولا کرو تم سے آٹھ سال بڑا ہے۔۔۔

لیکن وہ کہتی ہی نہیں تھی ایک ہفتے بعد کی منگنی کا ٹائم رکھا گیا تھا عین خوش نہیں تھی اب ہر ٹائم کایان کرن سے باتیں کرنے لگا تھا جبکہ عین کو لگتا تھا کہ اس کا آن اسے اگنور کر رہا ہے لیکن کایان ابھی بھی اس کا خیال بچوں کی طرح ہی رکھتا تھا۔۔۔

یار عین تمہیں پتہ ہے میرا کزن مجھ سے بہت پیار کرتے ہو اور ہمارے گھر رشتہ لے کر آرہے ہیں عین کی دوست صنم نے عین کو کہا۔۔

اچھا تمہیں کیسے پتہ کہ وہ تم سے پیار کرتے ہیں انہوں نے تمہیں خود بتایا عین نے بھی تجسس سے صنم سے پوچھا۔۔۔

ہاں انہوں نے مجھے خود کہا ہے وہ مجھ سے چھ سال بڑے ہے پہلے میں انہیں پسند کرتی تھی بچپن سے تو میں نے اپنے پیار کا اظہار کیا تو انہوں نے بھی کہہ دیا کہ ہاں وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں میری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں وہ ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں نا صنم نے شرماتے ہوئے عین کو بتایا۔۔۔

تو گھر والوں نے کچھ کہا ہے تمہیں عین نے آنکھیں پھاڑ کر صنم سے

پوچھا۔۔۔

نہیں کیوں کہنا تھا چاچی تو کہنے لگی تھی کہ چلو گھر کی لڑکی گھر ہی رہ گئی عین کو اپنی خالہ کی بات یاد آئیں کے وہ اسے اگلے گھر بھیجنے کا کیوں کہتی ہے آن بھی تو ہے نا اور یہ بات اب ہماری عین کے دل میں بیٹھ گئی تھی کہ وہ بھی اب اپنے آن اور خالہ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔۔

وہ آن سے بات کرے گی کہ اب میرا خیال رکھتے ہیں مجھ سے پیار کرتے ہیں جہاں ان نے خود کتنی دفعہ کہا تھا کہ وہ اپنے بچے سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔

تو میں بھی اب اپنے آن کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی عین نے آنکھیں بند کی اور اپنی آنکھوں کے سامنے آن کا مسکراتا چہرہ دیکھ عین بھی مسکرائی تھی۔۔۔

آج کل کایان ہی لینے آرہا تھا عین کو کیونکہ کایان فری تھا تب وہ اپنی ذمہ داری اٹھانا چاہتا تھا آج عین کی نظریں کایان پر عجیب سی تھی عین کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔

اسی لیے مجھے آن کے ساتھ کرن اچھی نہیں لگتی تھی کیونکہ میں بھی پسند کرتی ہوں۔۔۔

آن بات سنے۔۔۔۔

ہاں بولو کیا بات ہے۔۔۔۔

آن آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں عین نے دیکھا کایان بلیک پینٹ شرٹ پہنیں آنکھوں پر عینک لگائے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے وہ عین کو کچھ زیادہ ہی یہ نظر بدل جانے پر بے حد وجیہہ لگا تھا۔۔۔۔

نیں تو تم سے بے حد پیار کرتا ہوں عین کایان نے مسکرا کر عین کو جواب دیا تو عین کو بنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

میں بھی آپ سے پیار کرتی ہوں آج عین کا لہجہ بدلا ہوا تھا لیکن کایان نے زیادہ غور نہیں کیا۔۔۔۔

جانتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو کایان نے اس کی ناک دباتے ہوئے کہا تو عین کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ گاڑی گھر کے سامنے رکی تھی وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں تو کرن سے کیوں شادی کر رہے ہیں لیکن اس نے اب اپنے پیار کا اظہار کرنا تھا اس نے اب اپنے آن کی منگنی اس کرن سے نہیں ہوں ہونے دینی تھی۔۔۔۔

اور یہاں سے ہوتی ہے عین کی بربادی کے داستان شروع۔۔۔

عین بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی اف اف میں آن سے پیار کرتی ہوں میں بے حد پیار کرتی ہوں آن آپ میرے ہے صرف عین کے وہ

خوش ہوتے ہوئے شیشے کے سامنے مسکرا رہی تھی یہ بھی جانتی تھی کہ کایان کرن کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔

لیکن دل کی باتیں کب یہ سوچنے دیتی ہیں اسے اب جلدی سے کایان سے اپنے پیار کا اظہار کرنا تھا وہ جانتی تھی اس کا آن اپنے بچے کا دل نہیں توڑے گا۔۔۔۔۔۔

(حال۔۔۔)

مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیے وہ دھاڑا تھا اور سامنے کھڑے کنگ کے لوگ اس کی خوفناک شکل دیکھ کر ہی ڈر جاتے تھے۔۔۔۔

آخر کیا ہے اس لڑکی میں کنگ نواز بھی ہاتھوں میں شراب کا گلاس پکڑے کنگ سے بولا تھا۔۔۔۔

تم جانتے ہو نواز جب وہ 15 سال کی ہو تو کتنی خوبصورت تھی اس کی معوم سے کالی انکھیں ڈڈ کر مجھے دیکھنا وہ بالکل اپنی ماں پر گئی تھی معصوم اور بے حد خوبصورت کنگ گندگی سے مسکراتا بے حد زہر لگا تھا۔۔۔۔

اب تو وہ جوان ہو گئی ہو گی اپنی ماں سے بھی دس گنا زیادہ خوبصورت کاش اس رات وہ میرے ہاتھ لگ جاتی تو اس کا بھائی مجھے یہ زخم نہ دیتا تو میں نے اتنا برا حال کرنا تھا اور مزے بھی لے لینے تھے ڈھونڈو جب تک میرے ہاتھ نہیں آئے تھے مجھے سکون نہیں آئے گا وہ شراب کے نشے میں دھت نواز سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

مالا فریش ہو کر باہر نکلی سامنے بیڈ پر ایک انجان شخص کو جس نے ماسک لگایا تھا بیٹھے دیکھ وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر ہو گئی تھی۔۔۔

اور زاویار کے ماسک کے پیچھے پیچھے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔

وہ قدم باقدم چلتا مالا کی طرف آنے لگا تھا اور مالا سے خوف کے مارے کچھ بولنے ہی نہیں ہو رہا تھا وہ جہاں تھی وہاں ہی قدم جماتی کھڑی تھی۔۔۔

مونسٹر اس کے پاس آتا اسے کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگاتا اس کے ایک ایک نقش کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

کون ہو تم بمشکل سے ہی مالا کے منہ سے لفظ نکلے تھے۔۔۔

مونسٹر نے اپنا نقاب اتارا تو مالا تو سامنے والوں کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔

زز۔۔۔زاوی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی مونسٹر نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھا تھا۔۔۔۔

میرا نام مت لو اپنے منہ سے مالا بے بی۔۔۔

مالا یک تک اسے دیکھ رہی تھی سات سالوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی وہ بہت بدل گیا تھا اس کا چہرہ اس کی آنکھیں اس کا لہجہ اس کا پیار سب کچھ تو ہی بدل گیا تھا اسے اب خوف نہیں آرہا تھا کیونکہ سامنے کھڑا کوئی اور نہیں اس کا زاوی تھا۔۔۔۔

جب کہ مونسٹر اس کی سوچ پڑھتا مسکرایا تھا اور جلدی سے اپنا چاکو نکال وہ اس کی گردن پر رکھ گیا تھا تھوڑا سا دباؤ دینے سے اس کی گردن سے ننھی سی بوند

نکلی تھی خون کی اور مالا تو یکدم اس حرکت کی وجہ سے سانس روک گئی چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا۔۔۔

تم نے کیا سوچا مالا بے بی کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا میں تمہارا پرانے والا زاویار نہیں ہوں جو تمہاری چوٹ پر مرہم رکھتا تھا اب میں نیا زاویار جو تمہیں ہر وقت ہر موقع پر تمہیں زخم دوں گا۔۔۔۔

زز۔و۔۔۔زاوی پلیز مالا نے روتے ہوئے کہنے لگی۔۔

مونسٹر نے چاکو اٹھا کر اپنے ہونٹ مالا کے تھوڑی کہ خم پر رکھے تھے کہ مالا اچانک افتاد پر سانس روک گئی۔۔۔

مونسٹر پیچھے ہوا تو مالا کو تھوڑا سکون آیا مالا بے بی جلد ہی تم اب میرے پاس ہو گی اور تمہیں تمہاری ہر نا انصافی کا بدلہ دینا ہو گا اپنی گرین سرد آنکھیں اس کی آنکھوں میں گارتا مالا کو پریشان کر گیا تھا۔۔۔۔

پھر اسے ہکا بکا چھوڑ کر وہ کھڑکی سے کود گیا مالا دیوار کے ساتھ لگتی بیٹھ کر رونے لگی اسے اب جلدی سے اپنے پاپا سے بات کرنی تھی وہ ڈر رہی تھی اپنے زاوی سے۔۔

oooooooooooooooooo

امان چندا کے پاس جانا تو چاہتا تھا اس کو دیکھے بغیر امان کا گزارا نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ لاریب کی وجہ سے جا نہیں سکا تھا کل اس نے چندا سے ملنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooo

ماضی۔۔۔۔

آن آج آپ مجھے یونیورسٹی سے لینے کیوں نہیں آئے وہ خفگی سے کایان کو کہنے لگی۔۔۔

کایان آج کرن کے ساتھ منگنی کی تیاریاں کر رہا تھا اسے آج چاچا ڈرائیور کو بیج دیا تھا جس کی وجہ سے عین اس سے ناراض تھی۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے آن میں آپ کے ساتھ آتی ہوں اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے عین نے رونی شکل بنائی تھی۔۔

عین رو کیوں رہی ہو میں کرن کے ساتھ تھا منگنی کا ڈریس لینا تھا نا اسی لیے عین کو پھر سے کرن کا نام سن کر غصہ آیا تھا۔۔۔۔

آپ نے پھر اس کرن کی وجہ سے مجھے اگنور کیا آن وہ آنکھیں رگڑنے لگی۔۔

عین یار کیا ہو گیا تم کیوں کرن سے اتنا چڑتی ہو عین کچھ کہنے لگی تھی کہ وہاں نائلہ آگئی کیا ہوا ہے عین کیوں کایان سے ناراض ہے۔۔

خالہ آن مجھے یونی سے لینے نہیں آئے نا یہ کرن کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں مجھ سے نائلہ ایک عورت تھی وہ بھی کبھی کبھی ڈر جاتی تھی کہ عین اتنی اٹیچ کیوں ہے کایان کے ساتھ کسی اور کو برداشت نہیں کر پا رہی۔۔۔۔

عین میری بچی چلو معاف کر دو کایان کو چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔

آج رات یہ مجھے باہر لے کے جائیں گے گول گپے کھلائیں گے تو میں مان جاؤں گی ورنہ نہیں وہ اپنے براؤن بال کو جوڑے میں قید کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

نہیں عین مجھے کام ہے آج تمہیں پتہ ہے نا مجھے ٹیسٹ دینا ہے اے ایس پی بننے کو مجھے تیاری کرنی ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں آپ کو سب کچھ عزیز ہے مجھ سے بڑھ کر چلے جائیں اب آپ مجھ سے بات مت کریے گا وہ منہ بنا کر جانے لگی لیکن کایان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا جس سے عین کا دل زوروں سے دھڑکا تھا وہ پہلے بھی ہاتھ پکڑتا تھا لاڈ کرتا تھا لیکن ابھی اس کی سوچیں اس کا دل کایان کے لیے بدل چکا تھا اس کے احساسات کایان کے لیے بھی بدل چکے تھے اسے اب بس اپنے پیار کا اظہار کرنا تھا اور وہ کرن کے ہاتھ ساتھ منگنی کرنے سے روکنا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں لے جاؤں گا تیار رہنا کایان نے مسکرا کر کہا عین نے خوشی سے کایان کے چہرے کو دیکھا اور نائلہ نے پریشانی سے عین کی آنکھوں میں جلتے دیئے دیکھے تھے۔۔۔

وہ کایان سے بات کرنا چاہتی تھی کہ عین کو اپنے ساتھ اتنا اٹیچ نہ کرو بعد میں تمہیں ہی تکلیف ہو گی لیکن کایان ان کے بات سنتا ہی کب تھا عین بھی مسکراتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

رات کو وہ دونوں تیار ہوئے تھے این آئس کریم نہیں کھانی موسم بدل رہا ہے تم بیمار ہو جاؤ گی پھر تم کو بخار ہو جاتا ہے کایان نے اسے ٹوکا۔۔۔

اوہو آن آپ کو میری اتنی فکر ہے عین نے دل کے دھڑکے کے ساتھ پوچھا۔۔۔

ہاں تو مجھے فکر نہیں ہو گی تو کسے ہو گی کایان نے اس کی ناک کو دبایا تو عین نے شرم سے سر جھکا دیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ آن سے کیا کیسے اپنے پیار کا اظہار کیسے کرے۔۔۔۔

تو اب آپ مجھے آئس کریم نہیں کھلا رہے عین نے مصنوعی غصے سے پوچھا۔۔۔

نہیں اب تم ضد کر رہی ہو تو کھلا دوں گا لیکن آئندہ نہیں کھلاؤں گا آئس کریم کھلاتے وہ اسے گھر لے جا چکا تھا اور یہ رات بھی پر سکون ہوتی گزر گئی تھی۔۔۔

عین نے کل پکا ارادہ کیا تھا کہ وہ کایان سے پیار کا اظہار کرے گی کیونکہ منگنی کے دن قریب آرہے تھے اور وہ اب اپنے آن کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

نائلہ نے بھی سب تیاریاں کر لی تھی لیکن عین کو کسی پل سکون نہیں مل رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے کیسے کایان کو بتائے اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ آن کا کیا ری ایکشن ہو گا لیکن اب تو وہ اپنے آن کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

وہ 17 سال کی تھی کوئی بچی نہیں تھی کہ اپنے جذبات نہ سمجھ پائے اب اسے اپنا آن ہمیشہ کے لیے اپنے پاس چاہیے تھا رات کا وقت تھا کایان کرن سے مل کر گھر آیا تو عین کو باہر ہی بیٹھے دیکھا جو کہ آسمانی رنگ کے کرتے اور سفید شلوار میں آسمانی ہی دوپٹہ لئے بال کھلے چھوڑے آنکھوں میں گہرا کاجل اور ہاتھوں میں چوڑیاں پہننے وہ بہت خوش اور فریش لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ارے عین تم یہاں اور بہت خوش لگ رہی ہو خیر ہے نا کایان مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا اور یہ آج گھر میں تیار کیوں ہوئی ہو بہت پیاری لگ رہی ہو میرے بچے۔۔۔۔۔

آپ بھی بہت پیار لگ رہے ہیں آن آج اس کے لہجے میں بدلاؤ تھا جو کہ کایان کو محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔

اوہمہ۔۔ تو میری تعریف ہو رہی ہے تو بتاؤ کیا چاہیے میرے بچے کو وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

آپ چاہیے۔۔۔ عین کے منہ سے نکل گیا جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کایان نے الجھ کر عین کو دیکھا۔۔۔

مطلب کہ آپ چاہیے مجھے صرف بس ایک گھنٹے کے لیے مجھے باہر جانا ہے۔۔

ابھی کل تو باہر گئے تھے وہ خفگی سے بولا۔۔۔

اور آن اب بچے مت کہا کریں میں بڑی ہو گئی ہوں اب آن کا اسے بچہ کہنا برا لگتا تھا وہ بڑی ہو گئی تھی وہ سترہ سال کی ہونے والی تھی اور اسے محبت بھی تو ہو گئی تھی اپنے آن سے اور محبت انسان کو بہت جلد ہی مچیور کر دیتی ہے۔۔۔

نہیں عین تم میرے لیے بچی ہی ہو جتنی بھی بڑی ہو جاؤ گی وہ عام سے انداز میں بولا۔۔۔

نہیں آن دیکھیں آپ کی جتنی ہو گئی ہیں وہ اس کے ساتھ کھڑی ہوتے کندھے سے کندھا ملانے لگی۔۔۔۔

نہیں عین دیکھو تمہارا سر میرے کندھے تک آ رہا ہے اس لیے تم چھوٹی ہو۔۔۔

لیکن میں بڑی ہو گئی ہوں۔۔۔

میرے لیے تو میرا بچہ ہی رہو گی۔۔۔۔

آن میں ہمیشہ آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں۔۔۔

تم ہمیشہ میرے ساتھ ہی چلتی ہوں جہاں میں جاتا ہوں وہاں چلی جاتی ہوں ہنس کر بولا۔۔۔

آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں نا اس نے دوبارہ سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں میری عین میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میرے بچے کا یان نے بھی عام لہجے میں کہا۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ بہنوں والا پیار کرتا ہے لیکن وہ تو اسے بھائی نہیں مانتی تھی نہ اب نہ کبھی نہ کبھی مانیں گی اس کے دل میں اب کایان کے نام کی محبت کا پودا لگ چکا تھا جو کہ اب آہستہ آہستہ درخت بنے جا رہا تھا۔۔۔

کل کایان کی سالگرہ تھی اسے کل ہی اپنے پیار کا اظہار کرنا تھا۔۔

آن میں کل آپ کو ایک سرپرائز دوں گی کل آپ کی برتھ ڈے بھی ہیں نا۔۔

ہاں سچ کیسا سرپرائز دو گی اس نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

وہ کل آپ کو پتہ چل جائے گا۔۔۔

منگنی میں بھی دو دن رہ گئے تھے اور عین کو جو کرنا تھا کل کرنا تھا اسے اب اپنے آن کی منگنی نہیں ہونے دینی تھی۔۔۔

اف میں انتظار کروں گا وہ اس کی ناک دباتا ہوا بولا چلو اندر آؤ کھانا کھانے چلتے ہیں اس کا ہاتھ پکڑتا اندر چلا گیا اور عین اپنے ہاتھ کو کایان کے ہاتھ میں دیکھ کر اس کے دل میں گدگدی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

(حال۔۔۔۔۔)

خالہ ماما نہیں آئیں گے کھانے پر کیا کایان ٹیبل پر بیٹھا تو اس نے کام والی خالہ سکینہ سے پوچھا۔۔

کایان بیٹا وہ کہہ رہی ہیں ان کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔

وہ لب بھینچ کر اٹھ کر نائلہ کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

ماما۔۔۔۔

لیکن نائلہ کچھ نہ بولی مما آپ کھانا کیوں نہیں کھانے آئی مجھ سے ناراضگی ہے کھانے سے تو نہیں نا۔۔۔

میں ناراض نہیں ہو کایان لیکن بس مجھے تمہاری ٹینشن ہے بیٹا کب تک تم عین کو ڈھونڈو گے۔۔۔۔۔۔

ماما جب تک وہ مجھے مل نہیں جاتی وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔۔۔

نائلہ نے کایان کو دیکھا جو بے حد خوبصورت تھا اب 30 سال کا ہو گیا تھا لیکن بس اب گھر اور اپنی جاب کا ہو کر رہ گیا تھا اسے اب اپنی کوئی ہوش ہی

نہیں تھی پچھلے پانچ سالوں میں شاید ہی نائلہ نے کبھی کایان کو مسکراتے دیکھا تھا عین تو اپنے ساتھ ساتھ ہم سب کی کایان کی خوشیاں لے گئی تھی۔۔۔۔

ماما میں اسے بھلا نہیں پا رہا پتہ نہیں وہ کہاں ہو گی اسے مجھ سے قدرت نے چھینا ہے کاش میں اس وقت اس کی بات مان جاتا مجھے صبر نہیں آرہا ایک دفعہ تو وہ اپنے آن کے پاس آتی کایان کے لہجے میں زمانے بھر کا درد تھا۔۔۔
نائلہ کے دل میں ٹھیس اٹھی تھی میرا بچہ صبر کرو کیا پتہ وہ اس دنیا میں ہے بھی یا نہیں۔۔۔

ماما۔۔کایان نے تڑپ کر نائلہ کی طرف دیکھا میری عین زندہ ہے اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔

میرے بچے میں پتہ نہیں کب تک ہوں کب تک نہیں لیکن میں چاہتی ہوں میری زندگی میں تمہارا گھر بس جائے میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

نائلہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیا وہ نہیں دیکھ سکتی تھی اپنے بیٹے کی حالت۔۔۔

ماما پلیز۔۔۔کایان کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی کایان نے نائلہ کی گود میں سر رکھ دیا نائلہ کی آنکھوں سے متواتر آنسو بہنے لگے تھے اور زوروں سے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔

میری بچی میری عین کہاں چلی گئی اپنی خالہ کو چھوڑ کر تمہاری شرارتوں کہ بغیر یہ گھر ادھورا ہے وہ سوچ میں چلی گئی تھی اب انہیں جلد سے جلد کایان کی شادی کرنی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

بولو کون ہو تم ایول اپنے مخصوص لباس میں انتہائی خطرناک تیور لیے سامنے جھکے ہوئے آدمی سے پوچھ رہی تھی جو کہ کافی دنوں سے ان کا پیچھا کر رہا تھا لیکن آج وہ ایول اور مونسٹر کے ہاتھ لگ چکا تھا۔۔۔

ایول نے اپنا چاکو نکالا اور بہت صفائی سے وہ اس کے چہرے پر پھیرنے لگی نیلی آنکھوں میں بے حد پر سرایت تھی۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتا وہ مجھے بس کنگ نے بھیجا تھا مجھے معاف کردو لیکن ایول نے بہت دھیان سے اس کا چہرہ چھوڑ کر اس کے بازوں کی ایک ایک نس پر چاکو چلانے لگی تھی کہ کہی اس کی نس نہ کٹ جائے اور وہ تکلیف دے کر تڑپتا تڑپا کر مارنے کی عادی تھی اور اس شخص کی چیخیں اس پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔

پاس کھڑا امان اور مونسٹر اس کا روپ دیکھ رہے تھے نہ جانے آج ایول کیوں غصے میں تھی۔۔۔۔۔

جب کہ وہ پورا شخص خون سے لت پت ہو گیا تھا ایول مار دو اسے مونسٹر نے بیزاری سے کہا۔۔۔

نہیں مونسٹر اسے کنگ کے پاس جانا ہے۔۔

لیکن کیوں مونسٹر نے حیرانگی سے کہا۔۔

جاؤ جا کر اپنے کنگ سے کہہ دو ہمارے مالک کو مار کے تم خود کنگ بن بیٹھے ہو بہت جلد تمہاری موت ایول گینگ کے ہاتھوں ہو گی وہ آدمی گرتا پڑتا اپنی جان بخشی پر بھاگا تھا۔۔۔

ایول تم نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا۔۔

تاکہ کنگ کو پتہ چل سکے کہ اس کی موت قریب ہے اب باری ہے اس کنگ کے خاص بندے کی جو کہ اس وقت آسٹریلیا میں ہے۔۔۔۔

اور ہمیں آسٹریلیا جانا ہے وہاں وہ لڑکیاں سمگلنگ کر کے امریکہ بھیج رہا ہے ہماری ایک کوتاہی کی وجہ سے پاکستان سے وہ لڑکیاں چلی گئی ہیں لیکن آسٹریلیا سے امریکہ لڑکیاں نہیں جانی چاہیے ایول کی ہنوز نیلی آنکھیں سرد تھی۔۔۔

مونسٹر اور امان نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

کل کی فلائٹ بک کرواؤ اور امان تم جن چکروں میں ہو نا مجھے سب پتہ ہے وہ امان کو دیکھ کر بولی۔۔۔

م۔۔م۔۔میں میں نے کب کیا کیا وہ تو گھبرا گیا تھا۔۔۔

تم اس کوٹھے پر کیا کرنے گئے تھے تم تو اس ناچنے والے کے دیوانے ہو گئے۔۔۔

ایولللل۔۔۔۔ تم ہم سب پر نظر رکھنا کب بند کرو گی وہ چڑتا ہوا بولا۔۔۔

کبھی نہیں تم اور لاریب ہماری ذمہ داری ہو اور کل تم اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤ ورنہ میرے چاکو کا اگلا شکار تم ہو گے میں اور مونسٹر کل آسٹریلیا جا کام ختم کر کے آئیں گے۔۔۔۔۔

اوہو میری گڑیا نے پتہ نہیں کھانا کھایا بھی ہو گا یا نہیں وہ سر پر ہاتھ مارتا بولا تھا۔۔۔

کھلا دیا ہے میں نے کھانا وہ میرا ابھی بچہ ہے چھوٹا سا۔۔۔

چھوٹے بچے لفظ سے ایول کی آنکھوں میں نمی آئی تھی کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اسے لیکن وہ اپنی آنکھوں کی نمی چھپاتی مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے چلی گئی۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOO

کمرے میں پہنچتے ہی ایول نے موبائل میں اپنی محبت کی تصویر اوپن کی

دیکھیں آج بھی میں آپ کے بغیر کچھ نہیں ہوں آج مجھے آپ بے حد یاد آرہے ہیں دل کر رہا ہے سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پاس چلی آؤ۔۔۔

لیکن نہیں آسکتی سب سے پہلے مجھے بہت ضروری کام کرنا ہے وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔۔۔

آج اے ایس پی کایان کو کال کر کے دیکھی جائے اس نے کایان کا نمبر ملایا۔۔

کایان جو فریش ہو کر نکل رہا تھا اپنے موبائل پر ہوتی رنگ دیکھ کر اس نے کال اٹھائی۔۔۔

نمبر کوئی بھی شو نہیں ہو رہا تھا بس ان نون لکھا تھا۔۔

ہیلو کون کایان نے پوچھا۔۔۔

اے ایس پی کایان کاظمی ایول سرد لہجے میں بولی اس کے لہجے میں کوئی پہلے والی نمی نہیں تھی لگ ہی نہیں رہا تھا جو ایک منٹ پہلے رو رہی تھی اب وہی ایول بے رحم ایول بن چکی تھی۔۔۔

ارے اے ایس پی ساری دنیا میں ہمیں ڈھونڈ رہے اور ہمیں ہی نہیں پہچانا وہ تنزیہ کہتی کایان کو غصہ دلا گئی تھی۔۔۔

ایک دفعہ تم میرے سامنے آجاؤ ایول پھر دیکھنا تمہارا کیا حشر کروں گا۔۔۔

ہاہا اے ایس پی میرے پیارے ایس پی پہلے مجھے ڈھونڈ تو لو پھر میرا کام بھی ختم کر دینا اے ایس پی بیسٹ آف لک میں تمہارے ہاتھ کبھی بھی نہیں آؤں گی اور رہی ملاقات کی بات تو وہ بہت جلد ہماری ہو گی بہت جلد۔۔۔ میں تمہیں۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ایول نے کال بند کر چکی تھی۔۔۔

ڈیم اٹ۔۔۔اس نے غصے سے موبائل بیڈ پر پھینکا تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا ایول نہ ہی تمہارے گینگ کو جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔

ایول کی آنکھوں سے پھر سے آنسو نکلے تھے میں ملوں گی بہت جد ملوں گی

اے ایس پی کایان کاظمی۔۔۔۔

(ماضی۔۔۔)

آج کایان کی سالگرہ تھی نائلہ تو صبح سے عین کے ساتھ تیاریاں کروا رہی تھی عین کا کہنا تھا کہ وہ آن کو سرپرائز دے گی۔۔۔

نائلہ کے ساتھ مل کر خود اس نے اپنے آن کے لیے کیک بنوایا تھا چھت پر ساری سجاوٹ بھی اس نے خود کی تھی نائلہ حیران تھی کہ آج اتنی تیاری کیوں کر رہی پہلے بھی تو کایان کی سالگرہ آتی تھی لیکن کبھی اتنی تیاری نہیں کی لیکن اب کیوں۔۔۔۔

لیکن وہ عین سے پوچھ کر اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی نائلہ کو پتہ تھا وہ اپنے موڈ کی ہے جب دل چاہے جو دل چاہے کر لیتی ہے۔۔۔۔۔

خالہ آپ ابھی اوپر نہیں جائیں سب سے پہلے میری تیاری آن دیکھیں گے۔۔۔

کیوں بھئی ایسی بھی کیا تیاری کرلی تم نے جو میں نہیں دیکھ سکتی نائلہ بیگم تجسس سے بولی۔۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں ناورنہ آپ سے ناراض ہو جاؤں گی وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ارے پگلی نہیں جاتی مجھ سے اتنی اونچائی پر نہیں جایا جاتا میرے گھٹنوں میں بہت درد ہے وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

عین خوش ہو گئی تھی اس نے کایان کو بولا بھی تھا جلدی آنے کو لیکن وہ آہی نہیں رہا تھا آخر رات کے 10 بجے وہ گھر آیا پہلے وہ ٹیسٹ کی تیاری کرتا رہا پھر وہ کرن کے پاس چلا گیا۔۔۔۔

آن آپ آگئے وہ تیزی سے اٹھتی کایان کے پاس چلی گئی کایان نے حیرت سے عین کی تیاری دیکھی جو کہ لال فراک پہنے بال کھلے چوڑے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے وہ کوئی ڈول ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔

آن آپ کے لیے سرپرائز ہے وہ آنکھیں ٹپٹپاتی بہت معصوم لگی تھی

۔۔۔اوپر چھت پر آئیں۔۔۔

ہایاد آیا میری عین نے تو میرے لیے سرپرائز تیار کیا تھا چلو آؤ جا کر دیکھتے ہیں

میری عین نے کیا کیا۔۔۔

آن جب آپ میری عین کہتے ہو تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے وہ کایان کے بازو

کے گرد اپنے ہاتھ لپٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیونکہ تم میری عین ہو نا۔۔۔

تو پھر آپ مجھے خود سے دور نہ کریں نہ وہ صاف گوئی سے بولی۔۔۔

کیا مطلب میں کب تمیں خود سے دور کیا ہے۔۔۔۔۔

یہ آپ کو پتہ چل جائے گا چلیں چھت پر چلتے ہیں۔۔۔

ماما آپ نہیں آئیں گی کیا۔۔۔

نہیں بیٹا تم لوگ جاؤ مجھ سے نہیں جایا جاتا اتنا اونچائی پر۔۔۔۔

آ ئے نہ آن میں نے بہت دل سے آپ کے لیے تیاریاں کی ہے وہ اس ہاتھ تھامتی اوپر لے گئی۔۔۔

بہت سارے خواب سجا کر عین اسے چت پر لے جانے لگی اس کا آن اس کے خواب کبھی نہیں توڑے گا لیکن خواب تو ہوتے ہی ٹوٹنے کے لیے یہ اسے بات بہت جلد پتہ چلنے والی تھی۔۔۔۔

کایان کی آنکھوں پر عین نے پٹی باندھ دی تھی ارے عین کیا کر رہی ہو ایسا بھی کیا سرپرائز ہے کایان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

اوپر جا کر عین نے کایان کی پٹی کھولی کایان کو جو دیکھنے کو جو ملا اسے حیرت بھی ہوئی تھی اور خوشی بھی چھت بالکل ایسے سجایا گیا تھا جیسے کوئی کسی کو پروپوز کرتا ہے۔۔۔

ہر طرف غبارے لگے تھے لال رنگ کے۔۔ چھت کے بیچو بیچ ٹیبل پھر پڑا چاکلیٹ کیک تھا جو کایان کو بے حد پسند تھا۔۔اور ٹیبل کے پاس ہی بڑا سا آ ئی لو یو لکھا تھا۔۔۔

عین یہ سب۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عین ایک پھول پکڑے اس کے سامنے گھٹنوں کا بل بیٹھی تھی۔۔۔۔

آن۔۔۔

کایان کی آنکھیں عین پر ٹکی تھی وہ جو سوچ رہا تھا دعا کر رہا تھا کہ ویسے نہ ہو لیکن کبھی کبھی دعائیں قبول نہیں ہوتی۔۔۔۔

آن مجھے نہیں پتہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کہاں سے شروع کروں میں مشکل میں ہوں وہ شرماتی گھبراتی کایان کو الجھن میں ڈال چکی تھی آن مجھے پتہ ہی نہیں چلا مجھے کب آپ سے محبت ہو گئی۔۔۔

یہ سننا تھا کہ کایان کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا تھا۔۔۔

دیکھیں مجھے جلد ہی احساس ہو گیا ہے کہ آپ میرے ہیں صرف اپنی عین کے عین نے چہرہ اٹھا کر کایان کو دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

لیکن عین بولتی رہی مجھے آپ کا میرے ماتھے پر بوسہ دینا اچھا لگتا ہے جب آپ میری ہر فرمائش پوری کرتے ہیں اچھے لگتے ہیں۔۔۔

گلابوں کی خوشبو آج کایان کو زہر لگ رہی تھی۔۔۔

مجھے آپ سے محبت ہے کایان میں نے آپ کو اپنا دل دیا ہے مجھے یقین ہے آپ اپنی عین کا دل نہیں توڑیں گے عین نے مسکراتے ہوئے کایان سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

کایان کی آنکھیں ایسی تھی جیسے ابھی خون نکل آئے گا۔۔۔

آن آپ اس کرن سے شادی نہ کریں مجھ سے شادی۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ ایک زوردار تھپڑ کی آواز پورے چھت پر گونجی تھی۔۔۔۔

کایان کا ہاتھ کانپنے لگا تھا چہرہ اچانک زرد پڑ گیا تھا گلے میں سوکھے کانٹے چبنے لگے تھے۔۔۔

عین نے بے یقینی سے اپنے گال پر ہاتھ رکھا جس پر کایان نے اسے تھپڑ مارا تھا
وہ بے یقینی سے کایان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں پھر بھی کہوں گی آن مجھے آپ سے محبت ہے وہ ضدی انداز میں بولتی کایان کے سینے لگ گئی تھی آنسو آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے کایان کے چہرے کے تاثرات مزید خطرناک ہو گئے تھے آنکھوں میں اشتعال کے شعلے بھڑکے تھے۔۔۔۔

اس نے عین کا بازو پکڑا اور زور سے دھکا دیا۔۔

تت۔۔تم۔۔تت۔۔مم۔۔۔ تمہیں میں اپنی بچی سمجھتا تھا چھوٹی بہن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے۔۔۔

عین کا وجود لرزنے لگا تھا آن آپ صرف میرے ہیں عین بھی چیخی تھی اس سے پہلے کہ کایان ایک اور تھپڑ مارتا اس کا ہاتھ ہوا میں رکھا تھا اس نے آج پہلی دفعہ اپنے بچے پر ہاتھ اٹھایا تھا بات بھی تو ایسی تھی وہ کس ضبط سے وہاں کھڑا تھا وہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔

چپ ایک دم چپ وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ عین ہل کر رہ گئی تھی کایان نے دانت کچکچا کر کہا۔۔۔

چلی جاؤ عین یہاں سے دوبارہ میرے سامنے مت آنا ورنہ میں کچھ کر دوں گا وہ اپنے بال نوچتا غصے سے بولا تم تو ہو ہی بے غیرت میں میں بچی سمجھتا رہا تم یہ سب کرتی رہی امی ٹھیک کہتی تھی کہ تمہیں بچپن سے ہی بھائی کہلوانا چاہیے تھا تو یہ نوبت نہ آتی تمہارے ذہن میں یہ گند افتور نہ آتا۔ تمہارے لاڈ نہیں اٹھانے چاہیے تھے تم اپنی اوقات نہ دکھاتی۔۔۔

عین کا دل کیا وہ اتنا کچھ سن کر زمین میں دفن ہو جائے۔۔۔

مجھے آپ سے محبت ہے آن اور ہمیشہ رہے گی وہ پھر بھی ضدی انداز میں بولی۔۔۔

مجھے تم اس وقت زہر لگ رہی ہو دفع ہو جاؤ نہیں تم کیوں میں ہی چلا جاتا ہوں اور اب کل کرن کے ساتھ منگنی نہیں نکاح ہو گا میرا دیکھنا تم وہ غصے سے کہتا جانے لگا۔۔۔

عین نے اس کی ٹانگ پکڑ لی نہیں آن آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے عین کہ ساری چوڑیاں ٹوٹ کے اس کے بازو میں پیوست ہو رہی تھی۔۔۔ نہیں اگر آپ نے اس کرن سے شادی کی تو میں مر جاؤں گی وہ درد سے چور لہجے میں بولی۔۔۔۔

تم مر جاؤ تمہیں شرم نہیں آئی مجھ سے یہ سب کہتے ہوئے تم زہر لگ رہی ہو مجھے تم مر جاؤں یہ کہنے سے پہلے تمہیں مر جانا چاہیے تھا۔۔۔

اچانک سے کایان کی نظر اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی پر گئی جو کہ عین نے بہت پیار سے اسے دی تھی اور یہ انگوٹھی پکڑو مجھے تمہاری کوئی بھی چیز اپنے پاس نہیں چاہیے وہ انگوٹھی اتارتا اس کے پاس پھینک کر عین کو دھکا دیتا چلا گیا۔۔۔

انگوٹھی دور کہیں جا گری تھی عین اپنی بے قدری پر رو رہی تھی اور عین اپنے پھولوں سے لکھے آئی کو یو پر گری تھی اس کی ذات کی طرح پھول بھی بکھر گئے تھے۔۔۔۔

اس کو لگا تھا اس کا دل ٹکڑوں میں ہو گیا ہے اپنے گال پر گرم گرم آنسو لگنے سے درد محسوس ہوا تھا کایان کا ہاتھ اس کے نازک گال پر چھپ گیا تھا۔۔۔

(عین میرا بچہ آئندہ تم نے مرنے کی بات کی تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا کایان کی کہی گئی بات اس کے کانوں میں پڑی تھی)۔۔۔

تم مر جاؤ مجھے فرق نہیں پڑتا وہ چیختی وہاں پھولوں کو اور بکھیرنے لگی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

جب رو کر تھک گئی اور اپنے سست قدم لیتی ہوئے کمرے میں چلی گئی کتنا کچھ سوچا تھا اس نے اس کا آن اس کے خواب نہیں توڑے گا اس کا دل نہیں توڑے گا لیکن یہ سب کیا ہو گیا تھا۔۔۔

(میں کل کرن سے نکاح کروں گا) کایان کی آواز اس کے کان میں پڑی تھی آنکھوں سے آنسو کے برسات ہونے لگی تھی سسکیاں ہچکیوں میں بدل گئی تھی وہ روتی رہی یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

کایان اپنے کمرے میں سر ہاتھوں میں تھامے بیڈ پر بیٹھا تھا یہ سب کیوں عین تم نے ایسا سوچا بھی کیوں کایان کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا پھر وہ اپنا ہاتھ دیکھنے لگا جس ہاتھ سے اس نے اپنے بچے کو تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

اہھہہ۔۔۔۔ یہ سب کیوں۔۔۔

وہ رو رہا تھا آج۔۔ جسے اس نے اپنے بچے کی طرح پالا تھا اپنی بہن کی طرح اس نے اس کی آنکھوں میں آنسو لائے تھے۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھ نائلہ کے کمرے میں گیا۔۔۔

ماما۔۔۔

نائلہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو کایان کی سرخ آنکھیں دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔۔۔

کیا ہوا کایان تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔

ماما مجھے کل کرن سے منگنی نہیں نکاح کرنا ہے وہ سپاٹ لہجے میں بولتا نائلہ کا دل ڈوبا گیا تھا۔۔۔۔

لیکن کیا ہو گیا اتنی جلدی بیٹا۔۔۔

ماما آپ کو ٹائم چاہیے تو ایک دن کا لے لیں کل نہیں تو پرسوں میرا کرن کے ساتھ نکاح ہو گا وہ بنا کچھ بولے کمرے سے چلا گیا گزرتے ہوئے اس کی نظر عین کے کمرے کے بند دروازے پر پڑی تھی اس کی آنکھیں پھر سے سپاٹ ہوئی تھی۔۔۔۔

آن آپ کتنے اچھے ہیں نا اپنی عین سے پیار کرتے ہیں عین کی مسکراتی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی اس کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اس کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔۔۔

جس دن آپ مجھ سے ناراض ہو گئے اس دن میں مر جاؤں گی ایک دفعہ پھر عین کی آواز اس کے کانو میں پڑی کا یان کا دل ڈوبنے لگا۔۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گا اس کے پاس اس نے میرا یقین توڑا ہے۔۔۔

لیکن وہ کب اپنے بچے کو ایسے چھوڑ سکتا تھا وہ جانتا تھا وہ درد میں ہو گی اس نے اسے تھپڑ مارا تھا جس نے اس نے کبھی ڈانٹا تک نہیں تھا۔۔۔

عین دروازہ کھولو وہ اپنا غصہ ضبط کرتے بولا لیکن عین تو بے ہوش پڑی تھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا عین میں نے کہا دروازہ کھولو اس دفعہ کایان نے اپنا لہجہ نرم رکھ کر بولا لیکن عین نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

آن میں مر جاؤں گی۔۔۔)

(مر جاؤں۔۔۔۔

اسے اپنے الفاظ یاد آئے تو وہ جلدی سے نائلہ کے کمرے میں بھاگا وہاں سے عین کے کمرے کی چابی لے کر دروازہ کھولا نائلہ بھی پریشان ہوتی کایان کے پیچھے آگئی تھی۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ہی عین زمین پر بے ہوش پڑی تھی۔۔۔

نائلہ کی تو چیخ نکلی تھی عین میرے بچے کایان جلدی سے اس کے گال تھپتھپاتے بولا۔۔۔۔

کیا ہوا میری بچی کو نائلہ نے کایان سے پوچھا پانی لاؤ نائلہ نے جلدی سے نوکرانی کو آواز دی جو پانی لے آئی تھی۔۔۔۔

اسے ہاسپٹل لے کے چلو کایان میری بچی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے تھوڑی دیر پہلے تو اتنی خوش تھی کایان عین کی حالت دیکھتا بے حد پریشان تھا وہ بھول گیا تھا عین نے کیا کیا ہے اس وقت اسے بس اپنے بچے کی پرواہ تھی جیسے ایک ماں کو صرف اپنے بچے کی پرواہ ہوتی ہے اس کی ساری غلطیاں بھلائے وہ اپنے بچے کے لیے پریشان تھا۔۔۔۔

جیسے ہی وہ ہاسپٹل پہنچے ڈاکٹر جلدی سے عین کو اندر لے گئے تھے۔۔۔۔

کایان بیٹا کیا ہوا تھا عین کو وہ ایسے کیسے بے ہوش ہو گی کچھ ٹائم پہلے تو وہ ٹھیک تھی۔۔۔

ماما وہ۔۔۔ پھر کایان بتاتا گیا اور نائلہ کو لگا کہ زمین پھٹ جائے اور اس نے سما جائے مطلب ان کا شک ٹھیک نکلا تھا۔۔۔

نائلہ تو ساکت بیٹھی تھی جبکہ کایان سرخ آنکھوں سے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

ماما یہ میں نے کیا کر دیا میں نے عین پر ہاتھ اٹھایا جن ہاتھوں سے میں نے اسے کھلایا پلایا اسے پیار کیا یہ سب یہ سب میں نے کیا کر دیا وہ بچوں کی طرح رونے لگا تھا کایان بیٹا نائلہ کی آنکھوں سے بھی متواتر آنسو گر رہے تھے۔۔۔

ماما میں کیسے۔۔۔اس نے یہ کیوں کیا وہ تو میری بہنوں جیسی ہے نا۔۔۔

ماما یہ سب اس کے ذہن کا فتور ہے وہ اپنے آنسو صاف کرتے بولا اب جلد سے جلد کرن کے گھر والوں سے بات کریں پرسوں ہی ہمارا نکاح ہو گا وہ پھر سے بے تاثر لہجے میں بولا۔۔۔

پر بیٹا عین۔نائلہ نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

ماما میں کیسے اس سے شادی کر سکتا ہو جسے میں نے اپنا بچہ کہا ہو کرن سے شادی ہو جائے تو وہ خود ہی سنبھل جائے گی نائلہ نے بے بسی کایان کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ کے پیشنٹ کو ہوش آچکا ہے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اچھا ہوا کہ آپ جلدی سے ہسپٹل لے آئے ورنہ زیادہ نقصان ہو جاتا ڈاکٹر یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

کایان اٹھ کر اندر گیا جہاں چھ گھنٹوں میں اس کی عین بیماروں جیسی لگ رہی تھی رنگ جیسے زرد ہو گیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

عین میرے بچے کایان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کا ماتھا بخار سے تپ رہا تھا مجھے معاف کر دو میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا لیکن عین ہوش میں آنے کا باوجود ناراضگی سے کے آنکھیں بند کیے پڑی رہی تھی۔۔۔

پلیز عین میں جانتا ہوں تم ہوش میں ہو ایک دفعہ آنکھیں کھولو دیکھو اپنے آن کو معاف کر دو کایان نے نم آواز میں بولا عین نے آنکھیں کھولی کئی آنسو عین کی آنکھوں سے نکلے تھے۔۔۔

جائے آپ یہاں سے کایان وہ سختی سے بولی۔۔۔۔

کایان نے پہلی دفعہ اس کے منہ سے آن کی جگہ کایان سن کر دھچکا لگا تھا یعنی وہ اس اتنی ناراض تھی کے اپنا ہی دیا گئے نام سے نہیں بلانا چاہتی تھی۔۔۔۔

تم اب اپنے آن سے ایسے بات کرو گی عین۔۔۔

لیکن عین کچھ نہ بولی اتنے میں نائلہ آگئی۔۔۔

میری بچی نائلہ نے آکر عین کا ماتھا چوما۔۔۔۔

خالہ کایان سے کہے کہ یہاں سے چلے جائیں وہ منہ موڑے ہی نائلہ سے کہنے لگی۔۔

میرے بچے پلیز معاف کر دو۔۔۔

جائیں یہاں سے وہ چیخنے لگی تھی نائلہ نے کایان کو اشارہ کیا تو کایان ایک بے بس نظر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

میرے بچے یہ سب کیوں کیا تم نے نائلہ بے بسی سے عین سے پوچھنے لگی۔۔۔

خالہ میں تو آن سے محبت کرنے لگی تھی لیکن انہوں نے مجھے پہلی دفعہ تھپڑ

مارا ہے۔۔۔

یہاں دیکھیں درد ہو رہا ہے وہ معصوم بچوں کی طرح نائلہ کو کایان کی شکایت

لگا رہی تھی وہ رونے لگی تھی اور باہر کھڑا کایان ضبط سے آنکھیں میچ گیا

۔۔۔۔

وہ بار بار اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جس سے اس نے پہلی دفعہ اپنے بچے پر ہاتھ

اٹھایا تھا درد سے آنکھیں بند کر کے کرسی سے ٹیک لگا لیا وہ اب کیسے سب

ٹھیک کرے گا لیکن جو عین چاہتی تھی وہ نہیں کر سکتا تھا وہ اسے بہنوں کی

طرح عزیز تھی اور وہ کرن سے پیار کرتا تھا۔۔۔۔

اسے اب جلدی ہی کرن سے شادی کرنی تھی تا کہ وہ عین کے دل سے

سارے خیالات نکال سکے وہ سوچتا تھا کہ وہ بس اٹیچ ہے اس لیے ایسا کہہ رہی

ہے لیکن یہ صرف اس کی خام خیالی تھی وہ نہیں جانتا تھا اس کا یہ قدم عین کو

بربادی کی طرف لے جائیں گا۔۔۔

عین گھر آچکی تھی لیکن عین کایان سے بات نہیں کر رہی تھی میں کہتی تھی کایان اسے اپنی عادت مت ڈالو دیکھو یہ کیا ہو گیا اس کی حالت دیکھو کیا ہو گئی ہے۔۔۔

لیکن ماما میں نے تو اسے بہنوں والا پیار دیا ہے بچپن سے پھر اس کے دماغ میں یہ بات کیوں آئی کیسے آئی۔۔۔۔۔۔

میں اسے دوبارہ سے پیار سے سمجھاؤں گا۔۔۔

اس کی حالت دیکھ کر لگتا ہے وہ سمجھ جائے گی نائلہ نے کایان کو کہا۔۔۔۔

وہ میری بات سمجھے گی ماما اسے سمجھنا پڑے گی۔۔

تم اب بھی کرن سے شادی کرو گے عین سے بھی تو کر سکتے ہو۔۔۔

ماما یہ آپ کہہ رہی ہے وہ مجھ سے آٹھ سال چھوٹی ہے وہ میرا۔ چھوٹا سا بچہ ہے میں کیسے۔۔۔ کایان سر ہاتھوں میں تھام گیا۔۔۔

لیکن بیٹا شادی جب ہو جائیں گی تمھاری اس سے وہ پھر میچیور ہو جائے گی اس کا بچپنہ ختم ہو جائے گا۔۔۔

ماما میں نے بچپن سے اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھا ہے میں اس سے شادی نہی کر سکتا کایان کرب سے آنکھیں میچتے بولا۔۔۔

پھر ٹھیک ہے تم جانو اور تمہارا کام میں کچھ نہیں بولوں گی وہ کایان کو اکیلا چھوڑ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

نائلہ نے کرن کے گھر والوں کو کوئی مسئلہ بتا کر منگنی کا دن رکوا دیا تھا کرن نے وجہ بھی پوچھی تھی لیکن کایان نے بھی بہانہ بنا دیا تھا وہ لوگ بھی چپ کر گئے تھے۔۔۔۔

ایک ہفتہ ہونے کو تھا عین نے کایان سے بات نہیں کی تھی کایان نے کتنی ہی دفعہ بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہیں کرتی تھی۔۔۔

ماما آپ لوگ کرن کے گھر والوں سے بات کریں دو دن بعد نکاح کا دن رکھوا لے نائلہ کا دل دھک رہ گیا اور پیچھے کھڑی عین جو آج کافی دنوں بعد باہر آئی تھی یہ بات سن کر سکتے میں چلی گئی۔۔۔۔

کایان نے نائلہ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اپنے پیچھے عین کو دیکھ کر خوش ہوا۔۔۔

عین میرے بچے اس نے عین کی طرف قدم بڑھائے لیکن عین دو قدم پیچھے لیے اور ہاتھ سے روک دیا۔۔۔۔

عین دیکھو میں کرن سے محبت کرتا ہوں اس سے شادی کروں گا کایان نے سوچ لیا تھا وہ اپنے طریقے سے عین کو سمجھائے گا میں تم سے محبت نہیں کرتا عین۔۔۔

لیکن آپ نے کہا تھا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

میں نے بہنوں والی محبت کہا تھا۔۔

لیکن میں اپ کو اس کرن کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔

میں اب دو دن بعد کرن سے نکاح کروں گا۔۔

آپ ایسا نہیں کریں گے آن آپ میرے ہیں میں کرن کو مار دوں گی وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔

کایان نے حیرت سے اسے دیکھا وہ ضد میں اتنی آگے بڑھ جائے گی کہ وہ کرن کو مارنے کی بات کر رہی ہے۔۔۔۔

مجھے آپ سے محبت ہے آن اور میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکوں گی عین نے ایک دفعہ پھر کوشش کی۔۔۔

لیکن کایان نے اپنا ہاتھ چھڑوا دیا لیکن مجھے نہیں ہے وہ لب بھیچ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

(حال۔۔۔)

کس نے تمہارا یہ حال کیا ہے اصغر کنگ نے اصغر کی یہ حالت دیکھی تو پوچھنے لگا۔۔۔

کنگ وہ ایول نے وہ شخص درد سے تڑپ رہا تھا۔۔

ایول مونسٹر بہت چالاک ہو تم لوگ لیکن مجھ تک پہنچ نہیں پاؤ گے آہستہ آہستہ تم لوگ میرے بندوں کو مار رہے ہو لیکن مجھ تک پہنچنا اتنا آسان نہیں ہے کنگ کی ایک آنکھ سے لگا کٹ مزید اسے خوفناک بنا رہا تھا۔۔۔

تم لوگوں سے جلد ملاقات ہو گی بہت جلد بس کچھ دیر انتظار اس نے اس شخص کو جانے کو کہا اور وہ شخص چلا گیا پیچھے کنگ سوچ میں گم تھا۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOO

مالا پانی کی پیاس کی وجہ سے اٹھی تھی نیند میں ڈوبی نیلی آنکھیں کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتی تھی رات کے اس پہر وہ آسٹریلیا جانے سے پہلے اپنے بھالو سے ملنا چاہتا تھا اسی لیے وہ اس کے کمرے میں موجود تھا۔۔۔

مالا پانی کا جگ لے کر واپس آئی تو سامنے پھر سے زاویار کو بیٹھا دیکھتی چیختی اس سے پہلے ہی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ مالا کو بیڈ پھر گرا کر اس کے اوپر آ گیا تھا۔۔۔

نیلی آنکھیں گرین آنکھوں سے ٹکرائی تھی میرے بھالوں میرا انتظار کر رہی تھی اس کے خوف کی پرواہ کیے بغیر اس کے منہ پر ہاتھ جمائے پوچھنے لگا

ہلکی سی روشنی بھی مالا کا چہرہ دمک رہا تھا خوف سے وہ کانپ رہی تھی زاویار کی مردانہ خوشبو اس کی ناک سے ٹکراتی اسے اور خوف میں مبتلا کر رہی تھی اس نے اس کے ہاتھ پیچھے کرنے چاہے جس سے زاویار ہاتھ پیچھے کرتا مسکرایا تھا

یہ ---پپ----ا----پانی پانی لینے گئی تھی----

بہت صبر آزما رہی ہو میرے بھالو اب جلد ہی کچھ کرنا پڑے گا وہ اس کے کان کے لو پر جھکتا بولا تھا جس سے مالا جی جان سے کانپی تھی----

زاویار پلیز---اپنے نازک ہاتھوں سے وہ اسے پیچھے کرتے روہانسی ہوئی تھی----

میں آج آسٹریلیا جا رہا ہوں وہاں سے آتے ہی تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہارے باپ کے سامنے اپنے پاس لے آؤ گا وہ اس کی گردن پر گولائی میں اپنی انگلیاں چلانے لگا تھا۔۔۔

مم۔۔۔میں نہیں جاؤ گی وہ بے بسی سے بول رہی تھی ابھی تو اس نے اپنے زاوی کا مونسٹر روپ نہیں دیکھا تھا اگر دیکھ لیتی تو کبھی یہ نہ کہتی۔۔۔

آہا۔۔نہ۔۔نہ۔۔۔ڈارلنگ اس کا اختیار تمہارے پاس نہیں ہے صرف میرے پاس ہے اور اپنے باپ کو بھی بتا دینا میں آؤں گا بہت جلد اور تم کو لے جاؤں گا کیونکہ تم میری ہو بچپن سے تم میری ہو میری امانت ہو اور جو میری امانت ہوتی ہے وہ میرے پاس ہی آتی ہے۔۔۔

آئی سمجھ کیونکہ اب میں نہیں ڈرتا تمہارے باپ سے زاویار ماضی کو سوچتے آنکھیں سرخ ہوئی تھی اسے بیڈ پر دھکہ دیتے کھڑکی کی طرف چلا گیا اور ایک دفعہ پھر سے مڑا تھا۔۔۔

تم صرف میری ہو صرف زاویار کی یہ کہتے ہیں کہ کھڑکی سے کود گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ایول اور مونسٹر آسٹریلیا کے لیے نکل گئے تھے کنگ کو تو کروڑوں کا نقصان پہنچانے والے تھے جس سے کنگ کو تو آگ لگنے والی تھی۔۔۔۔

امان کو آج چندہ سے بھی ملنے جانا تھا وہ بغیر گن لیے ایک عام انسان بن کر پھر سے ہیرا منڈی پہنچ چکا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جلدی سے چندہ کے پاس پہنچ جائے۔۔۔۔

وہ اندر گیا جہاں کئی لڑکیاں اس کے سامنے آئی تھی لیکن وہ سب کو اگنور کرتا سامنے بیٹھی کنگنا بائی کے پاس جا پہنچا۔۔۔

جو آج بھی ساڑھی میں موجود تھی جس سے اس کا پیٹ نظر آرہا تھا وہ منہ میں پان لیے وہ لڑکیوں کو ڈانس سکھا رہی تھی۔۔۔۔

وہ اندر گیا جہاں کئی لڑکیاں اس کے سامنے آئی تھی لیکن وہ سب کو اگنور کرتا سامنے بیٹھی کنگنا بائی کے پاس جا پہنچا۔۔۔

جو آج بھی ساڑھی میں موجود تھی جس سے اس کا پیٹ نظر آرہا تھا وہ منہ میں پان لیے وہ لڑکیوں کو ڈانس سکھا رہی تھی۔۔۔۔

سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا وہ حیران ہوئی اس نے وائٹ شرٹ پہنی تھی بلیک پینٹ پہنے وہ شریف زادہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کون ہے بھئی تو آج تو یہاں کسی کا رقص نہیں ہے۔۔

کنگنا میں یہاں چندا سے ملنے آیا ہوں۔۔

دیکھ لڑکے چندہ کسی کے ساتھ رات نہیں گزارتی یہ اس کا اپنا اصول ہے اور تو لگتا تو شریف زادہ ہے یہاں منہ مارنے آیا ہے میں تجھے کوئی اور آئٹم دیتی ہو۔۔۔۔۔

نہی مجھے کسی اور کو نہی دیکھنا میں چندا سے صرف ملو گا ان کے ساتھ رات نہیں گزارنی۔۔۔

جا بابو جا وہ کسی سے نہیں ملے گی سب لڑکیاں رک کر اس خوبرو نوجوان کو دیکھ رہی تھی جو چندہ سے ملنے آیا تھا۔۔۔

میں اس سے ملے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔۔

ارے بابو کیوں اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔۔۔

دیکھے مجھے چندہ سے ملنے دے مجھے بس انہیں دیکھنا ہے کنگنا کو اگر تھوڑا سا بھی یقین ہوتا ہے کہ وہ اس وقت کراچی کے گینگسٹر سے اس طریقے سے بات کر رہی ہے تو وہ کبھی اس کے سامنے منہ نا کھولتی امان بھی اپنی پسٹل گھر رکھ آیا تھا وہ ابھی چندہ کو اپنا روپ نہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔

چندہ بھی اتنے شور سے کمرے کے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی لگتا ہے تو ایسے نہیں مانے گا گارڈز کو بلانا پڑے گا۔۔۔

کنگنا میں آپ سے عزت سے بات کر رہا ہوں آپ مجھے ابھی جانتی نہیں میں کون ہوں امان کو بھی غصہ آیا تھا۔۔۔

میں جاننا چاہتی بھی نہیں ہوں تو جا یہاں سے۔۔

امان کی اچانک نظر اوپر اٹھی تھی اور چندہ جو کھڑکی پر کھڑی تھی امان کو دیکھ رہی تھی امان کی کالی آنکھیں چندہ کی ہیزل گرے آنکھوں سے ٹکرائی تھی اور امان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جیسے دل میں سکون آگیا ہو۔۔۔

چندہ نے نفرت سے منہ موڑ لیا تھا وہ سمجھتی تھی کہ دنیا کا ہر شخص ہوس کا پجاری ہے۔۔۔

اسے منہ موڑے دیکھ امان جانے کے لیے پلٹا لیکن رک گیا کنگنا میں دوبارہ آؤں گا اگلی دفعہ تم مجھے روک نہیں پاؤ گی امان یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

کنگنا نے تنفر سے اسے دیکھا خالی ہاتھ آجاتے ہے ملنے چندہ تو کبھی نہ ملے تجھ سے وہ دوبارہ سے پان کھانے لگے تھی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOO

بھاری ہاتھ اس کے نازک جسم کو چھو رہا تھا اپنی سخت انگلیاں اس کے بالوں میں پھسا کر اسے تھپڑ مارا تھا۔۔

اہ اہ بھائی بھائی ماماماماپ بچاؤاس نے مار دیااس نے مار دیا بچاؤاس کی چیخوں کا اضافہ اس آدمی کا خوفناک قہقہ سنتے اضافہ ہوا تھاوہ ہاتھ پیر مارتے اپنے آپ کو بچانے لگی تھی۔۔۔۔۔

اہ بھائی بھائی۔۔۔۔۔

امان واپس آیا تو اسے لاریب کے کمرے سے چھنے کی آواز سن کر جلدی سے لاریب کے روم میں بھاگا تھامیرا بچہ لاریب ہوش میں آؤ۔۔۔۔
وہ مار دے گا مار دے گا بھائی اس نے مار دیالاریب ابھی بھی چیخ رہی تھی امان نے اسے جھنجھوڑالاریب ہوش میں آلوئ۔۔۔۔
بھائی وہ ایک دم چیخ مارتی ہوش میں آئی تھی اور سامنے اپنے بھائی کو دیکھتی اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔

بڑی۔۔۔۔وہ زور زور سے رونے لگی تھی۔۔

وہ۔۔۔وہ بب۔۔۔۔بیڈ انکل۔۔۔۔!!؛لاریب سے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔

میری گڑیا بس بس وہ اس کے بالوں میں آرام سے انگلیاں پھیرنے لگا جس سے کافی دیر بعد لاریب پر سکون ہونے لگی۔۔۔۔

وہ پھر اسے ناشتہ کروا کر تیار کرتا ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

ایول اور موسٹر بھی آسٹریلیا پہنچ چکے تھے اور انہیں بس اس آدمی عرفان تک پہنچنا تھا رات کے وقت کلب میں اس وقت اندر کا ماحول بے حد گندا تھا جوان لڑکے اور لڑکیاں جھومتے ہوئے مدہوش ایک دوسرے کی باہوں میں گم تھے۔۔۔

ایول اور موسٹر اندر داخل ہوئے یقین تھا کہ عرفان یہاں ہی ہوگا مونسٹر تم اُدھر جاؤ دھیان رکھنا کہ وہ آج ہمارے ہاتھ سے جانا نہیں چاہیے مونسٹر نے ہاں میں سر ہلایا اور ایک طرف چلا گیا۔۔۔۔

ایول ادھر ادھر عرفان کو تلاش کرنے لگی عرفان ایک لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈالے ایک کمرے کی طرف جاتا دکھائی دیا ایول کے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

ایول نے شراب کا گلاس اٹھایا اور عرفار کے پاس چلی گئی ایول جو لال رنگ کی میکسی پہنے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی عرفان کی تو ایول کو دیکھ رال ٹپکنے لگی تھی وہ اس لڑکی کو چھوڑے ایول کا ہاتھ پکڑنے لگا۔۔۔۔

ارے ارے ڈارلنگ ایول نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے عرفان میرے ساتھ آؤ اور وہ نشے میں مدہوش ایول کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔۔

عرفان کو گاڑی میں بٹھاتی مونسٹر کو کال کرتی پلان کامیاب ہونے کا کہہ کر چکی وہ عرفان کو دردناک موت دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہاں کے گھر کے بیسمنٹ میں پہنچتے ہی نشے میں دھت عرفان کو انہوں نے پھینکا تھا عرفان کا نشہ یہ اندھیرا کمرہ دیکھتے بک سے اڑا تھا۔۔۔۔

ایول اور مونسٹر اپنی اپنی سرد آنکھیں اس پر گاڑیں ہوئے تھے۔۔۔

کون ہو تم اور مجھے کیوں یہاں لائے ہو۔۔۔۔۔

جو لڑکیاں تم امریکہ سمگلنگ کرنے لگے ہو وہ کہاں ہے ایول اپنا چاکو نکالے اس پر جھکی تھی۔۔۔۔

ہاہا تمہیں کیا لگا میں اتنی جلدی تم لوگوں کو بتا دوں گا نہیں یہ تم لوگوں کی بھول ہے۔۔۔

مونسٹر نے آگے بڑھتے اس کا جبڑے پر زوردار مکہ مارا تھا کہ اس کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا بتا ورنہ لڑکیاں تو ہم ڈھونڈ ہی لیں گے تیری بری حالت کریں گے۔۔۔۔۔

مونسٹر اسے پکڑے کرسی پر بٹھایا تھا اور اسے باندھا تھا ایول نے نیچے جھک کر زور سے اس کے ہاتھ پکڑ کر چاکو مارا اس کا ہاتھ کٹ کر نیچے گرا تھا عرفان کی چھیں پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔۔

بتا ورنہ تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بتاؤ گا۔۔۔

ایول مار دو اسے ہم ڈھونڈیں لے گے لڑکیاں ابھی ہمارے لوگ ڈھونڈ رہے ہیں یہ نہیں بتائے گا۔۔۔

تو پھر اسے اتنی آسان موت دینا ایول کے اصول کے خلاف ہو گا ایول نے مونسٹر کی طرف شیطانی مسکراہٹ سے دیکھا۔۔۔۔

ایول نے دوسرا ہاتھ پکڑا اور وہ بھی کاٹ دیا کہ دوبارہ سے اس عرفان کی چھیں بیسمنٹ مث گونجی تھی۔۔۔

باقی تمہارا کام ہے مونسٹر۔۔۔۔

مونسٹر آگے بڑھا ایک دفعہ پھر بولا۔۔۔

بتاؤ لڑکیاں کہاں ہیں۔۔۔

نہیں بتاؤں گا نہیں بتاؤں گا یہ سننا تھا کہ مونسٹر غصے میں آتا اپنے چاقو سے کئی وار اس کے سینے پر کر گیا تھا کہ خون کے فوارے نکلے تھے۔۔۔۔

سینیہ چیرتا ہوا اس کا دل نکال گیا تھا ایول پر سکون سے موت کا یہ منظر دیکھ رہی تھی اس کا یہ سر بھی کاٹو اور کنگ کو بیج دو مونسٹر کے کپڑے خون سے رنگے ہوئے تھے۔۔۔

موسٹر نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا جو کمرے کے باہر کھڑے تھے وہ اندر آئے تو اس کا سر بازو ہاتھ دل ایک ڈبے میں پیک کرتے کنگ تک پہنچانے کا بندوبست کرنے لگے۔۔۔

کنگ اب اور تڑپے گا ایول۔۔۔

تڑپنے دو مونسٹر اسی میں مزہ ہے ایول مسکراتے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

ایول اب لڑکیاں کہاں سے ڈھونڈیں گے۔۔۔

مونسٹر اگر لڑکیاں نہ ملی ہوتی میں اتنی پر سکون نہ ہوتی۔۔۔

مطلب مونسٹر حیرانی سے بولا۔۔۔

لڑکیاں مل گئی ہیں جب میں پاکستان تھی تب تک اپنے بندے اس کے گینگ میں شامل کیے تھے اور لڑکیاں میں نے بازیاب کروالی ہیں۔۔۔

ایول مجھے تو بتایا ہوتا مونسٹر نے غصے میں کہا۔۔۔

کیوں تم کیا کر لینا تھا ایول نے آئبرو اچکا کر اس سے پوچھا۔۔

میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ایول۔۔۔

اہہ۔۔۔بہت تھینک یو مونسٹر لیکن تم اپنے مشن پر دھیان دو تمہارے سسر کا نمبر بھی آنے والا ہے ایک تو انکھ مارتی کمرے میں چلی گئی۔۔۔

کل انہیں پاکستان واپس جانا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooo

امان لاریب کو لیے ہاسپٹل آگیا تھا۔۔۔

بڑی ہم یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔۔۔!! وہ بالوں کو کھلا چھوڑے لال رنگ کی کرتی اور سفید شلوار گلے میں دوپٹہ ڈالے ایک حسین دوشیزہ لگ رہی تھی جو کسی بھی مرد کی خواہش ہو سکتی تھی۔۔۔

میری گڑیا یہاں تمہارا علاج کروائیں گے نا تاکہ تم جلد سے ٹھیک ہو سکو۔۔۔

بٹ برو آئی ایم آل رائٹ۔۔۔۔!!! لاریب چہرے پر غصے کے تاثرات

سجائے انتہائی معصومیت سے گویا ہوئی۔۔۔۔

یہ دیکھیں۔۔۔!! میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی۔۔۔!!

لاریب جلدی سے کھڑی ہوتی گھوم کر خود کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جی ،جی میری چھوٹی سی فیری بالکل ٹھیک ہے۔۔۔!! امان کھڑا ہوتا لاریب

کی ناک دبائے اسے اپنے حصار میں لیتا پھر اپنی جگہ پر براجمان ہوا۔۔۔

ہم تو یہاں چیک اپ کروانے آئے ہیں۔۔۔!! یو ناؤنہ کے انسان کو ہر تھری

منتھس بعد ڈاکٹر پاس جانا چاہیے۔۔۔!! امان نے نرمی سے اسکے بال

سنوارتے استفار کیا۔۔۔

لاریب جو ٹکر ٹکر آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی فوراً اثبات میں سر ہلایا

بے شک امان کی ساری باتیں اسکے اوپر سے گزریں تھی۔پر اپنے بڑی کی

بات پر لبیک کہنا تو جیسے اسکا فرض تھا۔۔۔

بس پھر اسی لئے ہم یہاں ہیں۔۔۔!! امان نے اسکے گال کھینچے۔۔۔۔

بٹ بڈی مجھے انجیکشن نہیں لگوانا۔۔۔!!آئی ایم سکئیرڈ۔۔۔!!لاریب کو ایک نئ فکر لاحق ہوئی۔۔۔

ارے کوئی میری گڑیا کو ہاتھ تو لگا کر دکھائے ڈشوم ڈشوم کر دوں گا۔۔۔

لاریب کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔

پنکی پرومس۔۔۔۔؟؟لاریب نے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی امان کے سامنے کی تو وہ مسکراتا اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اسکی مومی انگلی پر رکھ گیا۔۔۔۔

سر آپ کو ڈاکٹر اندر بلا رہے ہیں۔۔۔

اوکے۔۔۔۔

آجاؤ گڑیا اندر چلتے ہیں امان لاریب کا ہاتھ پکڑے اندر لے گیا اندر جاتے ہی امان کی نظر سامنے سفید رنگ کے اوورال پہنے سنجید گی سے فائل ریڈ کرتے شخص پر پڑی تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئ۔۔۔۔

اہمم اہمم۔۔۔۔!!السلام علیکم۔۔۔۔!!امان نے سنجید گی سے گلا کھنکھار کر سلام کیا تو سفیر شاہ نے اپنا سنجیدہ چہرہ فائل سے اٹھایا۔۔۔۔

سامنے چئیر پر موجود شخص کو دیکھ لاریب کی آنکھوں میں خوشی ایک لہر سی پھیل گئی اسکے گلاب کی پنکھڑی کی مانند نازک لب اچانک ہی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

سفیر جو فائل پڑ رہا تھا سر اٹھا کر دیکھا تو اپنے سامنے اس لڑکی کو دیکھ جہاں وہ حیران ہوا تھا وہیں اسے غصہ بھی آیا تھا آخر پچھلے کئی دنوں سے اس لڑکی نے اسکا سکون برباد کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

اسے پھر سے وہ دن یاد آیا جب اس لڑکی کی وجہ سے اسے مار پڑی لیکن وہ ابھی یہاں ایک ڈاکٹر تھا جہاں اپنی ڈیوٹی کرنے آیا تھا۔۔۔

اینجل۔۔۔!! لاریب مدھم آواز میں بولی امان چونکا اس نے لاریب کی جانب دیکھا جسکا چہرہ خوشی سے دمکتا ہلکا ہلکا گلابی ہو رہا تھا کالی آنکھوں میں ایک انوکھی ہی چمک تھی۔۔۔

آئے امان ملک بیٹھے۔۔۔!! سفیر ارمان کی جانب دیکھ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

اینجل۔۔۔!! لاریب ایک جھٹکے سے امان سے ہاتھ چھڑواتی سفیر کی جانب بھاگی تھی اگلے ہی پل سفیر اسکو تیزی سے اپنے قریب آتے دیکھ بوکھلا کر کھڑا ہوا پر لاریب اسکے سمبھلنے سے پہلے ہی اسکی کمر کے گرد بازو لپیٹے اسے ٹائیٹلی ہگ کر گئی۔۔۔۔۔

سفیر گھبرا کر ہی رہ گیا جبکہ امان خود ہکا بکا کھڑا تھا وہ جلدی سے آگے بڑھتا لاریب کو سفیر سے الگ کیے کرسی پر بیٹھا گیا۔۔۔۔

گڑیا یہاں بیٹھو ہم ڈاکٹر سے بات کرتے ہیں نا۔۔۔۔

بڈی ہی از اینجل۔۔۔!! ہی سیوز مائے لائف۔۔۔!!! یہ وہی اینجل ہیں۔۔۔!! وہ اپنے خوشی سے چمکتے چہرے کے ساتھ بولی۔۔۔۔

ہی گیو زمی بریتھ۔۔۔۔!!! وہ دانیست میں ایسی بات بولے سبکو بوکھلانے پر مجبور کر رہی تھی جہاں امان گڑبڑا کر رہ گیا تھا۔۔۔وہیں سفیر کا چہرہ سرخ پڑا تھا۔۔۔

آج اسے سمجھ آیا تھا وہ لڑکی خود کشی کے لئے نہیں گئی تھی۔۔۔انفیکٹ اب بھی وہ لاریب کا کیس ہی ریڈ کر رہا تھا۔۔۔

سفیر آیم ایم سوری اس دن کے لیے یو نو بہن کا بھائی ہو اور بہن کی ایسی حالت ہو اس کے ساتھ وہ سب تو بس غصہ آگیا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اٹس او کے مسٹر امان میں سمجھ سکتا ہوں بائی دا وے رپورٹس میں ریڈ کر چکا ہوں۔۔۔!!کیس کافی کمپلیکیٹڈ ہے۔۔۔!!سفیر بے حد سنجیدہ تھا جب کے لاریب کے چہرے پر اینجل کو دیکھ مسکراہٹ چہرے سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔امان اب سفیر کی باتوں کا جواب دیتے ساتھ ساتھ لاریب پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔۔جو معصومیت سے چمکتی آنکھوں کے ساتھ یک ٹک سفیر کو کبھی دیکھتی تو کبھی اسکے بولنے پر مسکرا دیتی۔۔۔

امان دیکھ رہا تھا کہ سینئیر ڈاکٹر سفیر شاہ امان کے علاوہ پہلا مرد ایسا تھا جس کو دیکھ اسکی بہن ڈری نہیں تھی جس کے پاس اس کی بہن خود گئی تھی حتیٰ کہ اس اینجل تک کا خطاب دے ڈالا تھا کیا اتنا اچھا لگا تھا لاریب کو یہ شخص اس

نے ایک نظر اپنی بہن کو ایک نظر اپنے سامنے بیٹھا سنجیدہ سے شخص کو دیکھا پھر مسکرا دیا۔۔۔۔

دیکھیے امان جیسے آپ بتا رہے ہیں اس حساب سے انکو ایڈمٹ ہی کرنا پڑے گا تاکہ انکی پراپر ٹریٹمنٹ شروع ہو سکے۔۔۔۔

جی ضرور لیکن کتنے دن کے لیے۔۔؟؟امان درحقیقت پریشان ہوا تھا وہ ایک پل بھی لاریب کو باہر نہیں چھوڑ سکتا تھا اور خود وہ ہر وقت لاریب کے پاس ہوسپٹل بھی تو نہیں رک سکتا تھا کسی گارڈ پر بھی اب وہ لاریب کے معاملے میں تو ہرگز بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔۔۔!! سفیر گویا ہوا۔۔۔

اس کا علاج تو ممکن تو ہوگا نا امان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔ سفیر نے لاریب کی جانب دیکھا جو اسکے ٹیبل کے سامنے ڈاکٹر سفیر شاہ کی نیم پلیٹ کو پکڑے دیکھ رہی تھی اب وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

دیکھیے امان مجھے لگتا ہے کہ کسی دباؤ میں یاڈر یاخوف کی وجہ سے ان کی مینٹلی کنڈیشن ایسی ہوئی ہے کہ وہ وجہ آپ بتا سکتے ہیں امان نے اپنی کالی آنکھوں سے ایک دفعہ لاریب کو دیکھا جو کہ اب اٹھ کر سفیر کے روم کی ایک ایک چیز کسی بچے کی طرح خوش ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سفیر کے سوال پر امان خاموش ہوا تھا سفیر نے بغور امان کا خاموش ہونا اور اسکا کرب سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔!! آپ ہوسپٹل میں ایڈمٹ کرنے کے لئے فارم وغیرہ فل کروالیں۔باقی اللہ پر یقین رکھیئے۔۔۔!!

سفیر اسکی کنڈیشن سمجھے گویا ہوا اتنا تو وہ جان گیا تھا اس نازک جان کے ساتھ یقیناً کوئی دردناک حادثہ ہوا ہے تب ہی وہ اس حال کو پہنچی ہے۔۔۔!!

کیا آج ہی ایڈمٹ کرنا ہے۔۔۔؟؟ امان بے حد پریشان ہوا۔..

جی آج سے ہی انکی ٹرٹمنٹ شروع کرنی ہے۔۔۔!!!نیکسٹ پھر ون ویک بعد انکی پروگرس کے اکورڈنگ کچھ ٹیسٹ اور دوسری چیزیں ریفر کی جائیں گی۔۔۔!!!

پر وہ نہیں رکے گی۔۔۔۔!!میل سٹاف سے ڈرے گی۔۔۔!!میں کیسے۔۔۔؟؟امان نے اپنی پیشانی سہلائی سفیر نے ایک گہرا سانس بھرا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا امان نے سفیر کو دیکھا جواب لاریب کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ہے لٹل فیری۔۔۔۔!!سفیر نے لاریب کے قریب کھڑے ہوتے کہا لاریب جو فائلز پر نظرین جمائے ایک ایک فائل کو ہاتھوں سے چھور ہی تھی اب سفیر کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

یس اینجل۔۔۔۔!!لاریب معصومیت سے بولی سفیر کے دل نے ایک بیٹ مس کی پر اگلے ہی پل وہ ایک بار پھر اپنے خول میں سمٹا۔۔۔

کین وی بی فرینڈز۔۔۔؟؟ سفیر نے اسکے آگے ہاتھ پھیلایا پہلے تو لاریب نے چونک کر سفیر کو دیکھا پھر خوشی سے جلدی سے اپنا نازک ہاتھ اسکے بھاری ہاتھ میں رکھا۔۔۔۔

یس وی آر فرینڈز۔۔۔!! لاریب دمکتے چہرے سے گویا ہوئی امان خاموشی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

تو کیا آپ کچھ ڈیز اپنے اینجل کے پاس رہو گی۔۔۔؟؟ سفیر نے اسے پچکارتے ہوئے سوال داغا جب لاریب کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی اس نے امان کی جانب دیکھا پھر یکدم سفیر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتے امان کے ساتھ جا کر لگی۔۔۔۔

نو۔۔۔!! کسی بچے کی طرح امان کے ساتھ ڈر کر چپکتے اس نے نفی میں سر ہلائے کہا۔۔۔۔

بڑی کی جان اینجل کے پاس بہت سی گیمز ہیں۔۔۔!! اور یہ آپکو سٹوری بھی سنائے گے۔۔۔!! امان بھی سفیر کا اشارہ سمجھتے اسکو بہلانے لگا۔۔۔

نو۔۔۔!! مجھے بڈی کے ساتھ ہی جانا ہے۔۔۔!! آنسو ٹپ ٹپ کرتے لاریب کی آنکھوں سے ٹپکنے لگے گلابی لب کپکپانے لگے سفیر نے ان گلابی لبوں کی کپکپاہٹ دیکھی ایک بار پھر ان لبوں کی نرماہٹ محسوس کرنے کو اسکا دل مچلا۔ جسے اس نے کئی گالیوں سے نوازتے خاموش کروایا۔۔۔

سفیر آگے بڑھا اور ٹیبل کی دراز سے ایک چاکلیٹ نکالے لاریب کی جانب بڑھائی چاکلیٹ دیکھ لاریب کا دل بے ایمان ہوا تھا اس نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے سفیر کی جانب دیکھتے ہاتھ بڑھا کر چاکلیٹ کو پکڑنا چاہا جب سفیر نے اچانک اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔۔

لاریب حیران سی اسے دیکھنے لگی اگلے ہی پل اسکا منہ پھول چکا تھا اسے بچوں کی طرح منہ پھلائے دیکھ سفیر نے مسکراہٹ ضبط کی مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکروں میں اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

بڈی یہ گندا اینجل مجھے چاکلیٹ نہیں دے رہا۔۔۔!! ڈشوم ڈشوم کریں نا اسکو۔۔۔!!

اینجل کیوں دے۔۔۔؟؟اینجل ناراض ہے اپنی فیری سے۔۔۔!!اگراسکی فیری اسکے پاس رکے گی تو اینجل اسے اور زیادہ چاکلیٹس اور کینڈیز دے گا۔۔!!سفیر نے بڑی چالاکی سے ایک پتہ پھینکا جسے وہ معصوم جان سمجھ بھی ناپائی تھی۔۔۔

اوکے میں رکوں گی لیکن بڈی آپ بھی رکیں گے نہ میرے ساتھ لاریب نے امان کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

نہیں گڑیا میری گڑیا کو پتہ ہے نا بھائی کو کام کرنا ہے۔۔۔؟؟

یس بڈی بٹ۔۔۔

.. سفیر کی نگاہ بھٹک کر لاریب کے لبوں پر اٹک رہی تھی۔

سفیر کا گلا خشک ہونے لگا تھا اف سفیر کیا ہو گیا ہے وہ تمہاری پیشنٹ ہے سفیر اپنے دل کو ڈپٹے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہائے اینجل آپ میرے اینجل ہیں نااور مجھ۔۔۔ مجھے زیاااادہ ساری چاکلیٹس دیں گے نا۔۔۔؟؟ وہ اپنے دونوں بازو پھلائے بولی سفیر نے جلدی سے اسکے نازک سراپے سے نگاہیں ہٹائی اور اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔

ڈاکٹر پرسنلی اسکا دھیان رکھیئے گا اور پلیز میل سٹاف کو اسکے سامنے مت جانے دیجئیے گا۔۔۔!! امان لاریب کے بال سنوارتا ہوا گویا ہوا لاریب اب سفیر سے چاکلیٹ لئے وہ کھانے میں مصروف تھی۔۔۔۔

بے فکر رہیں۔۔۔!! میں خود ٹریٹ کروں گا۔۔۔!! آپ بس فارنز وغیرہ اور دوسری چیزیں ارینج کرلیں۔۔۔!! سفیر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

ہم امید ہیں میں دوبارہ سے چکر لگاؤں گا صبح اور میرا کچھ بندے یہاں ہی رہیں گے دھیان رکھنے کے لیے۔۔۔۔

ہم اوکے سفیر کو ابھی بھی پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ کن لوگوں کے بیچ جا چکا ہے اور امان اپنی بہن کو وہاں ہی چھوڑتا چلا گیا۔۔۔۔ جبکہ لاریب اب تک چاکلیٹ کھانے میں مصروف تھی بچوں کی طرح چاکلیٹ کھانے پر اسکے

لبوں پر اور منہ پر بھی چاکلیٹ پھیل چکی تھی سفیر نے اس سے نظریں ہٹائی
جس میں وہ ناکام ہی ہو رہا تھا۔۔۔۔

(ماضی۔۔)

کایان ایک دفعہ پھر سوچ لو اس سے عین کو بہت تکلیف ہو گی۔۔۔
میں نے سوچ لیا ہے ماما ہم لوگوں کی باتیں نہیں سن سکتے جسے ساری زندگی
بہن بنا کر رکھا اب اس پر نیت حرام کر کے بیوی بنا لیا نہیں ماما وہ میری بہنوں
جیسی ہے میرا بچہ مجھے ابھی بھی اس سے بے حد پیار ہے اس کی شرارتوں سے
اس کی ہنسی سے لیکن جیسا وہ سوچ رہی ہے ویسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔
اسے ویسی محبت نہیں دے سکتا میں جیسی وہ کہہ رہی جیسے وہ کہہ رہی ہے
رات کو نائلہ اور کایان اکٹھے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کے وہاں عین
آگئی۔۔۔۔

آن آپ کی کرن سے شادی نہ کریں آپ صرف میرے ہیں میں آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں عین کسی بھی طور پر کایان سے دستبردار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں آن جس دن آپ نے کرن سے شادی کی میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

نہیں تم نہیں مرو گی تم مجھے کرن کا ہوتا ہوا دیکھو گی اور تمہارے دماغ سے یہ فتور نکل جائے گا کایان نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

دیکھیے گا آن آپ کو مجھ سے زیادہ محبت کرنے والی نہیں ملے گی۔۔۔۔

تمہیں اس محبت میں رسوائی ملے گی سب کچھ کھو دی گی۔۔۔

میں سب کچھ کھونے کو تیار ہوں بس مجھے آپ چاہیے۔۔۔۔

عین عین بس کر جاو تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں ہمیشہ بہن سمجھا تھا لیکن تم نے مجھے کن نظروں سے دیکھا مجھے کبھی کبھی نفرت ہوتی ہے تم سے کایان یہ الفاظ غصے میں یہ کہہ گیا تھا۔۔۔

نفرت آپ مجھ سے نفرت کریں گے۔۔۔۔

ہاں تم ایسے ہی باتیں کرو گی تو میں کروں گا اب تم دیکھو میں جلدی ہی کرن سے شادی کروں گا وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔۔

نائلہ نے کرن کے گھر والوں سے بات کر لی تھی نائلہ کا کہنا تھا کہ وہ عمرہ کرنے جانا چاہتی ہے تو پہلے وہ شادی کرنا چاہتی ہیں کرن کے گھر والوں نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا اور شادی کی تیاری شروع ہو چکی تھی دو دن بعد تو نہیں لیکن ایک ہفتہ تک کا ٹائم دیا گیا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

{حال۔۔۔}

کایان جو نائلہ کے پاس سے اٹھ کر آیا تھا نائلہ نے بھی جیسے تیسے کر کے لڑکی کا رشتہ ڈھونڈ لیا تھا اور کایان کی شادی کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔۔

لڑکی والوں نے ہاں کر دی تھی نائلہ بہت خوش تھی کہ اب اس کے بیٹے کی شادی ہو جائے گی پر یہ وہ نہیں جانتی تھی کہ ایک اور لڑکی کی زندگی ختم کروا دے گی۔۔۔۔

اپنا فون بجتا دیکھ اس نے اٹھایا اور پھر ان نون نمبر دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل آئے تھے لیکن کایان کو مجبوراً اٹھانا پڑا۔۔۔۔

ارے ارے ایس پی صاحب اتنی دیر لگا دی میری کال اٹھانے میں۔۔۔

کیوں تم کہیں کی ملکہ ہو جو میں دیر نہیں لگا سکتا کایان نے چبا چبا کر کہا۔۔۔۔

ارے اے ایس پی صاحب ہم تو آپ کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہے اور آپ کے دل کی ملکہ بنانا چاہتے ہیں اور آپ ہیں کہ ہمیں پکڑ کر جیل میں بند کروانا چاہتے ہیں۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ایول تم چاہتی کیا ہو۔۔۔۔

صرف آپ کو اے ایس پی صاحب وہ شرارتی لہجے میں بولی۔۔۔

تمہیں مجھ سے پیار کب ہوا زندگی عذاب ہو گئی ہے۔۔۔۔

پیار تو مجھے آپ سے بہت پہلے ہوا تھا وہ کھوئے کئے لہجے میں بولی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

مطلب کچھ نہیں اے ایس پی پیار کا کیا ہے آپ کو پہلی دفعہ مسکراتے دیکھا تھا پولیس کی وردی میں تو یہ پتھر دل ایول اپنا دل دے بیٹھی۔۔۔

تم جانتی بھی ہو ایول کے تم میرے ہاتھ آگئی تو تمہارا کیا حشر ہو گا۔۔۔

بس ایک دفعہ مجھے اپنا لیں پھر جو حشر کریں گے مجھے منظور ہو گا وہ اب بھی کایان کی باتوں کو مذاق میں لے رہی تھی۔۔۔

ویسے اے ایس پی صاحب مجھے پکڑنے سے اچھا ہے جو اس پورے گینگ کے بنانے کی وجہ ہے کنگ اسے پکڑنا چاہیے ہم تو گنہگار لوگوں کو مارتے ہیں لیکن وہ تو اور بھی کئی گنہگار کام کرتا ہے۔۔۔

اسے بھی ڈھونڈ لوں گا میں بہت جلد ایول تم اپنی فکر کرو کایان نے طنزیہ کہا

۔۔۔

مجھے تو بس آپ کی فکر ہے اے ایس پی صاحب۔۔۔

کایان مزید اس کی بکواس نہیں سننا چاہتا تھا تو کال بند کر گیا بد تمیز ایول۔۔۔ اور موبائل نکال پھر سے عین کی تصویر دیکھنے لگا میرا بچہ عین واپس آجاؤ پلیز۔۔۔۔

دوسری طرف کال بند ہوتے دیکھ وہ مسکرائی تھی میں آج بھی آپ کو زچ کرنے میں ماہر ہوں کایان کاظمی۔۔۔۔

پھر اس نے ایک بندے کو کال کی اور جو خبر اسے سننے کو ملی تھی اس کی نیلی آنکھوں میں سرد مہری آئی تھی۔۔۔۔

کال بند ہونے کے بعد اس کے ہونٹ پر مسکراہٹ آئی تھی یعنی کہ اب کایان کاظمی کے لیے ایک اور لڑکی کو زندہ لاش بنانا پڑے گا سو سیڈ وہ سیٹی مارتی کل پاکستان جانے کا پلان کرنے لگی۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

مالا ابھی یونیورسٹی سے نکلتی کے اس کی ٹکر ایک لڑکے سے ہوئی تھی مالا ریڈ ٹاپ پہنے بلیک پینٹ پہنے گلے میں ریڈ سٹالر لی ہے سنہری بالوں کی اونچی پونی

ٹیل کیے وہ کوئی نیلی آنکھوں والی گڑیا لگ رہی تھی وہ سامنے والے لڑکے کی

تو مالا کو دیکھ سانس رک گئی تھی۔۔۔۔

اندھے ہیں آپ نظر نہیں آتا اندھوں کی طرح چلتے رہتے ہیں پتہ نہیں کہاں

کہاں سے آ جاتے ہیں منہ اٹھا کر مالا کی پٹر پٹر چلتی زبان دیکھ سامنے کہ والے

کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ یہ وہی مالا ہے جس

کی زاویار کے سامنے بولتی بند ہو جاتی ہے۔۔۔۔

مالا تو اتنا کچھ کہہ کر چلی گئی جب کہ سامنے کھڑا عدیل گیلانی مالا کو دور تک

دیکھتا رہا اپنے پیچھے کھڑے گارڈز کو دیکھ کر اس کی ایک ایک ڈیٹیل دینے کو کہا

اور شیطانی مسکراہٹ لیے وہ چلا گیا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

ارے اینجل آپ بہت اچھے ہے لاریب اپنے بال چھیڑتی ہوئی سفیر کو ہنسا گئی

تھی۔۔۔۔

اچھا میں تم کو کیوں اچھا لگتا ہوں۔۔۔

کیونکہ آپ نے اس دن میری جان بچائی تھی نا اسی لیے وہ معصومیت سے بولی۔۔۔

آپ میرے اینجل ہیں اور کیا آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے نا۔۔

یہ تو مجھے نہیں پتہ لیکن چلو آج سے ہم فرینڈ بن جاتے ہیں سفیر اپنا ہاتھ آگے کرتا لاریب سے بولا۔۔۔

او کے اینجل ہم فرینڈ ہیں تو کیا اینجل میں آپ سے ایک بات بولوں وہ ایکسائٹڈ سی بولی۔۔۔

بولو سفیر اب اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

مجھے نا بھوک لگی ہے وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔

اوہو تو میری دوست کو بھوک لگی ہے تو کیا کھانا ہے میری دوست کو وہ اسے ٹریٹمنٹ کے لیے تیار کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ گھل مل سکے۔۔۔

مجھے نا پیزا برگر بریانی کورمہ اور اور آئس کریم کھانی ہے وہ معصومیت سے بولتی سفیر کو حیران کر گئی۔۔۔۔

اتنا سب کچھ چھوٹی سی میری فرینڈ کھا لے گی۔۔۔

ہاں نا اینجل میں سب کھالوں گی سفیر نے پیزا اور آئس کریم منگوائی تھی جو کے لاریب بچوں کی طرح کھا رہی تھی اور سفیر اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

لاریب کھانا کھاتے کھاتے کب وہاں ہی سو گئی کرسی سے ٹیک لگا کے اسے پتہ ہی نہیں چلا سفیر نے اسے اپنے بازو میں اٹھایا اور ہاسپٹل کے کمرے میں لے جا کر لٹا دیا اسے بازوں میں اٹھاتے سفیر کو عجیب سا احساس ہوا تھا وہ بیس سال کی لڑکی کا وزن ایسا تھا جیسے پھول ہو اس کی ڈیوٹی کا ٹائم ختم ہونے والا تھا اسے گھر جانا تھا سو وہ چلا گیا۔۔۔۔

امان کو اپنی بہن کی پریشانی تھی لیکن وہاں گارڈز چھوڑ آیا تھا اس نے پوری جانچ پڑتال کر کے ہی ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروایا تھا

اسے اب ایول مونسٹر کے آنے کا انتظار تھا وہ مسلسل چندہ کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا کہ وہ دوبارہ ملنے جائے گا۔۔۔۔

{ ماضی }

یہ لے آن چائے پی لے میں بنا کر لائی ہوں آپ کو میرے ہاتھ کی چائے پسند ہے ناوہ مضنوعی مسکرا کر بولی ورنہ اس کی مسکراہٹ تو کب کی روٹھ چکی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پینی تمہارے ہاتھ کی چائے وہ ذرا سختی سے بولا وہ نرم لہجے میں بات کر کے عین کو دوبارہ سے کوئی امید نہیں دلانا چاہتا تھا۔۔

میں نے کہا آن آپ پییے۔۔۔

تم بیٹھو میں ہی چلا جاتا ہوں اتنے میں عین نے کایان کا ہاتھ پکڑ لیا مجھ سے دو گھڑی باتیں کر لیں۔۔۔

لیکن کایان نے عین کا ہاتھ جھٹکا میرے پاس فالتو ٹائم نہیں ہے کہ تمہارے ساتھ باتیں کروں وہ اس کا ہاتھ اور ساتھ دونوں جھٹک کر جا چکا تھا۔۔۔

دیکھنا جس دن آپ سے دور ہو جاؤں گی نا آپ ڈھونڈیں گے مجھے میں نہیں ملوں گی دور کہی جاتے ہوئے کایان کو عین کی آواز سنائی دی تھی میں وہ اگنور کرتا چلا گیا۔۔۔

اگلے دن عین نیچے ناشتہ نہ کرنے آئی تو نائلہ نے اوپر جا کر دیکھا عین کو بہت تیز بخار ہو رہا تھا۔۔۔

نائلہ نے کایان کو بتایا وہ جلدی سے عین کے روم میں گیا آن مجھے بخار ہے اب آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا نا۔۔۔

کایان نے آبرو اچکا کر اس ڈرامے باز کو دیکھا ماما ہلکا سا بخار ہے میڈیسن دے دیں ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

آپ میرے پاس بیٹھ جائیں نہ عین نے آنکھوں میں آنسو لیے کایان سے کہا عین کو دیکھ نائلہ کو دکھ ہو رہا تھا عین کی ایسی حالت دیکھ کر کیسے وہ ہنستی مسکراتی زندگی سے بھرپور لڑکی کیا روگ لگا بیٹھی تھی اب تو یہ گھر سونا سونا ہو گیا تھا۔۔۔

کایان پتہ نہیں نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں بیٹھ گیا تھا نائلہ کو ناشتے لانے کا کہا تو نائلہ چلی گئی۔۔۔۔۔

عین نے اپنا سر اٹھا کر کایان کی گود میں رکھ دیا اور آنکھیں موند کی کایان کی نظریں اس کے معصوم سے چہرے پر پڑ گئی تھی نا جانے کیوں کایان کو دل بھی زوروں سے دھڑکا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ عین کے لمبے بالوں میں اپنی انگلیاں چلائے اور عین کو سکون پہنچائے لکین وہ رک گیا تھا وہ ڈر گیا تھا وہ جلدی سے بس دور ہونا چاہتا تھا اس کا دل باغی نہیں ہونا چاہتا تھا وہ نہیں جانتا تھا کیوں لیکن اسے خوف ہونے لگا تھا کہ کہیں عین کے کہیں باتیں سچ نہ ہو جائے۔۔۔۔

نائلہ ناشتہ لے کر آ گئی تھی اس نے عین کو ناشتہ کروا دیا جبکہ عین کایان کے ہاتھوں سے ناشتہ کرتی بار بار نم آنکھوں سے کایان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آن پلیز مجھے آپ سے محبت ہے عین رونے لگی تھی مجھے خود سے دور نہ کریں کایان کا اسے دیکھ دل بے چین ہونے لگا تھا۔۔۔۔

میں تم سے ویسی محبت نہیں کر سکوں گا عین وہ سختی سے بولا۔۔۔

آن میں کہہ رہی ہوں آپ صرف میرے ہیں میں آپ کو کسی اور کا ہونا نہیں دوں گی وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگی۔۔۔

تمہاری یہ غلط فہمی میں جلدی دور کر دوں گا کرن سے شادی کر کے وہ یہ کہہ کر چلا گیا اور عین وہاں ہی بیٹھے رونے لگی۔۔۔

اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر کایان کرن سے شادی کرے گا تو میں اس گھر کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی وہ اپنے آن کو کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکے گی۔۔۔

نہیں میں اب اور نہیں رہوں گی یہاں نہیں آن آپ کے سامنے بار بار اپنی محبت کی تذلیل نہیں کروں گی اور یہ کہتے پھر سے رو پڑی تھی محبت میں کہاں ہمت ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کسی اور کا ہوتا دیکھ برداشت کریں۔۔۔

عین کہ اندر ہی اندر طوفان اٹھنے لگے تھے شادی کو دو دن رہ گئے تھے۔۔۔۔

وہ کیا کرے گی کیسے کرے گی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا دو دن کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا وہ اب کایان سے بات نہیں کر رہی تھی خاموش ہو گئی تھی تیاریاں مکمل تھی اور آج کایان نے کسی اور کا ہو جانا تھا۔۔۔

کرن بھی بہت خوش تھی کہ اس کی شادی کایان سے ہو رہی ہے وہ بھی پیار کرتی تھی لیکن اتنا نہیں وہ صرف اس کے پیچھے دولت کی وجہ سے پورے گھر میں راج کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اور آج کایان نے سفید کلر کی شیروانی پہنی تھی لیکن آنکھیں اداس تھی نائلہ بھی اداس تھی جب اس شادی سے کوئی خوش نہ تھا پھر کیسی شادی کیسی خوشیاں لیکن کایان کو ابھی یہ بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

عین تیار ہوئی تھی اس نے سفید کلر کا فراک پہنا تھا ماتھے پر بندیاں لگائی تھی آنکھوں میں کاجل لگائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن آنکھوں میں وہی اداسی وہی نمی۔۔۔

بارات کا وقت ہونے والا تھا وہ اٹھ کر کایان کے کمرے میں گئی کایان نے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں اداسی تھی جو کایان کو اچھی نہیں لگ رہی تھی وہ تو اسے ہستی مسکراتی اچھی لگتی تھی کایان کے دل میں اپنے بچے کی ایسی حالت دیکھتے چھریاں چلی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ اپنا دل مضبوط کرتا اس کے پاس گیا عین میری بات سنو عین نے نم آنکھوں سے کایان کو دیکھا۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو عین میں نے تمہیں مارا تم پر غصہ کیا۔۔۔۔۔

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے کایان کاظمی وہ مسکرائی تھی اور اس کی مسکراہٹ میں چھپا درد دیکھ کایان بے چین ہوا تھا بس آپ میرے ساتھ یہ 20 منٹ گزار نے اس کے بعد میری کوئی خواہش نہیں ہو گی کیونکہ آپ کسی اور کے ہو جائیں گے۔۔۔۔

اس کی التجا کایان کے دل پر وار کر رہی تھی۔۔۔

آن آپ کو مجھ پر ترس کیوں نہیں آرہا ہے عین سسک پڑی تھی آپ کے جانے کے بعد عین مر جائے گی عین روتے ہوئے کایان کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ اس کے سینے سے لگتی روتی رہی پھر نائلہ کمرے میں آگئی عین جلدی سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

کایان بارات کا ٹائم ہو گیا ہے عین نے کایان کو راستہ دیا اور کایان کو جی بھر کر دیکھا کہ جیسے آج آخری بار دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔

آن مجھے معاف کر دے آئندہ میں آپ کو تنگ نہیں کروں میں کبھی نہیں خالہ آپ بھی معاف کر دیں۔۔۔

نائلہ نے روتے ہوئے عین کو سینے سے لگایا تھا عین کے تو آنسو تھم گئے تھے۔۔۔

کایان گاڑی میں بیٹھا تھا اسے خوش ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس کی شادی کرن سے ہو رہی لیکن اس کا دھیان صرف اور صرف عین کی طرف ہی تھا۔۔۔۔

میں بہت تکلیف میں ہوں آپ کو میری تکلیف نظر کیوں نہیں آتی کایان کو عین کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دی اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن عین کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

وہ بارات لے کر پہنچ چکے تھے کایان کرن کے سامنے خوش تھا لیکن اس کا دل اندر سے اداس تھا وہ کیا کرتا لوگوں کی باتوں کی وجہ سے وہ اپنے بچے کو اداس کر گیا تھا۔۔۔۔

عین کایان کو کرن کے ساتھ بیٹھا دیکھ اپنے قدم پیچھے لینے لگی تھی کایان کی نظریں اٹھی تھی اور براؤن آنکھوں سے نکلتے آنسو کایان کا دل چیر گئے تھے۔۔۔۔

کایان اٹھنے لگا تھا کہ نائلہ نے پکڑ کر بٹھا لیا اسے رہنے دو جانے دو کہاں جائے گی وہ تمہیں کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی بعد میں اسے سنبھال لینا لیکن کایان کو آج عین کی باغی آنکھوں سے ڈر لگ رہا تھا وہ چاہتا تھا وہ عین کو روک لے ورنہ وہ دور چلی جائے گی۔۔۔۔

بس وہ غلطی کر چکا تھا اس نے عین کو روکا نہیں تھا اور وہ چلی گئی تھی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOO

عین چلی گئی تھی اور کایان کی آنکھوں کے سامنے بار بار عین کی روتی ہوئی آنکھیں اور عین کی آوازیں {آن آپ میرے ہیں آپ میرے ہیں یہ آوازیں گونجنے لگی تھی اس کا دل بے چین ہونے لگا تھا دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔۔ مولوی آچکا تھا نکاح شروع ہو چکا تھا کایان نے پھر ادھر ادھر دیکھا لیکن عین کہیں نظر نہیں آئی تھی کایان کو کسی انہونی کا الہام ہوا تھا اسے عین قدم با قدم اپنے سے دور ہوتی نظر آئی تھی۔۔۔

آن میں جا رہی ہوں آپ سے دور نم آنکھیں کایان کو نظر آئی تھی بہت پیار کرتی ہوں آپ سے بہت زیاد پلیز آن اپ کے بغیر مر جاؤں گی میں۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے کایان کو مولوی کی آواز سنائی دی تھی لیکن اسے عین دور جاتی نظر آ رہی تھی۔۔۔

عین۔۔۔۔وہ چیختا وہاں سے اٹھا تھا سب لوگ حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ماماماما عین کہاں ہے کرن نے حیرانگی سے کایان کو دیکھا۔۔۔۔

بیٹا یہاں ہی ہو گی اسے کہا جانا ہے۔۔۔

نہیں ماما میری عین یہاں نہیں ہے وہ چلی گئی ہے اسے بلائیں پھر یہ نکاح کروں گا نائلہ نے غصے سے کہ کایان کی طرف دیکھا جو یہاں تماشہ بنا رہا تھا۔۔۔۔

کیا تماشا ہے یہ کایان ہمارا نکاح ہے آج اور تمہیں اپنی بہن کی پڑی ہے کہ کرن نے عجیب سے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو تم کرن وہ میری بہن ہے۔۔۔۔

اچھا لیکن تم اسے بہن مانتے ہو لیکن وہ تمہیں اپنا بھائی نہیں مانتی۔۔۔۔

کیا مطلب نائلہ اور کایان نے سب نے کرن کو حیرانگی دیکھا۔۔۔

ہاں کایان عین میری طرف دو دن پہلے آئی تھی اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ تم سے کتنا پیار کرتی ہے اور میں شادی سے انکار کر دوں مجھے یہ سن کر دھچکا لگا تھا لکین عین نے کہا کے کایان آپ سے پیار کرتا ہے وہ مجھ سے اپنی محبت کی بھیگ مانگ رہی تھی اور میں خوش تھی کے چلو تم تو مجھ سے پیار کرتے ہو لکین شاید یہ میری یہ خوش فہمی تھی کے تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔۔۔۔

نائلہ نے شرمندگی سے کرن اور اس کے گھر والوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

لیکن کایان سب باتیں اگنور کرتا پھر سے نائلہ کی طرف متوجہ ہوا اماں میرا دل گھبرا رہا ہے میری عین ٹھیک نہیں ہے وہ باہر جانے لگا تو کرن کایان کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ کایان ہمارا نکاح ہے آج پلیز۔۔۔۔

کرن مجھے لگتا ہے میں آج یہاں رکا تو عین کو کھو دوں گا۔۔۔

اگر اسے ہی کھونے سے ڈرتے تھے تو مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کیوں کیا تم نے۔۔۔

کیا تم عین سے پیار کرتے ہو کایان۔۔۔۔

کایان کا یہ سننا تھا کہ اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔۔۔

ن۔۔ہ۔۔۔۔ نہیں میں اس سے پیار نہیں کرتا اسے اپنی ہی آواز کھائی سے آتی ہوئی معلوم ہوئی تھی۔۔۔۔

بس وہ یہاں نہیں ہے تو میرا دل گھبرا رہا ہے نائلہ نے بے بسی نظروں سے کایان کو دیکھا تھا کتنا سمجھایا تھا نائلہ نے کایان کو کے عین کو اکیلا نا چھوڑو لیکن کایان نہیں سمجھا تھا اور آج یہاں تماشہ بنا رہا تھا۔۔۔

اگر عین مل گئی تو میں تم سے نکاح کروں گا کرن مجھے ابھی عین کو ڈھونڈنے جانا ہے۔۔۔۔

اگر تمہیں اپنی ہی کزن سے پیار تھا تو مجھے کیوں دھوکہ دیا تم دھوکے باز ہو۔۔۔ دل میں اپنی اس کزن کو رکھا ہے جسے تم بہن سمجھتے ہو اور اس کے لیے پیار رکھا ہے اور مجھ سے شادی کرنے چلے تھے کرن نے غصے سے کہا تو کایان کا چہرہ لال دھوا ہوا تھا سب لوگوں میں باتیں ہونے لگی تھی۔۔۔

میں اس سے پیار نہیں کرتا۔۔۔۔۔

تم اس سے پیار کرتے ہو کایان اپنے دل سے پوچھو اسی لیے تو تمہیں وہ نظر نہیں آرہی ہو تم اپنا نکاح چھوڑ کر جانے کے لیے تیار ہو۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ اپنے بال نوچتا ہوا بولا۔۔۔۔

اگر تمہیں اتنی ہی عزیز ہے تو مجھے یہاں تک کیوں لے کرن بھی دلہن کے لباس میں چیختی سب کو حیران کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نہیں کرن ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

ایسی ہی بات ہے کایان کاظمی یو ار چیٹر دل میں اپنی کزن کو رکھا اور شادی مجھ سے میں تم جیسے دھوکے باز کر کے سے شادی نہیں کر سکتی کرن کی آنکھوں سے بھی آنسو گرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

تم جس کے لیے ہماری شادی چھوڑ کر جا رہے ہو جاؤ ڈھونڈو اسے میری طرف سے تمہیں تمہاری کزن اور تمہارا پیار مبارک۔۔۔۔

کرن کے گھر والوں نے بھی نائلہ اور کایان کو باتیں سنائی تھی لیکن کایان کو ان باتوں کی پرواہ نہیں تھی اور اسے صرف عین کی پرواہ تھی۔۔۔

اور وہ نائلہ کو لے کر گھر چھوڑے عین کو ڈھونڈنے نکل گیا تھا اور کرن وہاں ہی دلہن کے جوڑے میں بیٹھی رہ گئی۔۔۔

(حال۔۔۔)

سر اس لڑکی کی انفارمیشن مل چکی ہے یہ ایک آدمی نے عدیل کی طرف ایک فائل کی سر وہ ہمارے ہاتھ آدمی نواز خان کی بیٹی کشمالا خان ہے۔۔۔۔

اوہو پھر تو اپنے ہی گھر کے لڑکی نکلی چلو اچھا ہے گھر سے ہی مزے لے لیں گے وہ شیطانی مسکراہٹ ہنستا سب کو ہنسا گیا تھا۔۔

کنگ کا بیٹا بھی عدیل گیلانی بھی اسی طرح آوارہ تھا لڑکیوں کا استعمال کرنا پھر انہیں بیچ دینا انہیں بلیک میل کرنا اس کا پیشہ تھا جس کو چاہتا ٹھوا لیتا تھا کون تھا جو شہباز گیلانی کے سامنے بولتا کوئی نہیں اور ان میں سب سے زیادہ ہیلپ

نواز کرتا تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ ایک دن اپنی ہی بیٹی کو اس گندگی میں پھینچ دے گا۔۔۔۔

تو اب نواز سے بات کرنی پڑے گی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

ایول اور مونسٹر پاکستان آ گئے تھے۔۔
کایان کی شادی بھی طے ہو گئی تھی لڑکی والوں کو اور کیا چاہیے تھا اتنا خوبصورت نوجوان مل گیا تھا کایان خوش تو نہیں تھا لیکن اپنی ماں کی وجہ سے ان کی خوشی کی وجہ سے شادی کر رہا تھا۔۔۔
ایول کو اب بس کایان سے ملنا تھا اسے بتانا تھا کہ اب اس سے کتنا پیار کرتی ہے۔۔۔
امان تم لاریب کو ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے ایول ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھتے امان سے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں ایول وہاں ایڈمٹ کروا آیا ہوں آج دوبارہ جاؤں گا اپنی گڑیا سے ملنے۔۔۔۔

دیکھ لینا امان وہاں میرے بچے لاریب کو کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے ایول کے لہجے میں لاریب کے کئے پیار ہی پیار تھا جسے محسوس کرتے امان اور مونسٹر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

نہیں ایول وہاں کا اسٹاف بہت اچھا سے اسپیشلی ڈاکٹر سفیر بہت اچھا اور تو ہماری لاریب کی اس سے دوستی بھی ہو گئی ہے۔۔۔۔

سچی لیکن وہ تو ڈرتی ہے نا۔۔۔۔

ہاں ایول میں بھی حیران ہوا تھا کہ لاریب کسی بھی مرد کے پاس جانے سے ڈرتی ہے لیکن وہ واحد لڑکا ہے جس کے پاس میری بہن خود گئی تھی۔۔۔

ملنا پڑے گا اس ڈاکٹر سے جسے ہماری لاریب پسند کرتی ہے ایول نے مسکرا کر امان اور مونسٹر کی طرف دیکھا تو تینوں ہی ہنس پڑے۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

کنگ جو اپنے بیٹے عدیل کے ساتھ بیٹھا تھا عدیل اسے مالا کے بارے میں بتا رہا تھا کہ اسے وہ لڑکی چاہیے جسے سنتا نواز تو پریشان ہوا تھا۔۔۔

کنگ کی نظر نواز کی بیوی پر گئی تھی تو کنگ نے اسے اپنی رکھیل بنالیا تھا نواز نے کتنی ہی کوشش کی تھی کہ کسی کی نظر اس کی بیٹی پر نہ پڑے لیکن برا ہوگا کہ اس کے کرموں کی سزا ملنے پر اعدیل کی نظر مالا پر پڑ گئی ابھی وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے کنگ کے نمبر پر کال آئی تھی جس سے اٹھاتا ہوا کان کے ساتھ لگا گیا۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ کنگ تو دھاڑا تھا ساتھ بیٹھے نواز اور عدیل پریشان ہوئے تھے ایسے کیسے عرفان مارا گیا اور لڑکیاں کوئی لے گیا کیسے حرامزادو تم لوگوں کو کس لیے رکھا ہے وہ دھاڑ رہا تھا ضبط سے کنگ کا چہرہ مکروہ چہرہ اور خوفناک ہو گیا تھا۔۔۔

کال بند ہونے کی دیر تھی کہ اس کے پاس سے ایک ڈبہ آیا جو کہ اس کے آدمی اٹھا کر لا رہے تھے۔۔۔۔

کیا ہے اس میں ۔۔۔

سر پتہ نہیں کوئی باہر چھوڑ گیا تھا کھولو اسے ڈبہ کھولنے پر کنگ نے غصے سے آنکھیں بند کی تھی اور نواز اور عدیل کے گلے خشک ہوئے تھے عرفان کا سر بازو دل اس ڈبے میں دیکھ کے کنگ کا برا حال تھا۔۔۔

عرفان کے کٹے سر پر بڑا سا ایول کا ٹیگ لگا ہوا تھا اتنے میں ایک کال کنگ کو آگئی تھی جو اس نے اٹھالی۔۔۔

ایک اور بربادی مبارک ہو کنگ۔۔۔۔

ایول کی آواز طنز کی طرح کنگ کے دل میں لگی تھی کنگ کا دل کر رہا تھا کہ ابھی ایول اس کے سامنے ہو کنگ اس کی بوٹیاں بوٹیاں کر دیں۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا ایول اچھا نہیں کیا۔۔۔۔

ہاہا کنگ تم نے بہت اچھا کیا تھا ہمارے سر سے ہمارے باپ کا ہاتھ چھین کر ۔۔۔۔

جس طرح تمہارے باپ کو مارا تھا اسی طرح تم لوگوں کا نام و نشان مٹا دوں گا یہ یاد رکھنا اب ہوتا ہے کھیل شروع۔۔۔۔

تم دو ٹکے کے کنگ پہلے ہم تک پہنچ کے دکھاؤ ایول نے بھی غصے سے کال بند کر دی اب ایول کا غصہ ایک جگہ جا کر یہ ٹھنڈا ہونا تھا اور وہ تھا اس کا عشق کا یان کاظمی کے پاس۔۔۔۔

وہ تھا ایول کا عشق کا یان کاظمی اس نے کسی کو ایک کال کی ایک کام کرنے کو کہا جو کہ دوسری طرف حکم مل جانے پر کام ہو جانے کا یقین دلا یا تھا۔

چلیں اے ایس پی صاحب آپ سے ملاقات ہو جائیں ذرا اپنا دکھ درد کم کیا جائے اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے اٹھ کر باہر چلی گئی۔۔۔

مونسٹر کا بھی دل کر رہا تھا کہ وہ اپنے بھالوں سے ملے سو وہ بھی چلا گیا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooo

مالا نے اپنے باپ کو زاویار کے بارے میں بتانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے باپ کے پاس اس کے لیے ٹائم ہی نہیں تھا یہ نہیں تھا کہ وہ زاوی کو پسند

نہیں کرتی تھی اسے یاد تھا کہ وہ بچپن سے اس کے ساتھ کھیلتا تھا اس کا خیال رکھتا تھا۔۔۔

لیکن اب جیسا زاویار تھا اسے ڈر لگتا تھا اب تو وہ اس سے پیار نہیں کرتا وہ تو اس کے باپ کے لیے یہ گناہ کا بدلہ لینے آیا تھا اسی لیے وہ ڈرتی تھی وہ سوچتی تھی کہ وہ زاوی کو پہلے جیسا بنا دے گی لیکن ابھی وہ زاوی کو جانتی تھی مونسٹر کو نہیں۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی زاوی کے خیالوں میں تھی کہ ایک دم سے کھڑکی کھلی اور کوئی کود کر اندر آیا تھا جس سے مالا کے چیخ نکلتی رہ گئی لیکن زاوی کو دیکھ وہ پر سکون ہوئی تھی۔۔۔

زاوی۔۔۔ کیا ہوا ڈارلنگ میرا انتظار کر رہی تھی وہ آج مالا کو خود سے خوفزدہ نہ دیکھ حیران ہوا تھا لیکن وہ اسے خوفزدہ کرنا جانتا تھا۔۔۔

نہیں میں تمہارا کیوں انتظار کروں گی تم ہو کون میرے وہ منہ بناتے بچپن کی طرح لاڈ دکھانے لگی تھی اسے اپنے کیے کی معافی معافی بھی تو مانگنی تھی وہ دوبارہ سے زاویار کو پرانے والا زاوی بنانا چاہتی تھی۔۔۔۔

تو تم چاہتی ہو کہ تم میری ہو جاؤ اور میں تمہارا ہو جاؤ وہ ایک ایک قدم لیتا مالا کی طرف جانے لگا۔۔۔

نہیں نہیں وہ میں بس وہ قدم با قدم پیچھے ہونے لگی تھی اور زاویار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

جس دن تم میری قید میں آگئی نا یہ رہائی تمہیں کہیں نہیں ملے گی بھالو کیونکہ میری قید آگ ہے جس میں تمہیں بھی جلنا ہے وہ اس کا منہ دبوجتا غرایا تھا۔۔۔

ایک دفعہ وہ زاویار کا پھر سے یہ روپ دیکھ سہمی تھی جس طرح تمہارے باپ نے میرے زندگی برباد کی طرح میں تمہاری کروں گا لیکن جب تم میری قید میں ہو گی۔۔۔۔

وہ اسے ڈراتا دھمکاتا مزید خوفزدہ کر گیا تھا تم تو ابھی سے خوفزدہ ہونے لگی ابھی تو تمہیں کچھ کہا ہی نہیں وہ اس کا زرد پڑتا رنگ دیکھ مسکرا کر کہنے لگا لیکن دل تھا کہ اس کے تھوڑی کا خم دیکھنے کہ کوئی گستاخی کرنے پر مجبور کر رہا تھا اس سے پہلے اگر کوئی گستاخی کرتا اسے چھوڑتا ہوا ایک آخری نظر اس پر ڈال کر جا چکا تھا اور مالا اس کی باتوں سے سہمی وہاں ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کایان عین کی تصویر پکڑے بیڈ پر ہی سو گیا تھا اور ایول اس کے کمرے میں پہنچ چکی تھی نہ جانے آج کایان کو ایک پولیس والے کو کیا ہو گیا تھا تو وہ گہری نیند میں سو گیا تھا۔۔۔

ایول بھی جی بھر کر کایان کے وجیحہ چہرے کو دیکھ رہی تھی وہ اپنے مخصوص لباس میں تھی بس اس کی نیلی آنکھیں نظر آ رہی تھی جس میں دشمن کے لیے موت تھی اور اس وقت کایان کے لیے جذباتوں کا سمندر تھا۔۔۔

وہ یک تک کتنی ہی دیر کایان کو دیکھتی رہی پھر اسے تنگ کرنے کا سوچا دل کر رہا تھا اس کے بالوں کو چھیڑے ہلکی ہلکی سے نمی اس کی آنکھوں میں آنے لگی تھی۔۔۔۔۔

لیکن پھر اٹھی اور کایان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیے تھے اور کایان کے جسم میں کوئی حرکت نہی ہو رہی کیونکہ ایول نے اسے بے ہوش کر دیا تھا اپنے ایک بندے کو کہہ کر کایان کے جوس میں بے ہوشی کی دوا ملا دی تھی (جب کایان فریش ہونے گیا تھا باہر ایک گارڈ نے یہ کام سرانجام دیا تھا جو ایول کو ایک ایک خبر دیتا تھا گھر کی) اس لیے کایان ہنوز بے ہوش تھا اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر وہ پاس پڑا جگ میں سے پانی اٹھا کر کایان کے چہرے پر مارا تھا جس سے کایان کا وجیہہ چہرہ بھیگ گیا تھا اور ماسک کے پیچھے چھپے ایول کے لب مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

کایان نے ہلکی ہلکی سے آنکھیں کھولی سامنے ہی کسی ماسک والے کو دیکھ اس کی بے ہوشی جھٹ سے اڑی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ہلنا چاہا لیکن ایول اپنا کام کر چکی تھی اب وہ پر سکون سی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی لیکن کایان تو اپنے ہاتھ پاؤں باندھے دیکھ حیران ہوا تھا جو کہ کافی مظبوطی سے باندھے گئے تھے اتنا کچھ ہو گیا اسے ہوش ہی نہیں آیا۔۔۔

ارے اے ایس پی صاحب یہ مت سوچو کہ تمہیں ہوش کیوں نہیں آیا یہ ایول کے کام ہے جو کسی کو سمجھ نہیں آتے کایان ایول کی آواز سنتا خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔۔

پیارے اے ایس پی صاحب یہ ایول نے باندھا ہے آپ کو اور یہ جب تک میں نہیں چاہوں گی یہ نہیں کھلے گا اس لیے آرام کریں اسے کھلنے کی کوشش مت کریں۔۔۔۔

تم۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہی میرے کمرے میں آ کر میرے ساتھ یہ کرنے کی۔۔۔۔

استغفراللہ اے ایس پی میں نے کون سی آپ کی عزت لوٹ لی جو آپ ایسا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

کایان نے ضبط سے لب میچے تھے کیا کرنے آئی ہو یہاں مجھے کیوں باندھا ہے

کایان غرایا تھا ایول کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے

تھے۔۔۔۔

افف اتنا نہ چیخوں ایس پی سر میں درد کر رہے ہو میرا دل دکھی تھا سوچا کیوں

نہ آپ سے مل کر اپنا موڈ فریش کیا جائے وہ مسکراتی کایان کو آگ لگا چکی تھی

کایان نے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھا جہاں نہ جانے کیوں کایان کو اپنے

لیے محبت ہی محبت نظر آئی تھی لیکن وہ ایک مجرم تھی اور وہ ایک پولیس والا

جن میں کبھی محبت کیا دوستی بھی نہیں ہو سکتی۔۔۔

کھولو مجھے ورنہ بہت برا ہو گا برا ہو گا۔۔۔۔

برا ہونے سے اب ڈر نہیں لگتا سے ایس پی صاحب وہ طنزیہ مسکرائی

تھی۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی آپ کے پیار میں برا ہو بھی جائے تو اس ایول کو کوئی پرواہ نہیں

وہ آہستہ آہستہ چلتی کایان کے پاس گئی تھی اور بڑی ہی چاہ کے ساتھ اپنا ہاتھ

اس کے ماتھے پر رکھا تھا کہ کایان بھی ایک پل کو ساکت رہ گیا تھا لیکن جلدی سے اپنا چہرہ موڑ لیا کایان خود کو چھڑوانے کی ناکام کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

ایول نے کایان کا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔ آتا ہے مجھ کو۔۔۔۔۔ پیار میں جل جانا۔۔۔۔ مشکل ہے پیارے۔۔۔۔۔ تیرا بچ کے جانا۔۔۔۔۔ یہ میرا دل۔۔۔۔۔۔ پیار کا دیوانہ۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کی ایک ایک نقوش جو چھو رہی تھی نا جانے کتنی ہی عرصے بعد اپنی من پسند انسان کو چھو رہی ہو اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کے وہ اپنے اے ایس پی کو چھوڑے۔۔۔۔

کایان تو اسے بھسم کرنے والی نظروں سے ایول کو دیکھ رہا تھا اسے ایول سے اتنی بے باکی کی امید نہیں تھی لیکن وہ بے بس تھا۔۔۔

کایان کو ایول کے وجود سے اٹھتی مہک اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی وہ اور تیزی سے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ناممکن کیوں کہ کایان کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔

ایول مسکراتی ہوئی پیچھے ہوئی۔۔۔۔

چلو اے ایس پی مجھے پکڑنے کا ایک موقع میں تمہیں دیتی ہوں کل شام ساتھ بجے کلب میں تمہارے ہی ایک پولیس والے بندے کو ماروں گی اگر بچا سکتے ہو تو بچا لینا اور مجھے پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لینا۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی ایول میں تم تمہیں جان سے مار دوں گا کایان غصے سے غرایا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ کایان کاظمی مجھے مارنے سے بہتر ہے اپنے ملک کے غدار لوگوں کو مارو۔۔۔

کایان کا غصے کے مارے میں برا حال تھا۔۔۔

چلو اب میں چلتی ہوں اے ایس پی پھر کل ملاقات کا انتظار کروں گی وہ ایک آنکھ مارتے کمرے سے باہر نکلی اور پیچھے کایان پھر سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

جب کہ وہ اسے باہر جاتا دیکھ پریشان ہوا تھا اگر نائلہ نے دیکھ لیا تو لیکن ایول کو کسی بات کی پرواہ نہیں تھی ایول نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا

ایول نے اس گھر کو بہت غور سے دیکھا تھا اس کی خوبصورت لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی باہر گیٹ کی طرف جاتے ہوئے اپنی پسٹل نکالی تھی اور باہر کھڑے گارڈز گھر سے کسی کو آتے دیکھ منہ کھولے کھڑے تھے۔۔۔۔

منہ بند کرو اور دو منٹ بعد جا کر اوپر اپنے سر کو کھول دینا میں باندھ کر آئی ہوں وہ عام لہجے میں بولتی گارڈز کو حیران کر چکی تھی۔۔۔۔

ٹھیک دو منٹ بعد اگر پہلے گئے تو یہ گن کی ساری کی ساری گولیاں تم لوگوں کو بھیجو گے کہ آر پار کر دوں گی آئی سمجھ گئے۔۔۔

ہاں ہاں سمجھ گئے۔۔۔۔ گارڈز ایول کو باہر جاتا ہے دیکھ رہے تھے اور ٹھیک دو منٹ بعد وہ اندر بھاگ گئے تھے اور کایان کو بندھا دیکھ ایک گارڈز کے چہرے پر ہنسی آئی تھی

بہت ہنسی آرہی ہے تم لوگوں کو کایان نے غصے سے کہا تو وہ فورا سیدھے

ہوئے۔۔۔۔

نہیں سر وہ آپ۔۔۔۔

کھولو مجھے منہ کیا دیکھ رہے ہو گارڈز نے جلدی سے کایان کو کھولا تو وہ اپنے

ہاتھوں کو دیکھنے لگا تمہیں نہیں چھوڑوں گا ایول وہ دانت کچکچاتے ہوا

بولا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

مل آئی اپنے ایس پی سے۔۔۔۔

ہاں مل آئی ہو ایول نے مسکراتے ہوئے مونسٹر سے کہنے لگی تم کب لا رہے ہو

میری بھابھی کو۔۔۔۔

بہت جلد سوچ رہا ہوں کل چلا جاؤں اسے لے آؤ۔۔۔۔

نکاح کے بغیر لے کر آئے تو میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔۔

کرتے ہیں کوئی پلان اب میرا گزارا ابھی نہیں تمہاری بھابھی کے بغیر۔۔۔۔

خبردار میری معصوم بھابھی کو کچھ کہا ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔

ایول تمہاری بابھی سے میرے بہت پرانے حساب نکلتے ہیں وہ تو پورے کرنے ہیں نا۔۔۔۔

جو بھی کرو لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اتنا حساب پورے نہ کرنا کہ بدلہ لیتے رہتے ہیں اسے اپنے آپ سے دور کر دو۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا ایول وہ میری تھی اور میری ہی رہے گی ایک دفعہ وہ میرے پاس آجائے پھر اسے کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔

وہ ابھی تمہیں عام سے بندہ اپناز اوی سمجھتی ہے اگر مونسٹر کا پتہ چلا تو وہ اللہ کو پیاری ہو جائے گی ایول نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

ہاہا ایسا کبھی نہیں ہو گا اسے اتنی جلدی مرنے نہیں دوں گا اگر اسے پتہ چل بھی گیا تو اسے میرے ساتھ ہی رہنا ہے وہ سگریٹ کے گہرے کش لگاتا ایک جنون سے بولا تھا۔۔۔۔۔

چلو جو بھی کرنا ہے کرو لیکن دیہان رکھنا اور یہ امان کہاں ہے۔۔۔

کہاں جاسکتا ہے پہلے وہاں گیا تھا دھکے مار کے نکال دیا گیا تھا اب گارڈ کو لے کر گیا ہے چندا سے ملنے۔۔۔۔

لو جی ایک اور عاشق پیدا ہو گیا۔۔۔

ہاہا ہم گینگسٹر ضرور ہے لیکن ہمارے پاس بھی تو دل ہے نا مونسٹر معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ کر بولا۔۔۔۔

لیکن اگر اس طوائف نے ہمارے امان کا دل دکھایا تو اسے اٹھا کر امان کے قدموں میں پھینک دو گی۔۔۔

ایول ریلیکس یہ فیصلہ امان کرے گا ہم نہیں۔۔۔

ہمم لیکن میں کسی کو بھی ہمارے بچوں کا دل نہیں دکھانے دو گی۔۔۔۔

چلو کل لاریب سے بھی ملنے چلتے ہیں وہ ہمیں یاد کر رہی ہو گی ہاں کل چلے گے۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

امان آج پھر ہیرا منڈی موجود تھم لیکن آج اس کے پاس اس کا ہتھیار بھی تھا اور ساتھ میں گارڈز بھی تھے وہ ایک نظر اس عمارت کو دیکھتا ہوا اندر چلا گیا جہاں آج پھر کنگنا بائی لڑکیوں کو ڈانس سکھا رہی تھی۔۔۔۔

کنگنا پھر سے اس لڑکے کو دیکھ حیران ہوئی تھی اوئے بابو تو پھر آگیا تیرے کو سکون نہیں ہے کیا وہ پان تھوکتی اسے طنز کرنے لگی۔۔۔۔

کنگنا مجھے چندا سے ملنا ہے امان کا لہجہ عام سا تھا۔۔۔۔۔

بابو تجھے پہلے بھی کہا تھا وہ کسی سے نہیں ملتی جب تک اس کا دل نہ کرے تو پھر آجاتا ہے بار بار۔۔۔۔۔

امان نے اپنے گارڈز کو اشارہ کیا جو اپنی اپنی بندوقیں اٹھاتے ہر کسی لڑکی کا سر پر رکھ چکے تھے کہ کی لڑکیوں کی چیخیں نکلی تھی جبکہ کنگنا بائی حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

ک۔۔۔ کہ۔۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔

وہی جس کو آپ نے پہچانا نہیں یہ آپ کے لیے ضروری بھی نہیں ہے کہ میں کون ہوں کون نہیں۔۔۔

بس مجھے چندا سے ملنا ہے امان اپنی بندوق اٹھاتا اس کے پاس ٹیبل پر رکھ چکا تھا کے کنگنا بھی سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

کنگنا کچھ نہ بولی تو امان مسکراتا ہوا چندا کے کمرے کی طرف جانے لگا جب تک میں باہر نہ آجاو یہاں سے کسی کو بھی ملنے نہیں دینا۔۔۔۔

او کے سر اس میں سے ایک گارڈز بولا تو امان چندا کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

امان نے چندہ کے کمرے کا دروازہ کھولا جہاں وہ سفید پیروں تک آتا فراک پہنے کالے لمبے بال بکھرے وہ سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

امان قدم باقدم چلتا اس حسین دوشیزہ کی طرف چلا جا رہا تھا ساتھ میں امان کا دل بھی دھڑک رہا تھا آج پھر وہ اس کے سامنے تھی جسے دیکھنے کو وہ کتنے دن سے بیتاب تھا۔۔۔۔

چندہ کا چاند سا چہرہ چمک رہا تھا وہ بغیر میک اپ کے بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی امان نے پورا کمرہ دیکھا جہاں کہیں کہیں ایک دو بتوں کی تصویریں تھی امان نے مسکرا کا چندہ کو دیکھا۔۔۔۔

نور۔۔۔۔۔۔وہ آہستہ سے پکارتا اس کے پاس کھڑا ہو گیا اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ چندہ اٹھیں ورنہ وہ پھر سے نفرت بھری نگاہوں کا سامنا کرنا پڑے گا وہ معصوم سی پری لگ رہی تھی امان کو۔۔۔
لیکن چندہ کا اٹھنا لازمی تھا امان کو اس سے بات کرنی تھی۔۔۔

نور۔۔۔۔۔امان زرہ اونچی آواز میں بولا تو چندا کسی مرد کی اپنے کمرے میں موجودگی میں محسوس کرتی جلدی سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔
وہ امان کو دیکھتی آنکھیں پھیلا گئی ت۔۔۔تم کون ہو اماں اماں وہ خوفزدہ ہو کر چلانے لگی تھی
۔۔۔۔

نور۔۔۔۔امان نے پھر سے پکارا۔۔۔

کون ہو تم اور میں نور نہیں ہوں۔۔۔

تم وہی ہو نا جو اس دن بھی مجھ سے ملنے آئے تھے لیکن اماں نے ملنے نہیں دیا تھا امان اس کے قدموں سے اٹھ کر اب اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ چکا تھا چندا اسے بیٹھتے دیکھ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

تم یہاں اندر کیسے آئیں اماں نے کچھ کہا نہیں وہ تھوڑی ریلیکس ہو گئی تھی اور امان تو اس کی خوبصورت آنکھوں کو دیکھ رہا تھا اس کے ہلتے لبوں کو دیکھ رہا تھا کتنی خوبصورت تھی وہ امان کی نور۔۔۔۔۔۔۔

امان نے اس کے چہرے سے نظر ہٹائی اور اپنے پینٹ کے پیچھے سے پسٹل نکال کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لی چندا کا تو پسٹل دیکھ سانس رک گئی تھی۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو وہ جلدی سے بولی جب کہ امان تو اس کی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن جب سمجھ آئے تو ہنس پڑا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں آپ کو چندا بولوں یا نور۔۔۔۔چلے چندا بول لیتا ہو لیکن جب آپ مسلمان ہوں گی تو نور بولوں گا۔۔۔۔

جب کہ چندہ امان کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا تھا مسلمان۔۔۔۔

اور ہاں یہ پسٹل یہ دکھا کر میں اندر آیا ہوں وہ مسکرا کر کہنے لگا چندا کو امان کی مسکراہٹ بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔

تم کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔

آپ کو دیکھنے آیا ہوں چندا۔۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔

یہ آپ کو بہت جلد پتہ چل جائے گا۔۔۔۔

اگر تم بھی دوسرے مردوں کی طرح اپنی ہوس پوری کرنے آئے ہو تو ہاتھ میں پکڑی اس پسٹل سے پہلے مجھے مار دینا چندا امان کے آنے کا غلط مطلب لے گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ امان یہ سنتا غصے میں آیا تھا وہ اٹھا ایک پیر بیڈ پھر رکھ کر اور ایک نیچے رکھ چندہ کے اوپر جھکا کر چندہ کا جبڑہ دبوچہ تھا۔۔۔ آہہ۔چندہ کے منہ سے سسکی

نکلی تھی امان نے اپنی گرفت ہلکی کی تھی۔۔۔چنداحیرت سے امان کو دیکھنے لگی۔۔۔

چندہ ایک بات یاد رکھیے گا آئندہ حوس لفظ میرے سامنے نہ بولیے گا ورنہ میں کچھ غلط کر بیٹھو گا امان اپنی آنکھیں چندہ کے خوف زدہ آنکھوں میں گاڑھتا ہوا بولا۔۔۔امان ملک کو آپ سے محبت ہے اور میں آپ کی طرف ہر اٹھنے والی بری نظر کو آگ لگادوں گا۔۔۔۔

چنداحیرت سے امان کو تکنے لگی تھی۔۔

اور آپ مجھے ہوس پوری کرنے والا سمجھ رہی ہے تو یقین کریں میرے پاس لڑکیوں کی کمی نہیں ہے وہ الگ بات ہے کہ مجھ جیسے لڑکے کو آپ سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔۔

چندہ نے امان کو دھکہ دیا تو امان تھوڑا پیچھے ہوا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔تم جو کوئی بھی ہو بابو مجھے تیری باتیں سن کر ہنسی آرہی ہے چندا زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔۔

مجھے پیار نام سے نفرت ہے بابو اور تو بات کرتا ہے ایک طوائف سے محبت کی لوگ تو پیار کا ناٹک کر کے طوائف بنا دیتے ہیں اور تو مجھے ایک طوائف کو ایک ناچنے والی کو محبت دے رہا ہے چندہ کے لہجے میں ایک درد تھا جو امان ملک محسوس کر رہا تھا۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا چندا بس اتنا پتہ ہے کہ پتہ نہیں کب کیسے مجھے اب یہ گہری نیلی آنکھوں میں دیکھتے دیکھتے آپ سے پیار ہو گیا تھا۔۔۔

تو جانتا ہے بابو میں ایک ہندو ہوں اور تو ایک مسلمان۔۔۔

ہاں جانتا ہوں تو کیا آپ میرے لیے مسلمان نہی ہو سکتی۔۔۔

کبھی نہیں بابو تو یہاں بار بار آ کر ٹائم ضائع کرے گا تیرے کو یہاں کچھ نہیں ملنے والا چندہ خالص طوائفوں والا لہجہ بناتے ہوئے امان سے بات کر رہی تھی

۔۔۔۔

دیکھتے ہیں آپ کب تک میرے پیار سے بھاگے گی میں دوبارہ آؤں گا وہ جانے کے لیے مڑا تھا کہ کچھ یاد آتا وہ گلاب کا پھول جو وہ چندہ کے لئے لے کر

آیا تھا وہ اسے پکڑا چکا تھا میری محبت کا پہلا تحفہ قبول کرے امان یہ کہتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اور چندہ ایک نظر گلاب کے پھول کو دیکھتی رہ گئی جبکہ چندہ کا دل کیا اس گلاب کے پھول کو توڑ مروڑ کر پھینک دے لیکن نہ جانے کیوں اس کے قدم خود باخود الماری کی طرف بڑھے تھے اور اس نے وہ پھول اپنی الماری میں رکھ دیا اور لیٹ گئی لیکن اب نیند کہاں آنی تھی۔۔۔۔۔

امان باہر نکلا تو سب کو وہاں ہی بیٹھے دیکھ اسے ہنسی آئی تھی شکریہ کنگنا آپ نے مجھے ملنے دیا۔۔۔۔

بابو تو زبردستی ملا ہے میں نے نہیں ملنے دیا وہ دبے دبے غصے سے بولی۔۔۔

میں دوبارہ بھی آؤں گا اور اگر زبردستی کرنی پڑی تو وہ بھی کروں گا وہ مسکراتا ہوا اپنے گلاسز لگاتا گارڈز کو اشارہ کرتا باہر نکل گیا اور وہاں کی کئی لڑکیاں اس خوبصورت لڑکے کو دیکھ آہیں بھرتی رہ گئی۔۔۔۔

ooooooooooooooo

ماضی۔۔۔۔۔۔

کایان نے ہر طرف عین کو ڈھونڈ لیا تھا لیکن وہ اسے کہیں نہیں ملی تھی وہ تھک ہار کر ایک سڑک کے کنارے بیٹھ گیا جہاں سے آتی جاتی گاڑیاں وہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

آن آپ میرے تھے نا آپ اس کرن کے کیسے ہو سکتے ہیں آپ سچ میں کسی اور کے ہو جائیں گے آج۔۔۔۔

آن آن مجھے آپ سے محبت ہے ہر طرف سے اسے عین کی آوازیں سنائی دینے لگی تھی لیکن اسے آن کہنے والی آج اسے تنہا کر گئی تھی۔۔۔

پلیز میرا بچہ میری عین مجھے معاف کر دو ایک دفعہ واپس آجاؤ اپنے آن کو معاف کر دو میں تمہارا ہی ہوں لیکن جانے والے کب واپس آتے ہے۔۔۔۔

آن آپ میرے نہیں تھے نا آپ ٹھیک کہتے تھے کہ محبت سکون چھین لیتی ہے آپ ٹھیک کہتے تھے سفید فراک پہنے بال بکھرے ہوئے وہ نہ جانے کہاں چلی جارہی تھی آپ نے سچ کہا تھا میں سب کچھ کھو دوں گی اور میں نے کھو دیا آپ کی عین خالی ہاتھ رہ گئی ہے وہ چلتی جارہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے اس کے پاس ایک کار آکر رکی ارے بلبل کہاں جارہی ہو اتنی تیار ہو کر۔۔۔ عین نے ڈر کر خوفزدہ نظروں سے ان لڑکوں کو دیکھا وہ واقعی سنسان سڑک پر اکیلی چلتی جارہی تھی وہ واقعی اپنے آن کے بغیر محفوظ نہی تھی اسے ابھی سمجھ آرہا تھا اسے اب احساس ہوا تھا وہ ڈر کر پیچھے ہونے لگی تھی اس پاس کوئی بھی نہیں تھا

۔۔۔۔۔

وہ تین لڑکے گاڑی سے نکلے اور گندی نظروں سے عین کو دیکھنے لگے تھے اس کا دل کر رہا تھا وہ بھاگ جائے اپنے آن کے سینے میں چھپ جائے وہ آن

کے محفوظ مہربان سائے سے پہلی دفعہ باہر نکلی تھی اور پھنس گئی تھی شاید برباد بھی ہو جائے۔۔۔

وہ چیختی ہوئی بھاگنے لگی تھی ایک لڑکے نے اسے پکڑ کے زوردار تھپڑ اسے مارا تھا وہ کرا کر نیچے گری تھی۔۔۔۔

عین خوفزدہ نظروں سے دیکھتے پیچھے ہونے لگی تھی پپ۔۔۔پلیز ۔۔۔۔۔پلیز جانے دو عین پیچھے ہوتے ہوئے کہنے لگی تینوں لڑکیوں کی ہنسی نکلی تھی ارے اتنا پیار اماں ہے آج رات کو مزے ہوں گے کیسے جانے دیں ایک لڑکے نے عین کو بازو سے اٹھایا تھا کہ عین کی آستین پھٹ گئی تھی اس لڑکے کے ہاتھوں میں اس کی آستین کا کپڑا آیا تھا پھر وہ وہاں ہی پھینک دیا

۔۔۔۔

عین اپنے بازو روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے چھپانے لگی تھی۔۔۔ارے بلبل ڈر کیوں نہیں ہو تجھے بھی مزہ دیں گے۔۔۔۔۔

ن پلیز آجائیں آپ کا بچہ۔۔۔۔۔وہ بھاگنے لگی تھی کہ پھر سے ایک لڑکے اس کے بال دبوچے تھے اور تھپڑ مارا تھا کہ عین کا ہونٹ پھٹ گیا تھا اس کا جھمکا اتر کر نیچے گرا تھا ایک لڑکے نے عین کو پکڑا اور گاڑی کے اندر پھینک دیا عین کا سر زور سے گاڑی کے بانٹ پر لگا تھا اس کی چیخ نکلی تھی اس کے سر سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

اپنی آنکھوں سے اس نے بس ایک لڑکے کو اپنی شرٹ اتارتے دیکھا تھا کہ اچانک سے ایک ماسک پہنے فل بلیک ڈریس پہنے ایک لڑکا آیا تھا اس کی وحشت سے بھرپور آنکھوں میں وحشت ہی وحشت تھی کہ عین بھی کانپ گئی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اب وہ بھاگ سکے بس اپنے بند ہوتی آنکھوں سے پہلے اس نے ایسا منظر دیکھا تھا کہ وہ چیخ مارتی بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور سامنے کھڑے مونسٹر کے ہاتھ میں اس شرٹ لیس لڑکے کا دل تھا

تھوڑی ہی دیر میں وہاں سے عین غائب تھی اور وہاں لڑکوں کی بدترین

لاشیں تھی وہاں سے عین غائب ہو گئی تھی اور وہاں ہی کایان پہنچا تھا وہاں لاشیں دیکھ اس کی رونگٹیں کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے پولیس کو کال کی ابھی وہ وہاں سے جاتا ہے کہ اسے وہاں عین کا جھمکا اور سفید کلر کا کپڑا ملا تھا جھمکا دیکھتے ہی اس کی روح فنا ہوئی تھی یہ تو اس کی عین کا فیورٹ جھمکا تھا جو اس نے خود کایان کے ساتھ جا کر لیا تھا اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے پھر اس نے ہر جگہ عین کو ڈھونڈا تھا لیکن کھونے والے بچھڑنے والے ملتے نہیں ہے اور نہ ہی عین ملی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ناامید ہو کر گھر آگیا تھا نائلہ روتی ہوئی کایان کے پاس گئی لیکن اس کے سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر سمجھ گئی تھی کے عین نہیں ملی کایان تمہیں عین نہیں ملی نا عین میری بچی نہیں ملی۔۔۔۔

وہ سر ہاتھوں میں تھام کر وہاں ہی صوفے پر بیٹھ گیا ماما وہ ہمیں اپنے آن کو چھوڑ کر چلی گئی ہے ماما وہ چلی گئی ہے نائلہ کی آنکھوں سے آنسو بے حساب نکلنے لگے تھے کایان کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

مونسٹر عین کو اٹھائیں محل نما گھر میں لے آیا تھا نازک سی لڑکی بے ہوش تھی مونسٹر یہ کسے اٹھا لائے ہو حال میں بیٹھے سکندر نے مونسٹر سے پوچھا۔۔۔

بابا یہ کچھ لڑکے زیادتی کرنے کی کوششیں کر رہے تھے اس کے ساتھ میں بچا کر لایا ہوں سکندر نے شفقت سے عین کے سر پر ہاتھ پھیرا اتھا جاؤ لے کے جاؤ اس کمرے میں اور ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔۔

جی بابا وہ اسے لے کر کمرے میں لے گیا یہ گھر تھا سکندر الف بلیک موسٹر کا جس کا کالی دنیا میں ایک نام ہے بلیک مونسٹر کا کالی دنیا میں رہ کر بھی سکندر نے ہمیشہ سچائی کا اور صحیح کام کو ترجیح دی تھی سکندر کا سب سے بڑا دشمن تھا کنگ۔۔۔۔۔

کنگ کالی دنیا کا دوسرا نام تھا جس کے اڈے پر ہر غلط کام ہوتا تھا بلیک مونسٹر نے کتنی دفعہ کنگ کو وارننگ دی تھی لیکن کبھی مانتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

کنگ نے ایک دفعہ بلیک مونسٹر کو مارنے کی کوشش کی تھی سکندر نے زاویار کو اپنے بیٹے کی طرح رکھا تھا اب ان کی کالی دنیا میں عین کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

عین نہیں تھی اس کے پاس نہ ہی عین کا آن تھا اس کے پاس کایان بیٹا میں نے کتنا سمجھایا تھا کہ وہ تمہیں پسند کرتی ہے اس سے شادی کر لو۔۔۔۔

کایان نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں بند کی تھی مما عین وہ رونے لگا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اسے اپنا بچہ اپنی عین چاہیے تھی کسی بھی طریقے سے لیکن جب کوئی اپنی مرضی سے جاتا ہے پھر وہ کہاں ملتے ہیں۔۔۔۔

کایان اٹھ کر چھت پر چلا گیا جہاں اس کی عین نے پیار کا اظہار کیا تھا وہ جو کہ اس کے لیے بہت خاص لیکن وہ سمجھ نہیں سکا تھا اس وقت اسے ابھی سمجھ آرہا تھا جب وقت گزر گیا تھا ہاتھ خالی رہ گئے تھے کچھ باقی نہیں بچا تھا۔۔۔

وہ ساری جگہ دیکھ رہا تھا کہ کایان کی نظر ایک کونے پر پڑی جہاں عین کی دی گئی انگوٹھی پڑی تھی۔۔۔۔

آن میں چاہتی ہو آپ یہ انگوٹھی کبھی بھی نا اتارے آپ کی عین نے پیار سے دی ہے عین کی کھلکھلاتی آواز کایان کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی وہ جلدی سے گیا اور انگوٹھی اٹھا کر اپنے ہونٹوں سے لگا لی۔۔۔۔

تمہاری کوئی چیز میں اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتا نفرت کرتا ہوں میں تم سے حورین کاظمی اپنے ہی کہے الفاظ اس کا دل چیر گئے تھے وہ انگوٹھی کو لبوں سے لگائے اور وہاں ہی بیٹھ کر آنسو بہانے لگا تھا پلیز واپس آجاؤ میں وعدہ کرتا ہوں کبھی تھپڑ نہیں مارو گا کبھی غصہ نہیں کرلوں کبھی نہیں ڈانٹوں گا میں صرف تمہارا ہوں صرف تمہارا آن ہو وہ وہاں ہی بیٹھ کر رونے لگا۔۔۔۔

وہ پھر سے اٹھ کر عین کے کمرے میں گیا عین اور اس کی بڑی سے تصویر لگی ہوئی تھی وہ تصویر پر ہاتھ پھیرنے لگا تھا میری جان تمہارا آن نہیں رہ پا رہا ہے تمہارے بغیر اسے سمجھ آگیا تھا کہ عین ہی اس کی جان ہے لیکن وہ اسے سمجھنے

میں دیر لگی تھی میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عین کو ہوش آ چکا تھا وہ بے حد ڈری ہوئی تھی جب سکندر نے آ کر اس کا سر پر ہاتھ رکھا پہلے تو وہ ڈری تھی پھر وہ سکندر کے سینے سے لگی رو پڑی تھی اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی۔۔۔
لیکن وہی سکندر کے پیچھے کھڑے سبز آنکھوں والے کو دیکھ کر عین ڈر کے مارے کانپنے لگی تھی سکندر نے عین کو مونسٹر سے خوفزدہ دیکھا تو مسکرا دیا

۔۔۔

بیٹا یہ زاویار ہے میرا بیٹا اور آج سے تم میری بیٹی۔۔۔

بیٹا۔۔۔بیٹا لفظ سن کر عین کا دل کر رہا تھا وہ روئے چلائے بھاگ کر اپنے آن کے پاس چلی جائے لیکن وہ سوچتی تھی کایان نے کرن سے شادی کر لی

ہو گی اور وہ اسی غلط فہمی میں درد سے دور بھاگنے کے لیے اب بلیک محل کا حصہ بن گئی تھی۔۔۔۔

۔وہ آہستہ آہستہ مونسٹر اور سکندر سے گل مل گئی تھی بیٹا اب مجھے بتاؤ کہ آپ کہاں سے ہو بیٹا اور اکیلی کیوں گھر سے نکلی تھی اپنے گھر والوں کے بارے میں بتاؤ میں چھوڑ آتا ہو کیا آپ کو واپس جانا ہے۔۔۔۔

عین نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

میرا کوئی نہیں ہے میں کہیں نہیں جانا چاہتی اپنی آنکھوں کی نمی اندر اتارتے ہوئے عین نم لہجے میں بولی۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا اگر تمہیں یہاں رہنا ہے تو تمہیں یہاں کے قانون ماننے پڑے ہیں اور تمہیں یہ بھی جاننا ہو گا کہ تم کہاں پر ہو۔۔۔

کیا مطلب عین نے سوالیہ نظروں سے سکندر کو دیکھا۔۔۔

پھر اس سکندر جو اسے بتایا اسے کے رونگتے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

نہیں نہیں مجھے نہیں رہنا یہاں عین اٹھ کر بھاگنے لگی تھی کے سکندر نے مونسٹر کو اشارہ کیا تھا تو زاویار نے اسے پکڑ لیا وہ زاویار کے حصار میں پھڑپھڑانے لگی تھی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں رہنا یہاں چھوڑوں مجھے میں چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔۔

کہاں جاؤ گی در در کی ٹھوکریں کھانے پھر سے تمہیں کوئی نوچ ڈالے گا پھر کون بچائے گا تمہیں سکندر کرخت لہجے میں کہا تو عین نے پھڑ پھڑ نا بند کیا

۔۔۔۔

اگر تم یہاں رہو گی تو ایک طاقتور لڑکی بن سکوں گی جو سب کا مقابلہ کرے گی تمہیں طاقتور بنائے گا مونسٹر۔۔۔۔۔

لیکن میں یہ سب کیسے۔۔۔۔

تم سب کر سکتی ہو بیٹا لڑکیاں کمزور نہیں ہوتی سکندر نے عین کے سر پر ہاتھ رکھا تو عین سسک پڑی وہ تو ڈرتی تھی ان سب سے وہ تو پسٹل کو دیکھ کر اس کو دل بند ہونے لگتا تھا لیکن زندگی اسے کس موڑ پر لے آئی تھی۔۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

یہ منظر ہے کراچی کا عین بھاگ رہی تھی وہ بلیک محل کا گراؤنڈ تھا جو کہ کتنے ہی رقبے پر پھیلا ہوا تھا اور تیز بھاگو عین اور تیز لیکن عین کا سانس پھول رہا تھا وہ اور تیز نہیں بھاگ رہی تھی کئی دفعہ مونسٹر سے ڈانٹ کھا چکی تھی اور وہ لاڈ سے سکندر سے زاویار کی شکایت لگا چکی تھی جس کی وجہ سے مونسٹر کو اس ڈرامے باز پر غصہ بھی آتا تھا۔۔۔۔

وہ بھاگ رہی تھی ٹائم گزر رہا تھا اور ٹائم گزرتا گیا یہ لو گن عین اور اسے چلاؤ۔۔۔

لیکن مجھے گن سے ڈر لگتا ہے (آن مجھے ڈر لگتا ہے گن سے) اسے اپنے ہی کہیں بات یاد آئی تھی۔۔۔

تمہیں اس ڈر سے نکلنا ہو گا حورین کاظمی موسٹر نے غصے سے کہا وہ کب سے اسے سمجھا رہا تھا سکھا رہا تھا لیکن وہ سیکھ نہیں رہی تھی۔۔۔

آج یہ حورین کاظمی نہیں ہماری ایول ہے جو اچھائی کو پھیلائے گی اور برائی کو ختم کرے گی سکندر نے پیچھے سے آتے ہوئے عین سے کہا تو عین مسکرا دی

۔۔۔۔

پھر عین نے گن چلانا سیکھ لی تھی پہلے پہلے اس کی نشانے غلط ہوتے تھے لیکن جب مونسٹر نے کہا کہ سامنے وہ تین لڑکے ہیں جنہوں نے تمہیں نوچنا چاہا تو عین نے ہمت کرتے ٹارگٹ پر نظر رکھے فائر کر دیے تھے جو نشانے پر گئے تھے اس کے ذہن میں آن کی باتیں ان کا نفرت بھرا لہجہ اور کرن کے ساتھ شادی والے سب سین اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے تھے اور پھر وہ گولیاں چلاتی گئی یہاں تک کہ مونسٹر اور سکندر بھی حیران ہوئے تھے۔۔۔
(پانچ سال بعد)

سکندر کو کنگ نے مار دیا تھا اور بھاگ گیا تھا اس بلیک محل میں اب مونسٹر اور ایول ہی رہتے تھے اور دو لوگوں کا اضافہ ہوا تھا امان اور لاریب کا۔۔۔

اب عین قتل کرنے لگی تھی لوگوں میں اپنی وخشت پھیلانے لگی تھی لیکن اس نے اپنے آن کی ایک ایک خبر رکھی تھی پر یہ سن کر وہ خوش ہوئی تھی کہ اس نے شادی نہیں کی تھی لیکن اب اسے یہاں رہ کر کام کرنا تھا سکندر اس پر اور مونسٹر پر ذمہ داریاں ڈال گیا تھا جسے ایول نے پورا کرنا تھا اب وہ دو کردار نبھائے گی ایک کایان کی عین کا دوسرا دشمنوں کے لیے ایول کا۔۔ .

○○○○○○○○○○○/○○○○○○○○○○○

آج رات کی تیاری مکمل ہے نا ایول نے امان اور مونسٹر سے پوچھا۔۔۔

ہاں بالکل لیکن کل رات تم نے اس اے ایس پی کو ہماری کاروائی کی خبر دے کر آئی ہو یہ اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔

مونسٹر تم نظر رکھنا بند رکھو مجھ پر۔۔۔

تم میری ذمہ داری ہو عین بابا کہہ کر گئے تھے۔۔۔

میں عین نہیں ہوں ایول ہوں اور میں اپنا اچھا برا جانتی ہوں اور کایان کو اگر میں نے پہلے بھی بتا بھی دیا ہے تو وہ اس سے ڈی ایس پی کو بچا نہیں پائے گا یہ میرا تم لوگوں سے وعدہ ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے ہمیں اپنے بچے لاریب سے ملنے جانا ہے وہ تینوں ہی ہاسپٹل کے لیے نکل گئے تھے لاریب کو یہاں آئے دو دن ہو گئے تھے اور سفیر کے ساتھ لاریب کی اچھی دوستی بھی ہو گئی تھی پھر اس کا اچھے سے خیال رکھ رہا تھا اس کے بھائی نے خاص وارننگ دی تھی کہ لاریب کا خاص خیال رکھا جائے۔۔۔

مجھے اینجل کے پاس جانا ہے اینجل اینجل لاریب چلا کر سفیر کو بلا رہی تھی پاس کھڑا ایک سٹاف میں سے لڑکا خوبصورت سی گڑیا کو ہوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ اسے انجکشن لگانے کے بہانے اس کے بازو کو چھو رہا تھا جبکہ لاریب کو الجھن سی ہونے لگی تھی اسے اب خوف آنے لگا تھا اسے اپنا ماضی یاد آنے لگا تھا۔۔۔

لاریب کو اب عادت ہونے لگی تھی سفیر کی۔۔اپنے اینجل کی وہ اب کسی اور کے ہاتھ سے نہ میڈیسن کھاتی تھی نا ہی انجیکشن لگواتی تھی۔۔۔۔

جب کہ وہ احمد بار بار اس کے بازو کو بار بار ٹچ کر رہا تھا سفیر جو لاریب کے ہی پاس آ رہا تھا احمد کو لاریب کے ساتھ بد تمیزی کرتے دیکھ اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا اس کے ہاسپٹل میں یہ سب ہو رہا تھا وہ کیسے برداشت کرتا۔۔۔۔

جلدی سے وہ دو قدم کا فیصلہ طے کرتا ایک کی جست میں جاتا احمد کو پکڑ کر مارنے لگا تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری پیشنٹ کو ہاتھ لگانے کی سفیر نے احمد کو دو تھپڑ مارے۔۔۔

احمد گھبرا گیا تھا۔۔۔

لاریب اپنے اینجل کو ڈشم ڈشم کرتے دیکھ اپنا رونا بھول کر ہوسپٹل بید پھر کھڑے ہو کر بچوں کی طرح اچل کر تالیاں مارنے لگی تھی وہ میری ذمہ داری ہے تمھاری ہمت کیسے اس کے ساتھ سی سب کرنے کی۔۔۔۔

اندر آتے ایول مونسٹر اور امان نے جب یہ منظر دیکھا تو وہ مطمئن ہوئے تھے
کے لاریب محفوظ ہاتھوں میں وہ سومپ کر گئے ہے لیکن احمد کی موت پکی
تھی۔۔۔۔
سر پلیز مجھے معاف کر دیں معاف کر دیں احمد معافیاں مانگنے لگا تھا سفیر
لاریب کو تالیاں مارتا دیکھ حیران ہوا تھا واؤ اینجل آپ نے اس بیڈ انکل کو مارا
مجھے بہت مزہ آیا۔۔۔۔
لاریب بیڈ سے اترتی سفیر کے گلے لگ گئی تھی اور سفیر کا اپنے ساتھ نرم گلزار
جسم لگنا اسے دھچکہ دے گیا تھا اور پھر لاریب لگ بھی تو بے حد خوبصورت
اور معصوم تھی اور یہ منظر تینوں نے دیکھا تھا اور پھر وہ اندر چلے
آئیں۔۔۔۔۔
میری گڑیا۔۔۔۔امان نے لاریب کو پکارا تو لاریب حیران ہوتے ہوئے امان
کو دیکھنے لگی لاریب سفیر سے الگ ہوتی خوش ہوتی امان کے گلے لگ
گئی۔۔۔۔۔

بڑی۔۔۔۔آپی بھائی وہ باری باری سب کے گلے لگی تھی بڑی آپ مجھے چھوڑ گئے تھے نا اس بیڈ انکل نے مجھے بیڈ ٹچ کیا یہاں وہ اپنا بازو اور گردن دکھانے لگی ان تینوں کی آنکھوں میں وحشت آئی تھی جو کہ اب اس احمد لڑکے پر نکلنی تھی احمد تو اس وقت وحشت آنکھیں دیکھ ڈر گیا تھا اور بھاگ نکلا۔۔۔۔

تینوں نے سفیر کا شکریہ ادا کیا تھا امان تم اپنی بہن کو میری ذمہ داری پر دے کر گئے تھے تو یہ میرا فرض بنتا تھا اور سوری کہ ہمارے سٹاف میں سے کسی نے بدتمیزی کی آئندہ میں خیال رکھوں گا سفیر مسکراتا ہوا ایول اور مونسٹر کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

ان دونوں کا کیا تینوں کے دماغ میں ایک ہی بات آئی تھی ہم بہت جلد تم سے ملیں گے سفیر شاہ ایول نے مسکرا کر سفیر کو کہا تھا سفیر بھی مسکرا دیا جی بالکل ضرور۔۔۔۔

کافی دیر وہ بیٹھ کر سفیر کے بارے میں جانتے رہے تھے اور لاریب کی حالت کے بارے میں بھی پوچھا سفیر نے انہیں مطمئن کیا تھا کے لاریب ٹھیک ہو جائے گی لیکن تھوڑا ٹائم لگے گا۔۔۔۔

پھر وہ لاریب کو چھوڑ کر چلے گئے انہیں یقین تھا کہ جب تک سفیر ہے وہ ادھر محفوظ ہے ان لوگوں کے جانے کے بعد لاریب نے ضد کر کے سفیر سے آئس کریم اور بعد پیزا منگوالیا تھا سفیر حیران تھا کے یہ چھوٹی سی لڑکی اتنا کیسے کھالیتی ہے وہ حیرانگی سے لاریب کو پیزا کھاتے دیکھ رہا تھا اسے بچوں کی طرح پیزا کھاتے دیکھ سفیر کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی آدھا پیزا اس کی منہ سے باہر گر رہا تھا آدھا منہ میں تھا جب لاریب نے اپنی کالی آنکھیں اٹھا کر معصوموں کی طرح سفیر کی طرف دیکھا تو سفیر کو بھی اپنے آپ کو تکتے پایا

۔۔۔۔

اینجل آپ کھائے گے بھرے منہ سے وہ سفیر کو کہنے لگی اور ایک پیس پیزے کا اٹھا کر اس پر کیچپ لگا کر وہ سفیر کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

نہیں نہیں فیری مجھے نہیں کھانا لکین لاریب کہاں باز آنے والی تھی وہ اسے زبردستی کھلانے لگی۔۔۔۔۔

کہ سفیر کی سفید شرٹ پر بہت سارا کیچپ گر گیا تھا او ہو سوری اینجل وہ اس کے شرٹ پر کیچپ گرتا دیکھ معصومیت سے بولی۔۔۔

کوئی بات نہیں فیری لیکن مجھے ضدی بچے اچھے نہیں لگتے نا اور تم تو اچھی بچی ہو نا ایسے ضد نہیں کرتے تو آئندہ آپ نے ضد نہیں کرنی وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا لکین وہ سن ہی کب رہی تھی اس کا تو سارا دھیان پیزے پر تھا وہ اپنی بات کو اگنور ہوتے دیکھ نفی میں سر ہلاتے اٹھ کر شرٹ دھونے چلا گیا لیکن سفید شرٹ پر داغ رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

دن ختم ہو گیا تھا اور آج کے واقعے نے سفیر کو جلد ہی مشکل میں ڈال دینا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

کنگنا مجھے ایک بار مونیکا سے ملنے دو صرف ایک بار ارجن کنگنا کے سامنے بیٹھا اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

ارے چھوکرے اٹھ یہاں سے تیری کوئی اوقات نہیں ہے تیرے جیسے مرد ہوتے ہیں جو لڑکیوں کو محبت کی راہوں میں لا کر انہیں ذلیل کرتے ہیں

ارجن کا چہرہ لال ہوا تھا اتنی بے عزتی پر۔۔۔۔۔

کنگنا مجھے مونیکا سے ملنا ہے۔۔۔۔

وہ تیری مونیکا نہیں اب چندہ ہے آئی سمجھ اس کوٹھے کی چندا۔۔۔اب اٹھ اور نکل یہاں سے۔۔۔

کنگنا میں جلدی آؤ گا اپنی مونیکا کو لینے وہ میری ہے صرف میری۔۔۔۔

ہٹ بھی یہاں سے تو نے خود اسے چھوڑا تھا اب وہ تیری نہیں اس کوٹھے کی چندہ ہے ارجن اتنی زلالت پر وہاں سے نکلا تھا اور چندہ جو اپنے کمرے کے دروازوں کے پیچھے کھڑی ارجن کی آوازیں سن کر کانپ گئی تھی اسے ڈر تھا کہ اور پھر سے اسے نہ لے جائے جو اس نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ کبھی بھی

ارجن کو معاف نہیں کر سکتی تھی وہ انجانے میں ہی ارجن اور کل کے آئے لڑکے امان کا موازنہ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ڈی ایس پی نے کایان کے سامنے نواز خان کے رپورٹ رکھی تھی جو دنیا کے سامنے تو شریف تھا لیکن اندر سے ضمیر فروش تھا وہ اندر ہی اندر اپنے مفاد کے لیے اپنے ملک کی جڑے کھوکھلی کر رہا تھا نواز خان اسلحے کا کاروبار کرتا تھا اور غیر ممالک میں اسلحہ فروخت کرتا تھا۔۔۔۔

سر یہ تو کنگ کا خاص بندہ ہے۔۔۔

ہاں کایان اور تمہیں اب اسے پکڑنا ہے اور کایان کاظمی ابھی تک تم نے ایول کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں کی۔۔۔۔

کایان نے رات کا سوچتے ضبط سے لب بھیچے تھے کیسے وہ اس کے قریب تھی لیکن وہ بے بس تھا۔۔۔

جی سر انشاءاللہ بہت جلد اسے پکڑ لیں گے کایان تمہیں ٹارگٹ دیا تھا کہ تم نے انہیں پکڑنا ہے بس تم کوئی کام کرتے نظر نہیں آرہے۔۔۔

کایان کو تو اس کی دھمکی بھی یاد آئی تھی آج رات ڈی ایس پی سرفراز کی موت کا پروانہ دیا تھا۔۔۔۔

سر مجھے کل رات ایول کی کال آئی تھی اور اس نے مجھے ڈی ایس پی کو مارنے کی دھمکی سی ہے۔۔۔۔

وہ ایول کی مساوات کو چھپا گیا تھا ورنہ اس کی اور بے عزتی ہوتی۔۔۔۔۔

کیا مطلب سرفراز سے اس کی کیا دشمنی۔۔۔

پتا نہیں سر لیکن وہ کہتی ہے کے وہ غدار ہے اور اس کی موت ایول کے ہاتھوں لکھی ہے اسی لئے سر ان کو پروٹیکٹ کرنے کا انتظام کرنا ہے۔۔۔

آج تو سرفراز کے بیٹے کی شادی ہے نا۔۔۔

جی سر ہمیں وہاں ہی انتظام کروانا ہے۔۔۔۔

اوکے تم جاؤ کایان اور سرفراز و کو کچھ ہونا نہیں چاہیے اور سرفراز کو بھی اطلاع کر دو۔۔۔

اوکے سر وہ سلیوٹ مارتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

نواز میرے بیٹے کو تمہاری بیٹی پسند آگئی ہے تو کل تک تمہاری بیٹی ادھر پہنچ جانی چاہیے اس کے لیے تمہیں جتنے بھی پیسے چاہیے وہ دے دیں گے۔۔۔۔

نواز مالا کا سن کر پریشان ہوا تھا وہ اپنی بیٹی کو ادھر نہیں بھیج سکتا تھا چاہے جو بھی ہو وہ اس کی بیٹی تھی بہت معصوم تھی وہ ان جلادوں میں آکر نہیں رہ سکتی تھی وہ تو اس کو ازیت دے کر توڑ دیتے۔۔۔

جی کنگ۔۔۔ وہ پریشانی سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اگر وہ ابھی کنگ کے سامنے بولتا تو وہ اسے بھی مار دیتے اور مالا کو تو وہ کسی بھی طریقے سے لے آتے

۔۔۔۔۔۔

مالا شاپنگ مال سے نکل رہی تھی کہ اس کے سامنے عدیل آیا تھا وہ کل یونی والے لڑکے کو دیکھ کے غصہ ہوئی تھی تم پھر آگئے میرے راستے میں کہیں

میرا پیچھے تو نہیں کر رہے وہ آنکھیں سکیڑتی عدیل کو بے حد پیاری لگی تھی اس کا دل کر رہا تھا ابھی اس کی قربت کو محسوس کرنے کو لیکن وہ ابھی بے بس تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے باپ کو کہہ دیا تھا اس کا مطلب تھا دو دن تک یہ لڑکی اس کے کمرے میں موجود ہو گی پھر بس میں اور میری مالا عدیل اپنی سوچ سوچتا مسکرایا تھا اور مالا نے اسے پاگلوں کی طرح مسکراتے دیکھ کر جانے کے لیے چل پڑی تھی۔۔۔

عدیل نے اسے جاتے دیکھا تو پھر سے اس کے سامنے آیا تھا بات تو سنیں۔۔۔۔

مالا بھی رک گئی تھی مالا کیا آپ میری فرینڈ بنیں گے وہ اپنا ہاتھ آگے کرتا مالا کو حیران کر گیا۔۔۔

آپ کو میرا نام کیسے پتہ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

میں جیسے پسند کرتا ہوں ان کے بارے میں پوری انفارمیشن رکھتا ہوں۔۔۔

ہمم۔۔۔بہت اچھا ہے لیکن مجھے فرینڈ بنانا پسند نہیں اسی لیے سوری وہ منہ کے ڈیزائن بناتے اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگی کہ اس کی نظر ٹائر پنچر پر پڑی تھی۔۔۔۔

اوشٹ یہ کیسے ہو گیا وہ صدمے کے مارے منہ کھولے کھڑی تھی اس کے پاپا نے کہا بھی تھا کے ساتھ میں ڈرائیور لے جانا لیکن وہ ضدی اتنی تھی اکیلے ہی نکل آئیں تھی۔۔۔

پیچھے کھڑا عدیل مسکرایا تھا ارے مالا کیا ہوا۔۔۔

کچھ نہیں وہ ادھر ادھر کیب ڈھونڈنے لگی تھی مالا یہ تو ٹائر پنکچر ہو گیا چلیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

کیوں میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں آپ ہیں کون وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی لڑائی کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

ہم فرینڈ ہیں نا۔۔۔

نہیں ہم فرینڈ تو نہیں ہے میں نے کب آپ سے فرینڈ شپ کی مالا چہرے پھر غصے کے تاثرات لاتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی۔۔۔

دیکھئے آپ کے پاپا نواز انکل اور میرے پاپا دونوں دوست ہیں میں جانتا ہوں آپ کے پاپا کو۔۔۔

کیا آپ جانتے ہیں میرے پاپا کو وہ معصومیت سے بولی تو عدیل نے اپنی مسکراہٹ روکی۔۔۔۔

ہاں نہ میں جانتا ہوں آپ کے پاپا کو تو چلیے آئے ہیں میں ڈراپ کروں گا آپ مجھ پر یقین کر سکتی ہیں مالا تھوڑی دیر سوچتی رہی رات بھی ہونے والی تھی اس لیے وہ عدیل کی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

عدیل کو اس کی معصوم باتیں اور معصوم حرکتیں بہت اٹریکٹ کر رہی تھی وہ تو اس کے جسم کو حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے پاس تھی وہ اسے لے جا سکتا تھا لیکن نہ جانے کیوں عدیل کو یہ ٹھیک نہیں لگا وہ بے شک اس کے جسم کو حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اس کا دل مالا کے لیے نرم پڑ رہا تھا وہ چاہتا تھا وہ

اسے نکاح کرے اسی لیے وہ اسے ٹائم دے رہا تھا ہزاروں لڑکیوں کا ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرنے والا آج ایک لڑکی کی قربت کے لیے تڑپ پڑ رہا تھا

تھینک یو عدیل مالا نے پہلی دفعہ اس کا نام لیا جو عدیل کو بہت اچھا لگا عدیل کو اپنا نام پہلی دفعہ اتنا اچھا لگا تھا تو اب ہم فرینڈز عدیل نے مسکراتے ہیں دوبارہ سے اپنا ہاتھ مالا کے آگے کر گیا۔۔۔۔

او کے تم نے مجھے ٹھیک طرح سے گھر میں پہنچایا اس لیے اب تم بار بار کہہ رہے ہو تو ہم فرینڈ بن جاتے ہیں وہ بھی مسکراتی اپنا نازک ہاتھ عدیل کے ہاتھ میں دے گئی۔۔۔۔

عدیل کے دل میں عجیب سی بے چینی ہوئی تھی وہ اس کی معصوم سی نیلی آنکھوں میں اپنے آپ کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا نواز نے بالکنی سے مالا کو عدیل کے ساتھ دیکھتا پریشان ہوا تھا یعنی کہ کنگ اس کی بیٹی تک پہنچ گیا تھا اسے اب ابھی کسی بطری طریقے سے مالا کو دوسرے ملک بھیج دینا تھا تا کہ وہ

جلاد و سے دور رہے لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کے ان سب سے بڑا ایک اور جلاد بھی ہے جو اس کی بیٹی سے عشق کرتا ہے۔۔۔۔

ooooooooooooooooooo

سفیر گھر آیا تو تھکا ہارا وہاں ہی صوفے پر بیٹھ گیا ارے بیٹا کھانا نہیں کھاؤ گے ارم وہاں آتی سفیر کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں ماما میں کھانا کھا کر آیا ہوں اور بیٹا یہ آپ کی شرٹ پر یہ رنگ کیسا۔۔۔

ماما یہ میری ایک پیشنٹ ہے اس نے زبردستی مجھے پیزا کھلا دیا تھا اور اس پر لگا کیچپ میری شرٹ پر گر گیا میں نے دھویا بھی تھا لیکن یہ داغ رہ گیا تھا۔۔۔

کون تھی وہ ارم تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

ماما اس کی مینٹلی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے شاید کسی خوف یا ایسی ہو گئی ہے اسے سانس بھی مشکل سے آتا ہے حبا جو وہاں آئی تھی یہ سن کر اسے لاریب کی یاد آئی تھی۔۔۔۔

بھیاایک وہ لڑکی بھی تھی جسے آپ نے سمندر پر اپنی سانس دی تھی اور اس کے بھائی نے آپ کو مارا بھی تھا حبا جلد بازی میں ارم کے سامنے سفیر کی پول کھول گئی تھی۔۔۔

سفیر بیٹا ارم نے حیرانگی سے سفیر کی طرف دیکھا۔۔۔

ماما اسے سانس کی ضرورت تھی تو ڈاکٹر ہونے کے ناتے مجھے یہ کرنا پڑا سفیر اپنا سر کھجاتے حجل ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور تم بہت شرارتی ہو کیا ضرورت تھی یہ بات ماما کو بتانے کی بھیا مجھے وہ بہت اچھی لگی تھی آپی۔۔۔

ماما یہ وہیں لڑکی ہے جو میری پیشنٹ بن کر ہاسپٹل میں ہیں اور زبردستی پڑا کھلایا۔۔

ہاہاہا بیٹا ایک پاگل لڑکی نے تمہیں پاگل کر دیا ہے کبھی لاؤ اسے ہمارے گھر ہم بھی ملنا چاہتے ہیں اس سے ہمیں بھی دیکھنا ہے کیسی ہے وہ لڑکی۔۔۔

ارے نہیں ماما وہ آتی ہی نہیں۔۔۔

بیٹا لے آنا کسی دن ہم بھی مل لے گے۔۔۔۔

او کے ماما اگر وہ مان گئی تو ضرور لے آؤں گا ابھی میں تھکا ہوا ہوں آرام کروں گا وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

رات کا ٹائم ہو چکا تھا کایان بھی کلب میں پہنچ چکا تھا سرفراز نے سب کی پارٹی کلب میں رکھی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ آج کلب سے ہی اس کی لاش نکلے گی کایان پوری ٹیم لے کر گیا تھا کہ کسی بھی طریقے سے ایول کو اندر نہیں جانے دے گا لیکن وہ تو کب سے اندر کلب میں موجود تھی اسے کایان کی سکیورٹی پر ہنسی آ رہی تھی اس کا کایان شروع سے ہی معصوم تھا پتہ نہیں پولیس والا کیسے بن گیا۔۔۔۔

یہ پارٹی ایک تھیم پارٹی تھی جس میں سب نے چہروں پر رنگ برنگے ماسک لگا کر آنا تھا اور ایول بھی اندر آگئی تھی وہ کایان کو دیکھ رہی تھی اس کے ماسک کے پیچھے چھپی نیلی آنکھیں کایان کو دیکھتا پا کر مسکرائی تھی۔۔۔۔

میرا کایان پولیس کی وردی میں کتنا ہینڈ سم لگتا ہے نا ایول نے پاس کھڑے مونسٹر سے کہا تھا مونسٹر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی مسکراہٹ روکی کچھ زیادہ ہی ہینڈ سم لگتا ہے اور بے وقوف بھی۔۔۔۔

اوئے خبر دار میرے اے ایس پی کو کچھ کہا تو۔۔۔۔

ایول نے اپنی آنکھیں دکھائی۔۔۔۔

کلب میں لوگوں کا ہجوم بڑھنے لگا تھا شراب نوشی عام تھی وہاں اتنے لوگوں کے ہجوم میں کایان سرفراز کے آس پاس ہی تھا لیکن سرفراز بھی اپنے بیٹے کی خوشی میں نشے میں جھوم رہا تھا کایان کو ڈی ایس پی کے اس حلیے سے گھن آئی تھی لیکن کیا کرتا اوپر سے آرڈر تھے جو کہ کایان باخوبی اپنی ڈیوٹی پوری کر رہا تھا۔۔۔

لڑکے اور لڑکیاں ماسک پہنے ڈانس کرنے لگے تھے کایان ان سب کے بیچ میں اکیلا کھڑا تھا کئی لڑکیوں نے اسے آفر کی تھی جسے ایول شعلہ بار نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ اٹھی اور کایان کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی اس نے پہلے پیچھے جا کر کایان کی کمر پر اپنی گن رکھی جس سے کایان الرٹ ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ کایان کچھ کرتا ایول کی سرد آواز گونجی تھی نانا اے ایس پی ہلنا نہیں ورنہ گولی چل جائے گی۔۔۔

ایول آج تم میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتی۔۔۔

اے ایس پی آپ سے بچنا بھی کون چاہتا ہے وہ آہستہ آہستہ آگے آئی اور کایان کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی کایان کو آج ان نیلی آنکھوں میں خود کا دل ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا اور اوپر سے انتہا کا خوبصورت ماسک پہنا ہوا تھا کہ ایول کی آنکھیں بھی بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی اور اس کے گلابی ہونٹ جو نظر آرہے تھے وہ بھی کایان کا دل کھینچ رہے تھے۔۔۔

وہ کایان کا دھیان اپنی طرف بٹا چکی تھی اور مونسٹر سرفراز کو پکڑ کر لے جا چکا تھا کایان نے جلدی سے پسٹل نکالنی چاہیے جو کہ اس کی پاکٹ میں ہوتی تو ملتی نا اور سامنے دیکھا اپنی پسٹل کو ایول کے ہاتھوں میں دیکھ کے وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

ارے اے ایس پی تم ابھی ایول کو جانتے نہیں ہو وہ کایان کی پسٹل ہی اس کے سامنے لہراتی ہوئی بولنے لگی تھی میوزک سٹارٹ ہوا تھا ایول نے کایان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی کمر پر رکھا تھا کہ ایول کا دل زوروں سے دھڑکا تھا جبکہ کایان تو اس بے باک لڑکی سے تنگ تھا اس نے ادھر ادھر اپنے آدمی ڈھونڈنے کوشش کی تھی لیکن وہ ہوتے تو ملتے نا۔۔۔

ہر جگہ رش تھا کایان کو نکلنے کی جگہ بھی نہیں مل پارہی تھی اور نا ہی اسے سرفراز نظر آرہا تھا۔۔۔

یہ میرا دل پیار کا دیوانہ۔۔۔۔۔

ایول کایان کے ہاتھ میں اپنی کمر پھر رکھتی اس کے ساتھ سٹپ لینے لگی تھی۔۔۔۔

کایان نے لب میچ کر اس کی گردن پکڑنی چاہی جبکہ ایول پھرتی سے اپنا آپ چھڑواتے تھوڑا پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

دیوانہ۔۔۔۔دیوانہ۔۔۔۔۔پیار کا پروانہ۔۔۔۔۔

آتا ہے مجھ کو پیار میں جل جانا۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے کایان کے پاس آتی اس کے ارد گرد گھومنے لگے تھے اس کی بلیک میکسی جو چمک رہی تھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

مشکل ہے پیارے تیرا بچ کے جانا۔۔۔۔

یہ میرا دل پیار کا دیوانہ۔۔۔

یہ میرا دل پیار کا دیوانہ۔۔۔۔۔۔

کایان نے اس کے بازو پکڑ کر اپنے پاس کھینچا اور اس کا منہ دبوچتے اس کا ماسک اتارنا چاہا لیکن وہ اپنی ٹانگ کایان کی ٹانگ پر مار چکی تھی جس سے کایان

زمین پر گرنے لگا تھا کہ ایول نے کایان کا گریبان پکڑتے اسے اٹھایا تھا۔۔۔۔

دل وہ چاہے جسے۔۔۔چاہے جسے۔۔اسے ہی پائے۔۔۔۔

ایول اپنی نیلی آنکھیں کایان کی براؤن آنکھوں میں گاڑتی ہوئی بولی۔۔۔۔

پیار وہ یار جو نام پر ہی مٹ جائے۔۔۔۔

کایان تو ایول کے جھٹکا دینے سے اس کے ساتھ لگا تھا کایان نے اسے دھکا دیا جس سے وہ تھوڑا دور ہٹی۔۔۔۔

جان کیا بدلے میں۔۔۔جان لو نظرانہ۔۔۔یہ میرا دل پیار کا دیوانہ۔۔۔

ایول دوبارہ سے اس کے ساتھ لگتی ڈانس کرنے لگی تھی۔۔۔

پیار کر دیوانہ۔۔۔دوسری طرف مونسٹر سرفراز کو لے کر جا چکا تھا گاڑیاں آگے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔۔

سرفراز تو نشے میں دھت گاڑی میں بیٹھا تھا تیز رفتار کے ساتھ گاڑیاں چلتی جا رہی تھی۔۔۔

ایول نے کان کے ساتھ لگے ایئر پیس میں آواز آئی جسے سنتی ایول مسکرائی تھی اور کایان اس کے گلابی ہونٹوں کی مسکراہٹ دیکھتا اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

ایول اس کے پاس آئی اس کے کان کے پاس جھکتی اس کے ہوش اڑا گئی تھی

تم نے سرفراز کو بچانے کا بھی موقع بھی گنوا دیا اور مجھے پکڑنے کا بھی۔۔۔۔

بائے بائے اے ایس پی۔۔۔۔

اس سے پہلے کایان کو اس کی بات سمجھ آتی اس کے آس پاس ایول ایک جن کی طرح غائب ہو چکی تھی اور وہ رش کو چیرتا باہر بھاگا تھا۔۔۔۔

لیکن نہ وہاں سرفراز تھا نہ ہی ایول شٹ شٹ ایوللللل۔۔۔۔۔۔وہ زور سے چیہا تھا ڈیم اٹ تمہیں نہیں چھوڑوں گا نہیں چھوڑوں گا اسے پتہ تھا اس کا یہ موقع بھی ناکام ہو چکا ہے اور کل سرفراز کی لاش ہی ملے گی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

سر فراز اندھیرے کمرے میں بند تھا کوئی اسے مار مار کر ادھ موا کر گیا تھا وہ پوچھتا رہا تھا کون ہے کیوں مار رہے ہو لیکن کسی نے بھی اس سے مارنے کے علاوہ کوئی کچھ نہ بولا تھا دو گھنٹے سے وہ یہاں بند تھا ابھی بھی قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ پریشان ہوا کون ہو تم لوگ بتاتے کیوں نہیں ناک سے اور منہ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

اس کے سامنے ایول آئی تھی جس کی صرف نیلی آنکھیں ہی نظر آرہی تھی باقی چہرہ کور تھا۔۔

چپ ایک دم چپ ایول نے تیز دھار والا چاکو اس کے لبوں پر رکھا تھا ایول کو اس کی آواز زہر لگ رہی تھی۔۔۔

تم لوگوں کے سامنے جو لڑکیاں چیختی ہیں تم لوگ چھوڑتے ہو انہیں ایول نے اس کے گردن پر چھوٹا سا کٹ لگایا تھا خون کی بوندیں اس کی گردن سے نکلنے لگی تھی۔۔۔

اہ۔۔۔۔ سر فراز درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔

پچھلے مہینے تم نے ایک 13 سال کی معصوم لڑکی کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا تم نے اس پر رحم کیا تھا۔۔۔۔

اور اس کے بعد اسے بے رحمی سے مار دیا تھا وہ پھنکارتے ہوئے بولی۔۔۔

کہ۔۔۔کون ہو تم لوگ۔۔۔۔

ایول۔۔۔ایول ہوں میں۔۔۔

ایول کا نام سنتے سرفراز کا گلا خشک ہوا تھا آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئی تھی۔۔۔

مم۔۔۔ج۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔

ایسے کیسے معاف کر دیں کتے۔۔۔۔۔۔۔میرے سامنے معافی مانگنے سے اچھا اوپر جا کے ان لڑکیوں سے معافی مانگو جو تیرے ظلم کا نشانہ بنتی خدا کو پیاری ہو گئی ہیں۔۔۔۔

ایول نے چھری اس کی آنکھ میں ماری تھی خون تیزی سے بہنے لگا تھا امان تو یہ دیکھ حیران تھا ایول کتنی بڑی ظالم ہے۔۔۔۔۔۔

سرفراز تکلیف سے چیخ رہا تھا شششش۔۔۔ابھی تو مونسٹر کے ہاتھوں تمہاری موت ہونی ہے مجھے تیری چیخوں سے نفرت ہو رہی ہے اس لیے مونسٹر باقی کا کام تمہارا۔۔۔

موسٹر نے اپنا تیز تارچا کو نکالا تھا اور اس کے جسم کے ایک ایک حصے کو کاٹا تھا اسے ایسے تڑپا تڑپا کر مارا تھا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

اگلی صبح انہوں نے کایان کو سفراز کے لاش کے ٹکڑے بجھوادیے تھے اور کایان اپنے آفیسر کے سامنے شرمندہ کھڑا تھا کایان کی ایول سے نفرت دن بدن زیادہ ہوتی جارہی تھی وہ اسے شرمندہ کروانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔۔۔

اس بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے کاین کاظمی۔۔۔

سر ہماری سکیورٹی پوری تھی پتہ نہیں کیسے یہ ایول سرفراز کو لے گئی وہ شرمندہ سے اپنے آفیسر کے سامنے بول رہا تھا۔۔۔

لگتا ہے یہ کیس اب کسی اور کو دینا ہو گا آپ کے بس کا یہ کام نہیں ہے کایان کاظمی۔۔۔۔

نہیں سر پلیز ایک اور موقع دے انشاءاللہ آئندہ شکایت نہیں کو گی وہ پریشانی سے بولا۔۔۔۔۔

اے ایس پی کایان یہ آپ کے پاس لاسٹ چانس ہے ورنہ آپ کو اس کیس سے ہٹا کر ہمیں کسی اور کو ہائر کرنا ہو گا۔۔۔۔

جی سر وہ زہن میں ایول سے بدلہ لینے کے پلان کرتا سلیوٹ مارتا چلا گیا۔۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

ایول پھر سے اپنے میٹنگ روم میں موجود تھی جہاں پر سرفراز کی تصویر بھی لگی تھی اور ایول نے مسکرا کر سرفراز کی تصویر پر بڑا سا کٹ لگایا تھا چلو اس دنیا سے ایک تو برائی ختم ہوئی ایول نے مسکرا کر مونسٹر سے کہا تو مونسٹر بھی مسکرا دیا۔۔۔۔۔

صرف پانچ لوگ رہ گئے ہیں اور اگلا نمبر کنگ کے بیٹے عدیل کا تھا جو کہ ابھی وہ اسے جانتے نہیں تھے لیکن جلد ہی انہیں پتہ چلنے والا تھا۔۔۔۔۔

عدیل نے خود ہی ان کے چنگل میں پھنس جانا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

عدیل جس لڑکی کا تم نے بولا تھا میں نے نواز سے بات کی ہے کل تک وہ لڑکی تمہارے کمرے میں موجود ہو گی نواز بھی وہاں ہی بیٹھا خوش ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن ڈیڈ مجھے مالا چاہے لیکن بغیر کسی رشتے کے نہیں میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں نواز نے حیرت سے عدیل کی طرف دیکھا۔۔۔۔

کہ جو لڑکیوں کو ٹشو پیپر کی طرح بدلتا ہے وہ اس کی بیٹی سے نکاح کیوں کرنا چاہتا ہے۔۔۔

عدیل تمہارے آگے پیچھے لڑکیاں گھومتی ہیں تمیں کیا ضرورت ہے جب مال تم کو مل جائے گا کنگ حرام مشروب اپنے اندر اتارتا عدیل سے کہنے لگا۔۔۔

نہیں ڈیڈ مجھے مالا سے نکاح کرنا ہے۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے تو پھر تم کتنے میں اپنی بیٹی ہمیں دو گے نواز کنگ نواز کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

کنگ میری بیٹی نہیں مانے گی وہ مضنوعی پریشانی سے کنگ سے کہنے لگا۔۔۔

تم اپنی بیٹی کی قیمت بتاؤ نواز باقی ہم جانے اور تمہاری بیٹی پھر وہ تمھاری بیٹی نہیں ہمارے بیٹے کی رکھیل بن کر رہے گی۔۔۔

نواز کچھ سوچتا خوش ہوتا ہوا اپنی بیٹی کی پانچ کروڑ کی بولی لگا گیا تھا جب کے کنگ اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے پانچ کروڑ بھی دینے کو تیار تھا اور عدیل تو بہت خوش تھا کہ اب مالا اس کی ہو جائے گی اور نواز نے بھی مالا سے بات

کرنے کا سوچا ورنہ زبردستی تو کنگ نے مالا کو اپنے بیٹے کے لیے لے ہی جانا تھا تو کیوں نا پیسے بھی لے لیے جائے وہ اپنی ہی اولاد کو بیچ گیا تھا۔۔۔۔

لیکن قسمت میں کیا تھا یہ وہاں بیٹھے تینوں لوگ ہی نہیں جانتے تھے

۔۔۔۔۔۔

تو چلو پھر نواز عدیل کی اور مالا کی دو دن بعد شادی کرتے ہیں کیا خیال ہے تیرا۔۔۔

کنگ جیسے آپ چاہیں آپ کو پتہ ہے میں آپ کو انکار نہیں کر سکتا وہ کنگ کا بدصورت چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ڈیڈ میں خود مالا سے بات کرنا چاہتا اسے ہمارے رشتے کا بتانا چاہتا ہوں کنگ تو آج اپنے بدلے بدلے سے بیٹے کو دیکھ رہا تھا جو لڑکیوں کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتا تھا کسی کی جذبات اور رونے دونے سے فرق نہیں پڑتا تھا کیا اس مسالا لڑکی میں جو عدیل اس کا عاشق بن گیا تھا اور ایسی باتیں کر رہا تھا۔۔۔

عدیل نے مالا کا نمبر بھی نکلوالیا تھا۔۔۔۔

رات کو عدیل نے مالا کو کال کی مالا جو سوئی ہوئی تھی اپنے نمبر پر آتی کال سے وہ نیند سے بھری آنکھیں کھول کر اپنے موبائل کو غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔

کون ہے جسے آدھی رات کو بھی سکون نہیں وہ غصے سے کہنے لگی مالا کو اپنی نیند بہت پیاری تھی۔۔۔۔

سوری میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا آپ سو رہی تھی کیا۔۔۔۔

نہیں کھیل رہی تھی وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔۔۔

عدیل کے ہونٹوں پر بمسکراہٹ آئی تھی اچھا ساتھ مجھے بھی کھلا لے میں بور ہو رہا تھا سوچا آپ کو کال کر لوں۔۔۔

ہم او کے کوئی بات نہیں کیا کہنا تھا آپ نے وہ عدیل کو اس ٹائم کال کرتے دیکھا حیران ہوئی تھی۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس ویسے ہی آپ بتائیں کیسی ہیں۔۔۔۔

میں توٹھیک ہوں ایسے ہی کتنی دیر عدیل اور مالا کی باتیں چلتی رہی عدیل نے شادی کا بتانے کے لیے کال کتنی کہ وہ مالا کی اواز سنتا ہی وہ بات بھول گیا تھا

مالا کو بھی عدیل اچھالڑکا لگا تھا اور عدیل کو تو مالا کی معصومیت سے بھری باتیں اس کا دل دے گئی تھی کتنی معصوم تھی اس کی مالا۔۔۔

اسے بس وہ لڑکی چاہیے تھی چاہے اس کا باپ اسے بیچتے یا نہ بیچنے لکین اسے ہر حال میں مالا چاہیے تھے اس کے دل میں مالا کے لیے جگہ بننے لگی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

سر آج میم کو ہم نے ایک لڑکے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر جاتے دیکھا ہے

کون تھا وہ مونسٹر نے سگرٹ ہونٹوں سے لگاتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

سر وہ عدیل گیلانی تھا ہم نے سارا پتا کروالیا ہے۔۔۔۔

مجھے اس لڑکے کی اور تمہاری میم کی ایک ایک خبر چاہیے وہ سنجیدہ لہجے میں بولتا اگلے بندے کا سانس خشک کر گیا تھا۔۔۔

جی جی سر وہ کہہ کر بھاگا تھا۔۔۔

چلو بھالو پھر تم تو بہت لوگوں سے مل رہی ہوں آج کل اپنے زاوی سے بھی مل لو تمہیں اپنے پاس بھی لے آتے ہیں وہ اٹھتا تیار ہوتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

○○○○○TMTMTMTMTMTMTMTMTM

کایان جو اپنے آفس میں بیٹھا تھا ایول کی کال آتے دیکھ اس کے جبڑے تنے تھے لیکن پھر بھی وہ کال اٹھا گیا تھا۔۔۔۔

ہیلو اے ایس پی ایول کی میٹھی آواز کایان کو آگ کی طرح لگی تھی ایول نے اس کا مزاق اڑانے کے لیے کال کی ہے تا کے وہ اس کی بے بسی کا تماشہ دیکھ سکے۔۔۔۔

ایول یہ تم نے اچھا نہیں کیا تم کسی دل میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گی۔۔۔

ارے ایس پی آرام سے اتنا غصہ کرنا آپ کی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے میرا عشق ہے آپ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی ہوئی بولی جو کے کایان کو زہر لگی تھی۔۔۔۔

ایول کی بات سنتے کایان کے زہن میں عین کا خیال آتا تھا۔۔

اے ایس پی سنا ہے آپ شادی کر رہے ہے یہ تو پھر اچھی بات نہیں نا اے ایس پی عشق میں آپ سے کرتی ہوں شادی آپ کسی اور سے کر رہے ہیں یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی نا۔۔۔۔۔

ہاں کر رہا ہوں شادی اور میں بہت خوش ہوں کایان بھی غصے سے بولا کون سی بلا اس کو چمٹ گئی تھی۔۔۔

اے ایس پی مجھ جیسی معصوم اور نازک دل توڑتے ہوئے آپ کو ترس نہیں آئے گا کتنے ظالم ہیں آپ ایول شرارت لہجے میں بولیں۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ایول اور اپنی الٹی گنتی گننا شروع کر دو کیونکہ اب میں تمہیں نہیں چھوڑنے والا۔۔۔۔۔۔

کون کمبخت کہتا ہے کے آپ مجھے چھوڑے اور۔۔۔۔۔۔

اس سی پہلے کے ایول کچھ اور کہتی کا یان نے کھٹاک سے کال بند کر دی

۔۔۔۔۔

افففف اب پھر سے ایک معصوم لڑکی میرے ہاتھوں مرے گی

چچچ۔۔ چچچ۔۔۔۔ آئی ایم سوری لیکن میرے کا یان کی نہ ہونے والی دلہن وہ کرسی سے ٹیک لگاتے ہی آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

مونسٹر مالا کے روم میں پہنچ چکا تھا وہ جو موبائل کے ساتھ ہی بزی تھی کھڑکی سے زاویار کو کودتے دیکھ حیران ہوئی تھی۔۔۔

تین دن سے وہ اس کے پاس نہیں آیا تھا اور اب وہ اس کے بارے میں سوچتی بھی نہیں تھی لیکن آج اسے آتا دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا میرے بھالوا تنی حیران کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔

نہیں وہ بس میں۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔

زاویار چلتا ہوا اس کے پاس آیا تمہاری عزت لوٹنے آیا ہوں کیونکہ میں تو ایک زانی ہوں مونسٹر کے یہ الفاظ مالا کی آنکھوں میں نمی لانے کا سبب بنا تھے۔۔۔

مالا نے زور سے اپنے لب کاٹے۔۔۔

لیکن وہ مالا کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر بھی اگنور کر گیا تھا کیونکہ اسے بہت غصہ تھا وہ عدیل کے ساتھ دوستی کیوں بڑھا رہی اس سے کیوں مل رہی ہے وہ اس کا جبڑا دبوچے بولا۔۔۔۔

آج کل بہت ملاقاتیں ہو رہی ہیں عدیل نامی لڑکے سے زاویار نے اپنی سبز آنکھیں نیلی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے بولا تو مولا کا گلا خشک ہوا تھا۔۔۔

وہ حیران ہوئی تھی کے اسے کیسے پتا وہ کس سے مل رہی ہے جس سے نہیں ۔۔۔۔۔۔

وہ بس میرا دوست۔۔۔۔

ششششش بھالو تمہیں تمہارے باپ کے سامنے میں تمہیں لے کر جاؤں گا اور اس کے بعد سب کچھ تمہارا میں ہی ہوں گا سب کچھ۔۔۔۔۔۔۔

اور تم یہ سوچ کر حیران مت ہو کہ مجھے یہ سب کیسے پتہ چلا مجھے تمہارے ایک ایک سکنڈ کی خبر ہوتی ہے کہ تم کہاں جاتی ہو کیا کھاتی ہو کیا پیتی ہو جب کہ مولا خوف سے زاویار کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

اور اگر میں نہ جاؤں تو مالا نے اپنا منہ چھڑاواتے ہوئے زارویار کہا۔۔۔

کیوں میرے ہاتھوں مرنا چاہتی ہو زاویار نے مالا کی گردن پر ایک لکیر کھینچی جیسے وہ اس کا گلا کاٹ رہا ہو۔۔۔

ہپ۔۔۔ پچ۔۔۔ پیچھے ہو زاوی وہ اسے دھکا دیتے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔

میرا تو دل کر رہا ہے میں تمہیں ابھی اپنے ساتھ لے جاؤں۔۔۔

پلیز زاوی مجھے نہیں جانا وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔

ششش۔ بھالو زاوی نہیں زاویار ہوں میں اور کیا کیا ہوں میں یہ بھی تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا اور کل میں آؤں گا لے جاؤں گا تمھیں ہمیشہ کے لیے بھالو وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔

زاویار کے جانے کے بعد مالا اٹھ کر نواز کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

پاپا۔۔۔۔

جی بیٹا نواز جو مالا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ مالا کو کیسے عدیل سے شادی کرنے کے لیے راضی کرے لیکن مالا کو اپنے کمرے میں اس ٹائم دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ زاویار پھر آیا تھا مالا نے روتے ہوئے نواز کو بتایا تھا وہ مجھے لے جائے گا پاپا وہ کہتا ہے میں اس کی امانت ہوں وہ مجھے لے جائے گا مالا ہچکیوں سمیت روتے ہوئے نواز کو بتانے لگی۔۔۔۔۔

بیٹا یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ کیسے آ سکتا ہے نواز نے حیرانگی سے کہا کیونکہ اتنی سکیورٹی میں کوئی کیسی اس کے گھر میں آ سکتا ہے لیکن وہ ابھی زاویار کو جانتا نہیں تھا کہ اس کی سکیورٹی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔۔

مالا نواز کے سوال پر چپ رہی اور نواز کے سینے سے لگی رونے لگی تھی پاپا وہ آپ کا بدلہ مجھ سے لینے آیا ہے۔۔۔۔۔

مم۔۔جج۔۔۔مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ پلیز پاپا وہ ہچکیوں سمیت رونے لگی۔۔۔۔

ابھی تو وہ نہیں جانتی تھی جس کو وہ اپنا وہ دکھ درد ہمدرد سمجھ کر اپنا دکھ بتا رہی ہے وہ اس کو پانچ کروڑ کے بدلے اسے بیچ چکا ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا تم کہیں نہیں جاؤ گی وہ پیار کا ناٹک کرتے مالا سے کہنے لگا۔۔۔۔

اگر زاویار اسے لے گیا تو پھر کنگ مجھے مار دے گا اور پانچ کروڑ بھی میرے ہاتھ نہیں آئیں گے اور اس کا بیٹا عدیل نواز پریشان ہو گیا تھا ایک طرف پانچ کروڑ ایک طرف وہ زاویار اس مالا کے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے مالا سے بات شروع کی بیٹا وہ عدیل کو تو تم جانتی ہو

نا اس نے پیار سے مالا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مالا سے بولا۔۔۔۔۔

مالا نے سے نواز کی طرف دیکھا جی پاپا دو دفعہ ہی میری ملاقات ہوئی ہے لیکن

آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں کیا آپ اسے جانتے ہے۔۔۔۔

بیٹا عدیل کے والد میرے دوست ہیں تو انہوں نے آج تمہارا رشتہ مانگا ہے

اگر تم زاویار کے پاس نہیں جانا چاہتی تو جلدی جلدی سے تمہاری شادی

عدیل کے ساتھ ہی کروا دیتے ہیں۔۔۔

نہیں پاپا مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی پلیز پاپا میں تو عدیل کو بھی سہی سے

جانتی بھی نہیں۔۔۔۔

بیٹا میں عدیل کو کہہ دیتا ہوں کہ بس کل تمہارے ساتھ نکاح کرے گا یہ میرا

آخری فیصلہ ہے اور عدیل بہت اچھا لڑکا ہے میرے دوست کا بیٹا ہے نواز تو

بڑی شرافت سے مالا سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

نہیں پاپا وہ آنکھیں پھاڑے نواز کو دیکھنے لگے کہ اس کے باپ کو کیا ہو گیا تھا جو اتنی جلدی اس کی شادی کرنے لگا تھا اس نے توزاویار کے بارے میں بتا کر غلطی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کہہ دیا نا جاؤ یہاں سے وہ غصے سے بولے تھے وہ کسی بھی طرح مالا کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتے تھے وہ خود بہت پریشان تھے کہ اگر زاویار مالہ کو لے گیا تو کہیں کنگ اسے موت کے گھاٹ نا اتار دے یا شادی نہ کروائی تو اس کی موت پکی ہے اور انہیں پانچ کروڑ بھی مل رہے تھے تو مالا کے بدلے

۔۔۔

مالا روتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگی تھی وہ بچپن سے جانتی تھی اس کے باپ کو اس کی پرواہ نہیں ہے لیکن وہ ابھی تو اس کے ساتھ دیے سکتے تھے نا اس سے بچا سکتے تھے۔۔۔۔

نہیں مجھے خود ہی کچھ کرنا پڑے گا نہ مجھے زاویار سے شادی کرنی ہے نا عدیل سے میں گھر سے بھاگ جاتی ہوں جو خود ہی کہیں چلی جاؤں گی وہ کچھ سوچتے اپنا بیگ پیک کرنے لگی۔۔۔۔

وہ اپنے پیچھے ایک خط بھی لکھ آئی تھی کہ وہ یہ شہر چھوڑ کر جا رہی ہے ہم کچھ دن آزادی سے رہنا چاہتی ہے تو آپ مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کریں گا اور چوری چوری گھر سے نکل گئی۔۔۔۔

سر میم ابھی ایک بیگ پکڑے گھر سے نکلی ہے مونسٹر کے ایک آدمی کے مونسٹر کو خبر دی جو اس نے مالا کی رکھوالی کے لیے رکھا تھا۔۔۔۔ کیا مطلب کہا اسے اکیلا نہیں چھوڑنا میں ابھی آتا ہوں وہ جلدی سے اٹھتا باہر باگا تھا 10 منٹ بعد وہ مالا کے پاس تھا وہ جو بس سٹاپ پر گاڑی کا انتظار کر رہی تھی کسی نے پیچھے سے رومال ناک پر رکھا اور وہ اس کے باہوں میں جھول گئی۔۔۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نائلہ بہت دل سے ساری تیاریاں کر رہی تھی آخر اس کے بیٹے کی شادی تھی عین کی جانے کے بعد اب خوش ہوئی تھی لیکن عین کی کمی تو ہمیشہ سے محسوس ہونی تھی۔۔۔۔

بیٹا کل تمہاری مہندی ہے تم نے کوئی شاپنگ نہیں کی۔۔۔

نہیں ماما میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔

بیٹا یہ کیا بات ہوئی تمہاری شادی ہے۔۔۔۔

ماما جس سے میں کرنا چاہتا ہوں اس سے تو نہیں ہوئی نا۔۔۔۔

نائلہ نے بے بسی نظروں سے کایان کی طرف دیکھا بیٹا۔۔

پلیز ماما میں تھک گیا ہوں اور یہ مہندی وغیرہ کا فنکشن کا ڈرامہ کرنا ضروری نہیں ہے سادہ سا نکاح کر لیتے وہ بے دلی سے بولا۔۔۔

بیٹا تمہاری شادی دل سے نہیں ہو رہی لیکن اس لڑکی کا تو ارمان ہے نا اور پلیز اس لڑکی کی ذمہ داری میں کوئی کوتاہی مت کرنا اور مجھے شرمندہ مت کرنا اور نہ ہی میری پرورش پر کوئی سوال آنے دینا۔۔۔۔۔

ماما پلیز کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ میں آپ کو کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔

میرا پیارا بچہ نائلہ نے اس کا ماتھا چما تو وہ ادھر ہی نائلہ کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

صبح مالا کی آنکھ کھلی تو خود کو انجان کمرے میں پایا پہلے تو وہ غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن جب سب سمجھ میں آیا تو جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

یہ۔۔یہ۔۔۔میں کہاں آگئی میں تو رات کو جا رہی تھی افففف خدایا اس نے پورا کمرے میں دیکھا کوئی نہیں تھا وہ جلدی سے کمرے دروازے کی طرف بھاگ گئی لیکن دروازہ بند تھا وہ زور زور سے دروازہ بجانے لگی۔۔۔۔

کھ۔۔۔ کھولو کھولو کوئی ہے وہ زور سے چلانے لگیا ور باہر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تین لوگ ایول امان اور مونسٹر کی نظریں دروازے پر گئی تھی۔۔۔

لو جی اٹھ گئی ہماری بھابی امان نے شرارت سے کہا تو مونسٹر نے اسے گھورا

۔۔۔۔

ہاں تو گھور کیوں رہے ہو بھابھی ہی تو بولا ہے۔۔۔۔

زاویار اس کی بات کو اگنور کرتا اٹھ کر کمرے میں چلا گیا دروازے کھلنے کی آواز پر مالا نے سہم کا دروازے کی طرف دیکھا لکین زاویار کو اندر آتا دیکھ وہ سہم کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

زز۔۔و۔۔زاوی وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔

ڈارلنگ اٹھ گئی وہ قدم باقدم چلتا اس کے پاس آنے لگا ڈارلنگ تم کل رات کہاں بھاگ رہی تھی زاویار سرد لہجے میں مالا سے پوچھتا اسے خوفزدہ کر گیا

۔۔۔۔

مالا کا چہرہ پورا آنسوؤں کی وجہ سے بھیگا ہوا تھا۔۔

پ۔۔۔پلیز زاوع مجھ سے دور رہو۔۔۔۔۔

میں تمہارا زاوی نہیں ہوں میں زاویار ہاشم خان ہوں سمجھی وہ دھاڑا تھا جس کو تمہارے باپ نے صرف دولت کی خاطر مار دیا تھا اور مجھے بھی دولت کی ہی خاطر ذلیل کیا۔۔۔۔

یہ یہ۔۔۔۔۔غلط ہے میرے بابا نے نہیں مارا تایا اور تائی کو۔۔۔۔۔۔

ہاہا یو فولیش گرل۔۔۔۔۔۔بکواس بند کرو اپنی زاویار نے مالا کی گردن پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا کہ مالا کی آنکھیں باہر آنے کو تھیں وہ اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

میں تمہیں تمہارے باپ کے کیے کی سزا دوں گا ڈارلنگ اور خبردار تم نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی وہ اپنی سبز آنکھیں معصوم نیلی آنکھوں میں گاڑھتا ہوا بولا۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر میں ہمارا نکاح ہے چپ چاپ کر کے نکاح کر لینا اس کی گردن چھوڑیں وہ عام لہجے میں بولتا مالا کا سانس روک گیا وہ جو گہرے

سانس لے کر اپنا سانس ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ دوبارہ سے اٹک گیا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے زاویار کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

نہیں میں تم سے شادی نہیں کروں گی مانا کہ اس دن میری ماما نے غلط کیا تھا اور انہیں سزا بھی مل چکی ہیں لیکن میرے پاپا غلط نہیں تھے مجھے اس وقت صورتحال میں نظر آیا تھا وہی میں نے بھی سمجھا تھا وہ اپنے ضدی انداز میں بول کر زاویار کے غصے کو ہوا دے گئی۔۔۔

بات سنو مالا بے بی اگر تم نکاح نہیں کرنا چاہتی تو کوئی بات نہیں ویسے بھی تم اور تمہارا باپ تو مجھے زانی سمجھتے ہو نا تو کیوں نہ پھر ماضی دہرایا جائے وہ اس کی طرف قدم بڑھاتا مالا کو ساکن کر گیا۔۔۔

ن۔۔ننہ۔۔۔ نہیں پلیز زاویار پلیز وہ ہچکیوں سمیت رونے لگی تھی۔۔

کیوں ڈارلنگ ڈر لگ رہا ہے میں نے تمہاری ماں کے ساتھ کیا ویسے تمہارے ساتھ نہ کر لوں وہ اس کی تھوڑی کی خم کو چھو کر بول رہا تھا اور مالا کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔

نہیں نہیں پلیز مجھے گھر جانا ہے وہ اسے پیچھے دھکا دیتی کہنے لگی لیکن زاویار بغیر اس کی بات سنیں اس کی گردن پر جھک کر دانت گھاڑ گیا۔۔۔۔

اہھہہ۔۔۔۔۔ایک سسکی مالا کے منہ سے نکلی تھی اسے امید نہیں تھی کے زاویار اس کے ساتھ ایسا کرے گا۔۔۔۔

پلیز پلیز زاوی۔۔۔۔

نانا ڈارلنگ تم نے کیا سمجھا تھا تو میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

تم تو مجھ سے پیار کرتے تھے نا۔۔۔۔۔۔

بھالوں میں تم سے عشق کرتا ہوں لیکن تمہارے باپ کی وجہ سے تمہاری وجہ سے جو میں ذلیل ہوا ہوں بدنام ہوا ہوں اس کی قیمت اب تم اور تمہارا باپ کو چکانی پڑے گی ناوہ اس کا دوپٹہ اتارتے بیڈ پر پھینکتے ہوئے اس پر جھکا تھا کہ مالا زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔

پلیز پیچھے ہو وہ زاویار کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ کر پیچھے کرنے لگی۔۔۔

نکاح کے لیے راضی ہو تو بتا دو ورنہ نکل تو تم ساری زندگی ادھر سے نہیں نکل سکتی جب تک میں نا چاہوں وہ سنجیدہ لہجے میں بول کر مالا کا سانس سینے میں اٹکا گیا تھا۔۔۔۔

مم۔۔۔میں تیار ہوں پلیز میرے ساتھ ایسا نہیں کرو اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔۔۔

جب کے زاویار اس کی حالت دیکھتا پیچھے ہوا تھا 10 منٹ کے اندر اندر اپنے آپ کو تیار کر و ڈارلنگ کیونکہ بعد میں یہ زانی تمہیں نہیں چھوڑنے والا تمہاری ماں کی تو ناجائز طریقے سے عزت لوٹی تھی تمہاری میں جائز طریقے سے عزت لوٹوں گا وہ مالا کا کپکپاتا وجود کو اگنور کرتے اپنی کہہ کر چلا گیا جبکہ مالا وہاں ہی بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ایول کمرے میں داخل ہوئی مالا کسی لڑکی کو دیکھ جلدی سے اس کے پاس گئی۔۔۔

پلیز پلیز میری ہیلپ کریں مجھے یہاں سے نکالیں لیکن ایول تو خوبصورت نیلی نکھوں والی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو بے حد خوبصورت تھی کہاں مونسٹر کے ہاتھ لگ گئی تھی۔۔۔۔

آپ پلیز پلیز میری مدد کریں وہ اپنے آپ کو تکتے پا کر دوبارہ سے بولی ابھی ایول کچھ بولتی کہ پیچھے سے امان اور زاویار اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

مالا تو زاویار سے کافی خوفزدہ ہو چکی تھی اس نے جلدی سے ایول کا بازل پکڑ لیا جس سے ایول کے خوبصورت لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

مالا یہ میری بہن ہے حورین کاظمی اور یہ میرا بھائی امان ملک یہ تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے ڈارلنگ۔۔۔

جبکہ وہ بہن بھائی والی بات پر حیران ہوئی تھی تم یہ مت سوچو کہ یہ بہن بھائی کہاں سے آ گیا بس اتنا جان لو کہ یہ میرے لیے بہت اہم ہے۔۔۔

اور اس لیے تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے مالا نے بے بسی سے ایول کی طرف دیکھا جسے دیکھتی ایول اپنے کندھے اچکا گئی۔۔۔

مالا نے ایک نظر امان کا دیکھا امان نے جب مالا کو دیکھا تو وہ اسی کی طرف خود کو تکتے پا کر جلدی سے امان ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کمرے میں موجود ساری چیزوں کو دیکھنے کے علاوہ امان کے پاس اور کوئی کام نہیں اس کی حرکت سے مالا نے دانت کچکچائے۔۔۔۔

پھر کیا تھا زور زبردستی سے سہی مالا نواز خان سے کشمالا زاویار ہاشم خان بن چکی تھی وہ کیسے پوری زندگی زاویار کی نفرت کے ساتھ گزارے گی اس کے پاپا پریشان ہو رہے ہوں گے وہ کیوں گھر سے نکلی تھی وہ ابھی تک اس بات پر پچھتا رہی تھی لیکن اب پچھتا کب ٹائم گزر جائے۔۔۔۔

زاوی اور امان باہر چلے گئے تھے بس ایول ہی کمرے میں موجود تھی مالا دیکھو میں جانتی ہوں جس طریقے سے زاویار نے تم سے شادی کی ہے وہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے لیکن وہ تم سے بے حد پیار کرتا ہے اسے میں جانتی ہوں میں اس کے سارے رازوں سے واقف ہوں وہ تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔

میں اچھے سے جانتی ہوں اسے تم سے پیار ہے تم دوبارہ اپنے بچپن والا زاوی بنا سکتی ہو اور مجھے معاف کر دو کے میں تمہاری مدد نہیں کر سکی ورنہ مونسٹر میری جان لے لیتا ایول نے مسکرا کر مالا سے کہا لیکن مالا تو کسی اور ہی سوچو میں گم تھی۔۔۔۔

مالا تو بس زاویار کی باتوں میں الجھی تھی جو وہ جاتے جاتے کہہ کر گیا تھا کہ وہ کسی کام سے جا رہا ہے اس کے آنے سے پہلے چینج نہیں کرنا اور نا ہی سونا ہے میں نے جائز طریقے سے عزت لوٹنی ہے۔۔۔۔

ایول اس کے سامنے کتنی ہی باتیں کر کے چلی گئی تھی آج اسے بھی تو اپنے آن کی دلہن کے اوپر پہنچانا تھا۔۔۔۔۔

پیچھے مالا بھی زاویار سے ڈرتی ادھر ہی ٹیک لگا کر لیٹ گئی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

سر سر بی جی روم میں نہیں ہے ایک ملازم بھاگتا ہوا نواز کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب مالا کمرے میں نہیں ہے وہ جلدی سے ناشتہ کرتے ہوئے اٹھا ادھر ہی کہی ہو گی دوبارہ سے ڈھونڈو نواز پریشان ہوا تھا کہ مالا کہاں چلی گئی رات تک تو کمرے میں ہی تھی پورا گھر چھان مارا تھا لیکن مالا نہیں ملی تھی اس کا نمبر بھی بن جا رہا تھا۔۔۔۔

لیکن نواز کو مالا کے کمرے سے ایک خط ملا تھا جس میں وہ لکھا تھا کہ وہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہے نا وہ زاویار سے سے شادی کرنا چاہتی ہے اور نہ ہی عدیل سے اس لیے میرے گھر چھوڑ کے جا رہی ہے اور اپ مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کریں یہ خط پڑھتے نواز اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

نواز تو پریشان ہو گیا تھا کے وہ کنگ کو کیا جواب دے گا اگر کنگ نے اسے مار دیا تو اپنی زندگی کی خاطر دولت کی خاطر ہی اپنی بیٹی کو بھی دینے تک راضی ہو گیا لیکن اب وہ سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گیا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

سر آپ نے انفارمیشن نکلوانے کے لیے کہا تھا وہ مل گئی ہے وہ لڑکے کا نام عدیل گیلانی ہے۔۔۔۔

کیا عدیل گیلانی مطلب ایول اور مونسٹر جو ساتھ بیٹھے تھے عدیل گیلانی کا لفظ سنتے وہ سیدھے ہوئے تھے ایول جو ہم سوچ رہے تھے کہ یہ کنگ کا بیٹا تو نہیں

۔۔۔

مجھے نہیں پتا مونسٹر لیکن بس ایک بار ایک بار میں نے ہلکی سی کنگ کی ایک جھلک دیکھی تھی جب وہ بابا کو مارنے آیا تھا اس وقت میں کچھ کر نہیں سکی پھر وہ ایسا غائب ہوا کہ دوبارہ نہیں ملا اور اب پھر سے ہمارا سامنا ہوگا مونسٹر اس دفعہ میں اسے نہیں چھوڑوں گی ایول کی براؤن آنکھوں میں سرد مہری آئی تھی۔۔۔۔

زاویار تم جاؤ اندر ملا تمہارا انتظار کر رہی ہو گی ہماری کوئی پسند کی شادی نہیں ہوئی کے وہ میرا انتظار کر رہی ہو گی اور روایتی دلہن کی طرح وہ میرے بیڈ پر بیٹھی ہو گی۔۔۔۔

مونسٹر پلیز وہ بہت معصوم ہے اسے اتنی اذیت مت دینا کہ وہ ٹوٹ جائے غلطیاں ہو جاتی ہے انسان سے۔۔۔

ایول کی بات سنتے مونسٹر کی سبز آنکھیں چمکی تھی غلطیوں کے معافی ہوتی ہے ایول گناہوں کی نہیں زاویار یہ کہتا اٹھ کر کمرے میں چلا گیا جبکہ ایول گیلانی کے نام پر پھر اسے سوچنے لگی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

زاویار روم میں گیا وہاں بیڈ پر ہی مالا کو معصوموں کی طرح سویا دیکھا تو اس کے لب مسکرائے تھے کتنی معصوم لگتی ہو نا میرے بھالوں لیکن تم ایک مونسٹر کی قید میں آگئی ہو جو کہ بہت غلط ہوا تمہارے لیے۔۔۔۔

نظروں کی تپش تھی یا کچھ اور مالا کہ ایک دم سے آنکھ کھلی اور زاویار کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔

ارے میری ڈارلنگ تم تو میرے سارے خواب توڑ کر سو رہی ہو زاویار اس پر جھکتے ہوئے بولا تو مالا پیچھے کھسکی۔۔۔۔

ابھی تو تمہیں زانی کا مطلب بتانا ہے نہ ڈارلنگ وہ اس کے بالوں کی لٹ کان کے پیچھے کرتا کان پر اپنے دانت گھاڑ گیا جس سے مالا کی سسکی نکلی تھی۔۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز۔۔۔

لیکن زاویار نے اس کی سنے بغیر اسے اٹھایا چلو بھالو یہ کمرہ تمہارا نہیں ہے اپنے کمرے میں چلتے ہیں وہاں جا کر گولڈن نائٹ منائیں گے۔۔

نہیں نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔

کیوں نہیں جانا ہمارا نکاح ہو چکا ہے تو میرے ساتھ ہی رہو گی نا۔۔۔۔

مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا وہ اپنے خوف کو ایک سائیڈ پر رکھتی زور سے بولی جب کے زاویار نے اس کی ہمت کو داد دیتے ایک آئی آبرو اچکا کر اسے

دیکھا جیسا کہہ رہا ہو تو دوبارہ کہنا جب کہ مالا یہ بات کہہ کر اپنے لب اپنے دانتوں تلے چبانے لگی۔۔۔۔

زاویار نے اس کی کمر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے وہ کٹی ڈالی کی طرح اس کے سینے سے لگی تھی تمہیں تو میں کسی بھی حال میں نہیں چھوڑ سکتا تم صرف میری ہو بھالو چاہے تمہیں بدلہ لینے کے لیے شادی کی ہے لیکن تم میرے بچپن کا پیار ہو جس کا انتظار میں نے سات سالوں سے کیا ہے وہ دن آگیا ہے تو اب کیوں تمہیں جانے دوں۔۔۔۔

تم میرا جنون ہو مالا اور اگر ادھر سے بھاگنے کی کوشش کی تو یقین کرو میرے گارڈز اسی وقت تمہیں بھوکے کتوں کے آگے پھینک دیں گے۔۔۔

مالا تو اس کی ایسی باتیں سن کا کانپنے لگی تھی۔۔

پپ۔۔۔ پلیز زاوی کیا چاہتے ہو۔۔۔ اس کو دور کرتی کپکپاتے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

تمہیں چاہتا ہوں بھالو وہ مالا کو گہری نظروں سے دیکھتے بولا۔۔۔۔

وہی جو ایک شوہر نئی نویلی دلہن سے چاہتا ہے وہ یہ بولتا مالا کہ ہوش اڑ گیا تھا اسی بات سے مالا کا چہرہ لال ہوا تھا اس کی جان لبوں پر آئی تھی۔۔۔

زاویار تو اس کا لال چہرہ دیکھ کر مسکرا رہا تھا زاویار کی بھالو کتنی خوبصورت تھی

اسے آج پتہ چلا تھا شادی تو اس نے بدلہ کے لیے کی تھی لیکن اسے اپنے ارادے اب ٹوٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے لیکن وہ نواز کو تو کسی حالت میں معاف نہیں کرنے والا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ عورتوں پر ہاتھ اٹھانے والا مرد نہیں تھا وہ اپنے بھالو پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا لیکن جو مالا نے اس کے ساتھ کیا تھا اس پر یقین نہ کر کے اس کا یقین توڑا تھا اس کی سزا تو وہ اسے ضرور دے گا لیکن ہاتھ اٹھا کے نہیں اپنے طریقے سے۔۔۔

لیکن اگر کبھی اس نے اس سے دور جانے کی کوشش کی تو وہ اسے سزا ضرور دے سکتا تھا یہ بہت جلد ہونے والا تھا۔۔۔۔

وہ اسے پکڑتا ہے روم میں لے گیا اور وہ کھینچی اس کے ساتھ چلی گئی اور کمرے میں جا کر زاویار نے مالا کا ہاتھ چھوڑا جاؤ چینج کر لو وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔

مالا نے وارڈروب کھولی تو سامنے اپنے لیے اتنے ڈریسز دیکھ وہ حیران ہوئی تھی ہر چیز اس کے پسند کی تھی سپیشل پٹھانی فراک کو بہت پسند کرتی تھی بچپن سے وہ بھی لا کر رکھے تھے لیکن ابھی وہ ڈر رہی تھی وہ کیا پہنے ابھی وہ دیکھ رہی تھی کہ اپنے پیچھے زویار کی موجودگی محسوس کر کے وہ سانس روک گئی۔۔۔۔

اور آگے بڑھتا اس سے لال رنگ کا شارٹ فراک نکالتا اس نے پکڑا گیا پکڑو اور یہ پہنو اور وہ یہ روتی دھوتی نظر نہ آؤ مجھے وہ اس کے گال پر ہلکا سا دانتوں سے کٹ لگاتا ہے پیچھے ہوا ہے جس سے مالا کی سسکی نکلی۔۔۔۔
وہ جلدی سے فراک پکڑے باتھ روم بھاگی تھی اور زاویار نے مالا کی پشت جو سنجیدہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ باتھ روم سے باہر آئی تو زاویار کمرے میں موجود نہیں تھا وہ بھاگ کر صوفے پر کمبل لے کر لیٹ گئی اور آنکھیں موند کی وہ کبھی بھی زاویار کے ساتھ ایک بیڈ پر نہیں سو سکتی تھی۔۔۔۔

زاویار اس کے لیے کھانا لے کر آیا تو اسے صوفے پر لیٹے دیکھ اس کی آنکھیں لال ہوئی تھی یعنی کہ ابھی بھی اسے عزت لوٹنے والا سمجھ رہا تھا وہ سمجھ رہی تھی کہ اس کی اجازت کے بغیر اسے ہاتھ لگا لے گا وہ غصے سے کھانا ٹیبل پر رکھتے آگے بڑھا۔۔۔

مالا اٹھو پھر سے وہ غصہ ضبط کرتے تحمل سے بولا مگر وہ ویسے ہی لیٹی رہی

۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے بھالو تم جاگ رہی ہو چلو اگر نہیں بھی جاگ رہی تو میں اپنے طریقے سے جگا دیتا ہوں وہ اس سے پہلے کہ اس پر جھکتا مالا جٹ سے اٹھی تھی اسے جلدی سے اٹھتا دیکھ زاویار کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

بڑی جلدی اٹھ گئی مجھے اٹھانے تو دیتی نا۔۔

مالا حجل ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

مم۔۔ج۔۔۔مجھے وہاں نہیں سوناوہ آنکھوں میں ڈر لئے اس سے کہنے لگی۔۔۔

کیوں ابھی بھی ڈر ہے کہ میں تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں ہاتھ نہ لگادوں

وہ اس کا بازو دبوچتا بولا۔۔۔

نہیں نہیں میں نے ایسا نہیں کہاوہ جلدی سے ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔

چلو آؤ کھانا کھالو پھر مجھے کہی جانا بھی ہے مالا پھر ڈر کے مارے مزاحمت بھی نہیں کی تھی اسے ویسے بھی بھوج لگ رہی تھی۔۔۔۔

ایک ضروری کام ہے میرے آنے تک تم بیڈ پر ہی مجھے ملو یہ صوفہ مجھے نہیں کھیلنا آئی سمجھ۔۔۔

وہ ساتھ ساتھ اسے آرام سے کھانا کھلاتے ہوئے بولا وہ ڈر کے مارے چپ چاپ کھانا کھاتی رہی جب پیٹ بھر کر کھانا کھالیا تو وہ اسے ایک نظر دیکھتا چلا

گیا اسے ایول کے ساتھ کہیں جانا بھی تھا پیچھے مالا بیڈ پر دبک کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کایان کی مہندی کا فنکشن بھی ہو گیا تھا لیکن وہ خوش نہیں تھا جس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا وہ تو موجود ہی نہیں تھی نائلہ بھی اداس تھی لیکن اسے اپنے بیٹے کی شادی کرنی تھی وہ کب تک عین کا انتظار کرتے۔۔۔۔۔

سڑک پر ایک گاڑی تیز رفتار سے چل رہی تھی اندر بیٹھے دو انسان کے چہرے پر سفاکیت اور شیطانیت سے بھرپور تاثرات تھے۔۔۔

ایک گھر کے سامنے گاڑی رکی تھی ایول نے گھر کو دیکھا اس کی آنکھوں سے آگ نکلنے لگی تھی مونسٹر تم یہاں ہی رکو میں اپنا کام کر کے آتی ہوں۔۔۔۔

جلدی آنا ایول تمیں پتا ہے نا میری دلہن میرا گھر میں انتظار کر رہی ہے ایک سائیڈ مسکراہٹ سے وہ مونسٹر بے حد وجیحہ لگا تھا۔۔۔

ہاں ہاں پتہ فکر مت کرو بس پانچ منٹ کا کام ہے۔۔۔۔

وہ بلیک سوٹ پہنے فل ماسک لگائے جس سے بس اس کی براؤن آنکھیں نظر آرہی تھی ایول ایک کمرے میں پہنچ چکی تھی جہاں ایک لڑکی مہندی کی دلہن بنی بیٹھی بہت خوش تھی۔۔۔۔

اچانک سے کمرے کی لائٹ بند ہوئی تھی وہ لڑکی ڈر کے مارے ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔کون ہے۔۔۔وہ لڑکی ڈر کے مارے بولی تھی۔۔۔۔

گمنام ہے کوئی۔۔۔۔بدنام ہے کوئی۔۔۔۔کس کو خبر کون ہے وہ۔۔۔انجان ہے کوئی۔۔۔گمنام ہے کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آواز سن کے وہ لڑکی تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

اا۔۔۔ایول۔۔۔۔

ایول نے اپنا چاکو نکال کر اس لڑکی کے ہونٹوں پر رکھا تھا وہ لڑکی مہندی کے ڈریس میں سامنے کھڑی سفاک لڑکی کے سامنے کانپ رہی تھی تمہیں میری عشق سے ایول کے عشق سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو تو سامنے کھڑی موت نظر آ رہی تھی وہ اس کی باتیں سن ہی کب رہی تھی۔۔۔۔۔

میں تمہیں مار نہیں سکتی تم کیونکہ تم کوئی گنہگار نہیں ہو نا لیکن تم بے گناہ بھی نہیں ہو۔۔۔۔

میں میں نے کیا کیا ہے وہ لڑکی ہمت کرتی بولی تھی میں میں تو کا یا۔۔۔۔

اس لڑکی کا اتنا کہنا تھا کہ ایول نے ایک زوردار تھپڑ اسے مارا تھا کہ اس کا سر زور سے سامنے دیوار کے ساتھ لگا تھا وہ وہاں ہی گری تھی۔۔۔۔۔

سر سے خون نکلنے لگا تھا ایول نے اپنا چمکدار چاکو نکالا تھا اتنی چمک تھی اس چاکو اور چاکو کے اوپر لکھا بڑا سا ایول کہ کسی کو بھی خوف میں مبتلا کر دیتا تھا وہ لڑکی ایول کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ خوف سے آواز نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن نکال نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ آرام سے اس کے پاس بیٹھ کے اور اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا وہ لڑکی کے سر سے خون نکل رہا تھا تمہیں میرے عشق کو اپنی ہاتھوں کے لکیروں میں لکھنا

چاہا تھا نا تو ایسا کرتے ہیں جن ہاتھوں کے لکیروں میں میرا عشق ہے ان لکیروں کو مٹا دیتے ہیں وہ آہستہ آہستہ اس کے ہاتھوں کے لکیروں میں اپنا چاکو چلانے لگی تھی اس لڑکی کی ضبط سے چیخیں دب گئی تھی۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔ کچھ دیر بعد تم پر سکون ہو جاؤ گی اس کے ہاتھ خون سے بھر چکے تھے وہ ایک ایک کر کے اس کے ہاتھ پر چاکو چلاتے اس کا ہاتھ زخمی کر چکی تھی اور وہ لڑکی درد نا برداشت کرتے ہوئے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ تو بے ہوش ہو گئی ایول نے اپنی پاکٹ سے ایک ڈیوائس نکالی تھی جو کہ الیکٹرک شاٹ تھا ایول اسے بس تب ہی استعمال کرتے تھے جب کسی انسان کو زندگی اور موت کے بیچ لٹکانا ہو ورنہ وہ سیدھا اپنا تیز دار چاکو اس انسان کے دل پر وار کرتی تھی اور وہ انسان دوسرا لفظ بولنے سے قاصر ہو جاتا تھا۔۔۔۔

ایول نے پہلے اسے تھپڑ مار کر اسے ہوش میں لانا چاہا تھا اور وہ لڑکی ہوش میں آئی تھی وہ لڑکی اس ڈیوائس کو دیکھ کر خوفزدہ نظروں سے ایول کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

ایول نے بغیر اس کی نظروں کو دیکھے وہ ڈیوائس اس لڑکی کی گردن پر لگا دی تھی وہ لڑکی تڑپی تھی 10 سیکنڈ کے بعد اس لڑکی کا وجود ساکن ہوا تھا اور ایول مسکراتی اس کو چھوڑ کر اٹھی تھی۔۔۔۔

شکر کرو اور تمہیں میں نے مارا نہیں تم نے میرے عشق پر نظر رکھ کر برا کیا تھا اب تم جاؤ سیدھا کومے میں یا اوپر۔۔۔۔

وہ سیٹی مارتی جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی پیچھے اس نے لڑکی کا زندہ لاش وجود پڑا تھا۔۔۔۔

بڑی دیر کر دی وہ تمہیں پتہ بھی ہے مجھے جانا ہے اپنے بھالوں کو دیکھنے مونسٹر نے مصنوعی غصے سے ایول سے بولا تھا ایول اس کی بات اگنور کرتے گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔

مونسٹر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔

ایول تم نے اس کی خاطر اب تک دو بے گناہ لڑکیوں کو زندہ لاش بنایا ہیں تم اس کے پاس چلی کیوں نہیں جاتی۔۔۔

میں جاؤں گی اس کے پاس مونسٹر بہت جلد کیونکہ اگر وہ میرا نہیں ہے ناتو اس دنیا میں وہ کسی کا نہیں ہوگا یہ ایول کا وعدہ ہے۔۔۔

کب جاؤ گی لیکن ایول خاموشی کے ساتھ سیٹ کے ساتھ سر ٹکا گئی تھی مونسٹر سمجھ چکا تھا کہ وہ مزید بات نہیں کرے گی وہ بھی خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOO

اہہہ۔۔۔اب سکون کی نیند آئے گی مجھے ایول اپنا کام ختم کرتے سکون سے بیڈ پر آکر کایان کی تصویر کو اپنی آنکھوں میں بے پناہ محبت بسائے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

آن۔۔۔اہہہ۔۔۔کتنے ہی عرصے بعد اس نے اپنے آن کو پکارا تھا اور پھر ایول نے اپنے لب کایان کی تصویر پر رکھے تھے۔۔۔

آپ صرف میرے ہیں میں کہتی تھی نا آپ میرے ہیں اور کسی کا ہونے نہیں دوں گی اور آپ کو پتہ ہے میں اپنے وعدے کی کتنی پکی ہوں اب آپ کی شادی نہیں ہو گی تو اب آپ کی زندگی میں آپ کی عین کو واپس آجانا چاہیے نا آپ کو پانے کے لیے آپ کو حاصل کرنے کے لیے۔۔۔۔

اس کی باتوں میں جنون تھا کایان کو پانے کا۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر کایان کی تصویریں دیکھتے باتیں کرنے لگی تھی کتنی ہی دیر وہ کایان کی تصویروں سے باتیں کرتے کرتے سو گئی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

زاویار واپس آیا تو مالا کو بیڈ پر ہی سوئے دیکھ اس کے لبوں پر مسکراہٹ رہی تھی اس نے چینج کیا اور مالا کے ساتھ بیڈ پر جا کر لیٹ گیا اور مالا کے گرد حصار باندھ کر اس کے سنہری بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔۔

مائے بھالو۔۔۔مالا جو اس کے کھینچنے پر ہی اٹھ گئی تھی اس کے سینے سے لگتے وہ تھوڑا دور ہونے لگی۔۔

سو جاؤ بھالو کیوں مجھے آزما رہی ہوں اب تم مجھ سے دور ہوئی تو میں سب بھول جاؤں گا اور زانی بن کر دکھاؤں گا اور پھر تمہیں بھی سونے نہیں دوں گا بہتر ہے کہ مجھ سے دور مت ہو بھاگو اور نہ ہی تم بھاگ سکتی ہو اس کے گھمبیر لہجے سے مالا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی وہ جلدی سے اس کے سینے سے لگتے ہی آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے نا مالا میں اسے کبھی بھول نہیں سکتا تمہیں میں اس کی سزا دوں ضرور دوں گا لیکن اپنے طریقے سے وہ اسے دیکھتے دیکھتے وہ بھی اس کے گرد حصار باندھ کر آنکھیں موند گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اگلی صبح کایان والوں کے پاس لڑکی کی خبر مل چکی تھی نائلہ اور کایان تو پریشان ہو گئے تھے کہ اچانک سے کیا ہو گیا ہے پتہ کرنے پر سے معلوم ہوا

کہ الیکٹر شارٹ کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وہ قومے میں چلی گئی ہے کایان کی شادی وہیں رک گئی تھی اور نائلہ کے خواب چکنا چور ہوئے تھے کتنی خوش تھی وہ لیکن یہ قصہ بھی ایول کی وجہ سے تمام ہوا تھا۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

ایسے کیسے وہ بھاگ سکتی ہے نواز کنگ تو دھاڑ رہا تھا اور ساتھ بیٹھے عدیل کسی گہری سوچ میں تھا کہ اس کی مالا بھاگ گئی ہے کیا وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

نواز میری ہی غلطی ہے جو نواز تیری بیٹی سے شادی کرنے کا سوچا اسے اٹھوا لیتا تو آج وہ میرے بستر پر ہوتی عدیل بھی غصے سے بولا۔۔۔۔

نواز بھی پریشان تھا کہ کہیں کنگ اسے مار نہ دے کنگ میں آپ کا وفادار ہوں میں کیسے منع کر سکتا ہوں آپ کو۔۔۔۔

پتہ نہیں رات کو تو گھر ہی تھی پتہ نہیں چلا کہاں چلی گئی۔۔۔

تجھ پر یقین ہے نواز ورنہ اس وقت تیری لاش یہاں پڑی ہوتی۔۔۔۔۔

میرے بیٹے کو تیری بیٹی چاہیے جہاں سے مرضی لا کر دو ورنہ تو بھی مارا جائے گا اور تیری بیٹی کو تو ڈھونڈ ہی لے گے اس کا اتنا برا حال کریں گے تیری بیٹی کا جیسے تیری بیوی کا کیا تھا۔۔

نواز تھوک نگلتے ہاں میں سر ہلا کر چپ کر کے بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں مالا کو اور خود کو ستا رہا کہ مالا کا دھیان کیوں نہیں رکھا۔۔۔۔

عدیل غصے سے اٹھ کر باہر چلا گیا وہ پچھتا رہا اس نے مالا کو کیوں نہیں اپنے پاس رکھا اسے ڈھیل دی وہ ہاتھوں سے نکل گئی وہ غصے سے گاڑی چلاتا جا رہا تھا سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ نا سکا۔اور اس کی ٹکر دوسری گاڑی سے ہو گئی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

لاریب آج خاموش بیٹھی تھی ورنہ وہ تو سارے کمرے اور سٹاف کو سر پر اٹھائے رکھتی تھی سفیر جو لیٹ ہاسپٹل آیا تھا لاریب کو خاموش دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا میری فرینڈ کو اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

اینجل لاریب کی آواز میں نمی تھی۔۔۔

کیا ہوا فیری۔۔۔

مجھے نا بڈی کی یاد آرہی ہے مجھے بڈی چاہیے اس نے اپنی کالی آنکھیں اٹھا کر سفیر کو دیکھا تھا کالی آنکھوں میں موجود پانی میں سفیر کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

لاریب کے کپکپاتے لب سفیر کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے تھے لیکن وہ کیا سوچ رہا تھا اپنی ہی سوچ پر لعنت بھیج کر وہ لاریب کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

بڈی تو آج نہیں آسکتے تو کیوں نہ تم اپنے اینجل کے ساتھ کھیل لو۔۔۔

اوواؤ اینجل ہم ساتھ میں کھیلیں گے کیا وہ بچوں کی طرح چہکتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ہاں نہ چلو آؤ باہر چلتے ہیں گراؤنڈ میں۔۔۔

لاریب بھی اپنا جوتا پہنتے بچوں کی طرح اس کا ہاتھ پکڑتے باہر چلی گئی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کنگ عدیل سر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے کیا بکو اس ایکسیڈنٹ داڑھتا ہوا صوفے سے اٹھا تھا کون سے ہاسپٹل میں۔۔۔۔

آگے سے ایڈریس بتایا گیا تھا اور کنگ ہاسپٹل کے نکل گیا تھا آگے پیچھے کئی گاڑیاں نکلی تھی۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اینجل مجھے پیاس لگی ہے مجھے پانی پینا ہے وہ کھیل کھیل کر ایک بینچ پر بیٹھ گئے تھے وہ کبھی گیند کو پکڑنے لگتی تھی کبھی سفیر کے پیچھے بھاگ رہی تھی اب وہ

تھک گئے تھے سفیر نے اپنی پاکٹ چیک کی جس میں اس کا موبائل نہیں

تھا۔۔۔۔

فرینڈر کو میں اندر سے اپنا موبائل لے کر آتا ہوں سفیر نے اپنے سٹاف سے

لاریب کے لیے جوس منگوایا تھا جو کہ اب وہ مزے سے پی رہی تھی سفیر اندر

چلا گیا۔۔۔

ایک قدم کنگ نے گاڑی سے باہر رکھا تھا وہ جہاں جہاں چل رہا تھا وہاں کے

لوگوں میں خوف بڑھ رہا تھا اس کے خوفناک صورت دیکھتے لوگ کچھ بھی

کہنے سے قاصر تھے۔۔۔

لاریب نے پانی پیتے اٹھ کر ادھر ادھر گھومنا شروع کیا تھا لاریب کا چہرہ

دوسری طرف تھا۔۔۔

کنگ کی نظریں لاریب کی طرف پر اٹھی تھی اور وہاں ہی کھڑا اس لڑکی کو

دیکھتا رہا جو سب سے انجان ایک تتلی کے پیچھے بھاگ رہی تھی اس کے لمبے

کالے بال آج کھلے تھے جو ہواؤں کے ساتھ ساتھ لہرا رہے تھے۔۔۔۔

رانی کنگ کے منہ سے نکلا تھا وہی خوبصورتی کنگ کے چہرے پر کمینگی مسکراہٹ آئی تھی تم مجھے مل ہی گئی رانی کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں اور تم یہاں کو تم اب صرف میری رکھیل بن کے رہو گی بہت جلد میں تمہیں اپنے پاس لے جاؤں گا۔۔۔

سر اندر چلیں پیچھے ایک گارڈ نے اسے ہوش کی دنیا میں واپس لایا تھا وہ ایک نظر لاریب کو دیکھتا ہے آگے بڑھ گیا تب تک سفیر بھی اپنا موبائل لے کر آچکا تھا اینجل آپ کہاں چلے گئے تھے دیکھیں ناوہ تتلی مجھ سے پکڑی نہیں گئی وہ معصومیت سے بولی۔۔۔

میں یہی تھا چلو آؤ مجھے کہیں کسی کام سے جانا ہے تم ریسٹ کرو تھک گئی ہو گی۔۔۔

نہیں مجھے اور کھیلنا ہے میں نہی تھکی لاریب اپنے ہونٹوں کو گول شیپ میں بناتے بچوں کی طرح بولی۔۔۔

فرینڈ تم اپنے اینجل کی بات نہیں مانو گی کیا۔۔۔

مانو گی نا لیکن آپ مجھے پیزا کھلاؤ گے نا۔۔۔

او کے کھلا دوں گا۔۔۔۔

لاریب اپنی چھوٹی انگلی سفیر کے آگے کرتی ہے پنکی پر و مس کرنے لگی جیسے دیکھتے سفیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی او کے فرینڈ پنکی پر و مس پھر وہ اسے لے کے اندر چلا گیا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

صبح جب مالا کی آنکھ کھلی تو خود کو زاوی کے حصار میں دیکھ کر اس کے ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹانے لگی پیچھے ہٹو زاوی جب وہ اس کی گرفت سے نہیں نکل سکی تو مشکل سے زاوی کو بولا۔۔۔

سو نے بھی دو مالا کتنے عرصے بعد سکون کی نیند آئی ہے اور تم مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو۔۔۔۔

اور تم نے مجھے جو اپنے ساتھ سلایا ہوا ہے مجھے اٹھنا ہے واش روم میں جانا ہے۔۔۔

تو کیا ہوا اسلایا ہوا ہے تو شوہر ہوں تمہارا۔۔۔

ہاں زبردستی کے شوہر وہ دھیمے لہجے میں بولی لیکن زاویار اس کی آواز سن چکا تھا زبردستی کا ہی سہی تمہارا شوہر تو ہونا اور تم کبھی بھی اب مجھ سے الگ نہیں ہو سکتی اور تم تو مجھے بچپن سے جانتی ہو میں کتنا ہوں ضدی ہو۔۔۔۔

مالا نے غور سے زاویار کے ایک ایک نقش کو دیکھا تھا سات سال پہلے وہ پیارا تھا لیکن اب تو اس کی پرسنیلٹی میں اتنا چینج آگیا تھا کہ وہ بے حد خوبصورت لگتا تھا زاویار نے خود کو تکتے پایا تو اس کے مسکراہٹ گہری ہوئی اس نے جھک کر مالا کے لبوں پر لب رکھے تھے کہ مالا آنکھیں پھاڑے زاوی کو دیکھ رہی تھی اسے اس حرکت کو امید نہیں تھی۔۔۔

زاویار کو تو جیسے صدیوں بعد سکون ملا تھا وہ اپنے لبوں میں نرم پھول کے پتوں جیسے لب محسوس کیئے مدہوش ہو گیا تھا مالا نے مضبوطی سے زاوی کی شرٹ پکڑی تھی سانس کی قلت ہوئی تو مالا نے زاویار کے سینے پر مکے برسائے تھے۔۔۔۔۔

جس سے زاویار پیچھے ہوا تھا اور مالا گہرے گہرے سانس لینے لگی جب کے

زاویار کو مالا کی حالت مزہ دے رہی تھی۔۔۔

تم جنگلی انسان۔۔۔۔۔ابھی مالا کچھ کہتی کہ زاویار نے جھک کر اس کی گردن

میں دانت گاڑھے تھے جس سے وہ کرّاہ اٹھی تھی وہ درد سے چلائی لیکن

زاویار کو فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔

اتنے میں ہی تمہاری چیخیں نکل گئی مالا ابھی تو میں نے تمہاری ماں کی طرح

تمہیں نوچنا بھی ہے زانی ہونا میں زاویار کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی جسے

دیکھتے مالا نے خوف سے تھوک نگلا تھا۔۔۔

زاوی وہ میری غلطی نہیں تھی اس وقت حالات ایسا تھے کہ۔۔۔۔۔۔

ششششش مالا بے بی حالات جیسے بھی ہو تمہیں اپنے دوست پر یقین ہونا چاہیے

تھا لیکن مجھے سب سے زیادہ دکھ تمہاری وجہ سے ہوا تھا سب یقین نہ کرتے

تم کر لیتی میں پھر بھی زندہ رہ لیتا لیکن تم نے مجھ پر یقین نہ کر کے مجھے توڑ دیا

تھا۔۔۔۔۔

ابھی مالا کچھ کہتی کہ زاوی اسے چھوڑ اٹھ کر واش روم چلا گیا میں اپنے دوست اپنے زاوی کو واپس لے آؤں گی وہ باتھ روم کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

عدیل کو ہوش آ گیا تھا لیکن وہ اب بھی مالا کی وجہ سے پریشان تھا اسے بس مالا چاہیے تھی کنگ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مالا کو اس کے پاس ضرور لائے گا جیسے سنتا عدیل خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

امان کا آج دل بے قرار تھا وہ ایک دفعہ اپنی چندہ سے ملنا چاہتا تھا وہ تیار ہوتا چندا کے پاس چلا گیا ساتھ میں باڈی گارڈ لے جانا نہیں بولا تھا اسے مزہ آنے لگا تھا جب سب لوگ ڈرتے تھے۔۔۔

کنگنا میں کہہ رہا ہوں میں چندا کو لے کر جا رہا ہوں وہ میری ہے۔۔۔

ارے بابو چھوڑ میری بیٹی کو وہ تیری نہیں ہے ارجن پھر سے کوٹھے پر آدھمکا تھا۔۔۔۔

اور زبردستی چندہ کو لے جانے آیا تھا ساتھ میں اس کے بھی باڈی گارتھے گارڈز دیکھ کر لگتا تھا وہ بھی کسی بڑے آدمی کا بندہ ہے تبھی سب لوگ پسٹل دے کے وہاں جم کر کھڑے تھے۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ ارجن چھوڑو۔۔۔

میری مونا دیکھو میں تمہارا ارجن وہ اپنے دانت دکھاتا چندہ کو زہر لگا تھا۔۔۔

تم نے مونیکا کو پانچ سال پہلے مار دیا تھا وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی غصے سے بولی جب ارجن نے دوبارہ سے اس کی کلائی پکڑی دیکھتا ہوں تو کیسے نہیں جاتی چھوکری تیرا سودا کر آیا ہو میں بڑے سیٹھ سے جب سے انہوں نے تجھے اس کوٹھے پر دیکھا ہے تیرے حسن پر فدا ہو گئے ہیں۔۔۔۔

کنگنا تو یہ سنتی آگے بڑھی تھی یہ کوئی بکاؤ نہیں ہے۔۔۔

ہٹ بے کنگنا طوائفے بکاؤ ہی ہوتی ہے کنگنا کو دھکا دیتے چندہ کو زبردستی کھینچتا لے جانے لگا۔۔۔

اماں اماں بچاؤ۔۔۔۔

اور اندر آتے امان نے ارجن کے آخری الفاظ سنے تھے ارجن کو چندہ کا ہاتھ پکڑا امان کی رگیں تنی تھی اس نے اپنی پسٹل نکالتے ارجن کے ہاتھوں کے بلکل قریب فائر کیا تھا ارجن کے ہاتھ سے گولی تھوڑے فاصلے پر چھو کر گزری تھی چندا تو آنکھیں پھاڑے امان کو دیکھ رہی تھی چندا کا ہاتھ ابھی بھی ارجن کے ہاتھ میں تھا ارجن کو امان کے روپ دھار پر سنلٹی دیکھ ایک دفعہ ڈر گیا تھا۔۔۔۔۔

کون ہے بے تو ارجن ہمت کرتے بولا تھا۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑ چندہ کا امان غصے سے بولا۔۔۔

لے چندا تیرا تو ایک اور عاشق آگیا ارجن ہنستے ہوئے بولا تو جو کوئی بھی ہے یہ میری ہے اسے میں نے خریدا ہے تو کون ہوتا ہے مجھے روکنے والا۔۔۔۔

چندہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔۔۔

امان کو چندہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر غصہ ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا جن آنکھوں سے اسے عشق ہے ان آنکھوں میں آنسو دیکھ امان تڑپ گیا تھا

امان نے ایک گولی چلائی جو کہ ارجن کے ہاتھ کو چھو کر گزری تھی جس ہاتھ سے اسے چندہ کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

چندا کی ایک زوردار چیخ نکلی۔۔۔۔

ارجن نے کراہ کا چندہ کا ہاتھ چھوڑا تھا چندا نے حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں خون لگا تھا وہ ڈر کر پیچھے ہوئی کنگنا نے جلدی سے چندا کو تھاما۔۔۔ ورنہ وہ ڈر خوف سے ہی گر جاتی ہوں امان نے آگے بڑھ کر ارجن کو مارنا شروع کر کر دیا۔۔۔

تیری اتنی ہمت کہ تو میری چندا کو ہاتھ لگائے اور اسے لے کر جائے تیری اتنی ہمت امان کے تو ہاتھ ہی نہیں رک رہے تھے۔۔۔

چندا منہ پر ہاتھ رکھ کے ہچکیوں کو دبا رہی تھی جبکہ امان کے گارڈز ارجن کے گارڈ پر بندوں کے تانیں کھڑے تھے۔۔

بس کر دو بابو کنگنا نے امان کو روکا وہ مر جائے گا امان اس سے پہلے کے ارجن کو مار دیتا کنگنا کی آواز سے رکا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک دفعہ چندہ کی غیر ہوتی حالت دیکھی تھی پھر اس نے ارجن کو چھوڑ دیا ابھی تو تجھے چھوڑ دیا ہے آئندہ تو ادھر آیا تو تجھے نہیں چھوڑوں گا امان نے غراتے ہوئے کہا۔۔۔

ارجن اٹھ کر پیچھے ہوتے ہوئے ہونٹ اور نکلتے خون کو صاف کیا تھا اور ایک قہر بڑی نظر چندہ پر ڈالی تھی اور جانے لگا اور مڑ کر امان کو دیکھا یہ تو نے اچھا نہیں کیا چھوکرے تیرے کو چھوڑوں گا نہیں وہ امان کو دھمکی دیتا چلا گیا۔۔۔۔۔

امان چندہ کی طرف بڑھا چندہ آپ ٹھیک تو ہے نا لیکن چندہ تو خوف سے امان کو دیکھ رہی تھی امان کو محسوس ہوا تھا کہ چندہ اس اسے دیکھ کر ڈر رہی ہے

چندہ نے اس سے دھکہ دیا۔۔۔

اس سے پہلے کے امان کچھ کہتا چندا بھاگ کر کمرے میں بند ہوئی تھی کنگنا نے لب بیچے امان کو دیکھا۔۔۔

بابو تجھے کہا بھی ہے تو یہاں نہ آیا کر کیوں چندہ کو دکھ دینا چاہتے ہو سب۔۔۔

میں تو انہیں دکھ نہیں دینا چاہتا میں تو ان کے سارے دکھ سمٹ لینا چاہتا ہوں

امان نے اپنی نظریں بند دروازے پر رکھ کر کنگنا سے کہا۔۔۔

بابو تیرے کو یہاں سے کچھ نہیں ملنے والا ہے یہ طوائفوں کا اڈا ہے یہاں لوگ محبت نہیں جسم لینے آتے ہیں۔۔۔

لیکن مجھے تو چندہ کے جسم نہیں اس کی روح سے محبت ہے کنگنا نے اس پاگل لڑکے کو دیکھا جو ایک طوائف کے پیچھے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

امان چلتا ہوا چندہ کے کمرے میں گیا تھا کنگنا نے بھی آج نہیں روکا تھا وہ

دروازہ کھول کر اندر گیا جہاں چندہ اپنا خوبصورت چہرہ ہاتھ میں تھامے رو رہی

تھی قدم باقدم چلتا امان اس کے پاس گیا تھا اس کے پاس ہی بیٹھ کے نیچے بیٹھ

گیا۔۔۔

چندہ۔۔۔امان نے پکارا لیکن چندا نے اپنا سر گھٹنوں سے نہیں اٹھایا۔۔۔

چندا۔۔۔ادھر دیکھے چندہ نے اس کے غصے سے بھری آواز سنی تو ڈر کر اس

کی طرف دیکھا اسے اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھا وہ حیران ہوئی

تھی۔۔۔۔۔

بابو یہ تو نیچے کیوں بیٹھا ہے اوپر بیٹھ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اس کے

قدموں میں بیٹھا ہے۔۔۔۔

آپ مت روئے چندہ۔۔۔

بابو تو پہلے اوپر آ کے بیٹھ اور اس کی بات تو اگنور کرتی اسے کہنے لگی۔۔۔

امان اس کے قدموں سے اٹھ کر اس کے پاس بیٹھ گیا چندہ نے اسے دیکھا جو بلا کا خوبصورت تھا پتہ نہیں وہ کن چکروں میں پھنس گیا تھا اس نے سوچا اچھا لڑکا ہے وہ اس سے پیار سے سمجھائے گی کہ وہ یہاں نہ آیا کریں شریف لڑکے یہاں نہیں آتے۔۔۔۔

امان نے چندہ کو خاموش اپنے آپ کو تکتے پایا تو اس نے چندہ کو پکارا۔۔۔

کیا ہوا چندہ ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔

دیکھ بابو تو یہاں نہ آیا کر شریف لڑکے یہاں نہیں آتے اور طوائفیں کسی کے جسموں کی پیاس تو بجا سکتی ہے لیکن کسی کی محبت نہیں بن سکتی ایک ہچکی بھرتے چندہ نے امان کو کہا۔۔۔۔

چندہ آپ ایک دفعہ میرا ہاتھ تھام کر دیکھیں یقین کریں آپ کو ناامید نہیں کروں گا۔۔۔

بابو مجھے پیار محبت پر یقین نہیں رہا بھگوان نے کبھی میرے ساتھ اچھا نہیں کیا تو کن چکروں میں پڑ گیا ہے میں نہیں چاہتی تیری عزت میری وجہ سے خراب ہو۔۔۔۔۔

بدنام تو ہم پہلے سے ہے چندہ اور اگر کوئی آپ کو بری نظر سے دیکھ کر تو دکھائے میں اس کی آنکھیں نوچ لوں گا۔۔۔۔۔۔

چندہ نے اس کی بات پر کچھ نہیں کہا لیکن وہ سوچتی تھی کہ امان اس کی خوبصورتی کے پیچھے ہے کچھ دن بعد اس کا پھر سے دل بھر جائے گا اور پھر سے ایک اور کوئی اور جن اس کا دل توڑ جائے گا۔۔۔۔۔

میں آپ کا دل نہیں توڑوں گا چندا۔۔۔

چندا نے اپنی نیلی آنکھیں اٹھا کر امان کو دیکھا تھا اور امان کی آنکھوں میں دیکھتے ہی چندہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اسے لگا اور اگر وہ مزید اس کے کالی آنکھوں میں دیکھے گی تو اس کے سحر میں جکڑی جائے گی چندا نے جلدی سے نظریں جھکا دی۔۔۔۔۔

جسے دیکھتا امان مسکرایا تھا وہاں یہ پھول لے کر آیا ہوں اور آپ کے لیے امان نے پاکٹ سے پھول نکالا تھا جس کی کئی پتیاں اتر کر چندہ کے پاس گری تھی۔۔۔۔۔

چندہ نے نا چاہتے ہوئے بھی وہ پھول پکڑ لیا تھا اسے ایک نئے احساس سے امان روشناس کروا رہا تھا کیسا احساس تھا اتنا پاک کہ وہ طوائف ہوتے ہوئے بھی کوئی مرد اسے عزت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا اسے محبت کا تحفہ گلاب کا پھول دے رہا تھا۔۔۔۔۔

جب آپ میری محبت قبول کریں گے میں اس دن میں آپ کو ان گھنگروں کی جگہ آپ کے پاؤں میں پائل پہناؤں گا وہ اٹھ کر جانے لگا کہ ایک دفعہ پھر مڑا تھا۔۔۔

چندہ اب آپ کبھی بھی رقص نہیں کریں گی جس دن میں نے آپ کو رقص کرتا دیکھ لیا یقین کریں اسے دن آپ کو اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔

اور کوئی مجھے روک نہیں پائے گا وہ اپنی کالی آنکھوں کو چندہ کی نیلی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

چندہ کو غصہ آنے لگا تھا وہ اس پر روب جھاڑ رہا ہے ارے بابو میں تیری کوئی باندی نہیں ہوں جو تیری بات مانوں گی اسے بھی غصہ آگیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس سے نرم لہجے میں بات کر و اسے کوئی غلط امید دلائے۔۔۔
دیکھ لوں گا چندہ آپ کو بھی اگر مجھے رقص کرتی نظر آئی تو یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

پیچھے چندا نے ایک نظر پھول کو دیکھا اور اٹھ کر الماری میں رکھ دیا پہلا گلاب مرجھا گیا تھا لیکن اس خوشبو ابھی بھی چندہ کو اپنے بدن میں گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

بات وفاؤں کی ہوتی تو کبھی نا ہارتے۔۔۔۔۔

💔بات نصیب کی تھی کچھ کر نا سکے۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

مالا شیشے کے سامنے بلیو کلر کا شارٹ فراک پہنیں نم بال نیلی آنکھیں لئے خود کو دیکھ رہی تھی وہ کیسے یہاں سے بھاگے۔۔۔

بھاگے بھی یا نہیں یا وہ زاوی کو ٹھیک کریں اسے دوبارہ سے پہلے والا زاوی بنائیں اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے کیا نہیں ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کسی نے پیچھے اس کے اپنے حصار میں لیا تھا زاوی کے وجود سے اٹھتی پرفیوم کی مہک مالا کے ہواخواس معتعل کرنے لگی۔۔۔

زاوی نے اپنا سر مالا کے کندھے پر رکھا جس سے زاوی کی بیرڈ کی چھبن محسوس کرتے مالا نے اپنی آنکھیں بند کی تھی زاوی نے مالا کا رخ موڑا جو کہ آنکھیں بند کیے کھڑی تھیں۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتا اس کو لبوں کو قید کر گیا مالا اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی ساکن ماحول میں ایک محسوس طاری تھا لیکن زاوی تو اپنی محبت کی برسات کرنے میں مصروف تھا اور اس کی شدت بڑھنے لگی تھی مالا سے تو

کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا اس نے زاوی کی شرٹ نہ پکڑی ہوتی تو اب تک گر چکی ہوتی۔۔۔۔

سانس بند ہونے پر زاوی پیچھے ہوا تو مالا نے اسے غصے سے دیکھا اور گہرے گہرے سانس لینے لگی بہت پیاری لگ رہی ہے بھالو مالا کے چہرے کے سرخی نیلی آنکھیں زاوی کو بہت کچھ کرنے پر مجبور کر رہی تھی لیکن وہ ضبط سے کھڑا رہا۔۔۔۔

پتہ نہیں میں تمہارے باپ کے کیے کہ سزا تمہیں کیوں نہیں دے پا رہا میں سوچتا تھا کہ میں تم سے بدلہ لوگا لیکن تمہیں تڑپاؤں گا تبھی مجھے سکون ملے گا

مالا نے آنکھیں اٹھا کر زاوی کو دیکھا۔۔۔۔

لیکن جب سے تم میرے پاس ہو مجھے ویسے ہی سکون مل گیا ہے اور میں تمہیں تڑپانا چاہتا ہوں لیکن اپنے پیار میں وہ خمار آلود لہجے میں کہتا مالا کی ریڑھ کی ہڈی مجھ سے سناہٹ دوڑا گیا۔۔۔

مم۔۔۔ جنجج۔۔۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے وہ جلدی سے بولی۔۔

ہاں بھالو چلو کھانا کھانے چلتے ہیں باہر مالا کی ایول سے دوبارہ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی نیچے کھانا کھانے آئی تو ڈائنگ ٹیبل پر امان اور ایول بھی بیٹھے تھے۔۔۔

ایول مالا کی طرف دیکھتی مسکرائی تھی آؤ بیٹھو مالا۔۔۔ایول نے مسکرا کر کہا ۔۔۔۔۔

وہ آرام سے بیٹھ گئی اسے ایول بہت اچھی لگی تھی جبکہ امان کو تو وہ کھا جانے نظروں سے دیکھ رہی تھی امان دانت نکالتا اسے دیکھ رہا تھا ویسے مالا بھابھی آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں جیسے کھانے کی جگہ مجھے کھانے کا ارادہ ہو ۔۔۔

اس بات سے مالا بھی ہجل ہوتی جلدی سے نظر جھکا گئی زاوی نے امان کا گھورا۔۔۔

کیا میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا وہ منہ بناتا کھانا کھانے لگا ایول نے بھی مسکرا کر زاوی کو دیکھا جو کل سے بے حد خوش لگ رہا تھا اس کے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

نواز مجھے وہ لڑکی مل چکی ہے کل میں نے اسے ہاسپٹل میں دیکھا ہے مجھے وہ لڑکی چاہیے وہ آج بھی اتنی ہی خوبصورت جتنی پانچ سال پہلے تھی کنگ کی نظروں کے سامنے لاریب کا خوبصورت سراپہ گھوما تھا جیسے کنگ دیکھتا نشے میں ڈوبتا جا رہا تھا۔۔
کیا پتہ وہ وہاں کسی کے ساتھ آئی ہو۔۔۔
وہ جہاں کہیں بھی رہتی ہے مجھے وہ چاہیے میری رکھیل بنے گی میری رانی

۔۔۔

اور نواز تو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا بڈھا ہو گیا ہے لیکن اس لڑکی کی جان نہیں چھوڑنی۔۔۔

مالا کو اب کسی بھی طریقے سے نواز کو کال کرنی تھی اسے یہ بات پریشان کر رہی تھی کہ اس کا باپ اس کے لیے پریشاں ہو رہا ہو گا اس لیے وہ چاہتی تھی لیکن اسے زاوی کوئی موقع نہیں دے رہا تھا وہ اب زاوی سے ڈرتی نہیں تھی اسے پتہ تھا زاوی بدلے کی آگ میں کبھی بھی اس کی عزت نہیں نوچے گا۔۔۔۔

لیکن وہ کبھی کبھی اس کی بے رخی سے تنگ آجاتی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تو وہ کیسے زاوی سے اپنے کیے کی معافی مانگے۔۔۔۔

آج ایول نے کایان کو کال کرنی تھی وہ بھی اس کی عین بن کر زاویار نے بتایا تھا کہ عین کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ پانچ سال قومے میں رہی ہیں ابھی تین مہینے پہلے ہی وہ ہوش میں آئی ہے زاویار سب کچھ مالا سے چھپا گیا تھا وہ بیچاری بھی مان گئی تھی۔۔۔۔

کایان جو اپنے آفس میں بیٹھا تھا کسی کی کال آتے تھے اس نے موبائل اٹھایا نمبر دیکھ کر پہلے اس نے اگنور کرنا چاہا لیکن پھر اسے سوچ کے تحت وہ کال اٹھا گیا۔۔۔۔۔۔

آن آپ نے تو کہا تھا میں آپ کا بچہ ہوں آپ مجھے کبھی اپنے آپ سے دور نہیں کریں گے پھر آپ نے مجھے ڈھونڈا کیوں نہیں آپ جھوٹ کہتے تھے اب آپ کو میری ضرورت نہیں ہے عین تو فون اٹھاتے ہی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

اور کایان کو تو بس ایک لفظ سنائی دے رہا تھا۔۔۔۔ آن۔۔۔ آن۔۔۔۔ آن۔۔۔ وہ کئی لمحے کچھ بول ہی نہیں پایا اس کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا اس کے آفس میں سانس لینے تک کی آواز نہیں آ رہی تھی وہ ساکت بیٹھا اپنی عین کی آواز سن رہا تھا۔۔۔۔

عع۔۔۔ عین کئی لمحے گزرنے کے بعد اس نے عین کو پکارا تو دوسری طرف عین خاموش ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کایان کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر اس کی خوبصورت داڑھی میں جذب ہو رہے تھے دوسری طرف کایان کے منہ سے اپنے لیے لفظ عین سن کر عین کا دل زوروں سے دھڑکا تھا کتنی ہی دیر دونوں طرف خاموشی رہی۔۔۔۔

میرا بچہ میری عین کایان ہوش کی دنیا میں آتے ہی بولا۔۔۔

نہیں ہوں میں آپ کا بچہ سسکیوں کی آواز سے کایان کا دل بے چین ہوا تھا نہ جانے وہ کہاں تھی کہاں نہیں کس حال میں تھی جو اتنے سالوں بعد واپس آئی تھی۔۔۔

وہ تڑپ گیا تھا عین کی آنسو بھری آواز سن کر۔۔۔

عین تم کہاں ہو عین پلیز بتاؤ میں اپنی عین کو لینے آتا ہوں۔۔۔۔

نہیں مجھے واپس نہیں آنا آپ بہت برے ہیں آپ نے مجھے نہیں ڈھونڈا #

عین اپنے آن سے بات کر کے بالکل پہلے والی بچی بن گئی تھی۔۔۔

بتاؤ عین۔۔۔

نہیں بتاؤں گی کیوں پوچھ رہے ہیں جائے آپ کی بیوی کرن آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی اس نے جان بوجھ کر کرن کا نام لیا تھا۔۔۔

میں نے شادی نہیں کی عین میں نے نہیں کی میں بس تمہارا ہو۔۔۔۔۔ تم بس میرے پاس آؤ واپس آجاؤ پلیز۔۔۔

میں نہیں آؤں گی۔۔۔

میں لے آؤں گا اب کبھی دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔

آپ نے خود مجھے دور بھیجا تھا آپ برے ہیں۔۔۔

میں جانتا ہوں بس تم مجھے بتادو اتنے میں زاویار نے عین سے موبائل لے کر کایان تو گھر کا پتہ بتادیا تھا۔۔۔۔۔

جسے کایان سنتا جلدی گاڑی لے کر نکل پڑا تھا اس کا دل کر رہا تھا یہ 20 منٹ کا راستہ دو منٹ میں طے کر لے اپنی عین کو دیکھنا چاہتا تھا 20 منٹ کے بعد وہ ایک گھر کے سامنے پہنچ چکا تھا اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا وہ اپنی عین کو

پانچ سال بعد دیکھے گا کیسی ہو گی وہ اس کی آواز اس کی رونے کی آواز کایان کو بے چین کر رہی تھی۔۔۔۔

عین تم تیار ہو کایان کا سامنا کرنے کے لیے وہ آگیا ہے۔۔

ہاں میں اپنے آن سے ملنے کے لیے تیار ہوں جلد تم لوگوں کو اپنی شادی میں بلاؤں گی وہ ہنستے ہوئے امان اور زاویار سے کہنے لگی تو امان اور زاوی بھی مسکرا دیئے۔۔۔

مالا ساری بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ عین نے کس کو کال کر کے بلایا۔۔۔۔

اس نے اس گھر کے اندر قدم رکھا تھا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا وہ پانچ سال بعد اپنی عین کو دیکھے گا تھا ماما کتنی خوش ہوں گی جب میں اپنی عین کو گھر لے کر جاؤں گا۔۔۔

عین بھی کمرے سے باہر آئی تھی کایان نے اپنی سامنے کھڑی عین کو دیکھا اور عین نے اپنی نظریں اٹھا کر کایان کو دیکھا وقت تھم سا گیا تھا وہاں صرف لوگوں کے سانسوں کی آواز تھی بے حد خاموشی۔۔۔۔

کایان تو یک تک عین کو دیکھ رہا تھا کتنی خوبصورت ہو گئی تھی اس کی عین وہ بچی نہیں رہی تھی وہ بڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

عین نے جو کایان کا فیورٹ کلر بلیک پہنا تھا اسے پتہ تھا کایان اسے بلیک کلر میں دیکھے گا تو اس کا یہی ری ایکشن ہو گا۔۔۔۔۔

کایان کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے اور عین تو اپنے سامنے اپنے عشق کی آنکھوں سے آنسو نکلتا دیکھ بھاگ کر اس کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

کایان کا وجود تھما تھا وہ جہاں تھا وہاں ہی کھڑا رہا عین کا نرم و گلزار سراپا کایان کے جسم میں سنسناہٹ پیدا کر گیا۔۔۔

آن۔۔۔ عین نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر کایان کو دیکھا جس سے کایان کو ہوش آیا پھر اس نے زور سے اپنے بازو عین کے گرد باندھ دیے تھے ایسے جیسے وہ کبھی بھی اب اپنی عین کو دور نہیں جانے دے گا۔۔۔

امان اور زاویار خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے اور امان زاوی دونوں عین کو دیکھ کر سوچ رہے تھے کتنی بڑی ڈرامے باز ہیں ایسے جیسے پہلی دفعہ مل رہی ہے امان تو ایک تو گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

عین۔۔۔ میری جان۔۔۔

تم کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی ایک دفعہ مجھ سے پوچھتی مجھ سے شکایت کرتی لکین چھوڑ کر نہی جانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو عین۔۔۔

نہیں آن میں نے غلطی کی تھی اس رات نکل کر۔۔۔

کایان نے پھر سب کی طرف دھیان دیا تھا شکر ہے کایان آپ نے ہمارے طرف بھی دھیان دیا میں تو سمجھا تھا آپ دروازے سے ہی اپنی عین کو لے کے جائے گے امان نے اپنی پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔

زاویار نے ایک تھپڑ رسید کیا چپ بھی کر جایا کرو۔۔۔۔

عین یہ سب لوگ کون ہیں۔۔۔۔

میں بتاتا ہوں زاویار سنجیدہ لہجے بولا وہ سب ایک ہال میں بیٹھے تھے عین کا ایکسیڈنٹ میری گاڑی سے ہو گیا تھا بڑی مشکل سے اس کی جان بچی ہے۔۔۔۔

پانچ سال تک کومے میں رہی ہے یہ دو مہینے پہلے ہی کومے سے باہر آئی تھی اٹھتے ہی آپ کا نام لینا شروع کر دیا تھا لیکن اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی اس لیے ہم نے کال نہیں کرنے دی لیکن اب آپ کی عین بہتر ہو رہی ہے اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا تو آج کال کر دی۔۔۔۔

عین تو کایان کو والہانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی آخر اس کا عشق تھا عین کایان کے بازو کو زور سے پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔

مالا کو بھی عین کی کہانی سن کر دکھ ہوا تھا بہت بہت شکریہ تم لوگوں نے میری عین کا اتنا خیال رکھا ہے۔۔۔۔

نہیں کایان کاظمی عین ہماری بہنوں جیسی ہے اس کا خیال رکھنا ہم پر فرض ہے کافی دیر اور باتیں کرتے رہے پھر عین سب سے مل کر اپنے آن کے ساتھ چلی گئی جبکہ مالا پریشان ہو گئی تھی کہ اب وہ زاویہ کے ساتھ گھر میں اکیلے کیسے رہے گی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

گاڑی میں عین کایان کے ساتھ والی سیٹ پر اس کا بازو پکڑیں بیٹھی تھی۔۔۔

آن۔۔ عین نے پکارا تھا۔۔۔۔

جی میری جان۔۔۔۔

آن اب تو آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں نا عین کی آواز نم ہوئی تھی۔۔۔

کایان نے ایک جگہ گاڑی روکی اور عین کو کلائی سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

میں اب تم سے بے حد پیار کرتا ہوں عین تم نہیں جانتی یہ پانچ سال میں نے تمہارے بغیر کیسے گزارے ہیں تم نہیں جانتی۔۔۔

اس کا مطلب آن کو اس کی عین سے محبت ہو گئی ہے۔۔

کایان نے مسکرا کا سرہاں میں ہلایا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا لیکن تم نے گھر چھوڑ کر اچھا نہیں کیا تھا تمہاری وجہ سے ہم ایک دوسرے سے اتنے سال دور ہیں۔۔۔

تو آپ کرن سے شادی نہ کرتے نا۔۔۔

میں نے غصے میں تو کہہ دیا تھا لیکن تمہارے جانے کے بعد احساس ہوا تھا کہ تم میرے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ ضروری ہو۔۔۔

پانچ سال بعد عین اپنی حویلی میں قدم رکھنے لگی تھی لان میں ہی نائلہ پودوں کو پانی دے رہے تھے نائلہ کی آنکھوں میں چشمہ کا اضافہ ہو گیا تھا نائلہ نے پودوں کو پانی دیتے ہوئے نظر اٹھائی تھی پھر وہ ساقت رہ گئی تھی ان کے ہاتھ سے پانی کا پائپ نیچے گرا تھا۔۔۔

عین بھاگ کر نائلہ کے گلے لگی۔۔۔نائلہ نے ایک نظر کایان کو دیکھا جیسا کہہ رہی ہوں یہ جھوٹ تو نہیں لیکن کایان نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا پھر نائلہ نے عین کو مضبوطی سے اپنے آپ میں بھینچ دیا زور زور سے رونے لگی میری بچی میری عین میرا بچہ وہ عین کے ماتھے پر بار بار بوسہ دینے لگی۔۔۔۔۔

عین کو گلٹی فیل ہو رہا تھا کہ وہ سب کچھ جانتے بوجتے بھی اتنے سال دور رہی۔۔۔

تمہیں میری یاد نہیں آئی کہاں تھی تم کیسے تھی۔۔۔

آئی تھی ناخالہ میں کیا کرتی کومے میں تھی ایسے ہی اٹھ کر آجاتی وہ شراتی لہجے میں بولی۔۔۔۔

کومے میں یااللہ خیر میری بچی کو کیا ہوا تھا۔۔۔

کایان نے ساری بات نائلہ کو بتادی نائلہ نے عین کو اپنے سینے سے لگالیا اتنی چھوٹی سی عمر میں ان کی بچی نے اتنے دکھ جھیلے تھے۔۔۔۔

افف بس کردیں خالہ میں اب آگئی ہو۔۔۔

کایان اور نائلی بھی ہنس دیئے اس حویلی میں پھر سے رونق آگئی تھی عین کہ واپس آنے سے لگ رہا تھا جیسے حویلی کی دیواریں بھی خوش ہو گئی تھیں۔۔۔

میں بس اب جلدی سے تمہاری اور کایان کی شادی کروں گی نائلہ عین کو اپنے پاس بیٹھاتی ہوئی بولی۔۔۔

نہیں خالہ مجھے اب آن سے شادی نہیں کرنی یہ بوڑھے ہو گئے ہے۔۔۔۔

وہ ہنس کر کایان کو زبان چڑانے لگی۔۔

بتاتا ہوں میں تمہیں کون بوڑھا ہو گیا ہے کایان اٹھا عین کی طرف بڑھا عین نے کایان کو اپنے پاس آتا دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگنے لگی عین کی ہنسی اس کی کھلکھلاہٹیں پوری حویلی میں گونج رہی تھی اور نائلہ بیٹھی اپنی حویلی کی رونق کو دیکھ رہی تھی ابھی جلدی سے ان دونوں کی شادی کرنی تھی کایان اور عین بھی شادی کے لیے مان گئے تھے۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

کیا ہوا بھالو اکیلے کیوں پریشان بیٹھی ہو۔۔۔

بس وہ عین چلی گئی ہے میں گھر میں بور ہو رہی ہوں۔۔

تو چلو آؤ میں تمہاری بوریت دور کرتا ہوں زاوی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا مالا اسے الجھی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

زاویار کو دروازہ لاک کرتے دیکھ اس کی آنکھیں میں خوف کے سائے لہرانے لگے تھے۔۔۔

یہ ۔۔۔ یہ ۔۔۔ روم کیوں لاک کیوں کر رہے ہو کیا کرنے والے ہو تم وہ گھبراتے ہوئے مشکل سے بولی ۔۔۔۔

زاویار اس کی طرف قدم بڑھاتے اپنے شرٹ کے بٹن کھولنے لگا ۔۔۔

ی ۔۔۔ یہ ۔۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو میری طرف مت آؤ یہ تم بٹن کیوں کھول رہے ہو اور پیچھے کو کھسکتی صوفے سے جا لگی ۔۔۔

میں نے سوچا تمہاری بوریت دور کر دوں ۔۔۔۔

نہیں نہیں میں بور نہیں ہو رہی ہوں وہ اٹکتے ہوئے بولی ۔۔۔

لیکن اب میری نیت خراب ہو گئی ہے اس پر جھکتے اپنا چہرہ مزید اس کا قریب کر گیا ۔۔۔

مالا کو اس کی سانسیں اپنے چہرے پر پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی مالا نے زور سے آنکھیں میچ لیں زاویار اس کے تھوڑی کی زخم پر اپنے لب رکھ چکا تھا کہ مالا نے مزید زور سے اپنی آنکھیں بند کی ۔۔۔

آنکھیں کھولو بھالو وہ تنزیہ لہجے میں بولا لیکن مالا نے آنکھیں نہیں کھولی زاویار نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھسانے اس کا چہرہ اور مزیر قریب کر لیا۔۔۔۔

میں نے کہا آنکھیں کھولو اور تیز تار لہجے میں بولا تو مالا نے ڈر سے آنکھیں کھولی اسی وقت زاویار اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا مالا نے زور سے زاویار کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ لیا زاویار تو قطرہ قطرہ اس کے سانسیں پینے لگا تھا اور مالا زویار کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو مالا گہرے گہرے سانس لینے لگی کتنی میٹھی ہو تم بھالو وہ خمار آلودہ لہجے میں کہتے مالا کو مزید سرخ کر گیا وہ سر جھکا گئی لیکن اسے اپنے اوپر ابھی بھی زاویار کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر زاویار کو دیکھا زاوی کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے امید بھرے لہجے سے وہ زاویار سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

جس دن تم مجھے پیار سے مناؤ گی نا اس نے تمہیں معاف کر دوں گا سمجھ تو تم گئی ہو گی نا اور معنی خیزی سے بولتا مولا کی روح فنا کر گیا۔۔۔

ممم۔۔۔۔ میں کیسے وہ نظر جھکا گئی اور زاویار اسے دیکھتا جائے مسکرایا جیسے مرضی یہ تو مجھے اب نہیں پتہ پتا وہ پیچھے ہوتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

امان پھر سے چندہ کے پاس آیا تھا۔۔۔

اف بابو تو پھر آگیا تو کنگنا امان کو دیکھتے ہوئے بولی امان آج ساتھ میں گارڈز نہیں لایا تھا وہ تو لاریب کو لینے جا رہا تھا لیکن راستے میں اپنے محبت کا ٹھکانہ دیکھا تو اندر چلا گیا۔۔۔۔

میں تو بار بار آؤں گا جب تک چندہ میری نہیں ہو جاتی۔۔۔

بابو تو کیوں نہیں سمجھتا وہ ہندو ہے اور تو۔ مسلمان۔۔۔۔

پیار کب ذات مذہب دیکھتا ہے۔۔۔۔

تو اس رستے سے ہٹ جا بابو وہ تیری کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔

وہ میری ہو گی مجھے میرے اللہ پر پورا یقین ہے ایک دن وہ میری ضرور ہو گی امان کی اتنی یقین سے کہا تھا کہ ایک دفعہ تو کنگنا کو بھی چپکی لگ گئی۔۔۔۔

کنگنا کو چپ دیکھ کر وہ چندہ کے کمرے میں چلا گیا چندہ جو کمرے کی کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کر کے پیچھے مڑ کر دیکھا تو امان کو کھڑا پایا۔۔۔۔

چندا سوچوں میں گم امان کو دیکھتی جا رہی تھی کتنا خوبصورت ہے یہ لڑکا لیکن وہ کیوں اس کے پیچھے پڑ گیا تھا اسے تو کوئی بھی لڑکی مل جاتی پھر میں ہی کیوں

۔۔۔

امان نے چندا کو خود کو تکتے دیکھا تو مسکرا دیا امان کے لبوں کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں بھی مسکرائی تھی جسے دیکھتے چندہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی اور امان کو اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھیں دکھا کر گھورنے لگی۔۔۔۔

چندہ کو ڈر تھا کہ وہ پھر سے اس کی آنکھوں کے سحر میں جکڑی جائے گی پھر سے ایک دفعہ محبت کرنے لگی لیکن وہ یہ نہیں چاہتی تھی وہ تو اب محبت سے

نفرت کرنے لگی تھی وہ سمجھتی تھی کہ ساری دنیا کے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

چندہ امان نے محبت بھرے لیے میں اسے پکارا۔۔۔

چندہ چلتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی بابو تو اپنا وقت ضائع کرنے یہاں آجاتا تیرے کو کوئی اور کام نہیں کیا وہ ذرا غصے سے بولی۔۔۔

نہیں آپ کو دیکھنے کے علاوہ اب لگتا ہے مجھے اور کوئی کام نہیں ہے وہ اس کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

چندہ اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔

کیا میں آپ کو جی بھر کے دیکھ سکتا ہوں امان نے جیسے التجا کی۔۔۔۔

چندہ نے نظر اٹھا کر امان کو دیکھا تھا لوگ تو اس کا جسم مانگنے آتے تھے اور یہ عشق کا کون سا مقام تھا جو صرف مجھے دیکھنے آتا ہے۔۔۔

امان چندہ کو اپنی نظروں سے اپنا دل میں اتار رہا تھا۔۔۔

ا۔ مم۔۔۔۔امان بس کرو دیکھنا چندہ امان کا نام ٹکروں میں لیتی امان کو بلانے لگی اور امان کا ہاتھ اپنے دل پر گیا۔۔۔۔۔

چندہ نے اپنی خوبصورت آواز سے امان کا پہلی دفعہ نام لیا تھا امان کو لگا وہ ہواؤں میں اڑ رہا ہے آپ نے میرا نام لیا یقین کریں مجھے میرا نام کبھی اتنا پیارا نہیں لگا جتنا اب لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

چندا کو امان کی دیوانگی دیکھ کر ڈر لگ رہا تھا لیکن وہ کیا کرتی وہ نصیب کی کالی تھی وہ اپنے نصیب کی کالک شہزادے کے نصیب میں نہیں لکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

تم میری جان چھوڑ دو امان۔۔۔۔

یہ کبھی نہیں ہو سکتا چندا۔۔۔۔

میں یہاں بہت خوش ہوں میں تمھارے ساتھ کہی نہیں جا سکتی۔۔۔

میں آپ کو لے جاؤں گا۔۔۔۔

تو کیا تم میرے لیے اپنا مذہب تبدیل کر لو گے۔۔۔۔

نہیں چندہ میں آپ کے لیے اپنا مذہب تبدیل نہیں کروں گا آپ کریں گی

۔۔۔

میں کیوں کروں گی وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیونکہ آپ جس مقام پر ہیں وہ آپ کے بھگوان نے آپ کو پہنچایا ہے اور میں جس مقام پر ہو وہ میرے خدا نے مجھے پہنچایا ہے۔۔۔۔

تو مجھے بتائیے پھر کس کا مقام اونچا ہے میرا یا آپ کا جب کہ چندہ تو اس بات سے چپ ہو گئی تھی وہ ٹھیک ہے تو کہہ رہا تھا کہ اس کا مقام اس کے اعلی درجے کے مقام پر تھا وہ کیوں اپنا خدا چھوڑتا۔۔۔۔

چندا میرے رب نے مجھے بہت عزت دی ہے اور وہی عزتوں کا مالک ہے جسے چاہتے ہیں عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے آپ آہستہ آہستہ سمجھ جائیں گی اور یہ میں آپ کے لیے پھول لے کر آیا تھا۔۔۔

امان اپنے جیب سے لال گلاب نکالتا چندا کو پکڑا گیا جسے چندہ نے بغیر کسی تاثر کے پکڑ لیا۔۔۔

شکریہ قبول کرنے کے لیے پر آونگا بہت جلد ملنے امان چندہ کو ایک نظر دیکھ کر کہتا چلا گیا۔۔۔

تو کیا اگر میں امان کے رب سے اپنی عزت مانگتی ہوں تو میری عزت خراب ہونے سے بچ جاتی امان پہلی سوچ چندا کے دماغ میں ڈال گیا تھا جس نے آہستہ آہستہ جڑ سے درخت بن جانا تھا لیکن اس میں وقت لگنا تھا۔۔۔۔

چندر نے اٹھ کر لال گلاب الماری میں رکھا تھا وہاں پہلے گلاب رکھے تھے جو امان دے کر گیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اینجل اینجل مجھے نہیں پتہ مجھے سٹوری سننی ہے لاریب ضد کرتی اینجل سے کہنے لگی وہ تو کب سے اسے کہہ رہا تھا کہ سو جاؤ لیکن وہ سٹوری کی ضد کر رہی تھی تھک ہار کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

ایک تھا شہزادہ اور ایک تھی فیری دونوں ہی ایک دوسرے سے انجان تھے

پھر ایک دن شہزادہ اپنی بہن کے ساتھ سیر کرنے گیا وہاں پر اسے وہ فیری

نظر آئی۔۔۔۔

پھر وہاں پر فیری کی طبیعت خراب ہو گئی جسے دیکھتے شہزادہ نے اس کی مدد کی

اس فیری کو دیکھتے ہی شہزادے کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ اپنے ہی گن میں کہانی

سنا رہا تھا۔۔۔

وہ فیری بے حد معصوم اور پیاری تھی پھر وہ فیری اس کے پاس سے چلی گئی

پھر وہ شہزادے کو وہ فیری کافی دنوں تک یاد آتی رہی پھر ایک دن وہ پھر

دوبارہ سے اپنے شہزادے کے پاس آئی ابھی وہ کچھ اور کہتا ہے کہ اس نے

لاریب کی طرف دیکھا جو سو چکی تھی۔۔۔۔۔

لاریب کو بچوں کی طرح سوئے دیکھ کر سفیر کے چہرے پر مسکراہٹ رہے

تھے کتنی معصوم ہو تم پتہ نہیں تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے جو تم ایسی ہو گئی

ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کے بال اس کے چہرے سے ہٹانے لگا اس سے پہلے کہ اٹھ کر جاتا سفیر نے اپنا موبائل نکال کر تین سے چار لاریب کے سوئے ہوئے کی تصویریں لے لی ابھی وہ تصویر دیکھ رہا تھا کہ اپنے پیچھے امان کی آواز آئی۔۔۔۔

ہیلو سفیر امان کی آواز سن تو اس کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا وہ خود بھی گر بڑا گیا۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر سفیر آپ گھبرا کیوں گے۔۔۔۔

وہ اچانک سے آپ آ گئے تھے اسی لئے وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولا امان کی نظریں سوئی ہوئی لاریب پر گئی تو اس نے اسے سفیر کو دیکھا۔۔۔

وہ سٹوری سنتے سنتے سو گئی۔۔۔

میں تو اسے لینے آیا تھا امان سفیر کو کہنے لگا۔۔۔۔۔

تو آپ لے جائیں سفیر نے مسکراتے ہوئے کہا امان نے ہاسپٹل کے کاروائی مکمل کی اور پھر وہ لاریب کی طرف بڑھتا اپنے بازو میں اٹھاتا گھر کی طرف نکل گیا۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

بیٹا تم دونوں نے اپنی زندگی کے بارے میں کیا سوچا ہے نائلہ نے کایان اور عین پوچھنے لگی۔۔۔

ماما میں تو تیار ہوں آپ عین سے پوچھ لیں عین معصوم بچوں کی طرح سر جھکا لیا خالہ آپ جب چاہیں جیسے چاہے مجھے کوئی اعتراض نہی ہے۔۔۔

عین نے شرما کر کہا کانوں میں لگے ایر فونز سے یہ بات سنتے مونسٹر کی ہنسی چھوٹ گئی تھی تمھارے عمارہ اس دنیا میں کوئی معصوم ہے ہی نہیں توبہ توبہ

۔۔۔

نائلہ تو دونوں کا جواب سن کر خوش ہوگئی تھی چلیں پھر ایک ہفتے بعد تم دونوں کی دھوم دھام سے شادی کروں گی۔۔۔

عین تو شرما کر اندر بھاگ گی ُپھر نائلہ کے گھر ایک دفعہ پھر سے شادی کی تیاری شروع تھی لیکن اس دفعہ نائلہ بھی خوش تھی اور کایان بھی اور اس

دفعہ کوئی بھی کایان کی دلہن کو نہیں مارے گا سمجھ تو گئے ہوں آپ لوگ بھی

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

زاویار گھر واپس آیا تو اس کی شرٹ پر خون ہی خون لگا تھا شکر تھا کہ مالا کمرے میں تھی وہ آج پھر سے کسی کا قتل کر کے آیا تھا اب سے اسے ایول کا کام بھی سنبھالنا تھا ابھی نہیں چاہتا تھا کہ مالا اسے ایسے دیکھ کر ڈر جائیں اسی لیے وہ سیدھا دوسرے کمرے میں گیا اور چینج کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

زاویار کمرے میں گیا مالا کو کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا پایا وہ سارے گھر چیک کر چکی تھی لیکن اسے کہیں بھی موبائل نظر نہیں آیا نہ ہی کوئی ایسی چیز جس سے وہ اپنے پاپا سے رابطہ کر سکے۔۔۔

زاویار کمرے میں آیا تو بغیر مالا کو دیکھیں ہی بیڈ پر لیٹ گیا مولا نے کمرے میں کسی کی موجودگی محسوس کی تو پلٹ کر پیچھے دیکھا چونکی تھی۔۔۔

زاویار ایسے ہی لیٹ گیا اسے آج پھر سے کسی نے طعنہ دیا تھا کہ وہ زانی ہے جسے سنتا ہے وہ غصے میں آ کر اس کا قتل کر آیا تھا ابھی بھی اپنا ماضی سوچ کر اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مالا تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر ڈر گئی تھی نہ جانے کیا ہوا تھا مالا نے کمرے سے باہر جانا ہی ضروری سمجھا اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی زاویار کی آواز نے اس کے قدم جکڑے۔۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔

مالا نے ڈر کے پیچھے دیکھا زاویار کو اپنی طرف قدم بڑھاتے دیکھ مالا اپنے قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔

تمہارے باپ نے میرے ماتھے پر زانی کا کالنک لگایا ہے وہ ساری زندگی کبھی بھی نہیں مٹ سکتا وہ اپنی سبز آنکھیں مالا کی آنکھوں میں گاڑھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

میں۔۔۔میں پاپا کی طرف سے سوری کرتی ہوں وہ اسے کھینچتا دیوار کے ساتھ لگا کر اس پر جھکا۔۔۔۔

معافی سے کام نہیں چلے گا بھالو جب تک اپنے ہاتھوں سے تمہارے باپ کو سزا نہیں دوں گا نا مجھے سکون نہیں آئے گا وہ یہ سب کہتے مالا کا سکون غارت کر گیا۔۔۔

جاؤ یہاں سے وہ بے رخی سے کہتے منہ موڑ گیا اور دوبارہ سے بیڈ پر جا کر لیٹ گیا مالا تو اس کی بے روحی کی وجہ سے اور اپنے زاوی کو تکلیف میں دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے۔۔۔۔۔

وہ چپ کر کے کمرے سے باہر چلی گئی زاوی نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور دوبارہ سے آنکھیں موند گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

لاریب نیند سے اٹھی تو خود کو اپنے کمرے میں پایا وہ ادھر ادھر اپنے اینجل کو دیکھنے لگی اتنے میں امان بھی کھانے کی ٹرے لے کر آچکا تھا۔۔۔

بڈی۔۔۔پہلے تو وہ خوشی سے چہکتی بیڈ سے چھلانگ لگا کر امان کا ساتھ لپٹ گئی۔۔۔۔

بڈی کی پرنسز کیسی ہے۔۔۔۔

آئی ایم فائن بڈی۔۔۔

بڈی۔۔۔پھر کچھ اچانک یاد آنے پر وہ امان سے الگ ہوئی بڈی اینجل کہاں ہے وہ بچوں کی طرح پورے کمرے میں ادھر ادھر دیکھنے لگی جبکہ اینجل کے نام پر امان کے چہرے پر پریشانی کے آسار نمودار ہوئے اسے پتہ تھا اب لاریب ضد کریں گی اینجل کے پاس جانے کی لاریب کافی کلوز ہو گئی تھی سفیر سے اس بات کا امان نے باخوبی اندازہ لگا گیا تھا۔۔۔۔

پرنسس اب تم اپنے گھر آگئی ہو اپنے بڈی کے پاس نا تو اینجل سے بعد میں ملیں گے چلو پہلے کھانا کھالو۔۔۔

نہیں نہیں وہ دو قدم پیچھے ہوتے چلائی مجھے اینجل چاہیے مجھے اینجل چاہیے وہ چلاتی بیڈ پر جا کر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھ گئی۔۔۔

میری گڑیا ادھر دیکھوں میری طرف امان پیار بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

مجھے اینجل چاہیے ان کے ہاتھ سے کھانا ہے۔۔۔

امان نے گہرا سانس بھر کر فضا میں سپرد کیا اسے جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔

میری گڑیا میری شہزادی تمھارا بڈی میں تمہارے اینجل کو ہمیشہ ہمیشہ سے تمہارے پاس لے آئے گا تمھیں اپنے بڈی پر بھروسہ ہے نہ امان نے پیار سے لاریب کا پھلا پھلا چہرہ ہاتھوں میں کے ہر گویا ہوا۔۔۔

لیکن بڈی مجھے ابھی اینجل چاہیے وہ تو مجھے کوئی سٹوری سنا رہے تھے نا تو میں سو گئی مجھے وہ سٹوری سننی ہے پہلے اینجل چاہیے ورنہ میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔۔۔

امان نے لب بھینچ کر لاریب کو دیکھا وہ اینجل کے ملنے کے بعد زیادہ ہی ضدی ہو گئی تھی۔۔۔

اگر کوئی اور چیز ہوتی تو وہ اپنی گڑیا کو اسی ٹائم لا دیتا لیکن سفیر ایک جیتا جاگتا انسان تھا خیر یہ کام بھی ان کے لیے مشکل نہیں تھا امان اپنی بہنی کے لیے کسی کو بھی لا سکتا تھا۔۔۔

اچھا میری گڑیا پنکی پرامس کرتا ہوں میں تم سے تمہاری عین آپی کی شادی کے بعد تمہیں تمہارے اینجل کے پاس چھوڑ آؤں گا امان محبت سے لاریب کے گال پر لب رکھتا ہوا بولا۔۔۔

ہے ے ے۔۔ عین آپی کی شادی وہ دلہن بنے گی کیا پیاری سی دلہن کب وہ تو اینجل والی بات کو بھولے اب عین کی شادی کے بارے میں امان سے جاننے لگی تھی۔۔۔

بڑی پھر آپ میری لیے نئے نئے ڈریس لیں گے نہ مجھے سنڈریلا والی فروک پہنی ہے۔۔۔۔

میری گڑیا بڑی آپ کے لیے سنڈریلا سے بھی زیادہ اچھی ڈریس کے کر دے گا۔۔۔۔

بڈی آپ بہت اچھے ہے لاریب امان کے گلے اپنے بازو حائل کرتی بولی۔۔۔

امان نے تو شکر کیا کے وہ اینجل والی بات کو بھول گئی امان ساتھ ساتھ اسے کھانا کھلاتا جارہا تھا۔۔۔

چلو آؤ گڑیا تمہیں میں تمہارے زاوی بھائی کی پرنسز سے ملادوں۔۔۔

پرنسز بڈی پرنسز صرف میں ہو اینجل کہتے ہے میری لاریب پرنسس ہے لاریب کے چھوٹے سے دماغ میں ایک دفع پر اپنے اینجل کا خیال آیا تھا۔۔۔

بیشک اس میں کوئی شک نہی میری گڑیا پرنسس ہی ہے۔۔۔۔

امان لاریب کو باتوں میں لگا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر لاؤنج میں لے آیا۔۔۔مالا جو لاؤنج میں بیٹھی مووی دیکھ رہی تھی امان کے ساتھ پیاری سی بچی کو دیکھ کر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی جیسے پوچھ رہی ہو یہ کون ہے۔۔۔۔

بڈی یہ کون ہے لاریب نے اپنی کالی آنکھوں سے خوبصورت لڑکی کو دیکھتے کہا۔۔۔

بڑی کی جان۔۔۔۔۔یہ تمہارے زاوی بھائی کی پرنسز ہے یہ زاوی کے پاس ہی رہی گی اب ہمیشہ کے لیے اور تمھاری بھابی ہے تم مالا آپی بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔۔

بڑی کتنی پیاری ہے مالا آپی۔۔۔۔

لاریب اپنا ہاتھ اماں کے ہاتھ سے چھڑواتی جا کر مالا کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر بچوں کی طرح مالا کے گال کھینچنے زور زور سے کھینچنے لگی جس سے مالا کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔

مالا تو اسے بچوں کی طرح باتیں کرتے دیکھ پریشان سی ہوئی۔۔۔۔۔

بھابھی یہ میری بہن ہے لاریب۔۔۔

اماں لیکن یہ ایسے بچوں کی طرح ریکٹ کیوں کر رہی ہے۔۔۔

بڑی مالا آپی کو بولیں میں بچی نہی ہو لاریب بڑی ہو گئی ہے۔۔۔

میرا بچا تم بڑی ہو گئی آپ کی مالا آپی نے تو آپ کو پیار سے بچی بولا۔۔۔

امان کی آنکھیں سرخ انگارہ ہوگئی تھی بھابی میں بعد میں بتاؤں گا مالا بھی امان کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر چپ کر گئی مزید کچھ نہ پوچھا پھر وہ لاریب کے ساتھ باتوں میں بزی ہوگئی تھی لاریب اسے اپنے اینجل کے بارے میں بتانے لگی تھی جسے سنتا امان بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوگیا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

مجھے نہیں پتہ میر تم آرہے ہو میری شادی پر ورنہ میں تم لوگوں سے ناراض ہوجاؤں گی تم سب کو آنا ہوگا ضرور۔۔۔۔

ایول۔۔۔

ششش۔۔۔ایول نہیں ہوں میں معصوم سی عین ہوں اپنے آن کی عین۔۔۔

اوئے ہوئے بڑا پیار آرہا ہے اپنے آن پر موبائل کی دوسری طرف سے میر عین کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں تو تم بھی تو اپنی بیوی سے پیار کرتے ہو تو کیا میں اپنے آن۔سے پیار نہیں کر سکتی۔۔۔

میری بیوی تو میری محبت ہے میری جان کا تکڑا میری پیارے پیارے بچوں کی خوبصورت سی مما میر سلطان محبت پاش نظروں سے انمول عرشمان شاہ میرب شاہ کو محبت بھری نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔

اوہو بوڑھے ہو گئے ہو لیکن جوانی نہی گئی ابھی تک ایول نے تنگ کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔

بوڑھا ہو گا تمھارا آن مجھ میں اتنی ہمت ابھی بھی ہے 43 بچے اور پیدا کر سکتا ہو بس کیا کرو تمھاری بھابھی سے سنبھالے نہی جاتے میر سلطان بہت ہی بے باکی سے گویا ہوا تھا انمول نے میر کی بات سن کر اس سے موبائل چھین لیا جو بے شرمو کی طرح بولا جا رہا تھا۔۔۔

ہاہاہاعین کا زوردار قہقہہ گونجا تھا جسے سن کر انمول نے خفگی سے میر کو گھورا۔۔۔

اچھا پھر تم نے شادی میں ضرور آنا ہے اور زین زویا ماہی اور ساحل کو بھی لے کر آنا ہے۔۔۔۔

عین تم فکر نہ کرو میری بہن کی شادی ہو اور میں نہ آؤں یہ کیسے ہو سکتا ہے میں ضرور آؤں گی۔۔۔

ہائے شکریہ پیاری بھابھی جان۔۔۔

تمھیں تمھاری محبت مبارک ہو عین۔۔۔

شکریہ انمول چلو اب آن آرہے ہیں میں بعد میں بات کرتی ہوں اور تم لوگوں نے ضرور آنا ہے۔۔۔۔

اوکے بابا آجائیں گے عین نے خوشی سے کال کاٹ دی اب وہ اپنے آن کو اپنا محرم بنانے کے لئے دن گن رہی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

آج پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر امان چندہ سے ملنے آیا تھا وہ جب تک روز چندا کو دیکھ نا لیتا اسے سکون نہیں آتا تھا کنگنا تو اس لڑکے کو سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی لیکن وہ مانتا ہی نہیں تھا کنگنا نے بھی اب امان کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا کہ اس سے چندہ اب خود ہی ٹھیک کرے گی۔۔۔

امان چندہ کے کمرے میں گیا جہاں وہ خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

چندہ۔۔۔امان نے بہت پیار سے چندہ کو پکارا تھا وہ امان کی آواز کو اگنور کر گئی تھی وہ پھر سے آگیا تھا چندہ کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ پر آگیا تھا چندہ زمین پر ہی بیٹھی اپنے ماضی کو سوچ رہی تھی کتنی خوش تھی وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ لیکن کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ کہاں آگئی تھی کچھ بھی تو نہی بچا تھا اس کے پاس نہ ماں باپ تھے نہ اس کی عزت تھی کچھ بھی نہی تھا۔۔۔۔
چندہ کے اگنور کرنے پر امان کے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھی امان سے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے چندہ کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔
چندہ۔۔۔امان نے چندہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن چندا نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا جسے دیکھتا امان اپنے خوبصورت لب بھینچ گیا۔۔۔

چندہ اپنے ماضی سے باہر آئی تھی پھر ہوش کی دنیا میں آتے ہی اس نے اپنا سامنے بیٹھے مغرور شہزادے کو دیکھا تھا وہ اس کی جانب اپنی خوبصورت کالی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا چندا کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

تو یہاں پر سے آگیا ہے چندا نے اس کے چہرے سے نظریں چراتے ہوئے کہا وہ کیسے اتنی جلدی پھر ایک مرد پر بھروسہ کر سکتی تھی وہ بھی ایک مسلم پر دونوں کے مذہب میں تو زمین آسمان کا فرق تھا پہلے بھی تو اس نے یقین کیا تھا مرد پر بدلے میں اسے کیا ملا تھا صرف رسوائی صرف دھوکہ جب اپنے مذہب کا بندہ اسے دھوکا دے سکتا ہے پر امان بھی تو دے سکتا تھا اسی ڈر سے وہ امان سے دور دور بھاگنے لگی تھی ورنہ اس کا دل شدت سے کر رہا تھا بدنامی کا کالنک اپنے ماتھے سے ہٹا کر کسی کی عزت بن جائے وہ تو ایک طوائف تھی اس کے منہ سے عزت لفظ اچھا نہی لگتا تھا اپنی ہی سوچوں پر چندہ مسکرائی تھی۔۔۔

امان اس کے تنزیہ مسکراتے ہوئے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

چندا اٹھ کر چلتی بیڈ پر جا بیٹھی امان بھی ایک ٹرانس کی کیفیت میں چلتا چندہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

چندہ نہ جانے وہ کون سا پل ہو گا جب آپ مجھے ایسی نظروں سے نہیں دیکھیں گی کہ مجھے اپنے مرد ہونے پر افسوس ہو۔۔۔

امان یہ کہتا چندہ کا وجود ایک پل کو شل کر گیا تھا چندہ کے آنکھوں سے ایک باغی آنسو نکل کر اس کے گالوں پر لڑیوں کی صورت بہا تھا۔۔۔

اے سکون قلب۔۔۔

میری روح من۔۔۔

کاش کہ مجھے چند جادوئی لمحات۔۔۔

میسر آئیں جہاں میں تمہیں۔۔۔

جی سکوں تم سے اپنی محبت۔۔۔

کا برملا اعتراف کر سکوں۔۔۔

جہاں تم چاہ کے بھی میری۔۔۔

محبت سے مکر نہ سکو۔۔۔

جہاں سے تمہیں میری آنکھوں میں۔۔۔

اپنا آپ دیکھنے کو ملے۔۔۔

مجھے سکون درکار ہو۔۔۔

ایسا سکون جس میں میرے ماتھے۔۔۔

پر تمہارے ہونٹوں کا لمس ہو۔۔۔

تاکہ میں ماضی کا دکھ بول کر۔۔۔

زندگی کو قریب سے جیت سکو۔۔۔

امان ایک ٹرانس کفیت میں یہ سب کہتے چندا کے وجود کو ساکت کرنے کا سبب بنا تھا کیا کوئی اس قدر بھی اسے چاہ سکتا ہے لیکن کیوں وہ تو ایک طوائف تھی پھر کیوں۔۔۔ وہ تو اتنا خوبصورت تھا کہ کسی بھی لڑکی چاہتا تو اپنا بنا سکتا تھا۔۔۔

پھر میں ہی کیوں۔۔۔

امان چندہ کی آنکھوں میں اٹھتے سوال کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

چندا کو لگا امان کی مسکراہٹ اور دیکھیں گی تو اپنا دل دوبارہ سے مرد ذات پر ہار بیٹھے گی۔۔۔

آپ سوچ رہی ہیں کہ آپ ہی کیوں کوئی اور لڑکی کیوں نہیں تو چندہ میں خود نہیں جانتا کیوں لیکن آپ کو دیکھ کر ایک عجیب سی کشش محسوس ہوتی ہے جیسے آپ سے پیار کرنا میرے اللہ نے جیسے کسی مقصد کے لیے کروایا ہے ایسے لگتا ہے میرا اور آپ کا بہت گہرا رشتہ ہے لیکن نہ جانے کیوں آپ نون مسلم ہو کر بھی میرے دل میں جگہ بنا گئی ہیں اس میں بھی میرے رب کی کوئی مثلیت ہو گی۔۔۔۔

میں اپنے اللہ سے مانگوں گا آپ کو.....

میرے اللہ نے آپ کی محبت میرے دل میں ڈالی ہے تو میرے اللہ آپ کو میرے نصیب میں بھی لکھ دے گا انشاللہ۔۔۔

کیا امان تمہارا خدا سب کچھ کر سکتا ہے چندا نے کھوئے کھوئے انداز میں پوچھا۔۔۔

ہاں سب کچھ کر سکتا ہے میرا اللہ میرا اللہ چاہے تو اس وقت آپ کے دل میں میری محبت ڈال سکتا ہے لیکن شاید ابھی میری محبت کا امتحان ہے اور میں اس امتحان میں ضرور پاس ہوں گا۔۔۔۔

اتنا یقین ہے اپنے خدا پر۔۔۔

بے حد یقین ہے وہ جو ہمارے حضرت یونس کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھ سکتے ہے وہ حضرت یوسف کو ایک قیدی سے مصر کا بادشاہ بنا سکتے ہے وہ کچھ بھی کر سکتے ہے۔۔۔۔

یہ کون ہے سب وہ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

امان نے مسکرا کا چندہ کو دیکھا جب اپ مسلمان ہوں گی نا دل سے اسلام قبول کریں گی میرے خدا کو اپنا خدا مانے گی چندہ تو ان سب کے بارے میں میں آپ کو خود بتاؤں گا۔۔۔

تمہیں کیوں لگتا ہے میں تمہارے لیے مسلمان ہوں گی۔۔۔

کیونکہ مجھے اپنے آپ اپنی محبت پر یقین ہے اور جب آپ مسلمان ہوں گے نا تو میں آپ کا نام نور الہدہ رکھوں گا یعنی ہدایت کی روشنی اور میں آپ کو نور بلایا کروں گا امان کی نور امان کی آنکھوں کا نور امان چندہ ہوا اپنی دل کی کیفیت اپنی دل کی باتیں بیان کرنے لگا اس نے مستقبل بھی سوچ لیا تھا۔۔۔

چندہ کو لگا تھا کہ یہ اب مزید سنا تو امان کا خدا واقعی اس کے دل میں امان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔۔۔

جاؤ بابو یہاں سے جاؤ وہ نہ جانے کسی خوف کے تحت اسے بس جانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

کیا آپ میرے ساتھ ایک دن بس ایک دن میرے ساتھ میرے گھر چلیں گی میں آپ کو اپنے گھر والوں سے ملوانا چاہتا ہوں۔۔۔

چندا نے عجیب نظروں سے امان کو دیکھا بابو تو پاگل ہو گیا ہے کیوں اپنی عزت کا نہیں سوچتا۔۔۔

میں آپ کے علاوہ اب کبھی کسی کو نہیں سوچنا چاہتا اور کل میں آؤں گا اور آپ کو لے کر جاؤں گا اور میرا وعدہ ہے آپ سے شام کو واپس چھوڑ جاؤں گا۔۔۔

چندا اس کے دیے گئے وعدے پر خاموش ہو گئی تھی امان نے چندا کو ایک پھول پکڑایا اور ایک نظر دیکھتا چلا گیا اور چندہ پھول کو پکڑتی مسکرائی تھی اور بیڈ سے اٹھتی الماری میں پھول رکھ چکی تھی۔۔۔

کیا میں کبھی ہدایت کا نور۔۔۔ مطلب اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا امان کا اپنے خدا پر یقین سچا تھا امان کا خدا چندا کے دل میں ایک ہلکی سی امان کی محبت کی ضرب لگا چکا تھا جس سے دونوں انجان تھے۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

کمرے میں بیٹھا وہ شخص جانے کب سے اپنے موبائل میں معصوم سی پری پیکر کی تصویریں نکال کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہو گیا تمہارے ساتھ جو تم ایسے ہو گئی ہو کتنی معصوم ہو نا تم بالکل معصوم سی گڑیا دل کرتا ہے تمھیں پر سے اپنے پاس لے آؤ دل کر رہا ہے رتمھارے ہونٹوں کا لمس پر سے اپنے ہونٹوں پر محسوس کرو کتنی خوبصورت ہو تم جیسے خدا نے بہت خوبصورتی سے تراشا ہے تمھیں کتنے ہی لمحے سفیر شاہ لاریب کی تصویریں دیکھ کر خیالوں میں اسے مخاطب کراجا رہا تھا اسے اپنے کمرے میں آنے والی مخلوق کا بھی پتہ نہ چلا جو ہمیشہ اس کا باندھا چھوڑ دیتی تھی یقینا یہ والا باندھا بھی چھوڑے گی۔۔۔۔

بھیا یہ تو وہ سمندر والی لڑکی ہے نا حبا نے سفیر کے ہاتھوں سے موبائل چھین کر معصوم سی لاریب کی تصویریں دیکھنے لگی۔۔۔۔

سفیر ہڑبڑا گیا وہ پہلے بھی تو اس کی شکایت امی سے لگا چکی تھی۔۔۔۔

حبا میری جان آرام سے بولو پورے محلے والوں کو بتانے کا ارادہ ہے کیا تمھارا۔۔۔۔

اوہو نہی بھیا۔ حبا اپنے ماتھے پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔

آپ نے سمندر آپی کی تصویر کیوں لی ہے اپنے موبائل میں حبا معصومیت سے بولی۔۔۔

یہ تو بس ایسے ہی ایک تصویر لے لی ماما کو نہیں بتانا حبا میری جان ورنہ بھیا آپ کو پر گھمانے نہی لے کر جائے گے۔۔۔۔

میں تو بتاونگی ماما کو بھیا چپکے چپکے سمندر آپی کی تصویریں دیکھ رہے تھے۔۔۔

حبا خبردار اگر ماما کو بتایا تو میں بات نہی کرونگا پر نہ باہر گھمانے لے کر جاونگا۔۔۔

اچھا بھیا نہی بتانی نہ ماما کو حبا منہ سے ڈیزائن بناتے ہوئے بولی لیکن مجھے کیا ملے گا ماما کو نہ بتانے کے بدلے۔۔۔۔

کیا کھانا ہے تمہیں سفیر ایک گہرا سانس بھر کر رہ گیا اسے پتہ تھا اگر اپنی چھوٹی سی لالچی بہن کو کچھ نہ کھلایا بھروسہ کچھ نہی تھا اس کا جا کر بھانڈا پھوڑ دیتی۔۔۔۔

مجھے پیزا کھانا ہے بھیا حبا چہکتے ہوئے بولی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے لیکن ماما سے کچھ مت کہنا۔۔۔

اتنا نہ ڈرے بھیا میں ماما کو کچھ نہی بولو نگی کے آپ چپکے چپکے سمندر والی آپی کو بھابھی بنانے کی تیاری کر رہے ہیں حبا سفیر کے گال پر کس کرتے بھاگ گئی۔۔۔

بھابھی سفیر کے لبوں پر گہری مسکراہٹ سی رینگ گئی سفیر ایک بار پر پری پیکر کو جی بھر کے دیکھنے کے لیے موبائل کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ہم ہاسپٹل میں اس لڑکی کی ساری انفارمیشن نکلوانے گئے تھے لیکن وہاں اس نام کی کوئی لڑکی نہیں ملی ہم نے بہت کوشش کی کنگ کے ملازموں نے ڈرتے ڈرتے کہا بڈھے کا کیا بھروسہ تھا نہیں بھی مار ہی دیتا۔۔۔

حرام خوروں تم لوگ کس چیز کے پیسے لیتے ہو مجھ سے مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی حال میں اسے ڈھونڈو اس شہر کا چپا چپہ چھان مار و اسے میرے پاس

لے کر آؤ ورنہ تم لوگوں کے سینے میں گولیاں اتارنے میں وقت نہی لگاؤنگا۔۔۔۔

تم دوبارہ میرے ہاتھ سے نہیں نکل سکتی رانی تمہیں میرے پاس آنا ہی ہوگا میری پیاس بجھانے آہہ۔۔۔ کیا بدن ہے تمھارا کنگ کا خوفناک چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا تمہیں کسی بھی حال میں ڈھونڈ لوگا تم میری ہو بس تمھیں میری بستر کی زینت بننا ہے کنگ خباثت سے کہتا ہسنے لگا۔۔۔

کایان اور عین دونوں شادی کی شاپنگ کرنے گئے تھے عین کو تو کوئی لہنگا پسند نہیں آرہا تھا۔۔۔

آن آپ نے ان پانچ سالوں میں ابھی تک شادی کیوں نہیں کی عین نے کایان کے معصوم سے پر کشش چہرے کو دیکھ کر ایک سوال داغا تھا۔۔۔

کایان کا ایک دفعہ تو دل کیا شنا والی بات چھپادے لیکن بعد میں پتہ چلتا تو عین کو دکھ ہوتا۔۔۔

عین میری شادی ہونے والی تھی لیکن پتہ نہیں کیسے ثنا کو شارٹ سرکٹ کی وجہ سے کرنٹ لگ گیا جس کی وجہ سے وہ مفلوج ہو گئی اور ہماری شادی نہیں ہو پائی۔۔۔۔

آن یہ تو بہت برا ہوا اس بیچاری کے ساتھ ساری دنیا کی معصومت چہرے پر سجا کر عین نے کہا۔۔۔

اگر اسے کچھ نہ ہوتا تو آپ اس سے شادی کر لیتے۔۔۔

ہاں کر لیتا کیونکہ تم میرے پاس نہیں تھی اور ماما کی بھی خواہش تھی کے میں شادی کر لو۔۔۔۔

شکر ہے پھر میں نے اسے مار دیا عین دل ہی دل میں کہنے لگی یعنی اچھا ہوا نا آپ کی اس سے شادی نہیں ہوئی ورنہ میں واپس آتی تو کہاں جاتی عین کا یان کا بازو پکڑ کر کہا۔۔۔۔

اب تم مل گئی ہو نا مجھے اب کسی کی ضرورت نہیں ہے مجھے صرف آن کی عین اور عین کا آن دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے کافی ہے کایان محبت بھرے لہجے میں بولتا عین کے گال پر لب رکھ گیا۔۔۔

عین اپنے سفید چہرے پر کایان کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے گالوں پر شرم کی سرخی گھلی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں پورا مال گھوم رہے تھے تھک ہار کر عین کو بلڈ ریڈ کلر کا لہنگہ پسند آیا تھا اور کایان کے بلیک شیروانی لی تھی اور باقی مہندی اور ولیمے کا ڈریس بھی لے لیا تھا اب وہ گھر کے نکل گئے تھے خوشیاں ایک دفعہ پھر سے ان کی زندگیوں میں آگئی تھی۔۔۔۔

تھک ہار کر وہ گھر کے آگئے تھے عین تو خوشی سے اپنی ساری شاپنگ نائلہ کو دکھا رہی تھی نائلہ اپنے بچوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی کتنے خوش لگ رہے تھے دونوں ساتھ پرفیکٹ جوڑی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے جب کایان کا موبائل بجا تھا کایان نے کال اٹینڈ کی اگلے طرف سے کال کرنے والے بندے کی بات سننا کایان کے چہرے پر پریشانی بھرے تاثرات نمودار ہوئے تھے اپنے تاثرات کو چھپاتا کال بند کر گیا لیکن عین نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تھا وہ سمجھ گئی تھی کایان پریشان سا ہے۔۔۔

ماما میں جا رہا ہو مجھے کچھ ضروری کام کے وہ ان دونوں کو ایک ضروری کام کا کہ کر چلا گیا عین کی نظروں نے دور تک کایان کی پشت کو دیکھا تھا کیونکہ وہ کایان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا مجھے کایان اپنے آفیسر ز کے سامنے کھڑا پوچھنے لگا۔۔۔

اے ایس پی کایان تمھیں ابھی جانا ہے کنگ کا سمگلنگ کا ٹرک جا رہا ہے کراچی سے خبریوں نے ہمیں خبر دی ہے تمہیں اسے روکنا ہے اور اس کے آدمی کو پکڑ کر لے کر آنا ہے کسی بھی حال میں گو اٹ۔۔۔

جی سر آپ فکر نہ کریں یہ کام ہو جائے گا۔۔۔

اوکے فاسٹ۔۔۔۔ساری ٹیم کو جلدی سے تیار کرو کایان جلدی سے

سلیوٹ کرتے ہیں وہاں سے چلا گیا۔۔۔

____

کایان کے جانے کے بعد ہی عین نے زاویار کو کال کر کے کایان کا پیچھا کرنے کو کہا تھا زاویار اور امان دونوں ہی اپنی ٹیم کو لے کر نکلے تھے ایول خود بھی نائلہ سے اپنی فرینڈ کے گھر جانے کا کہہ کر کایان کے پیچھے نکل گئے اسے ڈر لگ رہا تھا اس کے آن کو اگر کچھ ہو گیا تو وہ تو معصوم سا تھا اس لیے وہ خود بھی کایان کے پیچھے نکل گئی۔۔۔۔

____

کایان وہا پہنچ چکا تھا جہاں سے کنگ کی گاڑیاں جانے والے تھی دوسرے ملک تجسس کی بات یہ تھی کہ کنگ نہ یہ کام سرے آم ایک روٹ پر انجام دیا

تھا جہاں لوگوں کا رش تھا لیکن زیادہ نہیں کایان کے ساتھ آئے کانسٹیبل بھی الرٹ کھڑے تھے۔۔۔۔

اچانک ہی کنگ کے بندوں نے فضا میں اندھا دھند فائرنگ شروع کی انہیں پتہ لگ گیا تھا اے ایس پی کایان کے لوگوں نے انہیں ٹارگیٹ کیا ہے کنگ کے لوگوں نے چکمہ دے کر ان پر فائرنگ شروع کردی تھی۔۔۔

تم لوگ ایول کے لوگ ہو نا کایان نے تجسس سے پوچھا دوسری طرف فائرنگ ابھی بھی چل رہی تھی۔۔۔

لوگوں کی چیخ و پکار شروع ہو چکی تھی سب اپنی اپنی گاڑی روڈ پر ہی چھوڑے وہاں سے بھاگ گئے تھے۔۔۔۔

جواباً کایان اور کایان کی ٹیم بھی اپنی گن نکال کر دائیں بائیں گھیرتی ہوائی گاڑیوں پر فائر کرنے لگے۔۔۔۔

کنگ کے لوگ گاڑیوں سے نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگے پولیس اہلکار شدید مقابلہ بازی میں اپنی جان بحق ہو رہے تھے۔۔۔۔

کراچی کے مین روڈ پر اس وقت ایول۔ مونسٹر اور امان بھی اسلحہ لیس خود بھی گاڑیوں سے اتر آئے تینوں کے چہرے ماسک سے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔۔

تینوں نے بھی کنگ کے آدمیوں کا نشانہ لیتے فائرنگ شروع کی تھی۔۔۔۔
کایان اور ایول کی پیٹھ ملی ہوئی تھی دونوں مخالف طرف فائر کر رہے تھے جبکہ ایول کایان کے قریب تھی کایان تین سیاہ نقاب پوشوں کو اپنی مدد کے لیے دیکھ حیران ہوا تھا وہ ایول کو دیکھ اندازہ لگا گیا تھا ایول کے لوگ ہے لیکن وہ اس وقت کچھ کر نہی سکتا تھا کیونکہ کنگ ہے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔۔۔۔

دفعتاً ان گاڑیوں کے پیچھے کئی دوسری سیاہ مرسیڈیز سے کلابازی مار کر نکلتے گاڑیوں کی چھت پر چھڑ کر ان کا نشانہ لیتے کوئی غیر ملکی ہی لگ رہے تھے۔۔۔۔

فضا میں دھند پھیل گئی تھی اس دھند میں ٹھاٹھا کی آوازیں کان کے پردے پھاڑ رہے تھے۔۔۔۔

ایول مونسٹر امان اپنے تمام ساتھیوں سمیت مقابلے میں تھے۔۔۔

کایان۔۔۔!!اچانک وہ چیخی جب کایان پر نشانہ لیتے اس غیر ملکی شوٹر کو دیکھا۔۔۔

ایول کایان کو جھپٹ کر ایک سائڈ گری۔۔۔۔

گن اس کے ہاتھ سے کہی دور جا گری جب وہ گاڑی کے پاس فائرز میں کایان کے نیچے پڑی تھی۔۔۔۔

دونوں کچھ پل کے لیے بول نہ سکے۔۔۔

ایول کا دماغ گھوم رہا تھا۔۔۔

او۔۔تو یہ تم ہو..!!میں بھی سوچوں ایسے کون سے فرشتے نازل ہو گئے ہے میری مدد کے لیے میں تو بھول ہی گیا تھا ایول میڈم میری منہ بولی عاشق جو ہے مجھے بچانے کے ملک سے برائے ختم کرنے کے لیے۔۔"کایان نے ایول

کی میچی آنکھیں دیکھ کر تنزیہ کہا۔۔۔کایان نے اس کے اوپر سے اٹھنا چاہا لیکن فائرنگ اتنی تیز تھی اگر وہ تھوڑا بھی اوپر کرتا سر اسے گولی لگ جاتی۔۔۔۔

منہ کیوں چھپایا ہے تم نے ایول میڈم ڈرتی ہو مجھ سے۔۔؟کایان ایول کا نکاب اتارنے لگا اس سے پہلے کایان ایول کا نقاب اتارتا ایول نے بھڑک کر اسے دھکا دیا جس سے کایان دوسری سائڈ گرا تھا اور ایول جلدی سے اپنی سانس بحال کرتی اٹھ گئی۔۔۔۔

!!تم۔۔

شٹ اپ اے ایس پی کایان تمھیں اندازہ ہے تم مرنے جارہے تھے خدا کی قسم اگر تمھیں گولی لگ جاتی تو ایول اپنے ہاتھوں سے تمھاری جان لے لیتی۔۔۔۔

کایان نے دونوں آئبرو اچکا لیے۔۔!!یہ دھمکی ہے یا کچھ اور..؟کایان تنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

یہ کچھ نہی ہے ایس پی یہ ایول کا جنون ہے "ایول کا عشق ہے "ایول کی محبت ہے "ایول کا سکون ہے "۔۔

اس جنون کا انعام میں تمھارے ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنہ کر دونگا ایول کایان ایول کے گال تھپتھپائے تنزیہ بولا۔۔۔کایان عین کی آواز نہی پہچان سکتا تھا کیونکہ عین کایان سے جب بھی ایول بن کر ملاقات کرتی وہ اپنی آواز چینج کر لیتی تھی اور یہ ٹیلینٹ اس نے مونسٹر سے سیکھا تھا۔۔۔

I want to find SP Kayan and finish him quickly today

اے ایس پی کایان کو ڈھونڈو جلدی اسے آج ختم کرنا ہے آج کنگ کا آدمی جو پاکستان کا نہی تھا دوسرے ملک کا تھا ایک دوسرے سے انگلش میں بات کرتے بولے۔۔۔۔

مونسٹر ان کی بات سنتا اپنا ریفر پھینکتا ان پر جھپٹا تھا اور ایک کے بعد ایک خنجر ان کے دل میں پیوست کرتا گیا۔۔۔

فضا ساری شعلوں کی لپیٹ میں تھی۔۔۔

دوسری طرف کایان والوں کو اپنا ٹارگیٹ کمپلیٹ کرنا تھا یہاں سے کنگ کا ایک بندہ بھی بچ کر بھاگ نہ سکے۔۔۔۔۔

مونسٹر اپنے آدمیوں کے ساتھ شدید مقابلہ بازی میں تھا جبکہ امان ایک طرف گھتم گھتا انکی گردنوں پر تیزی سے خنجر گھمار ہا تھا۔۔۔

ایول اور کایان بھی الگ الگ سمت میں فائرنگ کر رہے تھے۔۔۔

اپنے پیچھے قدموں کی چھاپ سنتے ایول محتاط ہوئی ٹھاہ کے آواز کے ساتھ گولی ایول کے بازو کے سائڈ سے گزر کر نیچی گری تھی ایول جلدی سے پیچھے مڑی جوابن اس نے بھی انگریز کے ہاتھ پر گولی چلائی تھی گن اس انگریز سے کہی دور جا گرا تھا وہ چیختا نیچے گرا تھا لیکن اگلے ہی پل سنبھلتے کھلا بازی لیتے کھڑا ہوا۔۔۔

اور ایول کو ہاتھوں سے فائٹ کی دعوت دی تھی۔۔۔ باڈی سے وہ کوئی فائٹر ہی لگ رہا تھا۔۔۔

ایول نے آئبرو اچکا کر اسے دیکھا آنکھیں سرخ انگارہ ہوئی تھی یہ وہی انگریز تھا جس نے اس کے آن کا نشانہ لیا تھا۔۔۔

وہ دونوں تیار تھے ایک دوسرے ہو دیکھتے رفتار پکڑے لپکے۔۔۔

وہ دونوں مکے سامنے کرتا ان کی کہنیاں اپنے پیٹ میں ٹکائے مکت ایول کے پیٹ میں مارنے کے لیے اس کی طرف بھاگا دوسری طرف ایول اس کے مقوں کو دیکھ کر ایک دم لیٹنے کی انداز پر روڈ پر گری ساتھ میں اپنا ایک پاؤں اس کے پیٹ میں تو دوسرا اس کے گھٹنے میں مارا۔۔۔

خود کروٹ بل نیچے گری تھی۔۔۔

ابھی وہ انگریز سمبھلتا ایول کلا بازی لیتے اٹھ کھڑی ہوئی اور دونوں گھٹنوں سمیٹ اس کے اوپر گری ساتھ ہی گردن کو بائیں جانب موڑا۔۔۔

کھٹاک کے ساتھ دل دہلہ دینے والی بھیانک چیخ لمحے کو گونجی تھی اور اس انگریز کا وجود ساکت ہو گیا تھا۔۔۔

اپنا چاکو نکال کر ایول نے اس ساکت وجود کے دل میں گھومپا تھا پانچ سے چھ وار اس کے دل میں کیے تھے خون کا فوارہ اس کے پکڑوں اور چہرے کو گیلا کر گیا تھا اور یہ منظر دیکھتا کایان ساکت ہوا تھا کیا کوئی اتنا بھی بے رحم ہو سکتا ہے ایک مرے ہوئے انسان کا دل میں خنجر گھومپ کھومپ کر لہولہان کر سکتا ہے۔۔۔

ایول نے ایک نظر کایان کو دیکھا جو کچھ ہی فاصلے پر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مونسٹر میرا کام ختم ہوا میں جا رہی ہو کچھ لوگ رہتے ہے انہیں تم سنبھالوں

ایول نے کان میں پہنے ایر فونز سے مونسٹر کو آگاہ کیا اور کایان کو دیکھتے وہاں سے غائب ہو گئی تھی دھند میں۔۔۔

کایان ایول کے پیچھے لپکا تھا لیکن وہ اسے غائب ہو گئی تھی وہاں سے جیسے وہاں وہ تھی ہی نہی۔۔۔

کایان اس جنگ کی دوران یہ تو سمجھ گیا تھا جو انگریز آئے تھے وہ اسے مارنے آئے تھے اور وہ کنگ کے آدمے تھے اور ایول کینگ نے اسے بچایا تھا کایان کی فوج اتنی نہ تھی ان انگریزوں کا مقابلہ کرنے کے لیے۔۔۔

کایان اپنے نوجوان آفیسروں کے کو بچاتے بچاتے ان کے خون میں نہایا ہوا تھا۔۔

مونسٹر نے پیچھے آتے کایان کے سر پر پسٹل کو بونٹ مارا تھا جس سے کایان کا سر چکرایا تھا وہ اپنا سر بار بار ہلا کر ہوش میں آنے کی کوشش کرنے لگا لیکن جب تک وہ ہوش میں آیا تھا وہاں کوئی نہیں تھا صرف وہاں کنگ کے لوگوں کی اور کچھ نوجوان آفیسرز کی لاشیں تھی اور ٹرک تھے .....

تقریبا کنگ کے تمام آدمی مارے گئے تھے رینجرس کے آنے سے پہلے ہی مونسٹر امان اور ان کے آدمی وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔

ایول وہاں سے نکل کر سیدھا مونسٹر کے گھر گئی تھی وہاں پر اپنے کپڑے چینج کر کے گھر کے لیے نکل گئی اسے کایان کے گھر جانے سے پہلے پہلے گھر جانا تھا اس کے ساتھ پر چھوٹ لگی تھی اپنے درد کو نظر انداز کیے وہ مالا سے ملتی نکل گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Good SP Kayan Kazmi Vel Dun King's people have been killed and unnecessary people have been stopped from going to other countries. We appreciate you. You are really admirable. Evil has been eradicated. We will reward you with the post of DSP. We commend you.

گڈ ایس پی کاظمی ویل ڈن کنگ کے لوگ مارے گئے ہیں اور غیر ضروری اصلح دوسرے ملک سے رُک گئے ہیں ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں آپ کی تعریف کرتے ہیں آج آپ لوگوں کو زبردستی کا کام کرنا ہے۔ برائی ختم کی ہم آپ کو اس انعام پر ڈی ایس پی کے بیٹے پر فائز ہو جائیں گے ہم آپ کو پرونوشن کرتے ہیں میجر فاروق کایان کی قابلیت آپ کو سراہتے ہوئے تعریف کر رہے ہیں۔۔۔۔

شکریہ سر لیکن مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے میں اپنے کچھ نوجوان ساتھیوں کو نہی بچا سکا کایان لب میچھے اپنے اشتعال پر قابو پاتے بولا۔۔۔۔

اس بات کا ہمیں بھی کافی افسوس رہے گا لیکن ہم پولیس والوں کا کام ہی اپنے ملک کے لیے لڑنا ہوتا ہے ملک کے لیے شہید ہونا ہوتا ہے مجھے ان سارے نوجوانوں پر فخر ہے جو ملک کے لیے شہید ہوئے ہے تم نے بہت بہادری کا کام کیا ہے ایس پی کایان گڈ۔۔۔

کایان نے لب بھیچ کر میجر فاروق کا شکریہ ادا کیا یہ سب کو ایول نے کیا تھا اس میں اس کا تو کوئی کمال نہی تھا لیکن وہ یہ بات میجر فاروق کو نہ بتا سکتا ورنہ اس کا موئے موئے ہو جانا تھا اس لیے کایان نے چپ رہنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

____

بڑی ہم کب جائیں گے عین آپی کی شادی پر۔۔۔
مجھے بھی شاپنگ کرنی ہے مجھے نہیں پتہ مجھے نئے کپڑے لینے ہیں جوتے لینے ہیں مجھے مال لے کر چلیں نا پلیز بڑی لاریب التجائے لہجے میں بولی۔۔۔
میری گڑیا یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں چلو آؤ میں اپنی گڑیا کو پیارے پیارے سے کپڑے لے کر دیتا ہوں۔۔۔
لو یو بڑی آپ بہت اچھے ہے میری ہر بات مانتے ہے۔۔۔ لیکن بڑی لاریب کے چہرے سے مسکراہٹ ایک دم سے غائب سی ہو گئی تھی۔۔۔
امان اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔۔۔
لیکن کیا گڑیا۔!؟

مجھے اینجل کی یاد آرہی ہے بڈی مجھے ان سے ملنا ہے لاریب کے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے اپنے اینجل کو یاد کرتے۔۔۔۔

میری گڑیا بس اتنی سی بات پر رو رہی ہو تمھارا بڈی تمھارے لیے پورا اینجل لادے گا امان لاریب کو گلے لگاتا ہوا بولا۔۔۔۔

لاریب کسی بچے کی طرح امان کے گلے سے لگ کر رونے لگی تھی اسے آج شدت سے اپنے اینجل کی یاد آرہی تھی۔۔۔۔۔

اوہو میری گڑیا روتے نہی تم تو بڑی ہو گئی ہو بری بات بڑے بچے روتے نہی ہے میں ابھی مال سے واپسی میں آپ کو اینجل کے پاس لے جاؤنگا امان لاریب کو بہلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

پکا نہ بڈی لاریب امان کے سینے سے سر اٹھاتی آنکھوں میں آنسو لیے امان کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

پنکی پرومس میری جان لے جاؤنگا اب رونا بند کرو۔۔۔۔

لاریب رونا بھول کر اپنے اینجل سے ملنے کی خوشی میں خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

سفیر بھی حبا کو pizza 🍕 کھلانے باہر لایا تھا اور پر حبا کی ضد پر شوپنگ کروانے مال لے آیا تھا۔۔۔۔

بڑی مجھے وہ چاہیے لاریب کی نظر سبز رنگ کے فراک پر پڑی تھی امان نے سامنے شوپ میں پیارا سا لٹکا ہوا فروک دیکھا تھا بہت خوبصورت تھا بلکل امان کی گڑیا کی طرح تھا۔۔۔۔

امان نے لاریب کو اس کی پسند کا فروک لے کر دیا جس میں وہ کمفرٹیبل رہتی تھی۔۔۔۔

لاریب امان کو پورا مال گھما رہی تھی لاریب جیولری والے شوپ پر رک کر اپنے لیے چوڑیاں دیکھ رہی تھی پاس پڑے پائیل پر امان کی نظر پڑی تھی امان

کے نظروں کے سامنے چندہ تھے گورے گورے پاؤں آئے تھے امان نے بڑے ہی چاہت سے چندہ کے لیے وہ پائل کا جوڑا لے لیا تھا۔۔۔

بڑی مجھے پیزا کھانا ہے۔۔۔

امان ابھی پائل دیکھ رہا تھا کہ اسے لاریب کی آواز سنائی دی۔۔۔

وہ تھک ہار کر اب امان سے فرمائش کرنے لگی تھیں اچھا تو میری گڑیا کو پیزا کھانا ہے تو چلو آؤ کھلاتا ہوں میں پیزہ۔۔۔۔

امان چندہ کے لیے پائل پیک کراتا لاریب کو پیزہ کھلانے لے گیا۔۔

امان لاریب کو پیزہ پوائنٹ لے آیا تھا لاریب بچوں کی طرح پیزہ کھا رہی تھی۔۔۔

انہیں ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئے اندر بیٹھے کہ سفیر بھی حبا کو لے کر پیزہ پوائنٹ میں داخل ہوا۔۔۔

لاریب کی نظر سفیر پر گئی تھی آنکھوں میں خوشی کی کرن چمکی تھی لاریب اپنا پیزہ وہاں ہی چھوڑتے ایک دم چیخ پڑی۔۔۔۔

اینجل۔۔۔۔۔لاریب بھاگ کر سفیر کے گلے لگی تھی۔۔۔

اس اچانک افتدار سے سفیر گھبرا گیا تھا سارے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔۔

اینجل اینجل آئی مس یو سو مچ مجھے آپ کی بہت یاد آرہی تھی لاریب کسی چھوٹے بچوں کی طرح سفیر کے گلے کر بولے جارہی تھی۔۔۔۔

سفیر کے احتیاط سے لاریب کو اپنے سینے سے الگ کیا۔۔۔۔

پرنسس کیسی ہو سفیر لاریب کو چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے پوچھے لگا۔۔۔۔

میں ٹھیک میں اینجل آپ کی بہت یاد آرہی تھی لاریب منہ پھلائے بولی۔۔۔۔

امان یہ منظر دیکھ کر بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو رہا تھا وہ بھی سفیر کے پاس جاتا اس سے ملا تھا۔۔۔

کیسے ہو سفیر۔۔۔

میں ٹھیک ہو۔۔۔۔

اینجل چلے وہاں کرسی پر بھیٹتے ہے مجھے پیزہ کھانا ہے نہ لاریب سفیر کا بازو پکڑتے پاس والی کرسی پر بھٹا گئی تھی امان اور حبا بھی ساتھ بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

لاریب سفیر کا بازو زور سے پکڑے بیٹی تھی اور ایک ہاتھ سے پیزہ کھا رہی تھی۔۔۔

اینجل آپ تو مجھے سٹوری سنا رہے تھے نا پھر میں سو گئی تھی وہ معصوم سا منہ بنا کر بولی سفیر نے امان کو دیکھتے اپنا بازو لاریب کے ہاتھ سے چھڑوایا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا حبا معنی خیز نظروں سے سفیر کو دیکھ رہی تھی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں بانڈھا پھوڑنے کی دھمکی دے رہی تھی۔۔۔۔

پیزہ کھانے کے ساتھ ساتھ لاریب کوئی نہ کوئی ایسی بات کہہ دیتی تھی جس سے سفیر اور امان مسکرانے پر مجبور ہو جاتے تھے امان تو لاریب کی سفیر کے ساتھ اٹیچمنٹ دیکھ کر بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

سفیر نے حبا کو پیزہ کھلا کر امان سے اجازت چاہی۔۔۔

سفیر کو جاتا دیکھ لاریب پھر سے اداس ہو گئی تھی۔۔۔

بڑی کیا میرے لیے میرے اینجل کو گھر نہیں لا سکتے میرے پاس۔۔۔

گڑیا تمہاری عین آپی کی کہ شادی ہو جائے پھر ہم آپ کو آپ کے اینجل کے پاس چھوڑ آئیں گے یہ آپ کے بڑی کا وعدہ ہے۔۔۔۔

سچی بڑی وہ خوشی سے اچھلی۔۔۔

آرام سے گڑیا چلو اب گھر چلتے ہیں پھر تم نے میڈیسن بھی کھانی اور آرام بھی کرنا ہے۔۔۔

ہاں بڑی لیکن آپ کو اپنا وعدہ یاد رکھنا ہے او کے۔۔۔

ہاں ہاں یاد ہے وہ دونوں باتیں کرتے کرتے باہر نکل گئے۔۔۔۔

جاری ہے

ooooooooooooooooooooo

امان چندہ کو اس ذلت بھری دنیا سے باہر لانا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ اپنی اس ذلت بھری دنیا سے باہر نکلے دوسری دنیا بھی دیکھیں اسے احساس ہو کے اس دنیا سے نکل کر وہ کتنا اچھا محسوس کرے گی۔۔۔

امان چندہ کو اپنے ساتھ لے جانے ہیرہ منڈی پہنچ چکا تھا۔۔۔

کنگنا نے امان کو دیکھ کر اگنور کر دیا اسے پتہ تھا وہ منع بھی کریں گی تو یہ لڑکا چندہ سے مل کر ہی جائے گا اس لیے وہ خاموش ہو گئی تھی اور امان چندہ کو لینے اس کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھے امان نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

چندہ کے رونے کی آواز اس کے کانوں میں گونجنے لگی تھی امان فوراً چندہ کے پاس گیا تھا جو بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا چندہ آپ رو کیوں رہی ہے بتائیں مجھے۔۔۔امان کو نہ جانے کیوں چندہ کے آنسو دیکھ کر بے چینی سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

چندہ نے امان کو دیکھتے جلدی سے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔۔

ک۔۔چ۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔

کچھ تو ہے چندہ کیا آپ مجھے اپنے درد میں شریک نہیں کریں گی۔اتنا تو میں کر سکتا ہوں کہ آپ کا درد بانٹ سکوں۔۔۔۔

چندا نے اپنی بھیگی نیلی آنکھیں اٹھا کر امان کو دیکھا۔۔۔۔

امان چندہ کی آنکھوں میں اپنے آپ کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

آج چندا کا بھی دل کا رہا تھا وہ اپنا ماضی کھول کر اس کے سامنے رکھ دے تا کہ وہ یہ بھی جان سکے جس کے ساتھ لڑکی سے وہ پیار محبت کی باتیں کرتا ہے وہ پہلے ہی کسی کے دھوکے میں آکر اپنی عزت گنواہ بیٹھی ہے۔۔۔۔

چندا آپ مجھ پر یقین کر سکتی ہیں امان اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

چندہ نے ایک نظر امان کو دیکھا اور اپنے کپکپاتے لبوں سے بولنا شروع کیا تھا۔۔۔

(چندا کا ماضی)

ارے اووو مونا بٹیا کہاں ہے تو رامپال اپنے چھوٹے سے گھر کے اندر آتے ہوئے بولا صحن میں اس کی بیوی رادھیکا کھانا پکا رہی تھی۔۔۔۔

آ گئی باپو کمرے سے 17 سال کی لڑکی بھاگتے ہوئے نکلی تھی جو کہ بے حد خوبصورت تھی چھوٹی سی قمیض اور نیچے کھلے گھیرے والی شلوار پہنے باہر نکلی تھی گلے میں دوپٹہ نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔

ارے میری بٹیاں رامپال نے اس کے سر پر پیار دیا۔۔۔ باپو تو کیا لے کر آیا ہے میرے لیے مونا نے خوش ہوتے ہوئے رام پال کے ہاتھ میں اپنے لیے کتابیں دیکھیں اور رادھیکا ان باپ بیٹی کا پیار دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

یہی تو تھی ان کی کل کائنات رامپال اور رادھیکا کی پسند کی شادی ہوئی تھی دونوں گھروں نے دھوم دھام سے شادی کی تھی رادھیکا رام پال کے ساتھ اس چھوٹے سے گھر میں آکر بھی بہت خوش تھی اور رام پال کے لیے رادھیکا بہت ہی اچھی بیوی ثابت ہوئی تھی آٹھ سال تک ان کے گھر میں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کتنی ہی منتیں انہوں نے مندروں میں مانگی تھی کتنے ہے چڑھاوے چڑھائے تھے پاٹ پوجا کی تھی۔۔۔

تب جاکر ان کے بھگوان نے ان کے سنی تھی اور ان کے گھر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام انہوں نے بڑے پیار سے مونیکا رکھا تھا ساری دنیا کا لاڈ پیار دونوں اپنی بیٹی پر نچھاور کرتے تھے چاہے وہ غریب تھے لیکن ہر خواہش مونیکا کی پوری کرتے تھے۔۔۔

باپو تو میرے کالج کے لیے کتابیں لے کر آیا ہے نہ مونا رام پال کے ہاتھوں سے کتابیں لیتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں میری بٹیاں کو شوق تھا نہ پڑھنے کا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رامپال اپنی مونا بٹیا کی خواہش پوری نہ کریں۔۔۔۔

باپو باپو تو بہت اچھا ہے مونا رامپال کے گلے لگتی ہوئی بولی۔۔۔۔

اچھا بس تیرا باپو اچھا ہے اماں اچھی نہیں ہے رادھیکا مونیکا کے پیار سے کان کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے اماں مونا تو اپنی اماں پر اپنی جان بھی وار دے گی کبھی ایسا ٹائم آیا تو۔۔۔

ہٹ پگلی ایسی باتیں نہیں کرتے بھگوان تجھے لمبی عمر دے اور تیری اچھی جگہ شادی کرے۔۔۔۔

اماں میں تو کہتی ہوں میرا بندہ نا میرے باپو جیسا ہو جو مجھ سے بے حد پیار کرے اور میری ہر خواہش پوری کرے۔۔۔

بھگوان نے چاہا تو ایسا ہی ہو گا چل جا اپنے باپوں کو پانی لا کر دے پھر کھانا کھاتے ہے۔۔۔۔

مونا کتابیں لیتی اندر چلی گئی۔۔۔

مونا کے باپو ہمیں تو ڈر لگتا ہے اپنی بٹیا کو باہر بھیجنے سے دیکھتے ہیں نا کتنی پیاری ہے ہماری بیٹا اگر کسی کی نظر میں آ گئی تو۔۔۔

ارے رادھیکا تو کیوں پریشان ہوتی ہے بھگوان سب ٹھیک کرے گا میری بٹیاں کو بہت شوق ہے پڑھنے کا اور اب ہم لوگوں کے ڈر سے اپنی بیٹیاں کہ خواب تو نہیں توڑ سکتے نا۔۔۔

ہاں کہہ تو تو ٹھیک رہا ہے تو پر کب جائے گا مونا کو لے کر کالج۔۔۔

کل جائے گی میری بیٹیاں کالج میں اسے ڈاکٹر بناؤں گا ہمارے گاؤں میں ڈاکٹر کی کمی ہے نا۔۔۔۔

اگر یہاں گاؤں میں کوئی ڈاکٹر ہوتا تو میری اماں بچ جاتی رامپال نے دکھی لہجے میں کہا۔۔۔

رام بھگوان کی جو مرضی لیکن تو فکر نہ کر دیکھنا ہماری مونا بڑی ہو کر ہمارا نام روشن کرے گی۔۔۔۔

ہاں میں بھی اسی دن کا انتظار کر رہا ہوں وہ دونوں خوش تھے مستقبل کے فیصلوں سے انجان تھے۔۔۔۔

اگلے دن مونا اپنے باپو کے ساتھ کالج چلی گئی تھی اتنا بڑا کالج دیکھ کر تو مونا کی آنکھیں چمکی تھی باپو میں اتنے بڑے کالج میں پڑھوں گی مونا خوشی سے رامپال کے گلے لگ گئی۔۔۔۔

ہاں میری پیاری بٹیاں اتنے بڑے کالج میں پڑھے گی لیکن بٹیا ایک بات یاد رکھنا تمھیں صرف پڑھنا ہے یہاں بہت برے برے لوگ بھی ہوتے ہیں ان سے بچ کے رہنا ہے رامپال نے اپنی بے حد خوبصورت نیلی آنکھوں والی گڑیا کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت کالج کے یونیفارم میں بے حد پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

باپو تو فکر نہ کر دیکھنا ایک دن میں تیرا نام روشن کروں گی مونا بھی خوشی کے مارے پر سے رامپال کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

مونا پھر روز کالج جانے لگی تھی لیکن کچھ دنوں سے اس اسے راستے میں ایک لڑکا نظر آنے لگا تھا جو اس کے کالج جاتے وقت اور چھٹی کے وقت بھی اس کے کالج کے سامنے کھڑا رہتا تھا اور جب مونا گھر کے نکلتی تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا ایک دن مونا کو بہت غصہ آیا اور اسے اپنے پیچھے راستے میں آتے دیکھ وہ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

کیا بات ہے بھیا جو تو روز میرے پیچھے آجاتا ہے مونا نے اپنی نیلی آنکھیں کو اور بڑا ابڑا کر کے اس لڑکے کو دیکھا وہ لڑکا تھا بھی بہت خوبصورت۔۔۔۔

وہ لڑکا اس کی بات سن کر مسکرایا میرا نام ارجن ٹھاکر ہے۔۔۔

تو میں کیا کروں بابو میں نے تیرا نام کا اچار نہیں ڈالنا اور آئندہ میرے پیچھے نہ آنا ورنہ میں باپو کو بتادوں گی مونا غصے سے کہہ کر وہاں سے چلی گئی ارجن دور تک اسے دیکھتا رہا۔۔۔

مونا تیز تیز قدم اٹھاتی گھر گئی۔۔۔

بیٹا کیا ہوا اتنی پریشان کیوں ہو رادھیکا نے مونا کو گہرے گہرے سانس لیتے دیکھا تو پوچھنے لگی۔۔۔۔

کچھ نہیں اماں ایک کتا پیچھے لگ گیا تھا اس سے ڈر کر بھاگ گئی رہی تھی تو سانس چڑ گئی۔۔۔

ارے بیٹا دھیان سے آیا کر کسی دن وہ کتا تجھے کاٹ نہ لے۔۔۔

نہیں اماں میں نے اسے پتھر مارا ہے کیا پتا اب راستے میں نہ آئے۔۔۔

چل میری بٹیاں منہ ہاتھ دھولے میں تیری لیئے روٹی لاتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے اماں۔۔۔ مونا بھی ہاتھ منہ دھونے چلی گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن پھر سے ارجن مونا کے راستے میں کھڑا تھا مونا نے اسے اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا لیکن کچی عمر کی تھی وہ روز روز اس کے سامنے آتا اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا جس سے مونا کا دل بھی پگھلنے لگا تھا۔۔۔

مونا ایک دفعہ میری بات سن لو اگر تم نے اب میری بات نہ سنی تو میں خودکشی کرلوں گا مونا اس کی دھمکی سنتی کھڑی ہو گئی۔۔۔

مونا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں جب سے تم کو دیکھا ہے میں اپنے ہوش گنوا بیٹھا ہوں۔۔۔۔ مونا نے ارجن کو دیکھا تھا جو اس سے پیار کا اظہار کر رہا تھا وہ تھا بھی تو اتنا خوبصورت۔۔۔

مونا تم نا چاند جیسی خوبصورت ہو اسی لیے میں تمہیں چندہ بولا کروں گا ارجن اسے اپنی باتوں کے جال میں پھسا رہا تھا اور وہ معصوم اس کی باتوں کو سچ ماننے لگی تھی اپنی تعریف سنتی وہ شرما کر سر جھکا گئی اور ارجن کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

اب وہ روز اس کے راستے میں کھڑا ہوتا اور مونا چھٹی کے بعد کا سارا وقت ارجن کے ساتھ گزارنے لگی تھی اور گھر میں بتاتی کے پیپرز ہونے والے ہے اسی لیے لیٹ چھٹی ہوتی ہے۔۔۔۔

اسی طرح ان کو ملتے ملاتے اپنے پیار کا کھیل کھیلتے ایک سال ہو گیا تھا اور مونا اپنے ماں باپ کا خواب پورا کرنے کے بجائے ارجن کے ساتھ گھومنے پھرنے لگی تھی مونا غریب تھی اور ارجن امیر وہ اسے روز نئے نئے گفٹ دلاتا کھانا کھلاتا جس سے مونا کو خوشی ہوتی تھی وہ پاگل ارجن سے محبت کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

رامپال اور رادھیکا اپنے خواب سجائے بیٹھے تھے کے ان کی بیٹی ڈاکٹر بنے گی ان کا نام روشن کرے گی۔۔۔۔

چندہ یہ دیکھو میں یہ تمہارے لیے پائل لایا ہوں ارجن ایک خوبصورت پائل اسے دکھاتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

ارجن یہ تو بڑی مہنگی لگ رہی ہے۔۔۔۔

ارے میری جان ہے یہ تمہارے حسن کے آگے کچھ نہیں۔۔۔۔ارجن کی بات سنتی چندا شرما کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ایک دن وہ دونوں پارک میں بیٹھے تھے رامپال وہاں سے گزر رہا تھا اپنی بیٹی کے ساتھ ارجن کو بیٹھے دیکھ رامپال کو بہت غصہ آیا وہ غصے سے آگے بڑھا اور ارجن کو مارنے لگا وہ جانتا تھا ارجن انتہا کا نکمہ آوارہ لڑکا ہے وہ جگہ جگہ لڑکیوں کو چھیڑتا ہے جس سے رامپال باخوبی واقف تھا مونیکا کو ارجن کے ساتھ دیکھ رامپال کو غصہ آیا تھا۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے ساتھ بیٹھنے کی جب کہ مونا تو اپنے باپو کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی باپو باپو چھوڑ و اسے وہ مر جائے گا رامپال نے غصے سے مونا کی طرف دیکھا۔۔۔

رامپال ارجن کو چھوڑتا مونا کا ہاتھ پکڑتا گھسیٹا ہوا گھر لا یا اور آتے ہی صحن میں پھینک دیا رادھیکا جو صحن میں بیٹھی سبزی بنا رہی تھی رامپال کو غصے میں دیکھ کر ڈر گئی۔۔۔

اے کیا ہوا رام۔۔۔۔

رادھیکا پوچھ اس سے وہ اس سے نکمے لڑکے گھٹیا لڑکے ساتھ کیا کر رہی تھی۔۔۔۔اس کے ساتھ پارک میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔رادھیکا نے بھی عجیب نظروں سے مونا کی طرف دیکھا وہ کس لڑکے کی بات کر رہا ہے۔۔۔

نہیں اماں وہ لفنگا نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے رامپال نے غصے میں آکر آگے بڑھ کر آج پہلی دفعہ اپنی بٹیاں پر ہاتھ اٹھایا تھا ایک زوردار تھپڑ مونا کے چہرے پر پڑا تھا۔۔۔۔

وہ لفنگا ہی ہے تجھے نہیں پتہ ہم مرد ہم جانتے ہیں وہ کتنا بے غیرت ہے باہر کس کس سے منہ مارتا ہے تجھے میں نے کالج پڑھنے کے لیے بھیجا تھا مونا اور تو نے ہمارا یقین توڑا ہے۔۔۔مونا کی اس حرکت سے رامپال کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے۔۔۔۔

مونا تو اپنے باپو کی آنکھوں میں آنسو دیکھ جلدی سے اس کے پاس گئی معاف کر دے باپو تو نہ رو تیری مونا نے تیرا یقین توڑا ہے معاف کر دے مجھے مار

دے مجھے مار دے لیکن تو نا رو تو نہ رو باپو میں آئندہ اس سے نہیں ملوں گی مجھے معاف کر دے رادھیکا بھی رو رہی تھی لیکن رام پال بغیر کچھ کہے اندر چلا گیا۔۔۔

مونا تو نے اچھا نہیں کیا اتنی مشکلوں سے تیرا داخلہ کروایا تھا اور تو نے ہمارا یقین توڑا ہے۔۔۔

اماں معاف کر دیے نا میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ اس سے نہیں ملوں گی میرا خواب نہ توڑو مجھے ڈاکٹر بننا ہے۔۔۔۔

یہ فیصلہ تیرا باپو کرے گا اب رادھیکا بھی اسے چھوڑ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

رامپال نے دو دن سے مونا سے کوئی بات نہیں کی تھی نہ ہی مونا کالج گئی تھی اسے دکھ ہوا تھا وہ اتنے شوق سے اپنی بٹیاں کو ڈاکٹر بنانا چاہتا تھا اور وہ کیا کرتی پھر رہی تھی۔۔۔

مونا نے بڑی دفعہ کوشش کی تھی رامپال سے معافی مانگنے کی لیکن رامپال نے اس سے نا ہی بات کی تھی نہ ہی وہ اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔ مونا کھانا کھالو مونا نے کتنے ہی دن سے کھانا نہی کھایا تھا رادھیکا اپنی بیٹی کی بھوک کا خیال کرتی اسے کھانا کھلانے آئی تھی۔۔۔

نہیں اماں جب تک باپو راضی نہیں ہوتا میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔۔۔۔

تیرا باپو ابھی تھوڑا غصے میں ہے ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

لیکن اماں۔۔۔۔ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ رامپال کمرے میں آیا۔۔۔۔

باپو۔۔۔ مونا اٹھ کر رام پال کے پیر پڑی تھی باپو معاف کر دیے نا اپنی گڑیا کو رامپال بھی کہا اب مزید اپنی بیٹیا سے دور رہ سکتا تھا رامپال نے مونا کو اپنے پیرو سے اٹھا کر گلے لگالیا۔۔۔۔

مونا رامپال کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگی تھی باپو میں وعدہ کرتی ہوں اب میں تیرا یقین نہیں توڑوں گی رامپال نے پیار سے اسے گلے لگایا اور رادھیکا پھر سے دونوں کا پیار دیکھ کر مسکرا گئی۔۔۔

مونا پھر سے کالج جانے لگی تھی اور ارجن پھر سے اس کے راستے میں آیا تھا۔۔۔

لیکن مونا اسے اگنور کر کے آگے چلنے لگی۔۔۔

کیا ہوا چندا ایسے کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ارجن نے مونیکا کا بازو پکڑ کر اپنے روبرو کیا۔۔۔

چھوڑو مجھے ارجن میں اب تمہارے ساتھ اور پیار کے وعدے نہی کر سکتی میں نے اپنے باپو کا خواب پورا کرنا ہے مجھے ڈاکٹر بننا ہے اور میں اپنے باپو کا یقین نہیں توڑ سکتی۔۔۔

چندہ میرے ساتھ جو پیار کے وعدے کی اس کا کیا۔۔۔

وہ میرے کو معاف کر دو ارجن اب میرے راستے میں نہ آنا۔۔۔

دیکھ لو چندہ میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر۔۔۔

میرے کو فرق نہیں پڑتا مونا بے رخی سے کہتی چلی گئی۔۔۔

دیکھ لوں گا سالی تیرے کو بڑی ہواؤں میں اڑ رہی ہے نا جلدی تیرا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے کئی روز مونا کالج جاتی رہی لیکن ارجن اسکے راستے میں نہیں آیا تھا پہلے تو مونا خوش ہوئی کہ چلو جان چھوٹی لیکن پھر مونا کو اس کی دھمکی یاد آئی تھی مونا پریشان ہوئی تھی کے کہیں اس نے سچ میں خودکشی تو نہیں کرلی اس کی کچی عمر کا پیار پھر سے امڈنے لگا تھا وہ اسے پھر سے یاد کرنے لگی تھی۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد ارجن دوبارہ سے اسے نظر آیا تھا ارجن کے ہاتھ پر پٹی بندھے دیکھ مونا پریشان ہو گئی ارجن یہ کیا ہوا تم کو وہ ارجن کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی۔۔۔۔

چھوڑو مجھے چندہ کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔

چندا ارجن نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی اور 6 دن ہاسپٹل میں رہ کر آیا ہے ارجن کے دوست نے مونیکا کو بتایا۔۔۔۔

چندہ نے راجو کی بات سن کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور اس کی نیلی آنکھوں سے آنسو موتی کی طرح ٹوٹنے لگے۔۔۔۔

ارجن نے اپنے دوست راجو کو آنکھ مار کر شاباشی دی۔۔۔

ارجن تم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔

کیونکہ تم مجھ سے دور ہو گئی تھی۔۔۔۔

مونا اس بات سے شرمندہ ہو گئی تھی وہ پھر سے اپنے باپ سے کیا ہوا وعدہ بھولنے لگی تھی اور ارجن کے پیار میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر دوبارہ سے ارجن سے ملنے لگی تھی۔۔۔

چندہ تیرا باپو ہماری شادی کے لیے کبھی نہیں مانے گا تو چل میرے ساتھ ہم کہیں اور چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

نہیں ارجن میں کیسے وہ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

کیوں نہیں کیا تم میرے سے پیار نہیں کرتی ارجن معصومیت سے بولا۔۔۔۔

کرتی ہوں ارجن لیکن اماں باپو کی عزت ان کا خواب۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر ہم دونوں الگ ہو جاتے ہے۔۔۔۔

وہ یہ کہتے اٹھنے لگا میں مر جاؤں گا اور اس کی تم ذمہ دار تم ہو گی چندہ۔۔۔

نہیں ارجن تم اب ایسے نہ کرنا میں بھی تم سے پیار کرتی ہوں ارجن کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ہم بھاگ جاتے ہیں تم مجھے بتا دینا اگر میرے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو ارجن آنکھوں میں آنسو لیے مونیکا کو بولا اور پر مونا پریشان ہوتی گھر چلی گئی۔۔۔۔

گھر جا کر بھی وہ پریشان رہی ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا ایک طرف اس کے اماں اس کا باپو جو اسے بے حد پیار کرتے تھے اور ایک طرف اس کی کچی عمر کی محبت اور اور پھر امیر ہونے کا خواب جو پورے ہو جانے تھے۔۔۔۔

اگر میں ارجن سے شادی کر لوں گی بعد میں باپو مان جائے گا وہ میرے سے پیار بھی تو کرتا ہے نا۔۔۔۔

وہ یہ سوچتی ارجن سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی اگلے دن وہ اپنی اماں اور باپو سے ملنے لگی ایسے جیسے آخری دفعہ مل رہی ہوں۔۔۔۔

میری بیٹیاں آج کیوں رو رہی ہے رامپال نے پیار سے اس کے بال سنوارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

باپو تو میرے سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

میری جان تیرا ابا پو تیری سے بہت پیار کرتا ہے رامپال نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا مونا کو اپنا کیا فیصلہ ایک لمحے کو غلط لگا لیکن ارجن کا سوچ کر وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی وہ رادھیکا اور رامپال سے آخری دفعہ ملتی گھر کی دہلیز پار کر گئی تھی پھر وہ سیدھا ارجن کے پاس گئی تھی۔۔۔۔

ارجن بیاہ کرنے کے بعد تو میرے کو میرے گھر چھوڑ آئے گا نا باپو مان تو جائے گا نا مونا پریشانی سے ارجن سے کہنے لگی۔۔۔۔

ہاں چندہ مان جائے گا ہم شادی کر کے جائیں گے اور پر تیرے ماں باپ کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہو گا چل آ جا گاڑی میں بیٹھ اور مونا ارجن کی بات مانتی گاڑی میں بیٹھ گئی اگر اسے پتہ ہوتا کہ آج اس کے ساتھ کیا ہونا ہے وہ کبھی بھی قدم نہ اٹھاتی۔۔۔۔

ارجن یہ مندر کا راستہ تو نہیں ہے مونیگا پریشانی سے بولی کیونکہ ارجن اسے مندر نہی کہی اور لے جا رہا تھا لیکن ارجن اس کے سوال پر کچھ نہ بولا اور گاڑی چلاتا رہا مونا بھی خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

چندہ پہلے ہم ہمارے گھر جائیں گے پھر وہاں سے مندر جائیں گے مونا کو تھوڑا عجیب لگا تھا لیکن چپ کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ اسے لے کر گھر کے اندر چلا داخل ہوا پورا گھر خالی تھا۔۔۔

تم یہاں بیٹھو میں ابھی تیرے لیے جوس لے کر آتا ہوں ارجن مونا کو بولا۔۔۔۔

مونا کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی ایک اس کا دل کیا وہ یہاں سے بھاگ جائے پھر ارجن کا سوچتی بیٹھ گئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ارجن آیا تو اس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا یہ لو تم یہ جوس پیو پھر کچھ دوست آئے گے ہر مندر چلتے ہے ویا کرنے۔۔۔۔

مونا نے گلاس پکڑ کر جوس پینا شروع کر دیا تھوڑی ہی دیر میں اس کی آنکھوں کے ارد گرد دھند چھانے لگی تھی وہ بار بار اپنی آنکھیں زبردستی کھولتے ارجن کو دیکھنے لگی جو اس کی حالت دیکھتا ہے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

ارجن میرا سر چکرا رہا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے گھر چھوڑ دو۔۔۔۔

ایسے کیسے تجھے گھر چھوڑ دو سالی حرام زادی ابھی تو مزہ آئے گا وہ شیطانی مسکراہٹ لیے کہتا مونا کو دھچکا دے گیا۔۔۔۔

کیا مطلب ارجن وہ اپنے چکراتے سر کو تھام کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

مطلب ابھی سمجھاتا ہوں وہ اپنے شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے چندہ کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

نہیں ارجن پلیز نہیں تم نے تو کہا تھا ہم ویا کریں گے بس۔۔۔

اے ے کون کمبخت تیرے سے شادی کرنا چاہتا ہے میں تو تیری حسن پر مر مٹا تھا اور اس دن تیرے باپ نے میرے کو مارا تھا اس کا بدلہ بھی تو لینا ہے نا۔۔۔

وہ اس پر جھکتے ہوئے اس کے کانوں میں سور پھونک رہا تھا چندہ اپنے نازک ہاتھوں سے اسے پیچھے دھکیلنے لگی۔۔۔

پیچھے ہو ارجن۔۔۔۔

بھگوان میری عزت کی لاج رکھ لیں وہ اب اپنے بھگوان سے اپنی عزت مانگنے لگی تھی لیکن اس وقت وہ اپنے ماں باپ کا خواب یقین توڑ کر آئی تھی اس کا بھگوان اس کا یقین کیسے قائم رکھتا۔۔۔

ارجن اس کی عزت کی دھجیاں اڑا چکا تھا وہ چیختی رہی چلاتی رہی لیکن ارجن کو رحم نہیں آیا تھا وہ درد سہہ کر بے ہوش ہو چکی تھی اس کے جسم پر ہر جگہ حیوانیت کے نشان تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر جب وہ ہوش میں تو خود کو ایک کمرے میں پایا۔۔۔
چندہ کے جسم سے درد کی ٹیسٹی اٹھنے لگی تھی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن درد کے مارے اسے اٹھا نہیں گیا۔۔
باپو باپو مونا چلا چکا کر رونے لگی تھی مجھے معاف کر دے اس کی ایک غلطی نے اس کو کہاں لا کھڑا کیا تھا ابھی وہ چہتی رہی تھی کہ ایک عورت اندر آئی تھی جس نے ساڑی پہنی ہوئی تھی پیٹ اس کا نظر آرہا تھا اس کا حلیہ دیکھتے چندا کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگا تھا اس کے سر پر دھماکے ہونے لگے تھے۔۔۔
کہ کہیں وہ کوٹھے پر۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔
کون ہیں آپ وہ اپنے درد کو اگنور کرتے ہوئے بولی۔۔۔

لڑکی تو بڑی پیاری لایا ہے ارجن۔۔۔۔۔

یہ ہمارے اس کوٹھے کی شان ہو گی جبکہ کوٹھے والی کی بات سنتی مونا کا دل دھک سے بیٹھا تھا مطلب وہ ایسی جگہ پہنچی تھی جہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

نہیں نہیں مجھے یہاں سے جانے دیں مونا ارجن کے آگے ہاتھ جوڑنے لگی۔۔۔

ہٹ بے چھوکری تیرے دو لاکھ قیمت دی ہے میں نے ارجن کو تو اب یہاں سے کبھی نہیں نکل سکتی کنگنا اس کے سر پر بم گراتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

مونا نے گڑگڑا کر کتنی ہی دفعہ منتیں کی لیکن کنگنا نے اسے کہیں جانے نہیں دیا مونا نے کئی دفعہ بھاگنے کی کوشش کی تھی جس کی وجہ سے مونا کو کتنی دفعہ مار بھی پڑی تھی اس کے جسم پر جگہ جگہ مار کے نشانات تھے۔۔۔۔

کنگنا اسے زبردستی ڈانس سکھاتی جب وہ نا کرتی ڈانس تو کنگنا اسے مارتی تھی کئی دن اس کے جسم سے مار پیٹ کے نشان نہیں جاتے تھے پھر وہ اپنے نصیب کا

لکھا سمجھ کر چپ کر گئی تھی یہ سب تو اس نے خود ہی اپنے ساتھ کیا تھا اب فریاد کیسی۔۔۔

اب وہ کس منہ سے اپنے گھر جاتی اس کی ماں اور باپو نے کتنا ڈھونڈا ہو گا اسے لیکن وہ تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔۔

کھوٹے مونا نے اپنا نام چندہ بتایا وہ چاہتی تھی وہ اس نام کی اذیت کے ساتھ یہ زندگی گزارے اپنے کیے کی سزا بھگتے۔۔۔۔

چندہ امان کو اپنا ماضی سناتے سناتے ہچکیوں سمیت رونے لگی تھی۔۔۔۔

امان کی آنکھوں میں غصے کے باعث سرخی بڑھی تھی امان کا دل کر رہا تھا ارجن کا بدن نوچ ڈالے لیکن چندہ پر بھی اسے بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

وہ جس کے لیے میں نے زمانہ چھوڑا

💔مجھے اس نے چھوڑا پیسوں کی خاطر

ماماماما کہاں ہیں آپ زاوی بھاگتا ہوا عائشہ کے کمرے میں آیا وہ جو ہاشم خان کے کپڑے سیٹ کر کے الماری میں رکھ رہی تھی زاوی کو بھاگتے آتے دیکھ جلدی سے کپڑے رکھ کر اپنی باہیں پھیلا دی میرا بچہ میرا بیٹا میں یہاں ہوں زاوی اپنی ماں کی آغوش میں چھپا تھا 18 سال کا زاوی اپنی ماں کی گود میں آتا پر سکون ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک ٹرافی تھی۔۔۔۔

ماماماما یہ دیکھیں مجھے آج پھر سے ٹرافی ملی ہے میں پوری کلاس میں فرسٹ آیا ہوں۔۔۔۔

عائشہ نے اپنے خوبصورت بیٹے کا چمکتا چہرہ دیکھ ماشاءاللہ کہا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا میرا بیٹا ماشاءاللہ سے بہت لائق ہے دیکھنا میرا بیٹا بڑے ہو کر ہم دونوں کا نام روشن کرے گا اتنے میں ہاشم خان بھی شاور لے کر باہر آ چکے تھے۔۔۔۔

پاپا پا زاویار عائشہ کی باہوں سے اتر کر ہاشم کی آغوش میں جا چھپا زاویار بہت ہی حساس اور معصوم بچا تھا وہ تھا تو 18 سال کا لیکن اس کی معصومیت دیکھ کر

کوئی نہیں کہتا تھا وہ 10 سال کا معصوم بچہ لگتا تھا بے حد معصوم تھا اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا وہ لائک بہت تھا چیزوں کو بہت جلدی اپنے دماغ میں بٹھا لیتا تھا۔۔۔

لیکن وہ لوگوں سے دور ہی رہتا تھا زیادہ لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا بھی نہیں تھا وہ بس اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی اٹیچ تھا۔۔۔

میرا شیر بیٹا۔۔۔

پاپا دیکھیں میں اس دفعہ پھر سے فرسٹ آیا ہوں زاویار 18 سال کا ہونے کے باوجود بے حد معصوم تھا اس کی سبز آنکھوں میں اتنی معصومت تھی کہ ہر کوئی اس کی طرف کھینچا چلا جاتا تھا وہ تھا بھی اتنا خوبصورت۔۔۔۔

دیکھیے یہ گا ہاشم ہمارا بیٹا آپ کی طرح آرمی میں جائے گا آپ کی طرح اپنے پاکستان کی حفاظت کرے گا۔۔۔

میرا بچہ بنو گے نا اپنے پاپا جیسے عائشہ محبت بھری نظروں سے زاوی کو دیکھتے بولی۔۔۔۔

جی ماما میں اپنے پاپا جیسے بنوں گا دونوں نے ہی چٹاچٹ زاویار کے پھولے پھولے سفید گال چومنے لگے تھے جس سے زاویار شرماتا اپنے باپ کے سینے میں منہ دے گیا کمرے میں ہاشم اور عائشہ کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔

اپنا ماضی سوچتے زاویار کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی آج اسے اپنے ماں باپ کی بے حد جا رہا یاد آرہی تھی اس کا دل کر رہا تھا ابھی جا کر نواز کا سر اس کے دھڑ سے الگ کر دے زاویار نے اپنا موبائل اٹھایا اور نواز کو کال کرنے لگا۔۔۔

ایک بیل دوسری بیل جاتی رہیں لیکن نواز نے کال نہیں اٹھائی تھی تیسری بیل پر نواز نے کال اٹھائی تھی۔۔۔

ہیلو آگے سے نواز کی آواز سنائی دی جسے سنتے زاویار نے ضبط سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔

کون ہے بولو بھی نہیں بولنا تو میں کال بند کر دیتا ہوں نواز غصے سے ڈھاڑا تھا وہ پہلے ہی کنگ کی دھمکی کو لے کر پریشان تھا اوپر سے ان نون نمبر سے کال اسے غصہ آنے لگا۔۔۔

صبر رکھے سسر جی اتنی بھی کیا جلدی ہے کال بند کرنے کی۔۔۔

کسی انجان کی آواز سنتے نواز کال بند کرتے کرتے رک گیا۔۔۔

کون سسر جی نواز نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

آپ کی بیٹی کا عاشق آپ کی بیٹی کا شوہر آپ کی بیٹی کے پور پور پر حق رکھنے والا بیٹی آپ کی میری قید میں ہے۔۔۔۔

کون ہو تم اور میری بیٹی کو کیوں گڈنیپ کیا ہے مونسٹر کی بات سنتے نواز کا پارہ ہائے ہوا تھا وہ ڈہاڑا تھا۔۔۔

آرام سے سسر جی آواز نیچے مونسٹر سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اگر میں نے اپنا نام بتادیا تو کہیں آپ وہاں بیٹھے بیٹھے ہی نہ مر جایئے

آؤ چیچیچ۔۔۔۔ نہیں نہیں آپ کو تو میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا زاویار غصے

سے پھنکارا تھا۔۔۔

کہ۔۔ کون ہو تم نواز نے اپنا خلق تر کرتے پوچھا تھا۔ زاویار کی دہاڑ اتنی تیز

تھی نواز کو لگا اس کے کان کے پردے پھٹ جائے گے۔۔۔۔

زاویار ہاشم خان۔۔۔ زاویار۔ گھمبیر لہجے میں بولتا دوسری طرف نواز کی ایک

پل کو روح فنا کر گیا تھا۔۔۔

ز۔۔۔ وو۔۔ زاوویار۔۔۔۔

کیوں سسر جی یقین نہیں آ رہا۔۔۔

میری بیٹی کو کیوں قید کیا ہوا ہے نواز تھوک نگلتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نا۔۔ نانا۔۔۔ ناسسر جی اب وہ آپ کی بیٹی نہیں میری بیوی ہے اور بھول

جائیں کہ وہ کبھی اب آپ لوگوں کے پاس آئے گی۔۔۔۔

میں تمہیں جان سے ماردوں گا زاویار نواز بھی گرجا تھا کتنا ذلیل ہوا تھا نواز کنگ کے ہاتھوں مالا کے غائب ہونے کے وجہ سے اسے اب بھی زاویار پر بے حد غصہ آرہا تھا اسے پچھتاوا ہورہا تھا کہ اس نے پہلے زاویار کو کیوں نہیں مارا تھا اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا۔۔۔

جان تو میں اب آپ کی لوں گا نواز چاچا عرف سسر جی۔۔۔

دروازے پر کھڑی مالا ساری باتیں سنتی جلدی سے آگے بڑھی پاپا پاپا وہ زور زور سے بولنے لگی کے دوسری پار نواز نے اسکی آواز سن لی تھی۔۔۔

بیٹا کہاں ہو تم میں تمھیں بہت جلد اپنے پاس لے آؤنگا۔۔۔

نواز مالا کی آواز سنتا اسے آوازیں دینے لگا مالا بیٹا مالا بیٹا۔۔۔

زاویار نے آتش فشاں نظروں سے مالا کی طرف دیکھا اور کال بند کردی مالا تو زاویار کے خطرناک تیور دیکھتی ڈر کے مارے پیچھے قدم لیتے کمرے سے بھاگنے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے جاتی زاویار نے اسے پکڑ کر بیڈ پر گرایا اپنی سبز آنکھوں سے اسے غصے سے دیکھنے لگا مالا نے اپنا خلق تر کیا۔۔۔

بھالو تم نے کیا سمجھا تم اپنے باپ کو یہاں بلاؤ گی تو وہ تمہیں لینے آئے گا اور میں تمہیں جانے دوں گا زاوی ڈھاڑا مالا کو زاویار کی گرم گرم سانسیں اپنے چہرے پر باخوبی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اتنی جلدی اپنے باپ کے پاس جانا چاہتی ہو ابھی تو مجھ پر ماضی میں لگایا گیا تمھیں تمھارا الزام سچ کر کے دکھانا ہے۔۔۔۔

ز۔۔وو۔۔۔زاوی پلیز نو۔۔۔۔اسے اپنے اوپر جھکتا دیکھ وہ حواس باختہ ہوئی اس کے شرٹ کو مٹھیوں میں مضبوطی سے جکڑتے ڈرتے کپکپاتے لہجے میں بولی۔۔۔

زاویار مالا کے التجاؤں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا وہ مالا کے بالائی لبوں کو شدت سے چومتا مالا کی روح فنا کر گیا تھا وہ اس کے لبوں

پر جھکتا یہ بھول گیا تھا کہ اگلے بندے کو بھی سانس لینی ہے جب زاویار کو لگا

کہ مالا کو سانس کی ضرورت پڑتے دیکھ وہ پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

زاویار نے مدہوشی کے عالم میں مالا کو دیکھا تھا جس کے لب اس کی شدت

سے سرخ ہو کر خون چھلکنے کو بے تاب تھے۔۔۔۔

مالا اپنی نم آنکھوں سے زاویار کو دیکھنے لگی زاوی پھر سے مدہوش ہوتا بغیر مالا

کی پرواہ کی اس کے ہونٹوں کو دوبارہ گرفت میں لیتا اپنی سانسیں اس میں

منتقل کرنے لگا ہاتھ اس کے کمر اور بالوں کو سہلا رہے تھے۔۔۔۔

مالا زاوی کے بے رحم لمس پر بے جان ہونے والی تھی سانس رکنے پر مالا نے

زاوی کے سینے پر مکے مارے جس سے وہ ہوش میں آتا اسے دیکھنے لگا جو تیز تیز

سانس لیتی ہے اپنے سانس ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

زاوی پھر سے جھکتا شدت سے مالا کی گردن پر جھکتا اپنے دانت گھاڑنے

لگا۔۔۔

مالا کی ریڑھ کی ہڈی میں سسراہٹ سی ہوئی تھی آنسو آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے اگر مالا رزہ سی بھی اور مزاحمت کرتی زاوی اپنی شدتوں کو بڑھاتا اسے بوکھلا کر رکھ دیتا۔۔۔

زاوی اس کی گردن اور کندھوں پر بوسا دینے کے بجائے دانت گھاڑ رہا تھا۔۔۔

آہہہ۔۔۔مالا کی سسکیوں کو خاطر میں نہ لاتے زاویار نے قمیض کے اوپر سے ہی شدت سے مالا کے سینے پر لب رکھتے تھے۔۔۔۔

مالا سسک پڑی تھی اس کی برداشت بس یہی تک تھی وہ کہا برداشت کر سکتی تھی اتنی بے رحم قربت۔۔۔۔

زاوی نے کانوں میں مالا کے کہے الفاظ گونجے۔۔۔

پاپا زاوی زانی ہے پاپا زاوی زانی ہے۔۔۔۔

دور رہو دور رہو زاوی۔۔۔۔

زاوی کی شیو کی چھبن کو اپنے گردن پر محسوس کرتے مالا نے زاوی کو دھکہ دے کر پیچھا کیا تھا جس نے اس کا سانڈ جیسا وجود ٹھس سے مس بھی نہی ہوا تھا۔۔۔

مالا کی مزاحمت دیکھتے زاوی اپنے جذبات پر مشکل سے ضبط کرتے اسے دیکھنے لگا جو ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔۔۔۔

میں تمہارے باپ کی طرح نہیں ہوں زانی۔۔۔۔

زاوی نے اپنی سرخ رنگ آنکھیں مالا کے چہرے پر گھاڑتے ہوئے بولا

تمہیں تمہاری اجازت کے بغیر تمھیں چھونا نہیں چاہتا ورنہ کوئی مجھے تمہارے قریب آنے سے روک نہیں سکتا وہ اسے سیدھا کرتے اس کے کمر پر ہاتھ رکھے اپنے قریب کرتے سینے سے لگالیا وہ کیسے اپنی محبت کو تکلیف دے سکتا تھا وہ تو اس کا سکون تھی اس کی ہر درد کی دوا۔۔۔۔

سو جاؤ مالا ورنہ میرے لیے خود کو روکنا مشکل ہو جائے گا جبکہ مالا تو آج زاوی کی حرکت کی وجہ سے اس کے سینے میں منہ دئے لیٹ گئی کے کہی پر نہ زاویار کو رومینس موڈ اون ہو جائے۔۔۔

امان چندا کو دوبارہ کوٹھے پر چھوڑے واپس آچکا تھا۔۔

امان نے کنگنا کو مالا کی بے ہوش ہونے کی وجہ بتائی تھی کہ اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ بھی ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

کنگنا چندہ سے پوچھنے کا سوچ کر چپ کر گئی۔۔۔

میری امانت کا خیال رکھنا کنگنا بہت جلد لینے آؤنگا میں اپنی نور کو امان محبت بھری نظر چندہ پر ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر ہے لیے نکلا تھا۔۔۔۔

گھر آکر بھی امان چندا کے بارے میں سوچتا رہا کے وہ ایسا کیا کرے گی چندا سارے زمانے کو بھول کر اس کا ہاتھ تھام لے۔۔۔۔

مونسٹر امان لاریب سب کو عین کی شادی پر جانا تھا کل صبح نے نکلنا بھی تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھڑکی سے آتی ہلکی سی روشنی سے مالا کی آنکھ کھلی خود کو زاوی کے حسار میں پا یا تھا رات کا سوچتے ہوئے وہ زاویار کو یک تک دیکھنے لگی کیا زاوی واقعی اس کے باپ کو مار دے گا لیکن پاپا بھی تو غلط فہمی کا شکار تھے پاپا نے جان بوجھ کے تو وہ سب نہیں کیا تھا مالا زاویار کو دیکھ کر سوچتے ہوئے بولی۔۔۔
نہیں زاوی میں تمہیں اپنے پاپا کو مارنے نہیں دوں گی زاویار جو کب سے اٹھا تھا مالا کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا اس کی دماغ کی سوچوں کو پر کنے میں اسے لمحہ نہی لگا تھا۔۔۔
میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا بھالو تم صرف میری ہو صرف میری میرا سکون میرا جنون زاوی مالا کی نظریں خود پر محسوس کرتے سوچنے لگا۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو بھالو وہ جو زاوی کو دیکھ رہی تھی اس کی آواز سے اچھل کر پیچھے ہونے لگی لیکن زاوی کا حصار اتنا تنگ تھا وہ کبھی نہی نکل پاتی جب تک زاویار خود رہائی نہی دیتا۔۔۔۔

کچھ۔۔۔کچھ نہیں وہ شرمندہ ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہارا ہی ہوں میں دیکھ لوں لیکن خیال رکھنا پیار کی نظروں سے کم ہی دیکھنا کہیں رات کا رکا ہوا کام مجھے ابھی سرانجام دینا پڑ جائے گا زاوی شرارتی لہجے میں بولا۔۔۔۔

رات کا غصہ اس ٹائم کہیں بھی زاویار کے لہجے میں موجود نہیں تھا ایسا ہی تھا وہ اپنے بھالو سے عشق کرنے والا۔۔۔

تو کیا زاوی تم نے معاف کر دیا مجھے۔۔۔۔

تم نے مجھے منایا ہی نہیں وہ آنکھوں میں شرارت لیے اسے کہنے لگا۔۔۔

وو۔۔۔وہ آج عین کی مہندی ہے نا ہمیں جانا ہے وہ کنفیوز ہوتی بات عین کی شادی پر لے گی۔۔۔۔

ہاں اور میں نے ساری شاپنگ بھی کرلی ہے الماری میں پڑا ہے سب کچھ میں۔۔۔۔

مالا نے حیرت سے زاوی کو دیکھا جس نے سوری شاپنگ بھی کرڈالی تھی۔۔۔۔

تم پر صرف میرا حق ہے تو میری ہی پسند کا سب پہنو گی ناوہ اس کی ناک پر ہونٹ رکھتا ہوا بولا۔۔۔

ہاں ہاں پیچھے ہو مجھے واش روم جانا ہے مالا اس کے حصار میں ہچکچاتی ہوئی بولی۔۔۔

زاوی نے اسے اپنی حصار سے رہائی دی تو مالا بھاگتی ہوئی واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

زاویار اس کی سپیڈ دیکھتا مسکرایا تھا۔۔۔۔

تمہیں تو اپنے عشق کی وجہ سے معاف کر دوں گا لیکن تمہارے باپ کی موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہے وہ پر سراریت سے مسکراتا واش روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب سب نے عین کے گھر جانا تھا عین کے گھر بھی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی عین تو اپنے آن سے شرماتی گھبراتی ادھر ادھر بھاگ رہی تھی اس سے دور اور کایان عین کو شرماتا دیکھ اس کی ہنسی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی اسے یقین نہی آرہا تھا اس کی عین شرماتی بھی ہے...

نائلہ تو اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی پورا گھر پھولوں سے سج رہا تھا ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں مہندی کا فنکشن باہر لان میں ہی کرنا تھا پورا لان سجا ہوا تھا آہستہ آہستہ سب مہمان آنا بھی شروع ہو چکے تھے۔۔۔

عین کو تو اب بس زاویار لوگوں کا انتظار تھا عین نے امان کے کہنے پر سفیر کو بھی شادی پر انوائیٹ کیا تھا لیکن وہ ضروری کام کا کہہ کر معذرت کر چکا تھا بارات پر آنے کا وعدہ کر گیا تھا اس کی مجبوری سمجھتی عین بھی خاموش ہو گئی۔۔۔۔

زاویار مالا امان لاریب بھی عین کے گھر پہنچ چکے تھے عین نے نائلہ سے سب کا تعارف کروایا تھا نائلہ کو تو سب بہت اچھے لگے تھے لاریب کے ساتھ باتیں کر کے نائلہ کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔
لاریب بچوں والی حرکتیں کر کے سب کو ہنسانے پر مجبور کر رہی تھی مالا تو عین کو کایان کا نام لے لے کہ چھیڑ رہی تھی جس سے ہماری معصوم عین شرما رہی تھی اور بار بار مالا کو آنکھیں دکھا کر چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

پوری شاہ حویلی میں رونقیں بکھری ہوئی تھی خوبصورتی سے کی گئی سجاوٹ سے یہ شاہ ہاؤس دلہن کی طرح سجایا گیا تھا لائٹوں اور پھولوں سے کی گئی سجاوٹ نے ماحول کو الگ ہی روپ دیا تھا۔۔۔

باہر لان میں خوبصورت سٹیج کو بھی پھولوں سے سجایا گیا تھا دلہن کا مہندی کے لیے الگ سے بنایا گیا سٹیج جسے اسپیشلی ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔۔۔

زاویار مالا کے لیے الگ کمرہ تھا لاریب عین کے ساتھ کمرے میں تھی اور امان بیچارہ اکیلا کایان کاظمی کے ساتھ تھا تھوڑی ہی دیر میں بیوٹیشن عین کو تیار کرنے آچکی تھی مالا لاریب کو تیار کر رہی تھی خود کو بعد میں تیار کرنے کا سوچ کر لاریب کو تیار کر رہی تھی۔۔۔

ارے مالا بیٹا جاؤ تم بھی تیار ہو جاؤ زاویار کو تمہاری ضرورت ہو گی نائلہ نے مالا کو سادگی میں دیکھا تو اسے کہنے لگی۔۔۔

جی آنٹی بس لاریب کو تیار کر لوں نہیں تو اس نے منہ بنا کر بیٹھ جانا ہے

لاریب تو آج خاموشی سے مالا کے آگے بیٹھی تھی خوشی خوشی تیار ہو رہی تھی

نائلہ عین کو تیار ہوتا دیکھ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی چلی گئی۔۔۔

زاوی تم تیار نہیں ہوئے ابھی تک مالا کمرے میں آئے تو زاوی کو موبائل کے ساتھ بزی دیکھ اس سے پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں ڈارلنگ تم کمرے میں آ کر مجھے تیار کرتی تو میں تیار ہوتا نا۔۔

زاوی تم بچے تو نہیں ہو کہ میں ہی تیار کروں وہ الماری سے اس کی ہینگ کی ہوئی وائٹ شلوار قمیض نکال کر اسے دیتی بولی جسے پکڑتا ہوا خاموشی سے واش روم چلا گیا۔۔۔

اب مالا کو اس کے باہر نکلنے کا انتظار تھا اس نے بھی چینج کرنا تھا آج جو کچھ اس نے زاوی کے لیے کرنے کا سوچا تھا سوچ سوچ کر ہی اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی لکین اسے کسی بھی طریقے سے زاوی کو منانا تھا۔۔۔

(زاویار کا ماضی۔۔۔)

وہ تینوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے جب کہ باہر سے گزرتے نواز خان نے ایک نفرت بھرا ہنکار بھرتے ان کے قہقہوں کو سنا تھا۔۔۔
اور ان کے قہقے سنتے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا جہاں اس کی بیوی کلثوم بستر پر پڑی تھی اور ساتھ میں اس کے پاس 13 سالہ مالا بیٹھی تھی نواز نے ایک نفرت بڑی نظر کلثوم پر ڈالی تھی جو کے آنکھوں میں آنسو لیے اپنے مزاجی خدا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
اس بندے کو جس نے کبھی اس سے پیار سے بات نہیں کی تھی وہ پیار سے بات کرتا بھی کیوں وہ تو اس کی ان چاہی بیوی تھی شروع سے ہی کبھی نواز نے اس کے ساتھ عزت سے بات نہیں کی تھی شروع شروع میں تو نواز اپنے ماں باپ کی وجہ سے کچھ اچھا سلوک کر لیتا تھا لیکن ماں باپ کے جانے کے بعد نواز نے کبھی کلثوم کو دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔
ہاشم کو سب نظر آتا تھا وہ اپنے چھوٹے بھائی کو سمجھانے کی بہت کوشش کرتا تھا لیکن وہ اپنا اور اپنی بیوی کا معاملہ کہہ کر ہاشم کو چپ کروا دیتا تھا۔۔۔

ہاشم کو شروع سے ہی آرمی میں جانے کا شوق تھا اور ان کے ماں باپ نے بھی ہاشم کبھی نہیں روکا تھا نواز تو بگڑے دوستوں میں بیٹھ بیٹھ کر ان کی صحبت کی وجہ سے وہ خراب ہو گیا تھا ہاشم نے اپنے چھوٹے بھائی کو زندگی کے اتار چڑھاؤ سمجھانے کی کوشش کی لیکن نواز ایک کان سے سنتا ہے دوسرے کان سے نکال دیتا اسے نشہ شراب کی لت لگ گئی تھی اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ کوٹھے پر بھی جانا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

پھر محراب خان نے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی کر دی تھی ہاشم خان کو تو اپنی بیوی عائشہ خان سے بے حد محبت تھی لیکن نواز کو کلثوم کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی وہ روز روز کوٹھے کا حسن دیکھ دیکھ کر وہ کلثوم کے حسن کو کم ماننے لگا تھا محراب خان اس کی آوارہ گردی کی وجہ سے اسے کم ہی مخاطب ہوتا تھا۔۔۔

محراب کو ہاشم سے کچھ زیادہ ہی محبت تھی اور یہ نواز کو دیکھ دیکھ دل میں اپنے باپ اور بھائی کے لیے نفرت پیدا کرتا رہا محراب خان اس کی آوارہ گردی کی

وجہ سے اپنی آدھی سے زیادہ جائیداد ہاشم کے نام کر دی تھی لیکن یہ بات ابھی نواز نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

مالا نے اپنے باپ کو دیکھا تو بھاگ کر نواز کے گلے لگنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

پاپا۔۔۔نواز نے کلثوم سے نظر ہٹا کر اپنی بے حد خوبصورت بیٹی کو دیکھا نواز نے کوفت سے مالا کی طرف دیکھا تھا مالا اپنے باپ کی شفقت پانے کو ترس جاتی تھی لیکن کبھی کبھی اسے اپنی بیٹی پر ترس آ ہی جاتا تھا اپنا شفقت بھرا ہاتھ اس کا سر پر رکھ دیتا تھا۔۔۔

پاپا دیکھیے نا ماما کچھ کھا نہیں رہی کب سے انہیں کھلانے کی کوشش کر رہی ہوں وہ معصومیت سے بولی۔۔۔۔

کلثوم کو بلڈ کینسر تھا جس کی وجہ سے وہ بستر کی ہو کر رہ گئی تھی ہاشم نے اپنی بھابی کے لیے میڈ رکھوائی تھی جو ان کا اچھے سے خیال رکھتی تھی۔۔۔

جاؤ جا کر اپنی تائی کو بولو آکر کھانا کھلا دے گی وہ کوفت سے کہتے دوبارہ کمرے سے باہر چلا گیا مالا بھاگتے ہوئے عائشہ کے کمرے میں گئ جہاں عائشہ اور زاوی بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔

زاوی نے اس نیلی آنکھوں والی گڑیا کو دیکھا جو سفید کلر کا فراک پہنے گڑیا ہی لگ رہی تھی لیکن اسے اپنے چچا سے بہت ڈر لگتا تھا یا شاید نواز نے کبھی بات ہی نہیں کی تھی زاوی بے حد معصوم اور چپ چاپ رہنے والا بچہ تھا بس اپنے ماں باپ کے ساتھ اس نے کبھی نواز کی وجہ سے مالا سے بھی بات نہیں کی تھی نہ ہی کبھی اپنی چچی کے پاس گیا تھا۔۔۔

تائی امی وہ ماما کچھ کھا نہیں رہی آپ دیکھ لیں نا۔۔۔۔

عائشہ نے اس معصوم کو دیکھا جس کی ماں بیمار تھی اور باپ نہ ہونے کے برابر تھا ادھر آؤ مالا عائشہ نے اپنی باہیں کھول کر مالا کو اپنے پاس بلایا مالا بھی جلدی سے عائشہ کی باہوں میں سما گئی میرا پیارا بچہ عائشہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

تم دونوں بیٹھو میں کلثوم کو دیکھ کر آتی ہوں عائشہ اٹھ کر کلثم کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

مالا نے ایک نظر زاوی کو دیکھا اور چپ کر کے بیٹھ گئی زاوی بھی مالا کو دیکھ کر چپ کر کے بیٹھ گیا کمرے میں بالکل خاموشی تھی دونوں ہی معصوموں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے لیکن بول کچھ نہیں رہے تھے مالا تو پھر شرارتی تھی لیکن زاوی تو معصوم بچا تھا وہ اپنا ناز چچا کی وجہ سے نہ کبھی چاچی سے ملا تھا نہ ہی مالا سے۔۔۔۔

عائشہ کلثوم کے کمرے میں گئی جہاں کلثوم الٹیاں کر رہی تھی۔۔۔

بھابھی بھابھی عائشہ بھاگتے ہوئے کلثم کے پاس گئی اور کلثوم کو سیدھا کیا جو الٹیاں کر کر کے آدھ موئی ہو گئی تھی۔۔

عائشہ۔۔۔۔کلثوم نے روتے ہوئے عائشہ کو پکارا۔۔۔۔

تم رکو میں ابھی ڈاکٹر کو کال کرتی ہوں۔۔

نہیں عائشہ میں اب ٹھیک ہوں تم یہاں ہی میرے پاس بیٹھو۔۔۔

کیا بات ہے کلثوم عائشہ کو کلثوم آج کچھ زیادہ ہی نڈھال لگی تھی ایسے جیسے وہ ہمت ہار رہی ہو اپنے زندگی سے اپنی بیماری سے۔۔۔

عائشہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میری مالا کا خیال رکھنا کلثوم اپنے زرد پڑتے رنگ کے ساتھ عائشہ کو کہنے لگی۔۔۔

نہیں کلثوم اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو عائشہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آنے لگے تھے ہم دونوں ہی ہمیشہ بہنوں کی طرح رہی تھی دونوں میں بے حد پیار تھا عائشہ نے کلثوم کا ہمیشہ سے ساتھ دیا تھا۔۔۔۔

تم سب باتیں چھوڑو یہ کھانا کھالو عائشہ نے میڈ سے سارا کمرہ پہلے صاف کروایا پھر کلثوم کو کھانا کھلا دیا جبکہ وہ عائشہ کے ہاتھوں سے چپ چاپ کھانا کھاتی رہی۔۔۔۔

(حال)

زاوی تیار ہو کر باہر نکلا۔۔۔۔

مالا تو اسے دیکھتی رہ گئی کوئی اتنا پیارا ابھی کیسے لگ سکتا ہے سفید سوٹ میں بکھرے بال سبز آنکھیں کثرتی جسم مالا کے ہونٹ خشک ہونے لگے تو اسے دیکھ کر لیکن اپنے ہی خیال پر لعنت بھیجتی یک تک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے احساس ہی نہیں ہوا کب زاوی اس کے پاس آگیا کیا اتنا ہینڈسم لگ رہا ہو کے میری بھالو کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی مجھ سے کان کے لوپر ہلکی سی درد محسوس کرتے وہ کرنٹ کھا کر ڈرتی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

نہیں نہیں وہ میں تمہیں تو نہیں دیکھ رہی تھی میں تو سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھی وہ شرمندہ ہوتی جو منہ میں آیا بول گئی۔۔۔

اچھا سامنے دیوار میں ایسا کیا ہے زاوی نے دیوار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔

اہو وؤ۔۔۔ کتنی ہینڈسم دیوار ہے میرا ابھی دل کر رہا ہے کہ کھڑے ہو کر ایسے دیکھتا جاؤں زاوی نے اپنی مسکراہٹ دبا کر کہا جس سے مالا اپنے شرمندگی کو ہٹاتے پیر پٹختی اپنے کپڑے اٹھاتی واش روم چلی گئی۔۔۔

مائے لو مائے بھالو پیچھے سے زاوی کا کمرے میں قہقہ گونجا تھا۔۔۔

چندہ بیٹا کیا ہوا تھا تم بے ہوش کیوں ہو گئی تھی رات کے بعد کنگنا اب چندا کے پاس آئی تھی۔۔۔

اماں چندا کنگنا کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی مجھے نہیں جانا چاہیے تھا باہر مجھے پتہ ہونا چاہیے تھا کہ میری کیا اوقات ہے میں کون ہوں میں کیوں چلی گئی باہر۔۔۔۔

کنگنا نے پریشانی سے چندہ کو اپنے سامنے کیا کیا ہوا چندا بتاؤ امان نے کچھ کیا ہے تیرے ساتھ۔۔۔

نہیں نہیں اماں وہ تو مجھ سے عشق کرتا ہے میرے جسم کو چادر سے ڈھانپنے والا کبھی میری اجازت کے بغیر میری چادر نہیں اتارے گا۔۔۔۔

پھر کیا ہوا ہے بتا تو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے اماں وہاں ارجن آ گیا تھا۔۔۔ چندہ نے ساری کہانی بتائی۔۔۔

اس موئے ارجن کا ستیاناس ہو جائے بھگوان اسے اٹھا لے اپنے پاس پتہ نہیں کس جنم کا بدلہ لے رہا ہیں تیرے سے۔۔۔۔

اماں اب میں کبھی امان سے نہیں ملوں گی میں نہیں چاہتی میری وجہ سے اس کی عزت پر حرف آئے ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ ایک آدمی اندر آیا۔۔۔

دونوں نے ہی اسے دیکھا اوئے بابو کون ہے تو کمرے میں کیسے گھس آیا کنگنا نے کڑے تیوروں کے ساتھ کہا اسے اس آدمی کی حرکت کافی ناگوار گزری تھی۔۔۔

جی یہ سر امان نے بھیجے ہیں اپنے ہاتھوں میں پکڑے پھول وہ کنگنا کے سامنے کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

وہ خود کیوں نہیں آیا اچانک سے چندہ کے منہ سے یہ الفاظ نکلا تھا کنگنا نے اسے دیکھا جو ابھی امان سے نہ ملنے کا فیصلہ کر رہی تھی ابھی وہ نہیں آیا تو تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

میڈم یہ سر نے پھول اور چٹ اور یہ گفٹ بھیجا ہے گارڈ پھول اور چٹ پکڑاتا خاموشی سے جیسے آیا تھا ویسے واپس چلا گیا۔۔۔

چندا نے پھول پکڑے اور ان کو سونگنے لگی لیکن آج ان پھولوں کی خوشبو میں کچھ تو کمی تھی ہاں امان کی خوشبو امان کے ہاتھوں کی خوشبوں کی کمی تھی جس کی عادت چندہ کو ہو گئی تھی چندہ نے وہ چٹ کھولی اور پڑھنے لگی۔۔۔۔

مائے لو چندا۔۔۔ یہ لفظ پڑھتے چندا نے گال لال ہوئے تھے میں شاید تین یا چار دن نہ آسکو لیکن میرے پیار کا تحفہ آپ تک ہر روز پہنچتا رہے گا میں نہیں چاہتا آپ مجھے بھول جائیں اور میرے گارڈز ہمیشہ آپ کے پاس آپ کی حفاظت کے لیے رہیں گے اور میں نے یہ گفٹ بھیجا ہے مجھے امید ہے آپ کو پسند آئے گا آپ اداس مت ہونا کہ میں نہیں آیا میں جلد ہی آپ کے پاس آؤں گا اپنا خیال رکھے گا میرے لیے۔۔۔

(آپ کا امان۔۔۔)

چندہ نے وہ گفٹ کھولا تو سامنے ہی ایک مہنگا فون اسے نظر آیا جسے دیکھتی کنگنا اور چندہ تو حیران رہ گئی تھی ساتھ میں ایک اور چٹ تھی۔۔۔

چندہ یہ میں نے آپ کے لیے گفٹ خریدا ہے اس میں میں نے اپنا نمبر سیو کر دیا ہے جب بھی آپ کو میری یاد آئے آپ مجھے کال کر سکتی ہیں میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں گی لیکن پھر بھی میں ایک امید کے ساتھ آپ کو یہ گفٹ بھیج رہا ہوں تو امید کرتا ہوں کہ آپ یہ سے اپنے پاس رکھیں گی اور قبول کریں گی تحفہ۔۔۔۔۔

اماں یہ تو میرے پیچھے ہی پڑ گیا ہے چندا نے چڑ کر کہا وہ جتنا دور جانے کی کوشش کرتی تھی یہ پھر اس کے پاس آجاتا تھا۔۔۔۔

اماں اس کی آنکھیں مجھے اپنے سحر میں جکڑ رہی ہیں لیکن نہیں اماں میں اب اس سے نہیں ملوں گی میں نہیں چاہتی میرے نصیب کا کالک امان کے نصیب پر پڑے میں اسے خود سے نفرت کرواؤں گی وہ اپنے آنسو پوچھتے ایک

عزم سے بولی کنگنا نے دل ہی دل میں چندہ کے خوش رہنے کی پرا تنا کی تھی لیکن کون جانتا تھا کہ کون کتنا خوش رہنے والا تھا کون کتنا اداس۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رخصتی سے پہلے نکاح کی رسم رکھی گئی تھی۔۔

مولوی صاحب بھی آگئے تھے نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی مولوی صاحب پہلے عین کے پاس آئے تھے عین کے پاس نائلہ اور مالا دونوں ہی بیٹھے تھے عین کا چہرہ سرخ دوپٹے سے ڈھک دیا گیا تھا۔۔۔

کیا آپ کو کایان کاظمی ولد سلمان کاظمی اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

کیا آپ کو کایان کاظمی ولد سلمان کاظمی اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

کیا آپ کو کایان کاظمی ولد سلمان کاظمی اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

عین نے مولوی صاحب کے دیے گئے کاغذات پر دستخط کیے تھے مبارک ہو

عین مالا نے عین کو گلے لگا مبارک باد دی خیر مبارک مالا عین تو آج بے حد ہوش تھی۔۔۔

پھر وہ سب کایان کے پاس گئے تھے نکاح پڑھوانے۔۔۔

کیا آپ کو حورین کاظمی ولد عثمان کاظمی اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

کیا آپ کو حورین کاظمی ولد عثمان کاظمی اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

کیا آپ کو حورین کاظمی ولد عثمان کاظمی اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

نکاح کی رسم پوری ہو گئی تھی مبارک ہو جیجا جی زاوی اور امان خوش ہوتے ہوئے کایان کے گلے لگ گئے تھے آج ان کی بہن کو اس کی محبت مل گئی تھی۔۔۔

خیر مبارک سالے صاحب وہ بھی خوش ہوتا گلے لگ گیا۔۔۔

لو جی نکاح کی رسم تو ہو گی یہ شارٹ ہی لکھی ہے کیونکہ شادی میں ہلا گلا ہو }
{ جائے گا تو اب چلتے ہیں مہندی کے فنکشن کی طرف

زاویار تیار ہو کر باہر چلا گیا تھا مالا نے بھی وائٹ کلر کی کرتی اور ملٹی شیڈ لہنگا پہنا تھا جو زاوی اس کے لیے لے کر آیا تھا جو کہ مالا پر بے حد سوٹ کر رہا تھا وہ بھی اپنے آپ کو تیار کرتی باہر چلی گئی۔۔۔

آتے ہیں اپنے پیارے پیارے کرداروں کی طرف۔۔

سب سے پہلے ہمارا امان ملک۔۔۔

جس نے بلیک کلر کا سوٹ پہنا تھا بالوں کو اچھے سے سیٹ کئے اپنی کالی آنکھوں کے لیے وہ بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا کئی لڑکیوں کی نظریں اس پر اٹھ رہی تھی لیکن وہ سب سے بے نیاز لاریب کے پاس کھڑا تھا۔۔۔

لاریب نے اپنی پسند کا لیا گیا سبز کلر کا لانگ فراک پہنا تھا اور اس کے براؤن بالوں کی مالا نے بہت ہی خوبصورت چٹیا بنائی تھی۔۔۔

بڑی میں پیاری لگ رہی ہوں نا وہ بار بار امان سے پوچھ رہی تھی کوئی دس دفعہ تو یہ بات امان سے پوچھ چکی تھی۔۔۔۔

میری جان میری گڑیا بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔

سچی بڑی وہ ہر دفعہ کی طرح خوش ہوتی تھی۔۔۔۔

ہاں امان اس کی ناک دباتا ہوا بولا۔۔۔

زاویار جو موبائل میں کسی سے بات کر رہا تھا اندر سے آتی مالا کو دیکھ وہ ساکت رہ گیا تھا مالا نے اپنے سنہری بال کھلے چھوڑے تھے بالوں کے بیچ ٹیکا لگائے ایک ہاتھ سے لہنگا سنبھالتی وہ زاویار کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی اسے دیکھتے

زاویار کا دل اپنی بھالو کی قربت کے لیے مچلنے لگا تھا لیکن وہ اپنے جزبات پر کنڑول کرتا وہاں ہی کھڑا رہا۔۔۔۔

آنٹی عین تیار ہو گئی ہے کیا ہم اسے لے آئے مالا زاویار کو اگنور کرتی نائلہ کے پاس جاتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ہاں بیٹا لے آؤ مہمان بھی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔

جی آنٹی وہ دوبارہ سے زاویار کو بنا دیکھیں اندر چلی گئی زاویار اس کی اگنورس پر دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔۔۔

عین جس نے ہرے اور پیلے کلر کا کمبینیشن کا لہنگا جس کے فرنٹ اور بیک پر بے حد خوبصورت کام تھا ہلکا سا میک اپ کئے اپنے بالوں کی فرنچ چٹیاں بنائیں اس پر گجرے لگائے کندھے کے آگے پھینکا تھا دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنے تھے اور پاؤں میں گھسا پہنے وہ آج اپنے آن کے دل پر بجلیاں گرانے یہ والی تھی۔۔۔۔

واؤ یار عین یو ار لو کنگ سو پر یٹی مالا اس کے پاس جاتے ہوئے بولی عین واقع میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی آج تو تم کایان بھائی پر بجلیاں گراؤ گی۔۔۔

ہٹو بدتمیز اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے وہ شرماتے ہوئے مالا کی کندھے پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ایسی ہی بات ہے بچوں چلو آؤ اب لیٹ ہو رہے ہیں مالا اسے پکڑتی باہر لے کر چلی گئی۔۔۔۔

کایان نے بھی وائٹ کلر کا سوٹ پہنا تھا اور گرین کلر کی ویسٹ کوٹ پہنے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے وہ بھی کئی لڑکیوں کے دل کی دھڑکن بڑھانے کا سبب بن رہا تھا۔۔۔۔

اندر سے آتی عین اپنا لہنگہ کو سنبھالتی الجھی ہوئی لگ رہی تھی اس نے کہاں اتنے بھاری کپڑے پہنے تھے اسے تو سمپل پہننے کی عادت تھی۔۔۔

اور کایان کو لگا ایک پل کو ساری دنیا رک سے گئی ہے بس وہ اپنی عین کو ہی دیکھ رہا تھا اپنے آس پاس لوگ جیسے ساکن ہو گئے ہیں اور اسے بس اپنی عین اپنی طرف آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

عین نے بھی اپنی نظریں اٹھائی تھی اور کایان کی نظروں سے ٹکرائی تھی عین کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی عین کو لا کر کایان کے برابر بٹھا دیا گیا تھا کایان کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا یہ اس کی عین جسے وہ بچی سمجھتا تھا لیکن آج اس کے سراپے کو دیکھ لگ رہا تھا وہ ان پانچ سالوں میں بہت بڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔

نکاح مبارک ہو عین کایان نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی جسے سنتی شرماتی وہ مسکراتی اپنا چہرہ نیچے جھکا گئی تھی۔۔۔

آپ کو بھی مبارک ہو آن۔۔۔۔

ویسے آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں عین نے کایان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے سرگوشی کی۔۔

آپ کو تو پتہ ہے عین ہماری کتنی بے باک ہے اپنے آن کے معاملے میں۔۔

میری عین بھی بے حد پیاری لگ رہی ہے لیکن یہ کل میں تمہیں روم میں بتاؤں گا کہ تم کتنی پیاری لگتی ہو وہ ایک آنکھ ونک کرتا عین کو شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

سب خاندان والے لوگ باتیں کر رہے تھے نہ جانے کہاں سے 5 سال بعد واپس آگئی ہے لیکن کوئی کایان کے سامنے کچھ بول نہیں پا رہا تو کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ کایان سے یہ بات بولے ورنہ کایان ان کی زبانیں بند کرنے میں ٹائم نہ لگاتا۔۔۔

لاریب عین کو دلہن بنی ہوئی دیکھ خوشی سے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی کبھی وہ اس کا لہنگا پکڑتے کبھی اس کے گال پر کس کر دیتی عین آپی آپ کتنی پریٹی لگ رہی ہیں کتنا پیارا لہنگا ہے مجھے بھی ایسا لہنگا پہننا ہے وہ منہ بناتے پاس کھڑے امان کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔

جب میری گڑیا کی شادی ہو گی ناتو اس سے بھی پیارا لہنگا میں اپنی گڑیا کو پہناؤں گا۔۔۔

میری شادی وہ خوشی سے تالیاں مارنے لگی اور عین اس کی حرکت پر مسکرا دی جبکہ امان نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اف لاریب تم بھی نہ۔۔۔

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی سب آہستہ آہستہ مہندی لگا رہے تھے اور ساتھ ساتھ سب دعائیں بھی دیتے ہیں جا رہے تھے۔۔۔

مہندی کی رسم ہو چکی تھی سب بے خد خوش تھے کافی ہلا گلہ بھی ہو گیا تھا اس سے پہلے کے یہ فنکشن ختم ہوتا ان میں اچانک سے لائٹ بند ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک دم سے ایک سپوٹ لائٹ سٹیج پر پڑی تھی اور وہاں مالا کو کھڑا دیکھ سب حیران ہوئے تھے جس نے ہاتھ میں ایک مائک پکڑا ہوا تھا جبکہ عین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اس نے اور مالا نے ہی یہ سب پلان کیا تھا۔۔۔۔

ہلکی سی روشنی میں مالا کا خوبصورت چہرہ دمک رہا تھا زاوی حیران ہوتا ہوا مالا کو دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا کرنے والی ہے۔۔۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔۔۔۔

آج میں اپنے ہسبنڈ زاویار کے لیے کچھ سپیشل کرنا چاہتی ہوں مالا کی بات سنتے زاویار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

This is for u my lovely husband 💖

مالا نے مائیک اپنے ہونٹوں کے نزدیک کیا مالا کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا وہاں پر لوگوں کی ہوٹنگ شروع ہوئی تھی مالا نے اپنی آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔

تو آج مینوں نیڑے نیڑے آلین دے۔۔۔

مالا نے اپنی خوبصورت آواز سے گانا شروع کیا۔۔۔

تو آج مینوں نیڑے نیڑے آلین دے۔۔۔

مالا اپنے ہاتھ سے زاویار کی طرف اشارہ کرتے بولی۔۔۔

سونیا اپنی سہاں تے اوتے مینوں تھوڑا حق تے جتان لین دے۔۔۔۔

تو میون تھوڑا حق تے جتان لین دے۔۔۔

تو آج مینوں نیڑے نیڑے آلین دے۔۔۔۔

مالا اپنی سحر انگیز آواز سے وہاں جادو بکھیر رہی تھی۔۔

زاویار بھی یک تک مالا کو دیکھ رہا تھا کب اس نے یہ سب سوچا تھا۔۔۔

آج باہاں چے تو مینوں پر لے۔۔۔۔

آج اپنا مینوں کر لے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک قدم اٹھاتی سیڑھیاں اترنے لگی۔۔۔

تو آج تو سہاں ایک ہو لین دے۔۔۔

وہ اپنے قدم اٹھاتی زاویار کے پاس جانے لگی۔۔۔

مالا کی نظریں زاویار کے چہرے پر ہی ٹکی تھی۔۔۔۔

اوووومیں مندی آمیری خطاوے۔۔۔

دے دے جووی دینی سزاوے۔۔۔۔۔

اووووميں مندی آمیری خطاوے۔۔۔

دے دے جووی دینی سزاوے۔۔۔۔۔

وہ زاویار کے چہرے پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے بولی۔۔۔۔

آج تیری باہاں وچ رولین دے۔۔۔۔

وہ زاویار کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔۔

زاویار کی ایک دم سے سانسیں تھمی تھی۔۔

توآج مینوں نیڑے نیڑے الین دے۔۔۔۔

مالانے اپنے ہونٹ زاویار کے سینے پر رکھے تھے زاویار کی دھڑکنیں سست پڑنے لگی تھی۔۔۔

پھر اس نے پیچھے ہوتے مسکراکر زاویار کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

اووو کادار کھدا ہے تواولہ۔۔۔۔۔۔

دل کہندااے میں تینوں بولا۔۔۔۔

اووو کادار کھدا ہے تواولہ۔۔۔۔۔۔۔

دل کہندااے میں تینوں بولا۔۔۔۔

زاویار کے ارد گرد گھومتے وہ زاویار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ ارد گرد گھومتے دوبارہ سے اس کے سامنے آئی۔۔۔۔

توآج مینوں خود چے سمالین دے۔۔۔۔

توآج مینو نیڑے نیڑے آلین دے۔۔۔۔

سونگ ختم ہوتے ہی وہاں تالیوں کی گونج اٹھی تھی اور مالا نے شرما کر ادھر ادھر دیکھا وہ بہت بڑا کام کر چکی تھی پتہ نہیں اب بھی اس کا زاوی مانتا ہے یا نہیں۔۔۔۔

اس نے زاوی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی لو دیتی نگاہوں سے وہ ایک دم پزل ہوئی تھی ہائے مالا آپی آپ نے کتنا اچھا سونگ گایا ہے لاریب جلدی سے مالا کے گرد باہر ڈال کر بولی۔۔۔

لاریب یہ تمہارے زاوی بھائی کو منانے کے لیے گایا ہے ناوہ مجھ سے ناراض تھانا۔۔۔

زاوی بھائی آپ آپی سے کیوں ناراض ہیں میں بھی کٹی ہو جاؤنگی آپ سے آپ ناراض نہ ہو۔۔۔

میری گڑیا یہ سب اب کمرے میں جا کر آپ کی مالا آپی کو بتاؤں گا ناکہ انہوں نے وہ کتنا اچھا مجھے منایا جبکہ مالا اس کے بات سنتی سرخ ہوئی تھی لاریب کا ہاتھ پکڑتے ادھر سے چلے گئی عین اور کایان بھی خوش ہوئے تھے مہندی پر اچھی خاصی رونق لگ گئی تھی اور مہندی کا فنکشن تمام ہوا تھا۔۔۔

سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے مالا تو اب زاویار سے چھپتی پھر رہی تھی اسے اب زاویار کے جذباتوں سے ڈر لگ رہا تھا اس ٹائم جس نظروں سے زاویار اسے دیکھ رہا تھا وہ تو بھوکلائی ہوئی تھی اس نے ہمت کرتے زاویار کو

منانے کے لیے چکر میں یہ سب کر تو دیا تھا لیکن اس کی لو دیتی نگاہیں ابھی بھی مالا کو اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اسے حاصل کرنے کے جذبات مالا تو اب کمرے میں بھی جانے سے قاصر تھی۔۔۔۔

اور اندر بیٹھا زاوی کب سے مالا کا انتظار کر رہا تھا اسے پتہ تھا مالا اب اس سے چھپتی پھر رہی ہے اسے مالا سے یہ سب کرنے کی امید نہیں تھی کہ اسے منانے کے لیے یہ سب کرے گی۔۔۔

مالا بیٹا یہاں پہ کیوں بیٹھی ہو نائلہ نے اسے لاونج میں بیٹھے دیکھا تو پوچھنے لگے۔۔۔

نہیں نہیں آنٹی کچھ نہیں وہ بس ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔

تو چلو جاؤ کمرے میں کل صبح بھی بہت کام ہے۔۔۔

جی آنٹی میں جاتی ہوں وہ جلدی سے گھبراتی ہوئی اٹھ کر کمرے میں چل دی۔۔۔۔

مرتی کیا نہ کرتی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے ہی زاوی کو بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے دیکھا وہ بھاگنے والے انداز سے زاوی کو ئی اگنور کرتی کپڑے لیتی واش روم بھاگی تھی اور زاوی اس کی سپیڈ دیکھتا مسکرایا تھا۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے میرے بھالو کو وہ زیر لب بڑبڑایا تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی گھبراتی ہوئی وہ بیڈ پر جا کر لیٹ گئی زاوی اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا ابھی وہ لیٹی ہی تھی کے زاوی نے اسے کھینچ کر اپنے حسار میں لیا۔۔

یہاں تو لوگ ہم پر فدا ہیں ہمارے پاس آنے کی چاہ ہے ہماری قربت کے لیے ترس رہے ہیں زاوی نے خمار آلودہ لہجے میں اس سے کہا تو مولا نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

اہ وو۔۔وہ۔۔وہ۔۔۔نہیں۔۔۔بس۔۔۔میں وہ اس سے گبھراہٹ میں کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

زاوی تو ابھی تک اس کے لفظوں میں مدہوش تھا وہ بے خودی میں جھکتا اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا۔۔۔

ز۔۔۔زاوی۔۔۔۔۔

ششش بھالو مجھے خود کو محسوس کرنے دو زاوی کی گھمبیر بوجھل آواز سنتے مالا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

سب کے سامنے تو تم نے مجھے منانے کے لیے بہت اچھا ارینجمنٹ کیا تھا لیکن اکیلے میں تو مجھے منانے کے لیے کچھ کرو ناوہ یہ کہتا اس جان لیوا روپ کو سوچتے مدہوش ہوتا اس کے بالوں کو اس کے کندھے سے ہٹاتے اپنے لب رکھتے مالا کو اپنے مضبوط حسار میں لے گیا۔۔۔۔

زاوی پلیز وہ سب تمہیں منانے کے لیے تھا۔۔

تو اب بھی مجھے مناؤنا میں تو اپنے پسندیدہ طریقے سے مانوں گا نا ایک بار اور دوبارہ کہو کیا تم واقعی مجھ سے محبت کرتی ہو وہ ماضی میں کہے گئے مالا کے الفاظ اس ٹائم بھول گیا تھا۔۔۔

اور وہ ہمیشہ کی طرح اس کے حصار میں کانپ رہی تھی۔۔

میری جان کانپ کیوں رہی ہو ابھی تو میں نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔

نہیں میں تو نہیں کانپ رہی بس تھک گئی ہوں۔۔

اووو اچھا تھک گئی ہو تو کیا میں تھکاوٹ اتار دوں وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اس کی انگلیوں میں پھنساتے ہوئے بولا۔۔

مالا کی خوف سے آنکھیں پھیلی نہیں نہیں میں سو جاؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی زاوی اس کے ہونٹوں تو گرفت میں لیتے اس کی بولتی بند کر گیا مالا نے اپنے ہاتھوں کے مکے بناتے اسے ماریں لیکن وہ اس کے ہاتھوں کو گرفت میں لیتے تکیے سے لگا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو اسے غصے سے دیکھنے لگی تم ناراض ہی رہو تو بہتر ہے وہ غصے سے کہتی زاوی کو اس ٹائم بے حد خوبصورت لگی تھی۔۔۔

لیکن میں تو ناراضگی میں تمہارے اور قریب آؤں گا وہ اس کی ناک کو چومتا بولا۔۔۔

پلیز زاوی وہ معصومیت سے بولی تو زاوی کو اس پر ترس آ ہی گیا۔۔۔

عین کی شادی سے فارغ ہوتے ہی تم مجھے میرے طریقے سے مناؤ گی تو زیادہ بہتر رہے گا ورنہ مجھ سے اچھے کی امید مت رکھنا وہ اس کے ایک ایک نقش کو چومتے اپنے سینے سے لگاتا لیٹ گیا۔۔۔

{زاویار کا ماضی}

ارے نواز چل یار آ جا تیرے کو آج پھر کوٹھے کا حسن دکھا کر لاتے ہیں نواز دوستوں میں بیٹھا شراب پیتا جا رہا تھا۔۔۔

نہیں یار مجھے کہیں اور جانا ہے نواز کسی اور کا سوچتا شراب کے نشے میں ہی اٹھ کر چل دیا اس کے دوست کوٹھے پر جانے کے لیے چل پڑے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں نواز کسی کے گھر کے سامنے تھا دروازہ کھٹکھٹانے پر سامنے سے 25 سالہ لڑکی باہر آئی تھی جس نے اپنے چہرے پر میک اپ کی تہ جمائی ہوئی تھی دیکھنے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ارے سرکار آپ آئے آئے اندر آئے وہ شراب کے نشے میں دھت نواز کا بازو پکڑ کر اندر لے گئی وہ اس کے ساتھ اندر چلا گیا۔۔۔۔

شمائلہ۔۔۔

جی جی سرکار یہی ہوں وہ اسے اپنے کمرے میں لے جاتی بیڈ پر بٹھا گئی سرکار اب یہاں بیٹھے میں آپ کے لیے لیمبو پانی لے کر آتی ہوں۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے جاتی نواز نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے اوپر پھینکا جب یہ دوا ہے نشہ توڑنے کے لیے تو کسی اور دوا کی کیا ضرورت ہے وہ ایسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے شمائلہ کا دوپٹہ اتار کر بیڈ سے نیچے پھینک دیا۔۔۔

سرکار آپ شادی کب کریں گے مجھ سے وہ اس کے اپنے جسم پر چلتے ہاتھوں کو روکتے ہوئے بولی۔۔۔

میں تم سے بہت جلد شادی کروں گا لیکن ابھی مجھے میرا کام کرنے دو وہ حرام رشتے میں مزید بہکتا چلا گیا۔۔۔۔

____

ماما یہ چاچی کو کیا ہوا ہے زاوی عائشہ سے کہتا اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

بیٹا آپ کی چاچی کو نا جان لیوا بیماری ہے تم دعا کرو نا تمہاری چاچی ٹھیک ہو جائے۔۔۔

لیکن مما کل چاچو چاچی سے کہہ رہے تھے کہ تم مر جاؤ گے تو ہماری جان چھوٹ جائے گی عائشہ نے ہکا بکا ہوتے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا زاوی یہ بات تمہیں کس نے بتائی۔۔۔

ماما کل میں چاچی کے کمرے سے سامنے سے گزر رہا تھا تو چاچو غصے میں کہہ رہے تھے۔۔۔

بیٹا تم چاچو کی بات کو زیادہ اہمیت نہ دو غصے میں ہوں گے اسی لیے کہہ دیا اور میری ایک بات مانو گے۔۔

جی ماما بولیں نا۔۔۔

بیٹا تم مالا سے بات کیا کرو اس کے ساتھ کھیلا کرو وہ چھوٹی بچی ہے اس کا بھی دل کرتا ہو گا نا۔۔۔

لیکن ماما چاچو غصہ کرتے ہیں نا۔۔۔

تو جب چاچو گھر نہیں ہوتے تب کھیل لیا کرو۔۔

او کے ماما ویسے مالا کتنی کیوٹ ہیں نا۔۔

ہاں میرا ابھی دل کرتا ہے میں اسے ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے آؤں۔۔

وہ کیسے ماما وہ تو چاچو کی بیٹی ہے نا۔۔

جب تم بڑے ہو گے نا تو میں تمہاری شادی مالا سے کرواؤں گی۔۔۔

ماما میں بڑا ہی ہوں وہ دانت نکالتا عائشہ کو ہنسا گیا تھا۔۔

میرا بیٹا بڑا ہے لیکن بڑا ہو کر بھی تو چھوٹا سا بچہ ہے میرا۔۔۔

انہیں کیا پتہ تھا یہ خواب ان کے زندگی میں کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔۔۔

♥ بارات کا دن۔۔۔۔۔

آج تھا بارات کا دن اور سب تیاری میں مگن تھے عین تو آج بے حد خوش تھی اس کی خوائش جو پوری ہونے والی تھی۔۔۔

چلو جلدی کام کرو مالا بیٹا تم ذرا عین کو پالر تو لے جاؤ اور سیدھا ہال میں ہی لے کر آنا تمہیں پتہ ہے نائلہ مالا سے بولی۔۔۔

جی آنٹی آپ فکر نہ کریں سب ہو جائے گا آپ ٹینشن نہ لیں۔۔۔

شکریہ بیٹا تمہارا۔۔۔

آنٹی آپ جائیں دوسرے کام کریں میں عین اور لاریب کو لے جاتی ہوں

تھوڑی دیر میں مالا عین اور لاریب کو لے کر جا چکی تھی کایان زاوی اور امان ایک سائیڈ پر تھے وہ الگ سے تیار ہو رہے تھے۔۔۔۔

کایان بلیک کلر کی شروانی پہنیں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا آج تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی نائلہ تو اپنے بیٹے کا صدقے واری جا رہی تھی کئی نوٹ ہی کایان کے سر کے اوپر صدقے دے دئے تھے۔۔۔

کنگ آج کایان کاظمی کی شادی ہے۔۔۔

اوتو اے ایس پی کا یان کاظمی کی شادی ہے چلو پھر منانے دو خوشیاں انہیں جتنا اس نے ہمارا نقصان کیا ہے اس سے ڈبل اور نقصان نہ پہنچایا تو میرا نام بھی کنگ نہیں مجھے اس کے ایک ایک پل کی خبر چاہیے اور ذرا اے ایس پی کا یان اور اس کی بیوی کی تصویریں بھی بیچنا میں بھی تو دیکھوں وہ کون سی حسینہ ہے کنگ خباثت سے اپنے ہی ایک بندے کو کہنے لگا جو کہ پولیس میں ہو کر بھی اپنی وردی کے ساتھ غداری کر رہا تھا۔۔۔

جی سر جیسا آپ کہیں۔۔۔

تیار رہنا کا یان کاظمی میرے اگلے وار کے لیے تڑپا تڑپا کر ماروں گا اتنے میں اس کے پاس نواز آ گیا کنگ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے نواز ڈرتے ڈرتے کھنگ سے بولا۔۔۔

کیا بات ہے نواز تو پریشان کیوں ہیں۔۔۔

کنگ مالا کا پتہ چل گیا ہے وہ میرے بھتیجے زاویار کے پاس ہے۔۔

ارے وہ چھوکرا جسے تو نے گھر سے نکالا تھا۔۔

ہاں کنگ میں پچھتا رہا ہوں میں نے اسے اس ٹائم کیوں نہیں مارا لیکن وہ میرے سے بدلہ لینے کے لیے میری بیٹی کو قید کر کے رکھ رہا ہے۔۔۔

تو پتہ کرواؤ وہ کہاں رہتا ہے میرے آدمی اسے مار کر تیری بیٹی کو لے آئیں گے۔۔۔

کنگ میں اس کا پتہ نہیں لگوا پا رہا ہوں یہی تو مسلہ ہے عدیل جو ادھر اپنے باپ کے پاس ہی آ رہا تھا مالا کے بارے میں سن کر غصے سے لب بھینچ گیا میں خود اب اپنی مالا کو اپنے پاس لے کر آؤں گا وہ اپنے ہی سوچ سوچتا واپس چلا گیا۔۔۔

ریڈ کارپٹ

چلیں آئیں گی ہم سب چلتے ہیں ریڈ کارپٹ پر یہاں سے ہمارے مہمان اور ناول کے کرداروں کی اینٹری ہو گی۔۔۔

سب سے پہلے آتے ہیں ہمارے بیسٹ کے عشق کے کردار۔۔۔

ہال کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی جس میں سب سے پہلے میر سلطان نکلا جس نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی پرنسسز کو باہر آنے میں مدد کی تھی جس نے ریڈ کلر کی ساڑی پہنی تھی ساتھ میں ان کے بچے بھی تھے عرشمان شاہ تو بالکل اپنے باپ جیسا لگ رہا تھا میرب بھی ان کے ساتھ ہی تھی جس نے بھی ریڈ کلر کا فراک پہنا تھا۔۔۔۔۔

میر نے انمول کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر اپنی قریب کیا اور ریڈ کارپٹ پر چلنے لگا میر سلطان ہاتھ ہلاتے اپنے فینز کو تھینک یو کہہ رہا تھا پھولوں کی پتیاں ان پر نچھاور کی گئی تھیں۔۔۔۔

ا(ب باری ہے ہمارے دوسرے کپل زین شاہ اور زویا کی)

زین نے بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا تھا جس میں وہ بھی بے حد جاذب نظر آرہا تھا زویا بھی اس کا ہاتھ پکڑتی باہر نکلی اس کے ساتھ تھا اس کا بیٹا حدید شاہ تھا اس نے بھی عرشمان شاہ کی طرح کا ڈریس سوٹ پہنا تھا زین بھی زویا کا ہاتھ پکڑ کر سب کے سامنے گھمایا جس سے زویا کی ریڈ کلر کی میکسی گھول

گھول گھومی تھی زویا نے گھور کر زین کو دیکھا تو زین نے مسکرا کر اپنی لٹل فیری کے گال پر لب رکھے اور پھر وہ بھی اپنے بیٹے کو لے کر اندر انٹری کی۔۔۔

(اب آتے ہے ہماری تیسرے کپل ماہ شاہ اور ساحل مرزا کی طرف)

ساحل نے ماہا کی فرمائش پر ہی بلیک تھری پیس سوٹ پہنا تھا۔۔

اور ماہ نے بلیک کلر کی ساڑھی پہنی تھی ساحل نے ہاتھ بڑھا کر ماہا کو گاڑی سے نکالا ماہا نے مسکرا کر ساحل کا ہاتھ پکڑا ان کے ساتھ ان کا بیٹا شایان مرزا بھی تھا جو کب سے اندر جانے کو بے تاب تھا تا کہ وہ میرب شاہ کے پاس جا سکے

۔۔۔

وہاں کئی لڑکیوں کی نظریں ساحل پر اٹھی تھی جسے دیکھتی ماہا شاہ کو بے حد غصہ آیا تھا وہ ساحل کا بازو پکڑتے ان لڑکیوں کو آنکھیں دکھاتی اندر چلی گئی ساحل اس کی ادا پر مسکرایا تھا وہ آج تک اس کے لئے ایسے ہی پوزیسو تھی

۔۔۔۔۔۔

اب باری ہے ہمارے ایول لیڈی کے کرداروں کے سب سے پہلے آتی ہے ہماری حورین۔۔۔

ایک دم سے لائٹ بند ہوئی تھی سپوٹ لائٹ چلی تھی اور گاڑی سے نکلتی حورین پر پڑی تھی۔۔۔

جس جس نے حورین کو دلہن کے روپ میں دیکھا تھا وہ ایک دفعہ تو پتھرا گیا تھا کیا کوئی اتنا بھی حسین لگ سکتا ہے سامنے کھڑا کایان اپنی عین کو دلہن کے روپ میں سجا دیکھ کر پتھر کا ہو گیا تھا اسے لگا آج وہ اپنی عین پر قربان ہو جائے گا۔۔

کایان اپنے قدم بڑھاتا وہ عین کے پاس گیا تھا اور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا کیا میری عین اپنے آن کا ہاتھ تھام کر میرے ساتھ چلے گی عین نے مسکراتے ہوئے سرہاں میں ہلایا اور کایان کا ہاتھ تھام لیا اب کایان عین کا ہاتھ تھام کر دھیرے دھیرے چلتا اندر چلا گیا۔۔۔

(اب باری ہے ہمارے زاویار اور کشمالہ کی)

زاویار نے بے حد خوبصورت بلیک تھری پیس سوٹ پہنا اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی حسن کی ملکہ مالا نے ریڈ کلر کا لانگ فراک پہنا تھا۔۔۔

ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ تھام کر وہ ہجوم کو چیرتا اندر چلا گیا۔۔۔

(اب آتے ہے ہمارے لاسٹ پر لاریب اور امان)

امان نے بھی زاویار کی طرح بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا تھا اور لاریب نے بھی بلیک میکسی پہنی تھی جس میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

امان نے بھی لاریب کا ہاتھ پکڑا اور ہجوم کے پاس سے گزرتا اندر چلا گیا۔۔۔

اندر جا کر سب ایک دوسرے سے ملے تھے۔۔

عین بہت بہت مبارک ہو تمہیں انمول نے عین کو مبارک دی۔۔۔زویا اور ماہ نے بھی عین کو مبارک باد دینے لگی۔۔۔۔

ٹھینک یو سو مچ انمول زویا ماہا تم لوگو کے آنے پر اور یہ میر بھائی زین اور ساحل کہاں ہیں۔۔۔

ہم یہاں ہیں زین اور ساحل میر دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہنے لگے بہت مبارک ہو عین اور کایان تمہیں بھی مبارک۔۔۔۔

ہو ارے آگئی تم ماہ امان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ماہ نے ایک آئبرو آچکا کر اسے دیکھا۔کیوں میں نہیں آسکتی کیا۔۔۔

اہ نہیں میں سمجھا تم ساحل کو اپنے گھر میں قید ہی رکھو گی کہ کوئی اسے دیکھ نہ لیں امان نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرا بس چلتا ضرور قید کر لیتی لیکن میں اپنی عین کی شادی کو مس نہی کرنا چا رہی تھی یہاں کی لڑکیوں کی تو میں آنکھیں نکالو جو میرے ساحل کو دیکھ رہی ہے ماہ نے دانت چبا چبا کر کہا کہ وہاں سب کی ہنسی چھوٹی تھی....

تم اتنی پوزیسو کیوں ہو میری جان ساحل کے لیے بیچاری نے گناہ لڑکیوں کو کیوں اندھی کرنے پہ تلی ہوئی ہوں۔۔۔۔

کیونکہ ساحل میرا عشق ہے ماہ نے اپنی آنکھوں میں محبتوں کا سمندر بسائے ساحل کو دیکھا۔۔۔۔

وہ باتیں کر رہے تھے کہ وہاں سفیر آگیا السلام علیکم سفیر نے سب کو ایک ساتھ سلام کیا تھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام سب نے جواب دیا اور وہاں کھڑی لاریب کی آنکھیں چمکی تھی اپنے انجل کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔وہ یک ٹک سفیر کو دیکھ رہی تھی۔ کالے رنگ کے ڈنر سوٹ میں اسکی ٹور ہی الگ تھی۔۔۔۔

اینجل وہ اس کے پاس جاتی اس کا بازو پکڑتے بولی جبکہ سفیر تو آج لاریب کا روپ دیکھ ساکت تھا کہ کوئی بلیک کلر میں اتنا پیارا بھی لگ سکتا ہے سفیر نے بھی بلیک کلر کا سوٹ پہنا تھا۔۔۔

اینجل آپ کتنے پیارے لگ رہے ہیں نا۔۔۔!! جسٹ لائک سٹوری والے اینجل کی طرح۔۔۔!! وہ خوشی سے چہکتی بولی تھی امان نے صاف لاریب کے چہرے پر سفیر کے آنے سے ایک چمک دیکھی تھی عین کی شادی کے بعد اسے اب لاریب اور اس کے اینجل کا بھی کچھ کرنا تھا۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو عین آپ کو بھی اور کایان آپ کو بھی۔۔۔

خیر مبارک سفیر کایان اس کے گلے لگتا بولا۔۔۔

سب ہی آپس میں باتیں کرنے لگے تھے نائلہ تو اپنے دونوں بچوں کی بلائیں لیتے نہیں تھک رہی تھی۔۔۔

میر سلطان کا شہزادہ ارشمان شاہ تو بیزار سا بیٹھا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب کے شایان تو میرب کو اپنے پاس بٹھائے اسے باتیں کرنے میں مصروف تھا حدید شاہ بھی عرشمان شاہ کے پاس بیٹھا تھا دونوں ہی اس شیطان کے بچے کو دیکھ رہے تھے جو ان کی بہن کو اپنے پاس بٹھائے کون سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا تھا اور میرب منہ بنا کر اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

(اب آتے ہیں کھانے کی طرف۔۔۔)

کھانے میں بہت کچھ تھا بھئی شاہ خاندان کی شادی تھی اور ہمارے پیارے ریڈرز تو شادی کا سن کر سب سے پہلے کھانے کا پوچھتے ہیں تو میں نے اپنے پیارے ریڈرز کے کھانے کا سوچ کر ان کے لیے بہت کچھ بنوایا ہے۔۔۔۔

سب سے پہلے گول گپوں کا خاص انتظام کیا گیا تھا کیونکہ مجھے بھی گول گپے بہت پسند ہے تو گول گپے رکھنا لازمی تھا اور 20 کھانوں کی ڈشز تیار کی گئی تھی مہمانوں کے لیے۔۔۔

جس میں بریانی۔۔۔ مٹن پلاؤ۔۔۔ریشین سلاد۔۔۔چاٹ۔۔۔

فروٹ چاٹ۔۔۔۔فرائی چکن۔۔۔کورمہ۔۔۔۔ گرین

سلاد۔۔۔۔رائتہ۔۔۔گلاب جامن۔۔۔روٹی وغیرہ بہت کچھ تھا

۔۔۔۔

چلو جی مجھے پتہ ہے روزہ ہے اپ کا لیکن یہ ایپیسوڈ افطاری کے بعد پڑھیے گا ورنہ آپ کو روزہ لگ جائے گا اور کھانے کو دل کرے گا

سفیر کھانا کھا کر فری ہوا جب ایک امپورٹنٹ کال آنے پر وہ شور شرابے سے زرا دور ہوتا کال اٹینڈ کیے کال سننے لگا۔لاریب جو جوس پینے میں مصروف تھی ساتھ ساتھ سفیر پر بھی نظریں جمائے ہوئے تھی۔اماں کے بلانے پر اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی۔پر اب جب اس نے نظریں گھما کر واپس سفیر کو دیکھنا چاہا تھا تو وہ غائب تھا۔سارہ اپنے دھیان میں ڈوپٹا سمبھالتے ریسٹ روم سے باہر نکلی تھی۔جب سامنے کی کالے رنگ کے ڈنر سوٹ میں ملبوس شخص کو دیکھ وہ حیران ہوئی پھر مسکراتی اسکی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ارے سفیر تم۔۔۔۔سارا حیرانگی سے سفیر سے مخاطب ہوئی۔نسوانی آواز سن کر سفیر نے نظریں گھما کر دیکھا۔سارا کو دیکھ وہ بھی حیران ہوا تھا۔پھر کال بند کرتا سارا کی جانب متوجہ ہوا۔

Saw you after a long time....!!

کہاں تھی تم اتنا عرصہ۔۔۔۔؟؟ سفیر مسکراتا گویا ہوا۔ایم بی بی ایس ان دونوں نے ایک ساتھ ہی کیا تھا۔۔۔

ہاں بس ہوم پریکٹز کے بعد شادی کر کے میں تو لندن فلائے کر گئی تھی۔ بس کچھ مہینے پہلے ہی واپسی ہوئی ہے۔۔۔۔!! تم بتاؤ شادی ہوئی یا ابھی تک یوں ہی پھر رہے ہو۔۔۔!! سارا نے مسکراتے استفسار کیا۔۔۔۔

ارے نہیں ابھی کہاں۔۔۔!! ابھی تو کیریئر پر فوکس ہے۔۔۔!! سفیر مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔۔

بس کرو شاہ صاحب کہیں کیریئر کے چکر میں بال ہی نہ سفید کر لینا۔۔۔!!
بائے داوے میں نے سوچا نہیں تھا مسٹر ٹاپر سے اس طرح بھی ملاقات ہو گی۔۔۔؟؟

میں تو بس عین کی طرف سے آیا ہوا اور تم۔۔۔۔ سفیر نے سارا سے سوال داغا۔۔۔۔

میں کایان کی فرسٹ کزن ہوں۔۔۔ چلو آؤ اندر چلے ڈھونڈتے ہیں تمہارے لئے بھی کوئی لڑکی۔۔۔۔ بڑا گھولیا تم نے آزاد اب زرا قید ہو جاو۔۔۔۔!!

سارا شرارت سے بولتی اندر کی جانب قدم بڑھا گئی سفیر بھی مسکراتا اندر کی جانب قدم بڑھانے لگا۔لاریب جو اپنی کالی آنکھیں ادھر ادھر گھماتے اپنے اینجل کو ڈھونڈ رہی تھی۔اسے کسی لڑکی کے ساتھ مسکرا کر بات کرتے دیکھ اسکی کانچ سی کالی آنکھیں کھلی تھی سفیر اب اس لڑکی کی کسی بات پر ہنس رہا تھا۔۔۔۔

کیوں تمھیں میں آزاد اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔!! سفیر مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔

اس کی آنکھیں پل میں لال ہوئی تھی وہ وہیں جوس کا گلاس ہاتھ میں پکڑے تیزی سے سفیر کی جانب قدم بڑھانے لگی سفیر اور سارا اپنے ہی باتوں میں مگن تھے اچانک سے لاریب انکے سامنے آتی دونوں کو ہی رکنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

دونوں نے حیرانگی سے لاریب کو دیکھا جبکہ سفیر تو لاریب کو دیکھ رہا تھا جس کا حسین چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

یو گندی چڑیل ہی از مائے اینجل۔۔۔۔!! لاریب نے کہتے ساتھ جوس سے بھرا گلاس سارہ کے اوپر انڈیل ڈالا جہاں اسکی حرکت پر سفیر کا منہ کھلا تھا وہیں سارہ بھی پل میں ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔

ہو ڈئیر یو۔۔۔۔۔۔ سارہ غصے سے چیخی۔۔۔۔

سارہ اپنے خوبصورت ڈریس کو دیکھ رہی تھی جو جوس کے گرنے سے خراب ہو چکا تھا سارہ کے چیخنے پر امان اور باقی سب بھی اب ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

لاریب نے سارہ کو دھکا دیا۔۔۔۔

He is my angle ...

تم گندی اس میرے اینجل سے کیوں بات کر رہی ہو۔۔۔؟؟ دور رہو اس سے۔۔۔!!

لاریب نے غصے سے سفیر کا بازو پکڑتے سارہ سے کہا۔۔۔

سفیر تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا اور یہ سب دیکھ سب لوگوں کے چہروں پر دبی دبی ہنسی تھی۔۔۔۔۔وہ سبھی اس سین کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ نان سینس یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔!! پاگل لڑکی۔۔۔۔!!

سارہ غصے سے چیخی تھی اسکی دھاڑنے پر لاریب تھوڑا سہمی تھی۔پر اگلے ہی لمحے وہ سارہ کے بال اپنے ہاتھوں میں لے چکی تھی۔۔۔۔

یو۔۔۔۔یو شٹ اپ۔۔۔۔!! ہی از مائن اینجل۔۔۔۔!! وہ سارہ کے بال کھینچتے گویا ہوئی۔۔۔۔

فار گاڈ سیک پاگل لڑکی بال چھوڑو میرے دوست ہے وہ میرا۔۔۔!! سارہ بلبلا کر بولی سفیر نے جھٹ آگے بڑھ کر اسکے بال لاریب کے ہاتھوں سے آزاد کروائے۔۔۔۔

یہ میری فرینڈ ہے فیری۔۔۔۔!! سفیر اسکی کنڈیشن کو مدِ نظر رکھتا آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔

نہیں نہیں آپ کی فرینڈز صرف میں ہوں صرف میں لاریب کے یہ کہتے ہوئے موٹے موٹے آنسو آنکھوں میں آئے تھے اور سارا تو غصے سے کچھ کہہ بغیر ہی ڈریس صاف کرنے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

ارے تم رومت امان اس کے قریب آتا اپنے سینے سے لگاتا بولا۔۔۔

Buddy .... He is my angle na .....

اینجل کی فرینڈ بس میں ہی ہوں نا۔۔۔

ہاں ہاں تم ہی ہو اپنے اینجل کی فرینڈ تم رومت ورنہ اتنا پیارا میک اپ خراب ہو جائے گا اور میری گڑیا چڑیل لگے گی اور اینجل ڈر جائے گا۔۔۔

بڑی نہیں نہیں اینجل کو نہیں ڈرانا وہ اپنے آنسو صاف کرتے بولی جبکہ سفیر تو ہکا بکا اپنی پاگل پیشنٹ کو اپنے لیے اس طرح پوزیسو ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

چلو آؤ اپی بلا رہی ہیں تمہیں۔۔۔

اینجل اب آپ کی کسی سے بات مت کرنا میں آتی ہوں ابھی وہ یہ کہتے ہوئے امان کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

سفیر کے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ آئیں تھی۔۔۔

لیڈیز اینڈ جنٹر مین پلیز اٹینشن۔۔۔

امان سٹیج پر چڑھ کر مائک پکڑتا سب کو اپنے طرف متوجہ کرنے لگا تو یہ میری بہن حورین کاظمی کی شادی ہے جس میں ہم سب نے اس کے لیے کچھ پلان کیا ہے تو امید کرتے ہیں آپ سب کافی انجوائے کریں گے سو لیٹس سٹارٹ گائز۔۔۔

حورین اور کایان تو کافی ریلیکس ہو کر بیٹھے تھے۔۔

(سب سے پہلے ہمارا کپل میر اور انمول کا۔۔۔)

انمول اپنی ریڈ ساڑی کا پلو لہراتی ہوں آئی تھی کہ میر اپنا دل تھام کر رہ گیا میر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا انمول کے ساڑی کے پلو اس کے چہرے سے لہراتا ہوا گزر گیا۔۔۔۔

عشق ہے ایک آندھی۔۔۔

عشق ہے ایک طوفان۔۔۔۔

عشق کے آگے بے بس ہے۔۔۔۔

دنیا میں ہر انسان۔۔۔۔۔

میر نے انمول کا پلو پکڑتے اپنی طرف کھینچا انمول گھوم کر اپنے میر کی باہوں میں آئی تھی۔۔۔

عشق میں سب دیوانے ہیں۔۔۔

عشق میں سب حیران۔۔۔

میر نے انمول کو باہوں میں اٹھا کر اوپر کیا اور گول گول گمانے لگا۔۔۔

عشق میں سب مشکل ہے۔۔

عشق میں سب سے آسان۔۔۔

دیکھو پیارے دیکھو سارے عشق میں سارے گم۔۔۔۔۔۔

💖💖دوسرا کپل۔۔۔۔زین اور زویا۔۔

ہائے تم سے مل کر دل کا ہے جو حال کیا کرے۔۔۔۔

زویا اور زین ایک دوسرے کے ساتھ ڈانس کرنے لگے تھے۔۔۔۔

ہو گیا ہے کیسا یہ کمال کیا کرے۔۔۔

زویا نے زین کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ سٹیپ لینے لگی۔۔۔۔

زویا اپنی میکسی لہراتی ہوئی جس رہی تھی اور زین اس کے پیچھے پیچھے تھا۔۔۔

تم سے مل کے دل کا جو حال کیا کرے۔۔۔۔

ہو گیا ہے کیسا یہ کمال کیا کرے۔۔۔۔

دم تنا دم تنا دم تنا۔۔۔۔۔

زین، ویا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے آگے پیچھے گھمانے لگا۔۔۔۔۔

🔥 تیسرا کپل۔۔۔۔ماہ شاہ۔۔۔ساحل مرزا۔

دل تو ہے ایک راخی جاناں۔۔۔۔۔

دل کی تم منزل ہو۔۔۔۔۔

ساحل گھٹنوں کے بل بیٹھے ماہ کے آگے ہاتھ کرتے بولا۔۔۔۔

دل تو ہے اک کشتی جاناں۔۔۔

جس کا تم ساحل ہو۔۔۔۔۔

دل پھر کچھ نہ مانگے جانا۔۔۔۔

تم اگر حاصل ہو۔۔۔۔۔

ماہ نے ساحل کو نیچے سے اٹھایا اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

دل تو ہے میرا تنہا جانا۔۔۔

اور تم محفل ہو۔۔۔۔۔۔

ان کے بیچ میں امان اچانک سے آتا ہے ان کو الگ کرتا ہے خود ڈانس کرنے لگا۔۔۔

وہ تو خیالوں میں اپنی چندہ کو سوچ رہا تھا۔۔۔

عشق سے ہی ساری خوشیاں۔۔۔

عشق ہی بربادی۔۔۔۔

چندہ کا خوبصورت سراپہ امان کی آنکھوں کے آگے لہرایا۔۔۔

عشق ہے پابندی لیکن۔۔۔

عشق ہی آزادی۔۔۔۔

عشق کی دنیا میں یارو۔۔۔۔

خواب کی ازادی۔۔۔۔۔

ہو گیا وہ جس کو منزل۔۔۔

عشق نے جتلادی۔۔۔۔

دیکھو پیارے دیکھا یارو سب ہیں عشق میں گم۔۔۔۔۔

🖤🖤زاویار اور مالا۔۔۔۔۔

دل میرا پاگل ہے جانا۔۔۔۔

اس کو تم بہلا دو۔۔۔۔

زاویار اپنے بال سنوارتا مالا کے پاس آیا۔۔۔۔۔

دل میں کیوں ہلچل ہے جانا۔۔۔

مجھ کو تم سمجھا دو۔۔۔

زویار نے مالا کو اپنے قریب کیا مالا اس کی نظروں سے سرخ ہو رہی تھی

۔۔۔۔

مہکا جو آنچل ہے جانا۔۔۔

زاویان اپنے ہاتھوں سے اس کے فراک کی ڈوروں سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا

۔۔۔۔

ذلفیں جو بادل ہے جاناں۔۔۔۔

مجھ پہ تم برسا دو۔۔۔۔

زاویار مالا کے بال سائڈ کرتا اس کی گردن سہلانے لگا مالا اسے دھکا مارتے دور ہوئی تھی کہ زاویار مسکرانے لگا۔۔۔۔

سفیر اور لاریب 🙈🙈

اب وہ دونوں سٹیج پر تھے۔ سارے لوگ یکدم ہی غائب ہو گئے تھے۔ حال میں بس وہی دونوں تھے۔ تیز ہواؤں کے سنگ لاریب کے کالے بال فضا میں لہرا رہے تھے۔۔۔۔

جاناں لے کر جائے گا۔۔۔۔

تیرا یہ دیوانہ۔۔۔۔۔۔

لاریب اپنا بلیک فراک لہراتی اپنے اینجل کے پاس آئی تھی اور سفیر نے دونوں ہاتھ اسکی نازک کمر پر رکھتے اسے اپنے قریب ترین کیا تھا۔ اتنا قریب کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کو محسوس ہو رہی تھی۔ وہ دونوں یک ٹک ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جاناتم پہ مٹ جائے گا۔۔۔۔۔

تیرا یہ پروانہ۔۔۔۔۔

سفیر نے لاریب کو گول گول گھماتے اسے دور کیا تھا لاریب گول گول گھومتے اس سے دور ہوئی تھی۔اسکا نازک ہاتھ سفیر کے ہاتھ میں تھا۔پھر ایک بار پھر سے گھومتے سفیر کے قریب آئی تھی۔

جانا میرے دل میں کیا ہے۔۔

تونے یہ نہ جاناں۔۔۔۔

لاریب کی پشت اب سفیر کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔سفیر اسکے بازوں کے گرد حصار باندھے ہلکے ہلکے سٹیپس لے رہا تھا۔

جانا تجھ کو یاد آئے گا۔۔۔

میرا یہ افسانہ۔۔۔۔

ہائے تم سے مل کے دل کا ہے جو حال کیا کرے۔۔۔۔

سفیر لاریب کو ایک بازو کے سہارے جھکا یا تھا۔ پھر خود بے خود ہوتا اس کے

چہرے پر ہلکا سا جھکا ہی تھا۔۔۔

ہو گیا ہے کیسا یہ کمال کیا کرے۔۔۔۔۔۔

ایک دم سے سفیر ہوش میں آیا تھا اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر سامنے دیکھا

جہاں سب اب ڈانس کر رہے تھے اور ایک نظر لاریب کو دیکھا جو سب کو

ڈانس کرتے تھے خوش ہو کر تالیاں مار رہی تھی۔۔۔۔

اف یہ مجھے کیا ہو گیا میں کیوں اس کے بارے میں ایسا سوچ رہا ہوں۔۔۔!!

یہ لڑکی اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی پاگل کر کے رکھ دے گی۔۔۔۔!! لیکن

نظریں بار بار بھٹک کر اس پری پیکر کی طرف اٹھ رہی تھی سفیر نے چپکے سے

لاریب کی کئی پکس لے لی تھی۔۔۔

سب ڈانس کرتے کرتے مدہوش ہو گئے تھے۔۔

یاہووووو۔۔۔۔ڈانس ختم ہوتے ہی اسپیکر بند ہوا تھا اور لاریب کی چیخ سب

کو سنائی دی تھی حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔۔

تو یہ تھی ہماری پرفارمنس امید کرتی ہوں کہ آپ سب کو پسند آئی ہو گی امان پھر سے مائک پکڑے بولنے لگا تھا۔۔

اب باری ہے ہمارے دولہا اور دلہن کی امان کایان اور حورین کی طرف اشارہ کرتا بولا حال کی لائٹس بند ہوئی تھی اور سپورٹ لائٹ کے فوکس پر حورین اور کایان تھے۔۔۔۔۔

دل کھو گیا ہو گیا کسی کا۔۔۔۔۔

اب راستہ مل گیا خوشی کا۔۔۔۔

عین اپنا بھاری لہنگا سنبھالتے ہلکے ہلکے سٹیپ لیتی سب کو حیران کر رہی تھی

کایان مسکرا کر اپنی عین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آنکھوں میں خواب سا ہے کسی کا۔۔۔۔

اب راستہ مل گیا خوشی کا۔۔۔۔۔۔

عین کایان کے ارد گرد گھومتی اپنی خوشی بتا رہی تھی۔۔

رشتہ نیا ربا۔۔۔۔۔۔

دل چھو رہا ہے۔۔۔

کھینچے مجھے کوئی ڈور تیری اور۔۔۔۔

عین کایان کی طرف اشارہ کرتے بولی۔۔۔

تیری اور تیری اور تیری اور ہائے ربا۔۔۔۔۔۔

کھلتی فضائیں۔۔۔

کھلتی گھٹائیں۔۔۔۔

سر پے نیا ہیں آسمان۔۔۔۔۔

چاروں دشائیں ہنس کے بلائیں۔۔۔۔

کایان بھی عین کے ساتھ سٹیپ لینے لگا تھا۔۔۔

یہ سب ہوئے مہربان۔۔۔۔

ہمیں تو یہی ربا۔۔

قسم سے پتا ہے۔۔۔۔

دل پے نہیں کوئی زور کوئی زور۔۔۔

تیری اور تیری اور اب دونوں ہی ہلکے ہلکے سٹیپ لینے لگے۔۔۔۔۔۔

دل کھو گیا ہو گیا کسی کا۔۔۔۔۔

اب راستہ مل گیا خوشی کا۔۔۔۔

آنکھوں میں خواب سا ہے کسی کا۔۔۔۔

اب راستہ مل گیا خوشی کا۔۔۔۔۔۔

لاسٹ پر دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں کسی اور ہی جہاں میں پہنچے ہوئے تھے گانا ختم ہونے پر تالیوں کے گونج اسے دونوں ہوش میں اس سے پہلے کیمرہ مین نے آن کی اس پوز پر ایک بے حد خوبصورت تصویر لے لی تھی۔۔۔۔۔

کایان اور عین مسکراتے اپنی جگہ پر جا کے بیٹھتے تھے اور کایان کے ہی ایک سینئر جو غدار تھا وہ ایک ایک تصویر بھیج رہا تھا کنگ کو۔۔۔

جس کی تصویروں کی زد میں عین اور کایان کے ساتھ ساتھ لاریب غلطی سے آگئی تھی جو مسکراتی ہوئی عین سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

شادی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا رخصتی کا ٹائم ہو گیا تھا عین نے جانا تو اپنے ہی گھر تھا سو اسی لیے میر انمول زویا زین ماہ ساحل سب عین سے اجازت لیتے واپس چلے لگے۔۔۔

تھینک یو سو مچ میر آپ سب کا جو میری شادی میں رونق لگا دی۔۔۔

ارے عین جب تمیں ہماری ضرورت پڑی تو خوشی ہو یا غم ہم حاضر ہیں

انمول نے عین کو گلے لگاتے بولا اور اجازت لیتے رخصت ہو گے۔۔۔۔

سفیر بھی اجازت لیتا چلا گیا اگر وہاں مزید رکتا تو ضرور اس کا دل بگاوت کر جاتا

۔۔۔

لو جی شادی کا فنکشن ختم ہوا مبارک ہو سب کو ولیمے کا فنکشن سمپل ہی ہو گا۔۔۔۔ 🎉🎉🎉

حورین کو کایان کے کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا ہر طرف پھول ہی پھول بکھرے ہوئے تھے باہر چاند بھی آج مسکرا رہا تھا ستارے آسمان پر چمک رہے تھے حورین بیڈ پر بیٹھی اپنے آن کا انتظار کر رہی تھی تبھی کمرے میں کایان داخل ہوا تھا آج تو عین کا بھی آنے والے لمحات کا سوچ کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا عین کے ہاتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگی تھی کایان بھی مسکراتا عین کے پاس چلا گیا اور اپنی شیروانی اتار کر صوفے پر رکھ دی۔۔۔۔ اور بیڈ پر جا کر عین کے پاس بیٹھ گیا عین تھوڑا سا پیچھے کھسکی تھی کایان عین کی یہ والی حرکت دے کر مسکرایا تھا۔۔

میری عین ڈر رہی ہے آج اپنے آن سے۔۔۔۔

نہیں نہیں میں کیوں ڈروں گی عین ہمت کرتے بولی۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو وہ اس کے چمکتے چہرے کو دیکھ کر بولا۔۔

بس پیاری عین نے آبرو آچکا کر پوچھا۔۔۔۔

نہیں باقی کی تعریف عمل سے کروں گا ناوہ اس کا روپ دیکھ بہکتے لہجے میں بولا کہ عین تو شرما کر سر جھکا گئی۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں ہو رہا آن کہ ہماری شادی ہو گئی ہے اس کی آواز میں ساری زندگی کی خوشی تھی۔۔۔

مجھے بھی یقین نہیں ہو رہا کہ میرا بچہ میری عین میری دلہن جسے میں اپنا بچہ سمجھتا تھا وہ اب میرے بچوں کی ماں بنے گی۔۔۔

میں اب آپ کا بچہ نہیں ہوں وہ منہ بنا کر بولی۔۔

ہاں ہاں پتہ ہے تم اب بچی نہیں ہو وہ اسے گہری نظروں سے اس کے سراپے کو دیکھتے بولا۔۔۔۔

آن میری منہ دکھائی وہ اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اپنا ہاتھ آگے کرتے بولی۔۔

ہاں یاد آیا کایان نے دراز سے ایک ڈبی نکالی اور اس میں سے ایک لاکٹ نکالا جس میں ہارٹ شیپ میں کے اور ایچ لکھا تھا۔۔

آن یہ کتنا پیارا ہے عین نے اپنے ہاتھوں میں لیتے بولا۔۔۔

کایان عین کا دوپٹہ اتارنے لگا۔۔۔

آن۔۔۔۔یہ یہ کیا کر رہے ہیں وہ ذرا جھجکتے ہوئے بولی۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے لاکٹ پہناؤں گا نا میں اپنی عین کو کایان نے اس کا دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ دیا جس سے عین کی چمکتی گردن کایان کے سامنے تھی اور عین تو اپنے آن کے اس عمل سے لال سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اپنی گردن پر کایان کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے عین تو آج کانپ گئی تھی۔۔

کایان نے جھک کر چین پر اپنے ہونٹ رکھے تھے کہ عین کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔۔۔

آن پلیز۔۔۔

آج نہیں عین پانچ سالوں کی دوری آج مٹانے کا دن ہے وہ اس کے سامنے بیٹھتا اس کے ہاتھ تھامتے بولا عین نے بھی شرما کا سر جھکا دیا اور اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر اپنے سارے بالوں کو کھول دیا۔۔۔

کایان عین کو اٹھا کر دوبارہ سے بیڈ پر لٹا کر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا کہ عین تو پہلی دفعہ اپنے آن کے لبوں کا لمس پا کر تڑپ گئی تھی۔۔۔۔

عین نے مضبوطی سے کایان کے کندھوں کو پکڑ لیا تھا کایان تو عین کے نرم لبوں کو محسوس کر کے مدہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد کایان پیچھے ہوا تو عین گہرے گہرے سانس لینے لگی عین نے بھی خمار آلود آنکھوں سے اپنے آن کو دیکھا تھا اس کا عشق تھا آن آج اسے اپنا عشق مل گیا تھا وہ کیوں اسے پانے میں شرم کرتی۔۔۔۔

کایان نے بھی اپنی شرٹ اتاری اور لائٹ بند کر کے اس کی گردن پر جھک گیا عین نے بھی کایان کے بالوں میں انگلیاں پھساتے ایک سسکی بھری۔۔۔۔

کایان نے اپنے پانچ سالوں کی تڑپ سے عین کو جلسا دیا تھا اور عین نے بھی کایان کا بھرپور ساتھ دے کر اپنے پیار کا اظہار کیا تھا آج ان دونوں کا پیار مل گیا تھا یہ جانے بغیر کے پیار جلدی مل جاتے ہیں لیکن کبھی کبھی بچھڑنے کے لیے۔۔۔۔

(زاویار کا ماضی)

ہاشم آرمی سے چھٹی لے کر آیا تھا ابھی وہ اپنی بیگم عائشہ کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

ہاشم میں ایک بات سوچ رہی ہوں۔۔

کیا ہوا عائشہ آپ پریشان کیوں ہیں۔۔۔۔

ہاشم ابھی تک نواز بھائی کو نہیں پتہ کہ ابا جی آدھی سے زیادہ جائیداد آپ کے نام کر کے گئے ہیں اور باہر کھڑا نواز جو ہاشم سے کچھ پیسے لینے ہیں یہ سن کر اس کے اندر آگ جلنے لگی تھی ابا آپ پھر سے میرے ساتھ ناانصافی کر گئے ہیں نواز کے دل میں مزید اپنے بڑے بھائی کے لیے نفرت پیدا ہوئی تھی۔۔۔

ہاشم میرا دل کچھ دنوں سے بہت گھبرا رہا ہے کیا ہم اپنی ساری جائیداد اپنے بیٹے زاویار کے نام لگا سکتے ہیں۔۔۔

بیگم آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں ہمارے بعد سب کچھ ہمارے بیٹے کا ہی تو ہے-----

لیکن پھر بھی ہاشم-----

اوکے بیگم جیسے آپ کا حکم میں جلد ہی اس چیز کا بھی بندوبست کرتا ہوں----

تھینک یو ہاشم میری بات کو سمجھنے کے لیے عائشہ ہاشم کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی---

----

اور باہر یہ سب سنتا نواز کچھ اور سوچتا چلا گیا اب آئے گا مزہ میں اپنے ساتھ ہر کی گئی نہ انصافی کا بدلہ لوں گا----

نہیں نہیں چاچو مجھے نہ مارے میں نے کچھ نہیں کیا نہیں نہیں چاچو نہیں نہیں چاچو زاویار نیند میں ہی بڑبڑا رہا تھا ڈرتے ڈرتے اس کی آنکھ کھلی تھی ماتھے پر پسینہ آیا ہوا تھا----

چا۔۔۔چاچو۔۔۔۔زاویار نے خوف سے ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔

کیوں اتنا ڈرا سہا رہتا ہے زاویار۔۔۔

بچپن میں کبھی ہاشم اور عائشہ زاویار کو کلثوم کے پاس چھوڑ جاتے تھے یا کبھی کبھی نواز کا موقع ملتا ہوا تو وہ اپنی نفرت اپنے بھائی سے نفرت اس بیچارے معصوم بچے پر نکالتا تھا۔۔۔

اسے مارتا تھا پھر ڈراتا تھا کہ خبردار تم نے کسی کو کچھ بتایا اور وہ معصوم بچہ سہم جاتا تھا پھر جب کبھی عائشہ اور ہاشم نے کہیں جانا ہوتا وہ روتا تھا کہ اسے بھی ساتھ لے جائے۔۔۔

ہاشم اور عائشہ اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔۔

اچانک سے بھی زاویار بیمار رہنے لگا تھا پھر جب وہ ٹھیک ہوا تو ڈرا ڈرا سہا رہتا تھا بس اپنے ماں باپ کے پاس ہی رہتا تھا۔۔۔۔

اور یہ بات آج تک اس کے دماغ میں بیٹھ گئی تھی کہ ہر کوئی اسے مارے گا جب بھی وہ کسی کے پاس جائے گا اور یہ بات اس معصوم سے بچے کے دماغ پر بری طرح اتر گئی تھی جس سے وہ ایسا ہو گیا تھا کہ اسے کسی پر یقین ہی نہیں آتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کنگ عین اور کایان کی شادی کی تصویریں دیکھ رہا تھا کنگ کی آنکھوں میں بدلے کے لیے شعلے نکل رہے تھے کہ ابھی ان کی خوشیاں بسم کر کے رکھ دے کہ اچانک سے کنگ کی نظر اس پری پیکر پر پڑی تھی۔۔۔
جو کہ عین سے مسکراتی ہوئی باتیں کر رہی تھی کنگ جہاں تھا وہاں ہی رہ گیا۔۔۔

رانی۔۔۔۔اسے اس کا حسن دیکھ کر پہچاننے میں دیری نہیں لگی تھی اس لیے فورا اسے پہچان گیا رانی تو تمہارا تعلق اے ایس پی کایان کاظمی سے ہے

اگر ایسی ہی بات ہے تو یہ میرے لیے بہت اچھا ہے اس نے اسی آفیسر کو کال ملائی۔۔۔

میں تمہیں ایک تصویر بھیج رہا ہوں اس کی انفارمیشن نکال کر جلدی دو مجھے۔۔۔

جی سر مجھے بھیجے میں دیکھ لیتا ہوں اس کی تصویر بھیج کر وہ کتنے ہی لمحے آنکھوں میں حوس لیے لاریب کو دیکھتا رہا تھا اسے بھی اس کا بچپن کا خوبصورت سراپا یاد آ رہا تھا۔۔۔

کاش تم اس وقت میرے ہاتھ لگ جاتی ابھی تم میرے پاس ہوتی اور تمہارا بھائی کو تو میں تمہاری آنکھوں کے سامنے ماروں گا جس نے مجھے یہ زخم دیا ہے کنگ نے اپنے بدصورت زخم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

صبح عین اٹھی تو خود کو اپنے آن کے حصار میں پایا ایک شرمیلی سی مسکراہٹ عین کے ہونٹوں پر آئی تھی رات کی شدتیں یاد کر کے عین کا چہرہ پل بھر

میں سرخ ہوا تھا کیسے اس کے آن نے بتایا تھا کہ وہ بھی اس سے بے پناہ چاہتا ہے۔۔۔۔

ابھی وہ جو سوچ رہی تھی کہ ایک اور سوچ اس کی دماغ میں آئی تھی اور اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اگر آن کو پتہ چل گیا کہ میں ہی ایول۔۔۔۔

اس سے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی لیکن ایک ڈر اس کے دل میں بیٹھ گیا تھا پھر سے وہ یہ ساری سوچ جھٹکے کایان کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور اپنے آن کو اپنے پاس محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

اس کے ایک ایک نقش کو چھو کر دیکھ رہی تھی کایان جو کب سے اٹھا ہوا تھا عین کی انگلی لبوں پر آتے ہی کایان نے اس کی انگلی ہو اپنے دانتوں میں لی۔۔۔

اہہ۔۔۔۔ جس سے عین کے منہ سے سسکی نکلی تھی آن کیا کرتے ہیں وہ اپنی سرخ ہوتی انگلی کو دیکھتے بولی۔۔۔۔۔۔

میری عین نے مجھے خود چھیڑا ہے صبح صبح وہ اپنے بازو اس کمر کے گرد حسار باندھتے مزید نزدیک کرتے ایک دفعہ بے خود ہوتے اس پر جھک گیا تھا اور عین بھی بے خود ہوتی اس کا ساتھ دینے لگی کایان کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔

اس سے پہلے کایان اور مزید بہکتا عین فورا سے پیچھے ہوئی نہیں آن پلیز ابھی نہیں میں تھک گئی ہوں اور ٹائم بھی صبح کے چھ بج چکے ہیں۔۔۔

میری جان ابھی تو میرا دل نہیں بھرا وہ اس کے اوپر جھکتا اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے بولا اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی کایان نے دوبارہ سے اس کی بولتی بند کر دی پھر وہ کایان کی شدتوں کے آگے ہار کر اپنے آپ کو اپنی محبت کے سپرد کر چکی تھی کایان نے پھر سے عین کے ہوش ٹھکانے لگا دیے تھے

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چندہ دل ہی دل میں امان کو بے حد یاد کر رہی تھی اسے امان کی عادت ہو چکی تھی لیکن اسے امان کے لیے اس کے ساتھ بے حس بننا ہو گا وہ اپنے لیے اپنی ذات کے لیے کسی کی عزت داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی اب اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ جب بھی امان آئے گا وہ اس سے بات نہیں کرے گی نہ ہی اس سے ملے گی۔۔۔۔۔

(زاویار کا ماضی)

آج ہاشم اور عائشہ نے وکیل کو بلا کر اپنی ساری جائیداد اپنے بیٹے کے نام کر دی تھی یہی بات نواز کو آگ لگا گئی تھی اس کے اندر دولت کا لالچ مزید بڑھتا جا رہا تھا اس نے ایک بہت ہی بڑا پلان سوچ لیا تھا اسے صحیح وقت آنے کا انتظار تھا۔۔۔۔

ہاشم ہم نے اچھا کیا نا اپنے بیٹے کا فیوچر کا سوچ کر۔۔۔۔۔

ہاں بیگم بہت اچھا کیا آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں ہاشم ہمارا بچہ بہت معصوم ہے وہ 18 کا ہو کر بھی بچوں جیسی حرکتیں کرتا ہے وہ لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا

نہیں ہے یا کسی سے بات نہیں کرتا بس ڈرا ادرار ہتا ہے اگر ہمیں کبھی کچھ ہو گیا تو کیا وہ دنیا کے سامنے بول پائے گا۔۔۔۔

بیگم آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں ہمیں کچھ نہیں ہو گا ہم ہمیشہ اپنے بیٹے کے پاس رہیں گے۔۔

لیکن ہاشم کچھ دنوں سے میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔

ہاشم نے عائشہ کو اپنے حسار میں لے کر اس کا سر سینے سے لگایا کچھ نہیں ہوتا بیگم آپ پریشان نہ ہو لیکن عائشہ کے دل میں وہم آ گیا تھا جو وہم آتے ہیں کبھی کبھی وہ سچ بھی ہوتے ہیں۔۔۔

دن گزرتے جا رہے تھے ہاشم اور عائشہ اپنی دنیا میں مگن تھے ادھر کلثوم کی طبیعت دن بادن خراب ہوتی جا رہی تھی عائشہ کلثوم کا خیال بھی اچھے سے رکھتی تھی۔۔

بیگم آج آپ کو پتہ ہے نا ہم نے پارٹی پہ جانا ہے وہاں جانا ہمارا ضروری ہے۔۔۔۔۔

لیکن ہاشم زاویار کو بخار ہے۔۔۔

بیگم ہم کون سا ساری زندگی کے لیے جا رہے ہیں دو تین گھنٹوں کے بعد ہم معذرت کر کے واپس آجائیں گے ہمارے آفیسرز کو برا لگے اس لیے ہمیں جانا ہو گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہاشم لیکن ہم جلدی واپس آجائیں گے نہ۔۔۔

جی جی بیگم آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔۔

عائشہ اور ہاشم تیار ہو چکیں تھا زاویار بیٹا ہم آپ کے پاپا کے ساتھ کہیں جا رہے ہیں ہم دو سے تین گھنٹے میں واپس آجائیں گے آپ اپنا خیال رکھو گے نا۔۔۔

زاویار کو پھر سے ڈر لگنے لگا تھا ماما مجھے بھی ساتھ لے جائے نا۔۔۔

زاویار بیٹا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہاں جا کر آپ کی زیادہ طبیعت خراب ہو گئی تو پھر ساری کڑوی میڈیسن کھانی پڑے گی نا آپ کو۔۔۔۔

نہیں ماما میں ٹھیک ہوں۔۔

بابا کا پیار ا بیٹا دیکھو آپ کو تو بہت ہے نا جلدی آجائیں گی نا ہاشم نے زاویار کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

او کے بابا لیکن جلدی آیئے گا آپ کو پتہ ہے ناز اویار کو ڈر لگتا ہے۔۔۔۔

جی میری جان آپ میڈیسن کھا کے سو جانا جب آپ اٹھو گے تو ہم آپ کے پاس ہوں گے پکا وعدہ۔۔۔۔

میری جان پکا وعدہ پھر وہ دونوں زاویار کو میڈیسن دے کر چلے گئے تھے اور زاویار نے دور تک اپنے ماں باپ کو دیکھا تھا اور پھر وہ میڈیسن کے ذیر اثر سو گیا تھا اور جب آنکھ کھلی تو ایک کہرام مچا ہوا تھا گھر میں شور کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تھی اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اس کے ماں باپ اس کے پاس نہیں تھے۔۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا باہر آیا تھا باہر حال میں کچھ لوگ جمع تھے نواز بھی اپنے آنسو بہاتے لوگوں کے گلے مل رہا تھا۔۔۔

چاچو یہ کون ہے ماما بابا کہاں ہیں اس نے ڈرتا ڈرتے نواز سے کہا۔۔۔

نواز نے سب کے سامنے زاویار کو سینے سے لگایا زاویار بیٹا تمہارے ماما پاپا ہمیشہ کے لیے جا چکے ہیں۔۔۔

کک۔۔۔۔۔ کیا مطلب چاچو۔۔۔۔

زاویار نواز کے ہاتھ پیچھے کرتا بولا اور ایک نظر چار پائیوں پر پڑی جو ہال میں پڑی تھی اس کی سفید چادر دیکھ کر وہ دہل گیا تھا۔۔

یہ کون ہے چاچو۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں حیرانگی لیے نواز سے پوچھنے لگا۔۔۔

یہ تمہارے ماما کل پارٹی سے آرہے تھے کے ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ ماما پاپا۔۔۔وہ جلدی سے آگے بڑھا اور چادر اٹھا کر دیکھا جہاں ہاشم اور عاشہ ابدی نیند سو چکے تھے زاویار کے منہ سے ایک چیخ نکلی تھی اور وہ وہیں بے ہوش ہو گیا۔۔۔

زاویار گھر آتے ہی بزی ہو گیا تھا شادی کی وجہ سے ان کے کئی کام پینڈنگ پر تھے جس کی وجہ سے وہ وہاں بزی ہو گیا تھا۔۔

ابھی مالا اپنے لیے مکرونی بنا کر بڑی خوش ہو کر واش روم گئی تھی لیکن جب واپس آئی تو اس کی چیخ نکلی تھی کیونکہ سامنے ہی امان اس کی ساری مکرونی کھائے اب خالی پلیٹ کو دیکھ رہا تھا جیسے سوچ رہا ہو اتنی جلدی ختم ہو گئی۔۔۔

مالا کی چیخ سنتے ہی امان نے اچھل کر مالا کی طرف دیکھا۔۔۔

مالا با بھی آپ۔۔۔۔

مالا تو پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی جس میں وہ مکرونی بھر کر گئی تھی اور اب پلیٹ اسے منہ چھڑا رہا تھا۔۔۔

اسے کتنی بھوک لگی تھی اس نے کتنی ہی خوشی سے اور محنت سے اپنے لیے مکرونی بنائی تھی۔۔۔

کیا ہوا مالا بابھی آپ وہاں کیوں رک گئی امان دانت نکالتا مالا کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا گیا تھا مالا آگے بڑھتی امان کے سامنے آئی اور سامنے رکھی خالی پلیٹ کو اٹھا کر غصے سے زمین پر پھینکا تھا کہ وہ پلیٹ سیکنڈ و میں چکنا چور ہوئی تھی۔۔۔

تم۔۔۔تم۔۔۔امان تم نے میری مکرونی کھالی مالا رونی شکل بناتے اب امان سے کہنے لگی۔۔۔

اوہو بابھی یہ آپ کی مکرونی تھی آپ نے بنائی تھی لیکن مجھے بھوک لگی تو میں یہاں آیا اور دیکھا کے سامنے ہی گرم گرم میکرونی بنی ہوئی ہے اس سے سوچا آپ کو کیوں تنگ کرو کچھ بنانے کے لیے۔۔۔

اور مکرونی بنے دیکھ میرا دل للچا گیا اس لیے کھا گیا وہ معصوم منہ بناتے مالا کو حیران کر گیا کے کوئی اتنا بھی معصوم ہو سکتا ہے۔۔۔

اتنے تم معصوم نہیں ہو تمہیں تو میں بتاتی ہوں مالا کیچن میں جاتی وہاں سے روٹی بنانے والا بیلن اٹھاتی باہر آئی تھی اور مالا کے ہاتھ میں بیلن دیکھ امان پھٹی پھٹی آنکھوں سے مالا اور ایک نظر بیلن کو دیکھنے لگا اب امان آگے آگے تھا اور مالا اس کے پیچھے پیچھے اور پورے لاونج میں امان کی چیخیں تھی۔۔۔۔

پورے لاونج میں دونوں نے ادھم مچادی تھی صوفے کے کشنز نیچے پڑے تھے لیکن امان مالا کے ہاتھ نہیں آیا تھا۔۔۔

تم میرے ہاتھ لگو چپڑ گنجو تمہیں نہیں چھوڑوں گی میں۔۔

ایک تو بھوک کی وجہ سے مالا کا برا حال تھا اوپر سے وہ اس کے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

ہے ے ے ے۔۔۔ چپڑ گنجو امان نے تو سکتے میں آکر اپنا نام سنا تھا میں تو اتنا پیارا ہوں با بھی وہ اپنی مار کو بھولتا اپنا نام سن کر سکتے میں آگیا تھا۔۔۔

تمہاری تو میں مالا پھر سے اس کے پیچھے دوڑی تھی لیکن پھر بھی امان اس کے ہاتھ نہیں آیا تھا اب تھک ہار کر دونوں صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

امان اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا تھا لیکن اب مالا میں ہمت نہیں تھی کہ وہ امان کو اٹھ کر مار سکے۔۔۔۔

مالا بھابی آپ نے نہ انصافی کی ہے میرے ساتھ۔۔۔

مالا نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے امان کو دیکھا کون سی ناانصافی۔۔۔

میں نے آپ کی میکرونی کیا کھالی آپ نے بھگا بھگا کر وہ بھی ہضم کروادی اب میرے پیٹ سے آوازیں آرہی ہیں کچھ کھانے کو دو امان نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

مالا تو آنکھیں کھولے اس کی باتیں سن رہی تھی دس منٹ پہلے تو اس کی مکرونی بھری پلیٹ کھا چکا تھا۔۔۔

آپ کو تو بھی بھوک لگی ہو گی ناوہ سنجیدہ لہجے میں پوچھنے لگا تو مالا نے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

امان نے کال کر کے دو لارج پیزے آرڈر کر دیے تھے اور تھوڑی ہی دیر میں پورے لاونج میں اندھیرا تھا سامنے ٹی وی پر ہارر مووی لگی تھی اور دونوں ایک ہی صوفے پر التی پالتی مارے پیزا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

وہ دونوں اتنے مصروف تھے مووی دیکھنے میں کہ دونوں کو ہی زاویار کے آنے کا پتا نہیں چلا تھا اور زاویار دونوں کو ایک ساتھ پیزا کھاتے دیکھ انہیں آنکھیں کھولے دیکھنے لگا بھابھی اور دیور آج ساتھ میں تھے کوئی نہ کوئی کانڈ تو ضرور کیا ہو گا۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں وہ ذرا غصے سے بولا تو دونوں کی ہی ایک ساتھ چیخ نکلی تھی۔۔۔

اہہ۔۔۔ بابھی۔۔۔امان۔۔۔۔۔دونوں نے ایک دوسرے کا نام لیا تھا۔۔۔

بکواس بند کرو دونوں اپنی زاویار نے لاونج کی لائٹس آن کی ایک دفعہ لاونج کی حالت دیکھ کر چکر آگیا۔۔۔

ہر طرف کشن بکھرے ہوئے تھے کرسیاں الٹی ہوئی تھی اور دونوں مزے سے سامنے رکھے لارج پیزا تقریبا ختم کر چکے تھے....

زز۔۔زاوی تم مالا نے گھبرا کر زاویار کو دیکھا۔۔

یہ کیا گند ڈالا ہوا ہے تم لوگوں نے اٹھو دونوں جلدی سے سارا لانچ صاف کرو مجھے یہاں تھوڑا سا بھی گند نظر نا آئے ورنہ تم دونوں کی خیر نہیں مالا اور امان نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر زاویار کو دیکھا جو ان کو حکم دیتا کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

اور لاونج میں پھر سے ایک دفعہ مالا اور امان کی لڑائی شروع ہو چکی تھی کہ تمہاری وجہ سے سب ہوا ہے اور تمہاری وجہ سے سب ہوا ہے اب دونوں لڑتے لڑتے کام بھی کر رہے تھے اور پھر لڑتے لڑتے دونوں نے صفائی بھی

کر دی تھی اور اب صوفے پر بیٹھ کر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور دونوں کے قہقے لاونج میں گونجے تھے۔۔۔۔۔

ویسے مالا بھابھی آپ اتنی بھی بری نہیں ہیں جتنی میں نے سوچا تھا۔۔۔

اور تم بھی اتنے برے نہیں ہو جیسے میں نے سوچا تھا چلو آج سے ہم فرینڈ۔۔

او کے دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائے تھے جسے دیکھتا زاویار کو امان سے دل کے ایک کونے میں جلیسی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

مالا اٹھ کر اوپر کمرے میں آؤ۔۔۔زاویار کے لہجے میں دبہ دبہ غصہ تھا۔۔۔

جائیں بابھی جی آپ کے شوہر کا بلاوا آگیا ہے۔۔۔

اف۔۔۔مالا اسے تھپڑ مارتے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی زاویار جو دروازے پر ہی مالا کا انتظاز کر رہا تھا مالا کے آتے ہی زاویار نے اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لیا مالا گھبرا گئی تھی۔۔۔

کیا کر رہی تھی نیچے زاویار مالا کے بالوں کی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے کرتے بولا۔۔۔

کچھ نہیں کچھ نہیں میں نے کیا کرنا تھا پیزا کھا کر تمہارے حکم پر صفائی کی ہے وہ منہ بناتے بولی۔۔۔۔

اچھا تو پھر کب منانے کا ارادہ ہے مجھے زاویار اس کی گردن سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔کک۔۔۔کیسے مناؤں تم تو مان گئے ہو ناوہ اٹکتی ہوئی بولی۔۔۔

نہیں تمہیں کس نے کہا کہ میں مان گیا ہوں۔۔۔

تو تو پھر۔۔۔

پھر جیسا میں چاہتا ہوں ویسے مناؤ زاویار مالا کو پر شوق نگاہوں سے دیکھتے بولا۔۔۔

اچھا ابھی تو چھوڑو ناوہ اس کے حصار سے نکلتے کنفیوز ہوتے بولی۔۔۔

زاویار نے مالا کو حصار سے اسے الگ کیا وہ بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی اسے اب زاویار کے لیے کچھ سپیشل کرنا تھا تا کہ وہ زاوی کو منا سکے کہ زاوی اسے اور اس کے

باپ کو معاف کر دیے لیکن وہ ابھی زاویار کے ارادوں سے ناواقف تھی۔۔۔۔

اٹھ جائے آن کتنا سونا ہے آپ نے اور میں نے آپ کے لیے ناشتہ بنایا ہے عین اپنے بالوں کو ڈرائی کرتے ہوئے کایان کو اٹھانے لگی۔۔۔۔

عین یار اتنی جلدی اٹھ گئی وہ اپنی آنکھیں کھولتا بولا۔۔۔

آن دن کے دو بج چکے ہیں آپ کو جلدی لگ رہی ہے وہ تو پھٹ ہی پڑی تھی اتنا ٹائم ہو گیا ہے خالہ کیا سوچیں گی وہ تو پہلی دفعہ اتنا لیٹ اٹھی تھی اب اسے شرم آ رہی تھی۔۔۔

کایان اٹھ کر اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور اپنے بازو اس کے پیٹ کے گرد باندھ دئے تمہاری خالہ کو پتہ ہے نئی نئی شادی ہوئی ہے تو رومانس کر رہے ہوں گے۔۔۔

جبکہ عین تو اپنے آن کی باتوں سے سرخ ہوئی تھی آن پیچھے ہوں رات کو ولیمے کے لیے بھی تیار ہونا ہے۔۔۔

کایان نے اس کے کندھے پر سر رکھا ولیمے سے تین دن بعد ہم ہنی مون پر جائیں گے۔۔۔

ہنی مون کے نام پر یکدم عین کا ایک مسکراتا چہرہ پریشانی میں تبدیل ہوا تھا جو کہ اس نے کایان کو محسوس نہیں ہونے دیا تھا اسے اب کایان کے ساتھ ساتھ اپنا اپول والا کام بھی سنبھالنا تھا۔۔۔

اوکے او کے آن چلے تیار ہو جائے نا پھر نیچے چلتے ہیں مجھے بھوک لگی ہے کایان نے بھی اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

(زاویار کا ماضی)

پانچ دن بعد زاویار کو ہوش آیا تھا اٹھتے ہی وہ اپنے ماں باپ کو ڈھونڈنے لگا تھا چیخ رہا تھا چلا رہا تھا لیکن جانے والے کب واپس آتے ہیں کلثوم تو پہلے ہی بیمار

تھی وہ خود کھانے پینے سے قاصر تھی وہ زاویار کا کیا خیال رکھتی اور نواز نے تو اب ظلم کی پہاڑ توڑنے تھے اس معصوم بچے پر۔۔۔

زاویار ابھی ہوش میں آیا ہی تھا کہ اس کے پاس مالا آئی۔۔۔

زاوی۔۔۔مالا نے اپنی خوبصورت آواز میں اسے پکارا تھا زاویار نے اپنی سبز آنکھیں اٹھا کر دیکھا مالا کو دیکھ۔۔

مالا نے آگے بھرتے زاوی کے بہتے آنسو صاف کیے تھے تم نہ رو زاوی میں تمہاری فرینڈ ہوں ناوہ نہ جانے کیا معصومانہ باتیں کرتی جا رہی تھی اپنے کزن زاوی جو چپ کرانے کے لیے۔۔۔۔

وہ بھی تو پہلی دفعی ہمت کرتی زاویار سے بات کرنے آئی تھی مالا کو زاویار کا رونا اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ بھی تو اپنے تایا اور تائی سے پیار کرتی تھی اسے بھی چھوٹ کر چلے گے تھے۔۔۔

زاویار کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی پھر مالا نے کام والی کو کہہ کر اپنے لیے اور زاوی کے لیے کھانا منگوایا تھا ابھی وہ کھانا تھا ہی رہے تھے کہ

کمرے میں نواز آگیا زاوی کو اپنی بیٹی کے ساتھ بیڈ پر بیٹھے کھانا کھاتے دیکھ وہ غصہ ہوا تھا۔۔۔

مالا جاؤ اپنے کمرے میں نواز نے غصے سے کہا مالا نے ڈر کر زاویار کو دیکھا اور بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

زاویار نے سہم کر اپنے چچا کی طرف دیکھا کہ اب وہ کیا اس کے ساتھ سلوک کریں گے۔۔۔

بڑا شوق ہے بیڈ پر بیٹھ کر کھانا کھانے کا نواز نے کھانا اس کے سامنے سے اٹھا کر نیچے زمین پر پھینکا تھا کھانا اور پلیٹ دونوں الگ الگ جا گرے تھے۔۔۔

زاویار نے پھٹی پھٹی اور نم آنکھوں سے نیچے گرا کھانا دیکھنے لگا اسے بہت بھوک لگی تھی چار دنوں سے اس نے صحیح سے کھانا نہی کھایا تھا صرف حسب ضائقہ چھکا تھا۔۔۔

چچ۔۔۔چاچو مجھے بھوک لگی ہے زاوی معصومت سے نوار سے کہنے لگا لیکن اس دولت کے بجاری کو معصوم بچے کی باتوں سے کیا لینا دینا۔۔۔

تمہاری اوقات اب اوپر بیٹھ کر کھانا کھانے کی نہیں نیچے بیٹھ کر کھانا کھانے کی ہے زاویار نے ایک نظر سہم کر کھانے کو دیکھا پھر نواز کو دیکھا اور پھر رونے لگا ماما پاپا پاس جانا ہے۔۔۔۔

مر گئے تیرے ماں باپ نواز بے رحمی سے کہتے ہیں بچے کے دل پر وار کر رہا تھا۔۔۔

چاچو اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

کوئی چاچو نہیں ہوں میں تمہارا کل میں تمہارے سامنے ایک پیپر لا کر رکھوں گا تو میں ان پر اپنے سائن کرنے ہیں آئی بات سمجھ میں۔۔۔۔

جی جی زاوی ڈرتے ہوئے اتنا ہی بولا تھا۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔

کل جب پیپر پر سائن کرو گے تب کھانا ملے گا ورنہ نہیں ملے گا۔۔۔۔

نواز یہ کہہ کر کمرے سے چلا گیا زاویار نے ایک بے بس نظر نیچے گرے کھانے کو دیکھا۔۔۔۔

ماماماما مجھے بھوک لگی ہے زاویار عائشہ کے پاس آتا بولا۔۔۔۔

میرا لاڈلے بیٹے کو بھوک لگی ہے میں آج میں اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں گی کیا کھائے گا میرا بیٹا۔۔۔

ماما مجھے نا بریانی کھانی ہے۔۔۔۔

وئے میرے لاڈلے بیٹے کو بریانی کھانی ہے ابھی میں اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کے لیے بریانی بناتی ہوں عائشہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا پھر وہ تھوڑی ہی دیر میں بریانی بنا کر لائی تھی اور زاویار کو اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگی اور زاویار کا خیالوں میں ہی اپنے ماں باپ کا پیار سوچتا بے قابو ہو کر رونے لگا ماما پاپا آپ نے تو وعدہ کیا تھا آپ میرے پاس آؤ گے آپ کیوں چھوڑ کر چلے مانا ماما پاپا وہ روتے روتے اپنے ماں باپ کو یاد کرتے کب دوبارہ سے خالی پیٹ سو گیا اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔۔

بیٹا ماما کی ایک بات مانو گے نا۔۔۔۔

جی جی ماما بولیں۔۔۔۔

بیٹا اگر ہم کہیں چلے بھی جائیں نا تو آپ کو کوئی پیپر سائن کرنے کا بولے یا کہیں جانے کو بولے تو آپ نے ان کی بات نہیں ماننی جو مرضی ہو جائے

عائشہ نہ جانے کیوں یہ بات زاویار سے کہا کرتی تھی شاید مرنے والے کو علم ہو جاتا ہے یا دل میں وسوسے آتے ہیں۔۔۔۔

لیکن زاویار نے یہ بات ذہن بٹھالی تھی اس نے نواز کے سامنے کہہ تو دیا تھا لیکن اس نے سائن نہیں کرنے تھے۔۔۔۔

اگلی صبح نواز کچھ پیپر زاویار کے پاس لے کر آیا تھا جس پر زاویار نے سائن کرنے سے منع کر دیا تھا اور پھر نواز نے دولت کے لالچ میں آکر اپنی بھتیجے کو بھی نہیں بخشا تھا جب نواز زاوی کو مار مار کر تھک گیا تھا وہ چلا گیا۔۔۔

پیچھے وہ بچا زمین پر زخمی حالت میں تڑپتا رہا تھا ماما پاپا آپ کہاں چلے گئے ہیں دیکھیے نا آپ کے زاوی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے پلیز آجائے نا۔۔۔

زاوی سے تو زخموں کے ساتھ اٹھنا ہی نہیں ہو رہا تھا اپنے آپ کو گھسیٹتے کر وہ دیوار کے ساتھ بیٹھا تھا کہ مالا اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

زاوی کیا ہوا ہے تمھیں مالا اس کے منہ پر زخم دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے زاویار نے پہلے دفعہ بے روخی اور غصے سے مالا سے بولا تھا کہ مالا کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے تھے وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

جیسا باپ ویسی بیٹی وہ تلخ لہجے میں بولا ابھی وہ اپنے گھٹنوں میں منہ دیے بیٹھا رو رہا تھا کہ اسے اپنے کندھے پر نازک ہاتھ محسوس ہوئے سر اٹھا کر دیکھ کر سامنے مالا تھی جس کے ہاتھ میں زخموں پر لگانے والی کوئی کریم تھی۔۔۔۔

ماما کہتی ہیں زخموں پہ نایہ کریم لگانی چاہیے اس سے درد نہیں ہوتا وہ اپنے نازک ہاتھوں سے زاوی کے چہرے پر کریم لگا رہی تھی کے زاویار چاہ کر بھی اس کا ہاتھ جھٹک ہی نہ سکا پھر مالا نے میڈ کو بلا کر زاوی کے لیے کھانا لگوایا جسے عائشہ نے کلثم کی خدمت کے لیے رکھا تھا۔۔۔

مالا نے زاوی کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اپنے بھوکے پیٹ کو مد نظر رکھتے زاوی نے بھی بنہ روٹھے کھالیا تھا۔۔۔

اب تو یہ روز کا معمول بن گیا تھا کہ باپ زخم دے کر جاتا تھا اور بیٹی مرہم لگاتی تھی اسی دوران زاویار کے دل میں مالا کے لیے پیار جیسے جزبات جاگ گئے تھے وہ دل ہی دل میں مالا سے پیار کرنے لگا تھا مالا کی اچھی فرینڈ شپ ہو گئی تھی وہ بھی زاویار سے بے حد اٹیچ ہو گئی تھی۔۔۔

(حال)

کایان فریش ہو کر باہر آیا تو عین کمرے میں نہیں تھی وہ نیچے جا چکی تھی کایان بھی مسکراتا نیچے گیا جہاں عین اور نائلہ دونوں ہی کھانا بنا رہی تھی۔۔۔

کایان تو عین کو کھانا بناتے دیکھ حیران تھا یہ میری عین نے کھانا کب سے بنانا شروع کر دیا ہے۔۔۔

آن آپ میرا مذاق نہ بنائیں میں نے خالہ سے کافی کچھ بنانا سیکھ لیا ہے آپ خالہ سے ہی پوچھ لیں کیوں خالہ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا۔۔۔

ہاں میری گڑیا نے سب کچھ بنانا سیکھ لیا ہے نائلہ نے پیار سے عین کے ماتھے پر بوسہ دیا عین اور نائلہ نے بریانی اور قورمہ بنایا تھا۔۔۔

واہ واہ میری عین کے تو ہاتھ میں تو بہت ذائقہ ہے کایان نے کھانا کھاتے ہی عین کی تعریف کی تھی۔۔۔

ہاں تو میں مزے کا کھانا بناتی ہوں نا تو مسکراتے ہوئے کایان سے کہنے لگی۔۔۔

پھر وہ نائلہ سے ہنی مون پر جانے کی اجازت لینے لگے تھے اور انہیں اجازت مل بھی گئی تھی۔۔۔۔

عین کے کہنے پر ہنی مون جانے کا پلان ان کا اٹلی کا بنا تھا کیونکہ عین کو وہاں جانے کا بہت زیادہ شوق تھا تین دن بعد جانے کا پلان بنا تھا ان کا اور اب سے وہ تیاری شروع کرنے لگے تھے۔۔۔۔

____

رات کا وقت تھا امان ابھی ابھی سونے کے لیے لیٹا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا سامنے ہی لاریب ہاتھوں میں اپنا بھالو لیے اسے سینے سے لگائے روئی روئی آنکھیں لیے امان کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

کیا ہوا میری گڑیا کو امان اس کی سرخ آنکھیں دیکھتا پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔

بڈی۔۔۔وہ روتی ہوئی امان کے سینے سے لگی تھی کیا ہوا گڑیا بتاؤ تو سہی کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔

نو بڈی کسی نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

بڈی۔۔۔وہ اینجل میرے ہے نا میرے فرینڈ ہیں نا وہ وہ کسی اور سے بات کیوں کر رہے تھے مجھے وہ چاہیے مجھے میرے اینجل چاہیے وہ مزید روتے ہوئے امان سے کہنے لگی۔۔۔

میری گڑیا تم رومت یہ آپ کے بڈی کا وعدہ ہے کل آپ کو آپ کے اینجل کے پاس چھوڑ آؤں گا۔۔۔

سچی بڈی وہ میرے اینجل ہے نا میں کل ان کے پاس چلی جاؤں گی نالاریب اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے امان سے کہنے لگی میں ان کے پاس چلی جاؤں گی کیا وہ خوشی سے مزید رونے لگی تھی وہ اپنی فیلنگ سے ناواقف تھی لیکن امان اندازہ لگا چکا تھا اس کے بہن کے لیے اس کا اینجل کتنا ضروری ہے۔۔۔

ہاں میری گڑیا تم اپنے اینجل کے پاس ہی رہو گی تمھاری خوشی سے زیادہ مجھے کچھ عزیز نہی ہے۔۔۔

یاہو سچی بڈی ولڈ ڈی بیسٹ بڈی کو یو لاریب امان کے گال پر کس کرتی بولی۔۔۔

بڈی اب میں چلتی ہوں مجھے تیاری بھی تو کرنی ہے نا مجھے اپنے اینجل کے پاس جانا ہے وہ معصومیت سے کہتی بیڈ سے چھلانگ لگا کر خوشی سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

جبکہ امان کو گہری سوچ میں مبتلا کر گئی اس نے کہہ تو دیا تھا لیکن وہ کیسے سفیر کو شادی کے لیے منائے گا۔۔۔۔۔

لیکن اسے پہلے عین اور زاویار سے بات کرنی تھی جو کہ صبح کرنے کا سوچا تھا اسے ابھی اپنی چندہ سے ملنے بھی جانا تھا اس وقت امان کو وٹامن چندہ کی بے حد یاد آرہی تھی لیکن ایک دفعہ ہی سارا کام نمٹا کر ہی اپنی چندہ کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔

امان نے اگلی صبح اٹھتے ساتھ ہی زاویار اور عین کو کال کر کے لاریب اور سفیر کے بارے میں بات کی تھی اور جب کل لاریب اس کے کمرے میں روتے ہوئے آئی تھی وہ ساری بات بھی سناڈالی تھی۔۔۔

عین کو بھی شادی والا دن یاد تھا کہ کیسے وہ اپنے اینجل کے لیے پوزیسو ہو رہی تھی عین بھی خوش تھی کہ چلو لاریب کا نکاح بھی ہو جائے گی چاہے جیسے

مرضی لیکن وہ محفوظ رہے گی وہ سفیر شاہ عزت بنے گی پھر وہ خود ہی ٹھیک ہو جایے گی۔۔۔۔

۔۔

السلام علیکم۔۔۔!! امان کیسے ہیں آپ سفیر امان کو ہاسپٹل میں دیکھ کر حیران ہوا تھا کہ اب اسے کیا کرنے آیا ہے یہاں لیکن لاریب کا سوچتے وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

وعلیکم السلام سفیر کیسے ہو تم۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں سفیر مسکراتا ہوا اپنی چئیر پہ بیٹھا۔۔۔

کیا لیں گے آپ امان سفیر نے مسکراتے ہوئے رسماً پوچھا۔۔۔

تمہیں۔۔۔۔امان نے بے جھجک کر کہہ ہی دیا۔۔۔۔

کیا مطلب سفیر نہ سمجھی سے امان کو دیکھنے لگا۔۔۔

سفیر میں سیدھی سیدھی بات کروں گا بات گھمانے کا میں عادی نہیں ہوں تمھیں پتہ ہے میری بہن لاریب تمہیں اپنا اینجل مانتی ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ سفیر بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔۔

اب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے اینجل کے پاس جانا چاہتی ہے یعنی تمھارے پاس آنا چاہتی ہے وہ تمھیں لائک کرتی ہے۔۔۔۔

کیا مطلب امان کھل کر بات کریں آپ سفیر تجسس سے گویا ہوا آخر ایسی کیا بات تھی جو امان اس سے کرنے آیا تھا۔۔۔

تمہیں میری بہن سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔۔

جب کہ سفیر تو کچھ لمحے بول ہی نہیں سکا۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں امان دماغ تو ٹھیک ہے نا آپ کا وہ میری پیشنٹ ہے وہ بھی پاگل میں ایسے کیسے شادی کر سکتا ہوں۔۔۔

دیکھو سفیر۔۔!! امان سفیر کے پاگل بولنے پر اپنے غصے پر قابو پاتا بولا۔۔۔

نہیں امان آئی ایم سوری لیکن پہلے آپ اپنی بہن کا علاج کروائیں پھر اس کی شادی کریئے گا میں کوئی بلی کا بکرہ نہیں ہوں کہ جس کے ساتھ آپ کسی کو بھی باندھ دیں گے سفیر بھی غصے سے امان کی بات کاٹتا ہوا بولا۔۔۔

میں کوئی بلی کا بکرہ نہیں ہوں کہ جس کے ساتھ آپ کسی کو بھی باندھ دیں

امان نے اپنی جیب سے پسٹل نکالی تھی اسے پتہ تھا سفیر پیار کی زبان نہی سمجھے

گا اسے اب اپنے طریقے سے سمجھانا تھا اسے پتا تھا اس کا سالا ویسے نہی مانیں

گا۔۔۔

سفیر گن دیکھتا ایک جگہ جم گیا وہ ایک نظر ٹیبل پسٹل کو اور ایک امان کو دیکھ رہا

تھا ایسی بات نہی تھی کہ وہ پسٹل سے ڈرتا تھا لیکن وہ ان سب چیزوں کا عادی

نہی تھا خون خرابے سے اسے نفرت تھی۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھوں کو گن پر رکھتے وہ سفیر کی جانب جھکا میں اپنی بہن کی

خوشیوں کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں تمہیں میری بہن سے نکاح کرنا ہوگا

اور تم کرو گے انکار کی کوئی گنجائش نہی رہتی۔۔۔

سفیر نے لب بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔

یہاں تمہارے باپ کا راج نہیں ہے امان ملک سفیر دباد با چیخا تھا کہ میں

تمہاری بہن سے نکاح کر لوں سفیر بھی آپ سے تم پر آ گیا تھا وہ کیسے برداشت

کرتا ابھی تو اس کا اپنا کیریئر پڑا تھا ابھی اس نے شادی کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا وہ بھی ایک پاگل ایک بچی سے شادی بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

امان نے اپنی گن اٹھائی اور سفیر پر تان دی سفیر گن کو دیکھ کر ایک پل کو ڈر گیا تھا لیکن وہ خود کو جلدی سنبھال گیا۔۔۔

سفیر شاہ میری بہن تمہیں پسند کرتی ہے اور تمہارا نکاح تو لاریب سے ہی ہو گا ورنہ یہ ساری گن کی گولیاں تمھارے سینے میں اتارنے میں ایک پل نہی لگاؤں گا امان اپنے ہاتھوں میں گن گھماتے ہوئے سفیر سے کہنے لگا۔۔۔

تمہاری بہن کے ساتھ ہمدردی مجھے مہنگی پڑے گی اگر میں یہ بات جانتا تو کبھی تمہاری بہن کی طرف دیکھتا بھی نہیں سفیر کا ضبط بھی جواب دیے گیا وہ گرجا تھا۔۔۔

میں بھی دیکھتا ہوں کیسے کرواتے ہو تم میرا نکاح اپنی بہن سے سفیر اس کے گن والا ہاتھ پیچھے کرتا بولا۔۔۔

تیار رہنا پھر رات کو سفیر شاہ دوبارہ سے ملاقات ہوتی ہے میں تو چاہتا تھا کہ آرام سے یہ کام نمٹ جائے لیکن تمہارا گرم خون ہے جو انگڑائی مار رہا ہے کہہ رہا ہے آجا امان ایک دوسرے کو ذبح کریں لیکن اتنی جلدی نہی ابھی تو میری بہن نے خوشیاں دیکھنی ہے بہت ساری قسم خدا کی اگر میری بہن کی زندگی کا سوال نہ ہوتا میں کبھی تمھارے پاس نہ آتا۔۔۔

اسی لیے آرام سے سوچو اور مجھے جواب دے دینا امان سفیر کا کندھا تھپتھپاتا جانے لگا کہ سفیر کی آواز سے رکا۔۔۔۔

میرا جواب نہ ہے اور نہ ہی رہے گا پہلے اپنی بہن کو کسی پاگل خانے میں داخل کرواؤ امان کو اس کی بات سن کر غصہ تو بہت آیا لیکن وہ اگلے عمل کا سوچ کر چلا گیا اور سفیر کو پتہ ہوتا کے وہ کن لوگوں میں پھنس گیا تو کبھی بھی لاریب کے ساتھ ہمدردی نہ کرتا نہ ہی امان کے ساتھ اس لہجے میں بات کرتا۔۔۔

امان غصے میں سیدھا گھر آیا تھا وہ سمجھا تھا سفیر مان جائے گا پھر وہ اپنی چندہ کے پاس بھی جائے گا لیکن سفیر کا انکار امان کو غصہ دلا گیا تھا اور وہ یہ غصہ چندہ پر نہیں نکالا چاہتا تھا اس لیے گھر واپس آ گیا۔۔۔

کیا ہوا امان غصے میں کیوں ہوں زاویار اور مالا لاونج میں آتے امان کو دیکھتے کہنے لگے جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

زاویار وہ دو ٹکے کا ڈاکٹر کہتا ہے کہ اپنی بہن کو پاگل خانے داخل کرواؤ اس کی اتنی ہمت کہ وہ میری گڑیا کے بارے میں ایسا کہے دل کر رہا ہے نقشہ بگاڑ دوں اس ڈاکٹر کا لیکن میں اتنی جلدی اپنی بہن کو بیوہ نہی ہونے دونگا۔۔۔

تو کیا وہ نہیں مانا نکاح کے لیے۔۔۔۔

زاویار وہ مانے یا نہ مانے اس کا نکاح تو آج رات لاریب سے ہو کر رہے گی مالا بھابھی آپ کی ذمہ داری ہے لاریب کو تیار کرنا اور زاویار تم بھی تیار رہنا آج چلیں گے لاریب کا نکاح کروانے۔۔۔

لیکن اماں وہ لڑکا ہی راضی نہیں ہے مالا نے اماں کے سرخ پڑھتے چہرے کو دیکھتے کہا اسے بھی پتہ تھا لاریب اپنے اینجل سے کتنی محبت کرتی ہے اکثر لاریب جب بھی مالا کے پاس بیٹھتی باتیں کرنے کے لیے اپنے اینجل کی ایک ایک بات اسے بتا دیتی تھی جسے سنتی فقط مالا مسکرا دیتی تھی۔۔۔

با بھی وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں لیکن جو چیز میری بہن کو پسند آ جائے اور میں اسے نہ دوں یہ ہو ہی نہیں سکتا وہ یہ کہتا کمرے میں چلا گیا پیچھے مالا پریشانی سے زاویار کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

جیسے کہہ رہی ہو یہ کیا ہو رہا ہے بندہ ہی راضی نہی تو کیا مولوی سے نکاح پڑھاؤں گے۔۔۔۔۔

{زاویار کا ماضی}

سال بعد۔۔۔ 5

پانچ سالوں میں زاویار اپنے چچا سے مار کھا کر بے حس بنتا جا رہا تھا ایک دن نواز نے غصے میں آ کر زاویار کو اتنا مارا تھا کہ زاویار نے روتے روتے ان پیپرز پر سائن کر دیے تھے اس کے بعد زاویار کی جگہ اس گھر میں نوکروں جیسی ہو گئی تھی اسے بس ایک لڑکی سے لگاؤ تھا اور وہ تھی اس کی مالا نیلی آنکھوں والا اس کا بھالو۔۔۔۔

ان پانچ سالوں میں مالا نے زاویار کا ہر قدم پر ساتھ دیا تھا اور زاویار نے مالا کا۔۔۔

کلثوم کی ایک سال پہلے ہی کینسر جیسی بیماری سے لڑتے لڑتے خالق حقیقی سے جا ملی تھی مالا اپنی ماں کی دوری پر بہت روئی تھی لیکن جیسے مالا نے زاویار کو سنبھالا تھا ویسے ہی زاویار نے اپنے مالا کو سنبھالا تھا۔۔۔

زاویار چپ چاپ رہ کر نواز کے کہنے پر کام کر دیتا اور سارا سارا دن کمرے میں رہتا تھا مالا تو 18 سال کی ہو کر بے حد خوبصورت ہو گئی تھی اور زاویار بھی

23سال کا ہو کر ایک خوبرو نوجوان بن گیا تھا کہ کوئی بھی اسے دیکھتا تو دیوانہ ہو جاتا تھا۔۔۔

مالا کیا تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی نازاویار اور مالا آپس میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے جب زاویار نے مالا کو کہا۔۔۔

زاوی میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گی مالا نے زاوی کا ہاتھ پکڑتے کہا۔۔

یہ دیکھو آج تمہاری برتھ ڈے ہے نا میں اپنے بھالو کے لیے ایک بھالو لے کر آیا ہوں زاویار نے اس کے سامنے ایک خوبصورت ٹیڈی بیر کرتا بولا۔۔۔

ہائے زاوی یہ کتنا پیارا ہے نا مالا اس کے ہاتھوں سے ٹیڈی بیئر لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

زاوی تمھارے پاس پیسے کہاں سے آئے لینے کے مالا کچھ سوچتے پوچھنے لگی۔۔۔

میرا بھالو اسے تم رہنے دو بس جمع کیے تھے۔۔۔

ویسے زاوی تم مجھے بھالو کیوں کہتے ہو۔۔۔

کیونکہ تم میری نیلی آنکھوں والا اور معصوم سا بھالو ہو میں تمہیں ایسے ہی پیار کروں گا ہمیشہ ابھی وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ نواز کی گاڑی کی ہارن سنائی دینے لگی مالا کا رنگ یکدم زرد پڑا تھا کیونکہ نواز جب بھی مالا کو زاویار کے پاس دیکھتا وہ پر بہت غصہ کرتا تھا۔۔۔

افف پاپا آگئے مالا جلدی سے زاویار سے دور ہوئی اٹھ کر کمرے اپنے کمرے میں بھاگ گئی کیونکہ نواز مالا کو زاویار کے قریب نہیں جانے دیتا تھا۔۔

مالا کمرے سے باہر آئی تو اپنے باپ کے ساتھ کسی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوئی جو سرخ کلر کے فٹ میکسی میں اس کے باپ کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالیں آرہی تھی۔۔۔

پاپا یہ کون ہے مالا نواز کے ساتھ کھڑی خوبصورت لڑکی کو دیکھتے بولی۔۔۔

مالا یہ آج سے تمہاری ماں ہے نواز نے مالا کے سر پر دھماکہ کیا۔۔

نہیں پاپا یہ میری ماں نہیں ہوسکتی آپ نے ان سے شادی کرلی وہ صدمے سے بولی۔۔۔

ہاں تو کیا میں شادی نہیں کر سکتا نواز سخت لہجے میں بولا۔۔۔

شمائلہ یہ میری بیٹی ہے کشمالہ اور آج سے تمہاری بھی۔۔۔

جی سرکار جیسے آپ کہیں شمائلہ مالا کو ایک زہریلی مسکراہٹ دکھاتی کمرے میں چلی گئی مالا روتے ہوئے کمرے میں چلی گئی تھی اسے باپ کا پیار کبھی نہیں ملا تھا لیکن اسے پھر بھی یقین تھا کہ اس کا باپ اس کے سر پر سوتیلی ماں نہیں لا کر بٹھائے گا لیکن یہ یقین بھی توڑ دیا گیا تھا مالا نے زاویار کو سب بتا دیا جسے سنتا زاویار نے کچھ خاص رسپانس نہیں دیا تھا وہ سوائے مالا کے ساری دنیا کے لیے بے حس بن گیا تھا اس لیے اسے کسی بات سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

{حال}

بڑی آپ نے تو کہا تھا آپ مجھے میرے اینجل کے پاس لے کر جائیں گے دیکھیں نہ شام ہو گئی ہے مجھے یاد آرہی ہے ان کی لاریب دوبارہ سے امان کے پاس آ ٹپکی تھی اپنی فرمائش لے کر۔۔۔۔

ہاں میری جان میری گڑیا تم مالا آپی سے بولو تم کو ریڈی کرے پھر ہم چلتے ہیں آپ کے اینجل کے پاس۔۔۔

سچی بڑی ہم اینجل کے پاس جا رہے ہے لاریب خوشی تالیاں بجاتے اچھلی تھی۔۔۔

ہاں میری جان جاؤ تیار ہو جاؤ امان اس کے گال کھینچتا ہوا بولا لاریب جلدی سے مالا کے کمرے میں گئی تھی امان کے چہرے پر اب بے انتہا کی سنجیدگی تھی۔۔۔۔

امان ایک دفعہ پھر سوچ لو زاویار امان کے کمرے میں آتا ہوا بولا۔۔۔۔

زاویار اس میں سوچنا کیا مجھے نہیں لگتا کہ سفیر سے بہتر میری بہن کے لیے کوئی لڑکا ہو گا۔۔۔

اور اگر اس نے ہماری لاریب کو تکلیف دی تو۔۔۔

نہیں زاویار اسے ہم اچھی طرح سمجھا کر آئے گے کہ ہم کون ہیں اور میری بہن کو ایک خروچ بھی آئی تو اس کے لیے اچھا نہیں ہو گا لیکن میں اپنی بہن کو اداس نہی کر سکتا۔۔۔

زاویار تو آج پہلی دفعہ امان کو شاید اتنا سنجیدہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

مالا نے لاریب کو لال رنگ کا فراق پہنا دیا تھا جس میں لاریب بے حد معصوم وخوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

چلیں بڑی ایم ریڈی۔۔۔ وہ اپنا لال گھرے دار فراک گھما گھما کر دکھاتی امان سے کہنے لگی۔۔۔

ہاں میری گڑیاں چلتے ہے بہت پیاری لگ رہی ہوں امان نے لاریب کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔

مالا بھی لاریب کی وجہ سے ساتھ جا رہی تھی کہ کوئی لڑکی کا ہونا ضروری ہے عین تو اپنے آن کے ساتھ بزی تھی لیکن اسے ایک ایک پل کی خبر مل رہی تھی۔۔۔

زاویار مالا امان لاریب اور کچھ گارڈز سفیر کے پاس جانے کے لیے تیار ہو گئے تھے اور وہ سب نکل چکے تھے۔۔۔۔

سفیر گھر آکر بھی بے حد پریشان تھا کہ امان اس سے ایسی بات کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔

بیٹا کیا ہوا تم ٹھیک سے کھانا کیوں نہیں کھا رہے ارم سفیر کو پریشان اور کھانا نہ کھاتے دیکھ اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

کچھ نہیں امی میں ٹھیک ہوں ویسے ہی دل نہیں کر رہا ہوں ابھی کچھ اور کہتا کہ گھر میں کچھ گارڈز داخل ہوئے تھے جن کے ہاتھوں میں گنز تھی جسے دیکھتے ارم اور سفیر تو ہکا بکا رہ گیا تھا کہ یہ کون لوگ ہیں ان کے گھر میں داخل کیسے

داخل ہو گئے وہ سمجھتے اس کے گھر میں چور گھس آئے ہے ارم چیخی تھی۔۔۔۔

لیکن پیچھے سے آتے امان اور لاریب کو دیکھ سفیر سمجھ گیا تھا کہ امان کس مقصد کے لیے آیا ہے سفیر کی آنکھیں پل بھر میں لال ہوئی تھی لاریب تو اپنے اینجل کو دیکھ خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

اینجل لاریب بھاگ کر سفیر کے گلے لگی تھی۔۔۔اینجل مس یو سوچ میں بن کر آئی ہو لاریب Repunzel نے آپ کو بہت مس کیا دیکھے میں سفیر کے سینے سے الگ ہوتی اپنا فراک گھما گھما کر سفیر کو دیکھانے لگی۔۔۔

ارم نے کم عمر معصوم لڑکی کو دیکھا تھا اور وہ پریشان بھی ہوئی تھی جس طرح سے لاریب ان کے بیٹے کے سینے سے لگی تھی اور وہ جیسے بچوں کی طرح باتیں کر رہی تھی ارم سہی الفاظوں میں پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

بیٹا یہ کون لوگ ہیں ارم نے پریشانی سے سفیر کو دیکھ کر پوچھا لیکن ارم تو سفیر کا سرخ چہرہ دیکھ کر مزید پریشان ہوئی تھی نہ جانے یہ لوگ کون تھے اور کیا چاہتے تھے۔۔۔۔

السلام علیکم آنٹی امان نے آگے آتے ارم کو سلام کیا۔۔۔

وو۔۔۔وا علیکم السلام ارم نے ایک نظر پیچھے گارڑز اور سب لوگوں پر ڈالی۔۔۔

آنٹی ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے امان آرام سے ارم سے بات کرنے لگا ایک یہی راستہ تھا اس کے پاس اپنی بہن کے گھر بسانے گا۔۔۔

لیکن ہمیں آپ لوگوں سے کوئی بات نہیں کرنی سفیر غصے سے بولا۔۔۔۔

سفیر ہم تم سے نہیں آنٹی سے بات کر رہے ہیں آؤ ذرا تحمل سے آکر بیٹھ کر بات کرتے ہیں امان نے سفیر کا بازو پکرنا چاہا لیکن سفیر نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوالیا جس سے امان مسکراتا ہوا دوبارہ سے ارم کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

اینجل لاریب سفیر کو دوبارہ پکارتی یا کوئی اور حرکت کرتی امان نے لاریب کا ہاتھ پکڑ لیا گڑیا میرے ساتھ بیٹھو ابھی فلحال آپ کے اینجل سے بات کرتے ہے۔۔۔

امان نے لاریب کا ہاتھ پکر کر اپنے پاس بٹھا لیا لاریب کا بس چلتا تو وہ جلدی سے اپنے انجل کے گلے لگ جاتی لیکن اس کے بڑی نے کہا تھا ابھی نہیں جانا تو منہ بناتی بیٹھ گئی۔۔۔۔

مالا اور زاویار تو چپ کر کے آرام سے بیٹھ گئے تھے انہیں پتہ تھا امان سب کو سنبھال لے گا اگر نہ بھی سنبھالا تو زاویار ہے نہ سنبھالنے کے لیے۔۔۔

بیٹا کون ہوں آپ لوگ ارم نے آرام سے پوچھا۔۔۔

دیکھیں آنٹی میں بات کو گول گول گھمانے والا لڑکا نہی ہو میں آپ سے سیدھی طرح بات کرتا ہو جس مقصد کے لیے ہم یہاں آئے ہیں۔۔۔

آنٹی یہ میری بہن ہے یہ لاریب یہ آپ کے بیٹے سفیر کو پسند کرتی ہے میری بہن کا علاج سفیر کر رہا تھا اور وہ کافی دن سفیر کے پاس ہوسپیٹل رہ کر آئی ہے

اوراب میری بہن آپ کے بیٹے یعنی اپنے اینجل کو پسند کرتی ہے اسے بس اپنا اینجل چاہیے میں آپ کے بیٹے سے نکاح کی بات کرنے گیا تھا ہاسپٹل لیکن سالے صاحب زرا غصے میں آگئے تھے کہ وہ یہ نکاح نہی کریں گے میں اپنی بہن کو ویسے بھی چھوڑ سکتا تھا سفیر کے پاس لیکن وہ بات یہ ہے کہ میری گڑیا بہت معصوم ہے وہ ہر بار خوشی سے اپنے اینجل کے گلے لگ جاتی ہے میں نہی چاہتا میری بہن نامحرم کے گلے گلے اس لیے میں چاہتا ہو سفیر میری بہن سے نکاح کریں اور میری بہن ہمیشہ کے لیے اپنے اینجل کے پاس رہے امان بہت ہی نرم اور تحمل بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔

ارم نے ایک نظر امان کے ساتھ بیٹھی لڑکی پر ڈالی جس کی نظریں بس اپنے اینجل پر ہی تھی۔۔۔

تو اب میری بہن کو اس کا اینجل چاہیے۔۔۔

میں کوئی کھلونا نہیں ہوں جو تمہاری بہن کو چاہیے اور تم اسے لا دو گے سفیر بھی غصے میں آتا دھاڑا تھا۔۔۔

لاریب تو اپنے اینجل کو ایسے بات کرتا دیکھ سہم کر مالا کے ساتھ چپکی تھی۔۔۔

آواز نیچے سالے صاحب میں اپنی بہن سے بے حد پیار کرتا ہوں اور اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں جو چیز اسے پسند ہو اسے لا کر دیتا ہوں۔۔۔ لیکن میں کوئی چیز نہیں ہوں حبا بھی اپنے بھائی کو ایسے بات کرتے دیکھ ڈر کر ارم کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔

امان یار ارام سے بات کرو زاویار نے امان کو آرام سے بات کرنے کا کہا۔۔۔

امان نے اپنی گن نکالتے سامنے رکھے ٹیبل پر رکھی تھی جسے دیکھتے ہی حبا اور ارم کی چیخ نکلی تھی ان کے لیے یہ سب نیا تھا جبکہ مالا اور لاریب تو ان سب کی عادی تھی اس لیے ان میں سے کسی کو خوف محسوس نہی ہوا۔۔۔

میں ڈرتا نہیں ہوں اس کھلونے سے سفیر بنا ڈرے بولا تھا۔۔۔

چلواس کھلونے سے تو نہیں لیکن۔۔۔۔ہمم۔۔۔امان نے ایک نظر پیچھے اپنی ماں کے ساتھ چپکی حبا پر ڈالی تھی۔۔۔اپنی بہن کو کھونے سے توڈرو گے نا۔۔۔۔

ویسے تمہاری بہن بہت معصوم ہے سکول جاتے وقت اسے کچھ ہو جائے یا وہ واپس ہی نہ آئے اس سے پہلے کہ امان کچھ اور کہتا سفیر اس پر جھپٹ پڑا تھا۔۔۔

ارم نے امان کی بات سنتے حبا کو مزید اپنے اندر چھپایا تھا۔۔۔

کمینے میں تجھے جان سے مار دوں گا میری بہن کے بارے میں ایسی بات کیوں کی تم نے۔۔۔

چلاؤ مت سفیر شاہ میں بھی اپنی بہن سے ایسے ہی پیار کرتا ہوں جتنا تم اپنی بہن سے کرتے ہو۔۔۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ کیسے ہو میں کبھی بھی تمہاری بہن کے ذمہ داری نہ لیتا مجھے کیا پتہ یہ میری ہمدردی میرے گلے پڑ جائے گی سفیر اپنی لال آنکھوں سے لاریب کو دیکھتے نفرت سے بولا تھا۔۔۔۔

لیکن اب تو گلے پڑ گئی نا امان نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

لیکن میں اس پاگل سے نکاح نہیں کروں گا سفیر کا ضبط بھی جواب دے رہا تھا۔۔۔۔

نکاح تو تمہیں کرنا پڑے گا وہ بھی ابھی کے ابھی امان نے ایک گارڈز کو اشارہ کیا اس کے اشارے سے ایک گارڈ جاتا ارم اور حبا پر گن تان گیا۔۔۔

ماما یہ کیا ہو رہا ہے حبا نے ڈرتے ڈرتے ارم سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں بیٹا مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔۔۔

مما جی تو وہی آپی ہے نا جن کے بارے میں میں نے آپ کو بتایا تھا۔۔۔

ینجل۔۔۔۔لاریب سفیر کے پاس جاتی کھڑی ہوگئی کیا آپ مجھے پسند نہیں کرتے میں تو آپ کی فرینڈ ہوں نا مجھے تو آپ اتنا سارا پسند ہو وہ اپنے ہاتھوں کو زیادہ سارا کھولتے سفیر کو بتانے لگی۔۔۔۔

میں نے ہی بڑی کو کہا تھا کہ مجھے آپ کے پاس رہنا ہے وہ معصوم آنکھیں ٹپٹپاتے سفیر سے کہنے لگے سفیر نے لب میچ کر اس پاگل لڑکی کو دیکھا تھا۔۔

مولوی صاحب کو ہم ساتھ لے کر آئے ہیں ایک گارڈ امان کے اشارے سے مولوی کو اندر لے آیا تھا

ابھی وہ بات ہی کر رہے تھے کہ مین انٹرنس سے مولوی صاحب اندر آتے دیکھائی دیے تھے امان نے ایک نظر مولوی پر ڈالی پھر دوبارہ سرخ چہرہ لئے کھڑے سفیر کو دیکھا۔۔۔

چلو سفیر۔۔۔!! امان سرد نگاہوں سے سفیر کو دیکھے گویا ہوا۔۔۔

نکاح کو مزاق سمجھا ہے کیا تم نے۔۔۔؟؟ جب میں نے ایک بار کہا ہے نہیں کرنا تمہاری مینٹل بہن سے نکاح تو نہیں کرنا۔۔۔؟؟؟ تم ہوتے کون ہو میرے گھر میں ہی گھس کر مجھے حکم دینے والے!! سفیر بھڑک ہی تو اٹھا تھا۔۔۔

سفیر میں سچ کہہ رہا ہوں اب تم نے منع کیا نا تو یہاں نا تمہاری بہن رہے گی نہ ہی تمہاری ماں۔۔۔!! امان سرخ ہوتی انگارہ آنکھوں کے گویا ہوا۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔!! اور دو منٹ میں اپنی اس پاگل بہن کو لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔!! سفیر دھاڑا تھا جبکہ مولوی صاحب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے آخر ہونے کیا جا رہا ہے۔ سفیر کی بات سننے کی دیر تھی کہ امان آگے بڑھا اور ایک جھٹکے سے حبا کی کلائی کھینچتا اسکو اپنے قریب کر گیا امان کے یوں کرنے پر جہاں سفیر کی امی کی چیخیں نکلی تھی وہیں حبا بھی روتے ہوئے

امان کی مضبوط گرفت سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

چھ۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔!!ہاتھ چھوڑو۔۔۔!!بھاائی۔۔۔!!حبا امان کی گرفت میں تڑپتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

کت**چھوڑ میری بہن کو۔۔۔!!سفیر شدید تیش میں آتا یکدم امان کی جانب لپکتے گویا ہوا۔۔۔۔

خبردار۔۔۔!!جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔۔۔!!امان نے تنبیہ کرتے حبا کی پیشانی پر گن رکھی حبا دھک سے رہ گئی۔۔۔۔

سفیر سامنے جا کر بیٹھو۔۔۔!!!ورنہ تمہاری بہن کو موت کے گھاٹ اتارنے میں میں زرا دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔!!امان سرد لہجے میں گویا ہوا سفیر جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا تھوڑا فاصلے پر سفید چہرہ لئے کھڑی لاریب کو دیکھتے بڑی تمسخر زدہ سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر پھیلی۔۔۔۔

اچھاااا۔۔۔!!چلو چلاؤ گولی۔۔۔!!پر پہلے یہ تو دیکھ لو تمہاری اپنی بہن ہی کہیں خوف کی وجہ سے اس دنیا فانی سے کوچ نہ کر جائے۔۔۔!!

سفیر نے اچھا کو کھینچ کر لمبا کیا اور پھر تنفر زدہ لہجے میں لاریب کی جانب دیکھتے گویا ہوا اسکے بولنے پر سبکی نظریں اب لاریب پر گئی جو زرد چہرہ لئے کھڑی کانپ رہی تھی بے ساختہ ہی امان کی گرفت حبا کی کلائی پر نرم پڑی سفیر تمسخر سے مسکرایا۔۔۔اگلے ہی پل امان نے چمکتی آنکھوں سمیت حبا کو اپنے قریب کھینچا۔۔۔

جان سے نہیں مار سکتا پر جیتے جی زندہ لاش تو بنا سکتا ہوں نا۔۔؟؟امان کی آنکھوں میں گہری چمک تھی۔۔۔

سفیر کا رنگ اڑا امان کا مطلب وہ سمجھ چکا تھا۔۔۔

اگر تم نے نکاح سے انکار کیا تو تمہاری بہن کی عزت۔۔۔!!اس سے آگے امان ملک کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔

وہ ابھی بہن کی محبت میں وہ بہت بڑی اور غلیظ الفاظ ادا کر چکا تھا کے اسے اپنے آپ سے ہی گھن محسوس ہونے لگی لیکن اپنی بہن کے لیے اسے یہ الفاظ ادا کرنے تھے۔۔۔۔

میں نکاح کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔!! حبا کو چھوڑ دو۔۔۔۔!! سفیر بے تاثر چہرے سے گویا ہوا اسے یقین تھا یہ وحشی بدماش غنڈہ اس کی بہن کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے صرف اپنی بہن کی خاطر۔۔۔۔

امان نے اپنی بہن کی محبت میں اتنی بڑی بات کر ڈالی تھی۔۔۔۔

وہیں سفیر نے اپنی بہن کی محبت میں خود کی قربانی دے ڈالی تھی۔۔۔۔

امان نے حبا کی کلائی چھوڑی تو وہ بھاگتی اپنی ماں کے گلے سے لپٹتی زور و قطار رونے لگی۔۔۔۔

امان لاریب کا ہاتھ پکڑتا اسکو لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا گیا۔۔۔

امان کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر سفیر شکستہ قدم اٹھاتا صوفے تک آیا پھر لاریب کے برابر بیٹھ گیا۔۔۔۔

بڑی یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

گڑیا کچھ نہیں یہ جو انکل ہیں نہ یہ ایک گیم کھیل رہے ہیں۔۔۔۔

کیسی گیم بڑی۔۔۔وہ ایکسائٹڈ سی بولی۔۔۔

تمہیں اپنے اینجل کے پاس رہنا ہے نا۔۔۔؟؟

یس مجھے میرے اینجل کے پاس رہنا ہے۔۔۔اور اینجل بھی گیم کھیل رہے ہیں۔۔۔؟؟لاریب سفیر کو دیکھتے کلیپنگ کرتے بولی۔۔۔

تو وہ انکل جو آپ سے کچھ پوچھیں گے نا تو آپ نے بس اس انکل کو قبول ہے کہنا ہے اوکے۔۔۔۔

بڑی قبول ہے کیا ہوتا ہے لاریب معصومیت سے بولی۔۔۔

میری جان یہ ایک گیم ہے قبول ہے اس سے آپ کا اینجل ہمیشہ کے لیے آپ کا ہو جایے گا اب میں نے جو کہا وہی بولو گی اوکے۔۔۔

اوکے بڑی۔۔۔!!!اوکے اوکے بٹ اس کے بعد اینجل میرے پاس رہیں گے نا کسی اور کے فرینڈز تو نہیں ہوں گے نا۔۔۔

ارم تو اپنی بہو کے روپ میں اس پاگل لڑکی کو دیکھ کر غش کھانے والی تھی۔۔۔۔

نہیں وہ صرف تمہارا فرینڈ ہو گا کیوں سفیر ٹھیک کہہ رہا ہوں نا سفیر تو غصے سے اس میسنی لاریب کو دیکھ رہا تھا لیکن کچھ بولا نہیں۔۔۔۔

لاریب ملک ولد کبیر ملک آپکا نکاح باعوض حق مہر پانچ لاکھ روپے سکہ رائج الوقت سفیر شاہ ولد اکبر شاہ سے کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟

مولوی کے بولنے پر لاریب نے امان کی جانب دیکھا۔۔۔۔

یس قبول ہے لاریب بچوں کی طرح زور زور سے سر ہلانے لگی۔۔۔!! امان مدھم سا مسکراتا گویا ہوا۔

یس قبول ہے دوسری بار بھی مولوی کے پوچھنے پر لاریب نے فرمابرداری سے اثبات میں بچوں کی مانند سر ہلائے گویا ہوئی۔۔۔۔

پھر ایک پوچھنے پر وہ اپنے اینجل کے لیے چپ چاپ یس بول چکی تھی۔۔۔۔

اب مولوی صاحب سفیر شاہ کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

سفیر شاہ ولد اکبر شاہ آپکا نکاح باعوض حق مہر پانچ لاکھ روپے سکہ رائج الوقت لاریب ملک ولد کبیر ملک سے کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟

سفیر نے ایک بے بس نظر اپنی ماں اور بہن پر ڈالی جو آنکھوں میں آنسو لئے سب کچھ دیکھ رہی تھی ارد گرد اب تک رائیفلیں تھامے گارڈز کھڑے تھے۔۔۔۔

ایک نظر سامنے بیٹھے جلادوں (امان، زاویار) پر ڈالی جن کو رحم نہیں آرہا تھا وہ بھی تین دفعہ قبول کہہ کر لاریب کو اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا۔۔۔

مبارک ہو امان زاویار کیے گلے لگتا خوشی سے بولا امان نے ارم اور حبا کے ارد گرد سے گنز ہٹوادی تھی کیونکہ ان کا مقصد پورا ہو چکا تھا اب سب گارڈز باہر کھڑے تھے۔۔۔

مبارک ہو سفیر امان نے اس کے گلے لگنا چاہا لیکن سفیر نے بے تاثر نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے اپنا ہاتھ کھڑا کیے اسے خود سے دور رکھا۔۔۔

امان خاموش ہو گیا پھر مسکراتے اسکے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ گیا۔۔۔

میری بہن اب تمہارے حوالے اسے ذرا بھی نقصان یا چوٹ پہنچی تو یقین

جانو تمھارا نقشہ تہس نہس کرنے میں میں دیر نہیں لگاؤں گا جیجا جی۔۔۔

اس کے جیجا کہنے پر سفیر نے سرد آنکھوں سے امان کی جانب دیکھا پر بولا کچھ

نہیں اگلے ہی پل سفیر نے پوری قوت سے امان کے منہ پر ایک مقہ جھڑا

تھا۔۔۔

اپنے منہ سے نکلے خون کی ننھی سے بوند کو ہاتھوں سے صاف کرتے امان سفیر

کو دیکھ مسکرایا اتنا غصہ ہونا تو آپ کا بنتا ہے جیجا جی۔۔۔

اینجل آپ نے میرے بڑی کو کیوں مارا میں آپ سے ناراض ہو گئی لاریب

اب آپ سے کٹی لاریب منہ پھلائے سفیر کو کہتی امان کے گلے لگی

تھی

۔۔۔

بڑی اب میں یہاں رہوں گی کیا اپنے اینجل کے پاس۔۔۔

ہاں اب تم اپنے اینجل کے پاس ہی رہو گی گڑیا۔۔۔

یاہووووو۔۔۔لاریب جلدی سے سفیر کے پاس جاتی ہے اس کے گالوں پر اپنے نرم ونازک لب رکھ چکی تھی سفیر ایک دم گھبرا گیا تھا ابھی تو یہ پاگل لڑکی اسے کہہ رہی تھی میں ناراض ہو آپ سے اور اب اس کے گلے سے چپک رہی تھی۔۔۔۔

اور زاویار مالا امان بھی ایک دفعہ ٹھٹک گئے تھے یہ سب کے سامنے ان کی بہن نے کیا کر دیا تھا انہیں اندازہ لگ چکا تھا کے بیچارے سفیر کی زندگی اب آسان نہیں ہے۔۔۔۔

مالا نے اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔۔۔

اینجل اب بس میں آپ کے پاس رہوں گی۔۔۔۔یاہو۔۔۔!! اسے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ کیا کر چکی ہے لیکن سفیر نے سرخ نظروں سے لاریب کو دیکھتے اسکا بازو پکڑے اسکو خود سے پیچھے کیا۔۔۔۔

میں آپ سے دوبارہ سے ناراض ہو گئی آپ نے مجھے بہت زور سے دھکا دیا لاریب سوں سوں کرتے ہوئے بولی۔۔۔

سفیر کے جھٹکنے پر لاریب کو یاد آیا تھا وہ تو اس سے ناراض تھی۔۔۔

آنٹی مجھے معاف کر دے میں جانتا ہو میرا طریقہ غلط تھا لیکن میری بہن آپ کے بیٹے کو پسند کرتی ہے اسی لیے مجھے یہ سب کرنا پڑا ہاں میں خود غرض بن گیا تھا۔۔۔۔

یکن اگر بھائی ہی اپنی بہن کے لیے خود غرض نہیں بنیں گے تو کون بنے گا

ارم شاہ تو کچھ بولنے کے لائق نہیں رہی تھی سو وہ چپ رہی۔۔۔۔

آنٹی امید کرتا ہو آپ میری بہن کا خیال رکھے گی۔۔۔

اور جیجا جی میری بہن آپ سے زرا روٹھ گئی ہے امید کرتا ہو آپ اسے منالیں گے پیار سے امان سفیر کو دیکھتے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ سفیر نے غصے سے منہ پھیرا تھا۔۔۔۔

امان زاویار اور مالا لاریب سے ملتے جا چکے تھے لیکن لاریب کو تو اپنے اینجل کے پاس رہنا تھا وہ تو خوش تھی۔۔۔

(زاویار کا ماضی)

اگلے دن شمائلہ نے نواز کے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا تھا۔۔۔

ابھی وہ کچن سے کام کرتے نکل رہی تھی کہ سامنے سے آتے زاویار سے ٹکرائی تھی زاویار ایک 23 سالہ خوبصورت ہٹا کٹا بے حد خوبصورت لڑکا بن گیا تھا جسے دیکھتے ہوس کی پجاری شمائلہ کی تو رال ٹپکنے لگی تھی زاویار بغیر شمالہ کی طرف نظر اٹھائے کچن میں چلا گیا۔۔۔

شمائلہ نے اس اکڑو لڑکے کو دیکھا یہ کون ہے شمائلہ نے عجیب نظروں سے زاویار کو دیکھا تھا۔۔۔

شمائلہ نے اس سے بات کرنے کا سوچا لیکن زاویار نے اسے ایسا کوئی موقع نہی دیا اور کچن میں اپنے لیے کھانا نکالتے اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔۔۔

یہ لڑکا اس گھر میں کون ہے نواز نے کیوں نہیں بتایا اس کے بارے میں وہ بعد میں نواز سے پوچھنے کا سوچ کر اپنا کمرے میں چلی گئی۔۔۔

سرکار یہ گھر میں مالا اور آپ کے علاوہ کون رہتا ہے۔۔۔

کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔

ویسے ہی وہ ایک آج ایک لڑکا نظر آیا تھا گھر میں۔۔۔

ہاں وہ میرا بھتیجا ہے لیکن اس کی حیثیت نوکروں جیسی ہے اسے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔۔۔

جی جی سرکار شمائلہ نے نواز کے ڈر سے ہاں کہہ دیا تھا لیکن دل میں اب اس لڑکے کو دیکھنے کی چاہت جاگنے لگی تھی ہائے کتنا خوبصورت ہے وہ لڑکا اس کی آنکھیں۔۔۔

اس دن کے بعد شمائلہ نے گھر میں کئی دفعہ زاویار کو دیکھا تھا اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

یکن زاویار ہمیشہ اسے اگنور کرتا تھا بے حس بنا گھومتا رہتا تھا شمائلہ تو اسے مالا سے باتیں کرتے تھے ایک جل بھن جاتی تھی وہ بس کسی طریقے سے اس لڑکے کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جب عورت کو مردوں کی لت لگ جائے تو وہ کسی بھی خوبصورت مرد کو دیکھ کر رال ٹپکانے لگتی ہے ایسے ہی شمائلہ کا حساب تھا وہ زاویار کی ایک دفعہ قربت کو محسوس کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اس کا انجام نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

____

بھالو کیا تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی ناز اویار نے اپنی سبز آنکھوں میں محبت کا سمندر بساتے اپنے بھالو سے کہا تھا جانے وہ ایک دن میں کتنی دفعہ اپنی مالا سے یہ سوال پوچھتا تھا۔۔۔۔

ہاں زاوی میں بھی تمھیں پسند کرتی ہوں نا مالا نے مسکراتے اپنے ہاتھ کو زاوی کے ہاتھوں میں دیا تھا ان دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں دیکھتی شمائلہ کو آگ لگی تھی تم دونوں کو تو میں الگ کروں گی دیکھتے جاؤ بس وہ اپنے دماغ میں کچھ زہریلہ سوچتی جا چکی تھی جس سے سب کی زندگیاں بدل جانی تھی۔۔۔۔

شمائلہ ہر بار کسی نہ کسی طریقے سے زاویار کو ٹچ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی زاویار کو سب محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ بتاتا بھی تو کس کو کسی کو بھی اس کی بات پر یقین نہیں آنا تھا اسی لیے وہ شمائلہ کی حرکتوں کو اگنور کر دیا کرتا تھا۔۔۔

جس سے شمائلہ کو بہت غصہ آتا تھا وہ خوبصورت تھی کسی بھی مرد کا دل اس کی جانب مائل ہو سکتا تھا لیکن وہ زاویار کو بھی ان مردوں میں شامل کر رہی تھی جو کہ وہ غلط کر رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دنوں تک وہ زاویار کا رویہ بے روخی برداشت کرتی رہی لیکن آج اسے اپنے پلان کو انجام تک پہنچانے کا راستہ نظر آ رہا تھا کیونکہ نواز آج رات کسی کام سے باہر جا رہا تھا آج اسے زبردستی ہی سہی زاویار کو اس اور اس کے جسم کو حاصل کرنا تھا۔۔۔

سرکار آپ کہیں جا رہے ہیں وہ نواز کی قمیض کے بٹن بند کرتے ہوئے کہنے لگی دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہاں شمائلہ میں کسی کام سے جا رہا ہو کال رات تک واپس آ جاؤں گا اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔

جی سرکار۔۔۔

نواز نے جھک کر شمائلہ کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھے تھے شمائلہ تو خیالوں میں زاویار کا سوچتی نواز کا ساتھ دینے لگے۔۔۔۔

نواز پیچھے ہوا تو شمائلہ نے نواز کو اپنا خیال رکھنے کا کہا۔۔۔۔

جس پر نواز ایک بار پر بہکتا شمائلہ کے لبوں پر جھکا اپنے پیاس بجھانے کے بعد چلا گیا۔۔۔۔

رات کو شمائلہ نے نواز کے جانے کے بعد دودھ میں نشے کی دعا ملا دی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی زاویار سونے سے پہلے دودھ ضرور پیتا ہے اس لیے نشے کی دوا اس میں ملاتی اپنے ہاتھ جھاڑتی مالا کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

مالا کے روم میں جھانک کر دیکھا جہاں وہ بیڈ پر لیٹی سو چکی تھی شمائلہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور خاموشی سے باہر آکر حال میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اب بس زاویار کا انتظار تھا تھوڑی ہی دیر بعد اسے زاویار کچن کی طرف جاتا دکھائی دیا تھا دل ہی دل میں وہ خوش ہوئی تھی زاویار بھی دودھ کا گلاس لیتا باہر ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا اسے اپنا کام کرنے کی خود عادت تھی۔۔۔۔

شمائلہ کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی لیکن زاویار ہنوز اسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔۔

زاویار نے سارا دودھ پی کر گلاس اٹھا کر کچن میں رکھنے کے لئے گیا کہ اسے چکر سا آیا تھا ہیوی ڈوز کی وجہ سے نشے کی گولیوں نے جلدی اثر کر دیا تھا۔۔۔ وہ اپنا چکراتا سر پکڑتا اپنے کمرے میں چلا گیا پیچھے پیچھے شمائلہ بھی مسکراتی اپنے آپ کو تیار کرتی اس کے پیچھے چل پڑی آج تو آئے گا مزہ دیکھتی ہوں کیسے منہ موڑتے ہوں مجھ سے وہ کھلے گلے والی قمیض پہنی جس سے اس کا گلے کی ساری گہرایاں نظر آ رہی تھی جو کہ کسی مرد کو بھی بہکانے کے لیے کافی تھی۔۔۔

زاویار کو کمرے میں آ کر زیادہ چکر آنے لگے تھے اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے وہ مڑا تھا اور پیچھے کھڑی شمائلہ کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

آ۔۔آ۔۔آپ یہاں وہ اٹکتے ہوئے اپنے چکراتے سر کے ساتھ بولا جس ڈریسنگ کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی اسے کسی انہونی کا احساس ہونے لگا تھا۔۔۔

میرے راجہ کب سے تمہاری قربت پانے کے لیے ترس رہی ہوں لیکن تم ہو کے دور دور رہتے ہو شمائلہ دروازے کو کنڈی لگاتی اپنا ڈوپٹا اتارتے نیچھے پھینک کر زاویار کے قریب گئی۔۔۔

زاویار کی قمیض کو کھینچتی اسے اپنے قریب تر کیا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ چھوڑو مجھے زاویار کی طاقت ختم ہوتی جا رہی تھی وہ بے ہوشی کے عالم میں جا رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ اس کا ہاتھ ہے جھٹکتے بولا دور ہوا۔۔۔

اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا لیکن وہ اسے چھوڑنے کو تیار نہیں تھی وہ چکراتے سر کے ساتھ بیڈ کا سہارا لے کر اس نے اپنے آپ کو بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

آج یہ دوری نہیں چلے گی زاویار تم جیسا لڑکا میں نے کبھی نہیں دیکھا کتنے حسین ہو تم اس کے چہرے پر ہوس بڑی نگاہیں گاڑتے ہوئے بولی۔۔۔

مالا کی پیاس کی وجہ سے آنکھ کھلی تھی ویسے تو وہ پانی لا کر رکھتی تھی لیکن شاید آج بھول گئی تھی وہ اٹھی تو اٹھ کر دروازہ کھول کے کچن میں چلی گئی اتنے میں نواز بھی گھر میں داخل ہوا جو کہ چہرے سے بے حد پریشان لگ رہا تھا۔۔۔

ارے بابا آپ مالا نے نواز کو دیکھا تو پوچھنے لگی ہاں بس کام ہو گیا وہ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مالا میری لئے ایک کپ چائے کا کپ بنا کر لا دو وہ جلد بازی میں کہہ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جی بابا وہ دوبارہ سے کچن میں جاتی چائے بنانے لگی تھی ادھر دوسرے کمرے میں شمائلہ سب سے انجام زاویار کو بیڈ پر لٹاتے اس کی شرٹ یہ بٹن کھولنے لگی۔۔۔۔

پپ۔۔۔ لل۔۔ پلیز پیچھے ہو آپ میری چاچی ہیں چاچو کو پتہ چلا تو وہ مار دیں گے ہمیں وہ نشے میں ہی اپنے حواس قابو کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کچھ پتہ نہیں چلے گا آج کی رات ہم دونوں کی ہے وہ اس کی شرٹ کو اتارتی زاویار کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھ گئی۔۔۔

مالا تمہاری ماں کہاں ہے شمائلہ کو کمرے میں نہ پا کر مالہ سے پوچھنے نواز دوبارہ اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

پتہ نہیں بابا میں نے نہیں دیکھا کمرے میں ہی ہوں گی۔۔۔۔

زاویار اپنے سینے پر اس کے ہونٹ محسوس کرتا اپنا پورا زور لگا کر اسے دھکا دیا تھا کے وہ پیچھے گری تھی زاویار کو بھی غصہ آیا تھا اس نے اٹھ کر شمائلہ کے چہرے پر ایک تھپڑ مارا تھا کہ شمائلہ کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

اس کی چیخ کی آواز باہر نواز اور مالا کے کانوں تک بھی گئی تھی نواز اور مالا بھاگ کر زاویار کے روم میں آئے تھے لیکن دروازہ بند تھا۔۔۔

شمائلہ شمائلہ کیا تم اندر ہو اور شمائلہ تو نواز کی آواز سنتے اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔۔۔۔

زاویار ابھی نشے کی غنودگی میں سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

دروازہ کھولو زاویار نواز باہر سے دروازہ زور زور سے پیٹ رہا تھا شمائلہ کو کچھ اور سمجھ نہ آیا تو وہ چیخنے لگی اسے تو امید ہی نہیں تھے کہ نواز اس ٹائم آ جائے گا۔۔۔

بچاؤ بچاؤ سرکار مجھے بچاؤ اندر سے آتی شمائلہ کی آواز سن کر نواز نے زور زور سے دروازہ توڑنا شروع کر دیا مالا بھی حیران تھی کہ یہ شمائلہ زاویار کے روم میں کیا کر رہی ہے اور ایسی آوازیں۔۔۔۔

اندر کیا ہو رہا ہے شمائلہ اپنی قمیض اپنی اور آستین اور گلے سے پھاڑتی بازو سے پھاڑتی تھوڑی سی سینے سے پھاڑ کر وہ نیچے گری تھی۔۔۔۔

زاویار کو کھینچ کر اپنے اوپر گرایا تھا اور ایسے شو کروا رہی تھی جیسے زاویار اس کے ساتھ زبردستی کر رہا ہو زاویار نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن شمائلہ نے اس

کی شرٹ کو زور سے پکڑا ہوا تھا اتنے میں نواز اور مالا بھی دروازہ توڑ کر اندر آ گئے تھے۔۔۔۔

اندر آتے جو انہیں دیکھنے کو ملا تھا نواز اور مالا تو ہکا بکا رہ گئے تھے مالا کی تو زاویار کو اس حالت میں دیکھ کر چیخ نکلی تھی اس حالت میں شمائلہ کے اوپر دیکھ کر اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

نواز نے آگے بڑھ کر شمائلہ کے اوپر سے زاویار کو اٹھایا تھا جس سے زاویار اپنی بند کھلی آنکھوں سے نواز کو دیکھتا بیڈ پر گرا تھا۔۔۔
مالا بے یقین نظروں منہ پر ہاتھ رکھے کبھی زاویار کو کبھی شمائلہ کے پھٹے کپڑوں کو دیکھتی جیسے شمائلہ روتے روتے سنبھال رہی تھی۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے نواز نے غصے سے شمالہ سے پوچھنے لگا۔۔۔

وہ وہ۔۔۔۔ یہ آپ کا بھتیجا۔۔۔ اس نے میرے ساتھ۔۔۔

وہ یہ کہتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی نواز نے غصے سے زاویار کی طرف دیکھا جو کہ شاید بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔

نواز نے مالا سے پانی منگوا کر اس کے چہرے پر پھینکا تھا جس سے وہ تھوڑا تھوڑا ہوش میں آتا مشکل سے اپنی آنکھیں کھولتا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

بے غیرت انسان نواز کو تو موقع چاہیے تھا زاویار کے ساتھ برا کرنے کے لیے اسی لیے موقع ملتے ہی اسے مارنا شروع کر دیا۔۔۔۔

بے غیرت تجھے شرم نہیں اپنی ہی ماں جیسی چچی کی عزت لوٹتے ہوئے زاویار نے حیرانگی سے نواز کی طرف دیکھا وہ کیا کہہ رہے تھے اس نے ایک نظر شمائلہ کو دیکھا جو اپنے پھٹے ہوئے بازو چھپاتی رو رہی تھی۔۔۔

زاویار کو کچھ کچھ یاد آنے لگا تھا کہ شمائلہ اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

زاویار نے مالا کو بھی دیکھا جو اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

چاچو میری بات سننے میں نے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا نواز نے پھر سے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

زاویار نواز کو پیچھے دھکیلتا مالا کی طرف گیا تھا مالا میں نے کچھ نہیں کیا میرا یقین کرو لیکن مالا نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ اس سے جھٹلا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

تم زانی کہیں کے دور رہو میری بیٹی سے اس سے پہلے زاویار مالا کا ہاتھ پکڑتا نواز نے اسے دھکا دیا تھا دور رہو میری بیٹی سے اور مالا ایک دم زاویار سے خوف کھاتی نواز کے پاس گئی تھی۔۔۔۔

زاویار کو تو نواز کا کہے الفاظ سنائی نہیں دے رہے تھے وہ تو بس مالا کی آنکھوں میں اپنے لیے بے یقینی دیکھ رہا تھا اس کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔۔

(حال)

چیڑ گنجو تم نے لاریب کی شادی تو کروادی تمہیں کیا لگتا ہے سفیر لاریب کو خوش رکھ پائے گا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔بھابھی میں نے سوچ سمجھ کر ہی کہ فیصلہ کیا ہے ہماری لاریب کبھی کسی مرد کے پاس خود نہیں گئی تھی اگر کوئی مرد اسے ہاتھ لگاتا تھا وہ چیختی تھی چلاتی تھی لیکن سفیر وہ پہلا لڑکا ہے جس کو لاریب نے خود ہاتھ لگایا تھا اس لڑکے کے پاس وہ خود جاتی ہے۔۔۔

سفیر کی نظروں میں نے اپنی بہن کے لیے کبھی حوس نہیں دیکھی وہ بچوں کی طرف اس کا خیال رکھتا ہے اور لاریب بھی اس کے ساتھ اٹیچ ہے مجھے یقین ہے کہ سفیر میری بہن کا خیال رکھے گا۔۔۔۔

اور اگر سفیر نے خیال نہ رکھا۔۔۔۔

تو ہم ہیں نا جیجا جی کو سیدھا کرنے کے لیے امان دانت نکالتا بولا۔۔۔

ویسے چپڑ گنجو۔۔۔۔

میرا نام امان ہے بھابی چپڑ گنجو نہیں۔۔۔

وہی چپڑ۔۔۔اووو میرا مطلب امان تم سفیر کے گھر اتنے سیریس تھے میں نے تو سمجھی تھی کسی نہ کسی کو ٹھکانے لگا ہی ڈالو گے ویسے کام کیا کرتے ہو تم

لوگ جو اتنے سارے گارڈز رکھے ہوئے ہیں مالا امان اور زاویار کو دیکھتی بولی۔۔۔

ہم کچھ خاص نہیں بس۔۔۔۔

اس سے پہلے کے امان بولتا زاویار بیچ میں بولا تھا بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا زاویار نے مالا سے کہہ کر مالا کی بولتی ہی بند کروادی تھی جسے مولا منہ بناتی چپ کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اینجل۔۔۔۔لاریب امان لوگوں کے جانے کے بعد سفیر کے پاس گئی ارم تو یک تک لاریب کو دیکھ رہی تھی جو اپنے ہونٹوں پر لگی آدھی لپسٹک تو کھا ہی چکی تھی یہ کون سی مخلوق اس کی بہو بن گئی تھی بیٹھے بٹھائے۔۔۔

لاریب نے سفیر کا بازو پکڑا جس سے سفیر کو غصہ آیا تھا سفیر نے لاریب کا ہاتھ جھٹک دیا دور رہو مجھ سے تم پاگل لڑکی وہ اس کے ہونٹ دیکھتا ہوا بولا جس سے لپسٹک پھیل کر ارد گرد لگ چکی تھی۔۔۔۔

اینجل کیا ہوا اس کے ڈانٹنے سے لاریب کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے تمہارے بھائی نے میری بہن کے بارے میں ایسے بے ہودہ الفاظ کہے تھے وہ اسے ڈانٹتے ہوئے لاریب کا سرخ پڑتا چہرہ بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

تم مجھ سے دور ہی رہو آئی سمجھ۔۔۔

ااا۔۔۔نن۔۔۔۔اینجل۔۔۔وہ اٹکتے ہوئے کہنے لگی لاریب سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

تمہارے بھائی کو لگتا ہے کے میں تمہیں اپنے پاس رکھوں گا تو یہ غلط ہے جاؤ یہاں سے وہ اسے ڈانٹتا کمرے کی طرف جانے لگا تھا کہ پیچھے سے وہ دھڑام سے نیچے گری تھی اسے سانس لینے میں بھی مشکل آنے لگی تھی۔۔۔

ارم اسے گرتا دیکھ کر سفیر کو آواز دینے لگی سفیر بیٹا دیکھو لاریب کو کیا ہو گیا ہے سفیر ارم کی بات سنتا پیچھے مڑا تھا اور لاریب کو زمین پر گرا دیکھ مشکل سے سانس لیتا دیکھ اس کا دل رکا تھا وہ بھاگتا لاریب تک پہنچا تھا۔۔۔

ل۔۔۔لاریب اٹھو وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہنے لگا انہیلر کہاں ہیں تمہارا اوشٹ بھائی کو شادی کی بڑی جلدی تھی انہیلر دینا یاد نہیں تھا۔۔۔

سفیر نے ارم کی طرف دیکھا جاؤ بیٹا جلدی سے لاریب کو کمرے میں لے جاؤں کیونکہ ارم کو پتہ چل گیا تھا کہ اب اس کو انہیلر کی نہیں ان کے بیٹے کی ضرورت ہے۔۔۔

سفیر کو شرمندگی ہوئی تھی لیکن وہ لاریب کو دیکھا جو مشکل سے سانس لے رہی تھی اپنی نم آنکھوں اور سرخ پڑتے چہرے سے سفیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سفیر نے اسے بازو میں اٹھایا اور کمرے میں لے گیا لاریب نے اپنے ہاتھوں سے سفیر کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا کمرے میں لے جاتے ہی بیڈ پر

لٹاتے وہ ہچکچاتے لاریب کے نرم لبوں پر جھکا تھا اسے سانسوں کی ضرورت تھی جو کہ صرف سفیر ہی دے سکتا تھا۔۔۔۔

سفیر تو لاریب کو سانس دے رہا تھا ادھر اس کی باہوں میں اس کی ملکیت تھی جس کو سانسیں دیتا وہ خود بھی مدہوش ہو رہا تھا جب تھوڑی دیر بعد لاریب بہتر ہوئی تو سفیر پیچھے ہوا اف تم کسی دن میری جان لو گی لاریب وہ دانت پستا دل ہی دل میں کہنے لگا۔۔۔۔

لاریب تھوڑی بہتر ہوئی تو وہ دوبارہ سے اینجل کو پکارنے لگی اینجل پلیز

۔۔۔۔

اس سی پہلے کے لاریب کچھ کہتے سفیر نے اسے جھٹک دیا تم آرام کرو لاریب میں تمہاری میڈیسن لے کر آتا ہوں تمہارے بھائی کو تو یاد نہیں تھا وہ اس سے کچھ کہے بغیر ہی کمرے سے چلا گیا۔۔۔

لاریب کو حیرانگی ہوئی تھی اس کے اینجل کو کیا ہوا ہے ایسے تو اس کے اینجل نے کبھی اس سے نہیں ڈانٹا لیکن اب کیوں سفیر نے ارم کے ہاتھ کھانا اور

میڈسن بھیج دی تھی جیسے ارم پیار سے لاریب کو کھلاتی اسے بعد میں میڈیسن دے کر سلا چکی تھی۔۔۔۔

(زاویار کا ماضی)

مالا تم تو مجھ سے نہ ڈرو زاویار التجائی نظروں سے دیکھتا بولا۔۔۔

تم ایک زانی ہو تم نے اپنی ہی چچی کی عزت لوٹنے کی کوشش کی ہے نواز نے اپنے زہر خند الفاظوں سے زاویار کا دل چکنا چور کیا تھا مالا نے بھی عجیب نظروں سے زاوی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

زاوی تم نے یہ کیا کیا مالا نے اٹکتے ہوئے زاوی سے کہا۔۔۔

مالا میں نے کچھ نہیں کیا یہ اس عورت نے جان بوجھ کر اس سے پہلے کبھی کچھ اور کہتا ہے نواز نے پھر سے تھپڑ مارا تھا زویار کے چہرے پر شرم نہیں آتی خود یہ کام کر کے میری بیوی پر الزام لگاتے ہوئے۔۔۔۔

زاویار نے تھپڑ تو کھالیا تھا لیکن اس تھپڑ سے اسے اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی جتنی تکلیف اسے مالا کی بے یقین نظروں سے ہو رہی تھی۔۔۔

تم اس لائق نہیں ہو کے تمہیں اس گھر میں رکھوں نکل جاؤ یہاں سے تمیں اپنے بھائی کی اولاد سمجھ کر ترس کھا کر اس گھر میں رکھا تھا لیکن تم تو سانپ نکلے۔۔۔

نواز پہلے ہی پریشان تھا جس کام کے لیے وہ گیا تھا اسے بہت بڑا نقصان ہوا تھا اور نقصان بھی کس کا کنگ کا نقصان کر آیا تھا ابھی وہ اس ٹائم بہت پریشان تھا کروڑوں کا نقصان وہ کنگ کا کر چکا تھا اور کنگ اس سے بھرپائی کیے بغیر تو اسے زندہ نہیں چھوڑنے والا تھا یہ تو اسے پکا پتہ تھا۔۔۔

نکلو یہاں سے یا دھکے مار کر نکالوں۔۔۔۔

چاچو ایک دفعہ مالا سے بات کرنے دو چاچو۔۔

دور ہو زاوی مجھ سے تم نشے میں تھے اور یہ یہ سب وہ روتے ہوئے زاوی سے کہنے لگی زاویار کو پتا چل چکا تھا کے اب کوئی فائدہ نہیں زاویاد نے ایک

نفرت بھری نگاہ شمالہ کی طرف ڈالی جو ابھی بھی رونے کا ناٹک جاری کیے ہوئے رکھی تھی اور ایک نظر نواز کو دیکھا نواز نے اسے اتنا مارا تھا اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

اس نے یہاں سے جانے کا فیصلہ کیا تھا میں واپس آؤں گا نواز میں واپس آؤں گا اور مالا کی طرف جھک کر وہ اس کے کان کے پاس جھکا۔۔۔

تم صرف میری ہو بھالو صرف میری اور میرا انتظار کرنا اس الزام کا بدلہ لینے میں واپس آؤ گا اس ٹائم وہ ایک الگ ہی زاویار لگ رہا تھا مالا کو وہ آخری نگاہ اپنے بھالو پر ڈال کر نکل گیا۔۔۔۔

مالا کو دکھ تو ہوا تھا کہ اس کا دوست جا رہا ہے لیکن وہ ابھی صدمے تھی۔۔۔

یہ سب کیسے ہوا نواز بھی شمائلہ کا سر پر پہنچتا دھاڑا تھا۔۔۔

سرکار میں نہیں جانتی وہ نشے میں تھا جب میں اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ وہ کھینچ کر اپنے کمرے میں لے آیا۔۔۔

تو تم نے شور کیوں نہیں مچایا۔۔۔

اس سوال سے شمائلہ ایک دم گھبرا گئی تھی سر کار میں نے شور کیا تھا لیکن اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا وہ مزید سوالوں سے بچنے کے لیے پھوٹ پھوٹ رونے لگی ما لا بھی اپنے کمرے میں چلی گئی اس سے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ زاوی ایسا کر سکتا ہے۔۔۔۔

زاویار گھر سے باہر نکلا تو اسے ابھی بھی چکر آ رہے تھے ایک تو نشے کی حالت تھی ایک اس کے بھولو کی بے یقین نظریں وہ بھلا ہی نہیں پا رہا تھا اسے آج پھر سے اپنے ماں باپ بے حد یاد آ رہے تھے کاش ماما بابا اس رات آپ مجھے چھوڑ کر نہ جاتے مجھے بھی ساتھ لے چلتے تو آج یہ سب نہ دیکھنا پڑتا سبز آنکھوں سے آج ہر درد تھا ہم زخم آنسو کی صورت میں باہر نکل رہا تھا

۔۔۔۔۔

وہ سڑکوں پر مارا مارا پھر رہا تھا کہ ایک گاڑی سے اس کی ٹکر ہوئی تھی جس سے وہ دور اچھلتا ہوا گرا تھا گاڑی سے ایک آدمی اتر کر زاویار تک گیا تھا۔۔۔

سر اب باہر مت جائیں کوئی دشمن بھی ہو سکتا ہے سکندر کے ایک ملازم نے سکندر کو باہر جانے سے روکا۔۔۔

غلام بخش میری جان سے زیادہ اس بچے کی جان عزیز ہے اٹھاو اسے ہاسپٹل لے کر چلو جلدی غلام بخش نے اشارہ کیا جس سے گارڑز اتے زاویار کو اٹھا کر کے جا چکے تھے۔۔۔۔

زاویار کو جب ہوش آیا تو خود کو ہاسپٹل میں پایا اس کا جسم پورا درد کر رہا تھا اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن جسم سے درد کی ٹھیسیں اٹھنے لگی تھی۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔ایک کراہ اس کے منہ سے نکلی تھی اس نے مشکل سے آنکھیں کھول کر پورے کمرے کا جائزہ لیا تو اسے پتہ چلا کہ وہ ہاسپٹل میں ہے۔۔۔

میں یہاں کیسے زاویار سر میں اٹھتی ٹیسوں کو دبائے اٹھ کر بیٹھ گیا اتنے میں ایک ڈاکٹر اندر آیا۔۔۔۔

بیٹا آپ اٹھ گئے میں ابھی سر کو کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔

زاویار نے عجیب نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا یہ کون ہے۔۔۔۔

جی سر آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔

اگر صرف سے جواب سنتا ڈاکٹر او کے سر۔۔۔ کہہ کر کال بند کر چکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر میں یہاں کیسے اور کب سے ہو۔۔۔۔

تم ایک مہینے سے یہاں کومے میں ہو۔۔۔

کیا ایک مہینہ زاویار پھٹی پھٹی آنکھوں سے ڈاکٹر کو دیکھنے لگا زاویار کو تو بس اتنا یاد تھا کہ اس کے پیار نے بھی دھوکا دیا تھا اور اسے باہر نکال دیا تھا اور جب وہ باہر نکلا تو اس کا ایک گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس کے بعد اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد سکندر کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

زوایار نے حیرت سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو دیکھنے میں ہی بارعب لگ رہا تھا۔۔۔۔

کک۔۔۔ کون ہیں آپ زاویار نے ہمت کرتے پوچھا تھا۔۔۔

ڈرو نہیں بیٹا۔۔۔!! ایک مہینے پہلے آپ کا ایکسیڈنٹ میری گاڑی سے ہو گیا تھا پھر میں آپ کو ہوسپیٹل لے کر آیا اور ایک مہینے سے تم کومے میں تھے۔۔۔۔

اب بتائیں کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے تو اپنے گھر والوں کا پتہ بتائیں یا کوئی نمبر میں انہیں کال کر کے آپ کا بتا دوں یا آپ کو گھر چھوڑ آؤ سکندر صاحب نے زاویار کے پاس جا کے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔۔۔

سکندر کو بیڈ پر لیٹا وہ جوان مرد کوئی بچا ہی لگا تھا۔۔۔۔

انکل میرا کوئی گھر نہیں ہے زاویار اپنے لہجے کو تلخ رکھتے ہوئے بولا سکندر نے ایک نظر غلام بخش کو دیکھا تو کیا تم میرے ساتھ میرے گھر چلو گے۔۔۔

آپ کے گھر لیکن آپ کون ہیں اور میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں گا۔۔

میرا کوئی بیٹا نہی ہے میں چاہتا ہو تم میرے بیٹے بن جاؤ۔۔۔

اس کے بعد زاویار کچھ نہ بول سکا کیونکہ اسے بھی گھر کی ایک ضرورت تھی اس کے پاس تو کہی رہنے کی جگہ بھی نہیں تھی نہ ہی اس کے پاس پیسے تھے تو اس نے یہی سوچا کہ کیوں نہ انکل کے گھر جا کر کام کر کے پیسے کما لے گا اور بعد میں کہیں اور چلا جائے گا۔۔۔

دو دن بعد ہی زاویار کو چھٹی مل چکی تھی سکندر اسے گھر لے آیا تھا اتنا بڑا گھر دیکھ کر زاویار تو پہلے حیران ہوا پھر سکندر کے اچھے رویے کی وجہ سے وہ تھوڑا ریلیکس ہوا۔۔۔

زاویار نے سکندر کے پوچھنے پر اپنا ماضی بتایا تھا سکندر کو بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔

سکندر نے زاویار سے کہا بھی تھا کہ میں ابھی کے ابھی تمہاری جائیداد تمہارے پاس واپس لا سکتا ہوں۔۔۔

لیکن زویار کا کہنا تھا کہ وہ خود اپنے چچا سے بدلہ لے گا جس سے سکندر خاموش ہو گیا تھا اس کے بعد سکندر نے اپنے کام کے بارے میں زاویار کو بتایا تھا لیکن زاویار تو اتنا معصوم تھا اس نے تو کبھی کسی مکھی کو نہیں مارا تھا تو وہ اسے گن چلانے کا کہہ رہے تھے لیکن جب زاویار نے یہ کام کسی اور کو کرتے دیکھا تو اسے یہ کام اچھا لگا تھا اگر اسے اپنے چچا سے اپنا بدلہ لینا تھا تو اسے اس کام میں ہاتھ ڈالنا ہی پڑے گا۔۔۔

ابھی تو وہ اپنے ماں باپ کی موت سے بے خبر تھا کے اس کے ماں باپ کی موت کے پیچھے بھی نواز کا ہی ہاتھ تھا پھر زاویار کو وہاں رہنے کی ٹریننگ دی جانے لگی تھی پہلی دفعہ تو گن دیکھتے زاویار کے پسینے چھوٹے تھے لیکن اسے زندگی میں کچھ بننا تھا اسی لیے ہمت کرتے وہ گن چلانے لگا پھر چا کو پھر وہ ایک مونسٹر بن گیا۔۔۔۔

سکندر نے اسے اپنے نام کا اعزاز دیا تھا سکندر کا کوئی بیٹا نہیں تھا بیوی اس کی کب سے وفات پا چکی تھی اس کا کوئی اپنا بیٹا نہیں تھا۔۔۔

سکندر نے زاویار کو اپنا بیٹا بنالیا تھا اور اسے اپنا نام دیا تھا سکندر خود بلیک مونسٹر تھا اور زاویار کی آنکھوں کی وجہ سے اسے گرین موسٹر کا نام دیا گیا تھا اسے طرح ہمارا معصوم زاویار گرین مونسٹر بنا تھا۔۔۔

دن گزرتے گئے مالا کو ہر روز زاویار کی یاد آنے لگی تھی اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ وہ زاویار کے ساتھ غلط کر چکی اس پر یقین نہ کر کے وہ زاویار کا دل دکھا چکی ہے لیکن ابھی بھی وہ رات اس کی آنکھوں کے سامنے سر گزرتی تو ایک دفعہ کانپ جاتی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کون ٹھیک ہے کون غلط۔۔۔

نواز تو کنگ کی وجہ سے پریشان تھا ایک کروڑ کا نقصان کر دیا تھا جس کی وجہ سے کنگ روز اسے مارنے کے دھمکی دیتا تھا۔۔

شمائلہ کو بھی نواز پر بے حد غصہ تھا اگر وہ اس رات نہ آتا تو وہ زاویار کو پا لیتی وہ ابھی بھی زاویار کے حسن کے زیر اثر تھی ابھی وہ باہر جاتی مردوں سے اپنا دل

لباتی تھی وہ نواز سے تو کبھی مخلص تھی ہی نہیں اسے بس الگ الگ مردوں کی لت لگ چکی تھی۔۔۔۔

ایک دن شمائلہ کسی کام کا کہہ کر باہر چلی گئی تھی اسے اپنے ایک بوائے فرینڈ سے ملنا تھا شمائلہ ابھی تیس سال کی تھی خوبصورت تھی اسی لیے ہر لفنگا مرد اس کی طرف کھینچا چلا آتا تھا۔۔۔

نواز بھی کسی کام سے ایک ہوٹل گیا تھا جہاں اس کی نظر اپنی بیوی پر پڑی تھی جو کسی غیر مرد کی باہوں میں باہیں ڈال کر ہنستے ہوئے کسی روم میں جا رہی تھی نواز نے غصے سے اپنی اس بے حیا بیوی کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اٹھ کر وہ ان کے پیچھے چلا گیا روم کے باہر کھڑے ہو کر نواز نے دروازہ بجایا تھوڑی دیر بعد ایک لڑکا باہر نکلا نواز اسے دھکا دے کر اندر گیا تھا اندر جا کر اس نے جو سامنے دیکھا تھا اس کے اندر غصے کے ابال اٹھنے لگے تھے سامنے ہی اس کی بیوی کسی اور کو باہوں میں سکون حاصل کر رہی تھی۔۔۔

شمائلہ تو نواز کو دیکھ کر ڈر گئی تھی اس کی سچائی سامنے آچکی تھی نواز نے اس لڑکے کو بہت مارا اور شمائلہ کو بھی دو تھپڑ وہاں جڑ دیئے تھے اور س کے بالوں سے کھنچتے ہوئے وہ واپس گھر لایا تھا۔۔۔

گھر آتے ہی نواز نے شمائلہ کو صحن میں پھینکا اور اسے مارنے لگا۔۔

بے غیرت عورت تم نے تم ایسی نکلو گی کہ میرے ہوتے ہوئے تم غیر مردوں کی باہوں میں جا کر سکون حاصل کرو گی وہ اسے ماری جا رہا تھا جبکہ مالا تو سہم کر اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جو کہ شمائلہ کو بے دردی سے مار رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ شمائلہ کو اور مارتا کہ اتنے میں کنگ نواز کے گھر میں داخل ہوا۔۔۔

نواز کنگ کو دیکھ کر ڈر گیا تھا کہ اب اس کی کیا حالت ہو گی وہ کنگ کے پیسے کیسے واپس کرے گا اور شمائلہ تو مار کھا کھا کے ایک جگہ پر بیٹھ کر رونے لگی تھی۔۔۔

کنگ نے نواز کو اپنی بیوی کو مارتے دیکھا تو نخوست سے سر جھٹکا تھا۔۔۔

کک۔۔۔ کنگ آپ یہاں کیسے آپ مجھے بلا لیتے میں آپکے پاس حاضر ہو جاتا

نواز اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔۔

نواز تم نیچے کیوں بیٹھے ہو اوپر بیٹھو میں نے سوچا میں اپنے پیسے خود لے کر آتا

ہوں تم تو دینے کی زحمت نہیں کرو گے کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

نواز کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔۔۔

کنگ میں بہت جلدی آپ کے پیسے آپ کو واپس کر دوں گا لیکن کنگ کی

نظریں تو شمائلہ کے خوبصورت چہرے پر تھی جو نواز کے پیٹنے کی وجہ سے

خون بہا رہا تھا۔۔۔۔

اگر نواز میں تجھ سے پیسے کے بدلے کچھ مانگوں تو کیا تو مجھے وہ دے گا۔۔۔

اور اگر تو نہ بھی دے تو میں اسے لے کر ہی رہوں گا۔۔۔

نواز نے حیرت سے کنگ کی طرف دیکھا کے بڈھے کو اب کیا چاہیے۔۔۔۔

کنگ آپ کو کیا چاہیے میں آپ کو سب کچھ دے دوں گا لیکن ابھی پیسے

نہیں دے سکتا کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں نواز جھوٹ پہ جھوٹ بولتا

جا رہا تھا کیونکہ وہ اپنے بھائی کی ساری جائیداد تو لے چکا تھا لیکن وہ جائیداد میں سے کنگ کو کوئی پیسہ نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اس ایک کروڑ کے بدلے میں تجھ سے تیری بیوی مانگتا ہوں یہ اسے میں اپنی رکھیل بنا کر رکھوں گا بہت خوبصورت ہے تیری بیوی جبکہ شمائلہ تو رکھیل سن کر سہم گئی تھی وہ غیر مردوں کے پاس جاتی تھی لیکن کبھی رکھیل بننے کا نہیں سوچا تھا۔۔۔

اس نے سہم کا نواز کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

نواز نے نفرت سے شمائلہ کی طرف دیکھا۔۔۔

ہاں کنگ آپ اسے لے جائیں یہ بھی بے غیرت میرے ہوتے ہوئے غیر مردوں کے پاس جاتی ہے تو اسے اس کی سزا بھی ملنی چاہیے۔۔۔

مالا نے حیرت سے شمائلہ کی طرف دیکھا جو اس کا باپ کہہ رہا تھا کیا وہ ٹھیک تھا۔۔۔

کنگ کی نظر ایک سائیڈ پر کھڑی مالہ کی طرف نہیں گئی تھی ورنہ وہ اپنے پیسوں کے بدلے مالا کو مانگ لیتا مالا ٹائم سے ہی بھاگ کر کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

کنگ شمائلہ کو لے کر کھینچتے ہوئے لے کے جا چکا تھا شمائلہ نے نواز سے کتنی ہی دفعہ معافی مانگی تھی وہ اس کے پاؤں پڑ گئی تھی لیکن نواز نے رخ موڑ لیا تھا اور کنگ اسے کھینچتا ہوا لے جا چکا تھا۔۔۔۔

آج سے تو میری رکھیل بنے گی کنگ شمائلہ کو تھپڑ مارتے ہوئے گاڑی میں بٹھا چکا تھا اور شمائلہ کی سزا یہاں سے شروع ہو چکی تھی کہ وہ ایک رکھیل بن چکی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مالا کمرے میں آکر بہت روئی تھی اس نے زاویار پر غلط الزام لگا دیا ہے وہ اپنے باپ سے بھی پوچھنا چاہتی تھی کہ اس نے زاویار کے ساتھ ایسا کیوں کیا اسے بہت رونا آرہا تھا۔۔۔۔

اسے اپنا دوست اپنی محبت بہت یاد آرہا تھا لیکن اس کا دوست اس کی محبت اس سے بہت دور جا چکا تھا شاید اسے لگا ہوں اب وہ زاویار کو کبھی نہیں دیکھ پائے گی۔۔۔

لیکن اسے کیا پتہ تھا ایک دن وہ ایک قہر بن کر لوٹے گا جو اس کے باپ اور اس پر برسے گا۔۔۔۔

اور یہاں پر ہمارے زاویار کا ماضی ہوتا ہے ختم تو چلتے ہیں اگلی سٹوری کی طرف۔۔۔۔

(حال)

امان گھر آیا تو اسے چندہ کی بے حد یاد آرہی تھی اس کا دل کیا وہ ایک دفعہ کال کرے کتنے ہی دنوں سے اس نے اسے کال نہیں کی تھی اپنی چندا سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

دوسری طرف چندا نا چاہتے ہوئے بھی امان کو یاد کرنے لگی تھی ہاتھ میں موبائل پکڑے بیٹھی تھی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ امان کو کال کرے کبھی

اپنے ہی دل میں اٹھتے جذبے کو ڈپٹ کر سلا دیتی تھی وہ جتنا امان اسے دور جانے کی کوشش کرتی اتنی ہی امان اسے اپنے دل کے قریب محسوس ہوتا تھا امان کے جانے کے بعد روز امان کا آدمی پھول دینے آتا تھا لیکن چندا کو امان کے ہاتھ سے پھول لینے کی عادت تھی۔۔۔۔

جب وہ پھول دیتا تھا اس کی نظروں میں وہ محبت وہ عقیدت دیکھنے کی عادت تھی اس کی خوشبو سن کر وہ خود کو پر سکون محسوس کرتی تھی لیکن کیا وہ امان کی زندگی خطرے میں ڈال سکتی تھی۔۔۔

اسے وہ دو دن پہلے والا واقعہ یاد آیا تھا جب ارجن اس کے پاس آیا تھا اور امان سے دور رہنے کا کہا تھا کہ وہ اسے جان سے مار دے گا چندا خود بھی تو امان سے دور رہنا چاہتی تھی وہ اپنی چند دن کی خوشیوں کی وجہ سے امان کی عزت اور اس کی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔۔

ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ سوچ میں بیٹھی تھی کہ موبائل ایک دم بجا تھا کہ چندہ اپنی جگہ سے اچھل اٹھی تھی۔۔۔

چندہ نے جب موبائل کی سکرین پر نظریں مرکوز کی تو امان نام لکھا نظر آرہا تھا چندا کا دل زور سے دھڑک رہا تھا کیسا احساس تھا کہ دماغ کہتا تھا اس سے دور ہو دل کہتا تھا کہ بچوں کی طرح اس کے پاس جانے کی ضد کرنے لگا تھا اسی سوچوں میں امان دو دفعہ کال کر چکا تھا لیکن چندا کال نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔

تیسری بیل پر چندہ نے کال اٹھالی تھی۔۔۔

ہیلو چندا کئی دن بعد امان کی آواز سن کر چندہ نے گہرا سانس بھرا تھا پتہ نہیں کیا چاہتا تھا وہ اس سے۔۔۔۔

چندہ کچھ بولے میں آپ کی آواز سننے کو ترس رہا ہوں میں جانتا ہوں آپ نے مجھے مس کیا ہوگا نا تو میں آؤں گا آپ سے ضرور ملنے امان نے شوخ لہجے میں کہا تو چندا ایک دم گھبرا گئی اسے کیسے پتہ چلا کہ وہ اسے مس کر رہی ہے۔۔۔۔ لیکن ملنے والی بات پر چندا ہوش میں آئی تھی۔۔۔

نہیں امان میں تم سے نہیں ملوں گی وہ لہجے کو مضبوط کرتے بولی۔۔

کیوں نہیں ملیں گی آپ مجھ سے۔۔۔۔

بس نہیں ملنا مجھے تم سے اور بھگوان کا واسطہ ہے یہ محبت محبت کھیلنا بند کرو میرے ساتھ مجھے مرد ذات سے نفرت ہے ہر مرد ذات چاہے وہ تم ہی کیوں نہ ہو چندا نے یہ الفاظ امان کے لیے کس طرح بولے تھے وہ وہی جانتی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ امان کے لیے اس کی محبت کتنی اہمیت رکھتی ہے اس کے لیے کتنی پاکیزہ محبت ہے لیکن وہ چاہ کر بھی امان کو اپنے پاس نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن چندہ میں نے تو آج تک آپ کے ساتھ کوئی ایسی حرکت نہیں کی کہ آپ کو میری محبت جھوٹی لگے یا ہوس لگی ہو امان کے دل کے کسی کونے میں درد ہوا تھا کہ چندہ ابھی تک اسے جان نہیں پائی تھی اس کی محبت کو جان نہیں پائی اس کی محبت کو پہچان نہیں پائی اس لیے وہ اس کے لیے ایسے الفاظ استعمال کر رہی ہے۔۔۔۔

لیکن میں تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی اسی لیے جتنی جلدی ہو سکے دور ہو مجھ سے۔۔۔

میں کل آپ سے ملنے آؤں گا چندہ پھر آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے۔۔۔

میں نے کہاں نا میں نہیں ملوں گی تم سے۔۔۔

دیکھتا ہوں آپ کیسے نہیں ملتی مجھ سے ملنا ہو گا آپ کو ہر حال میں۔۔۔

آہ کو چاہیے ایک عمر اثر ہونے تک۔۔۔

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک۔۔

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن۔۔۔

فنا ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک۔۔۔

امان نے ٹوٹے لہجے میں کہا تھا کہ چندا کو ایک پل اپنے کہے الفاظوں پر ندامت ہوئی تھی۔۔۔

لیکن وہ یہ سب کر بھی تو امان کے لیے رہی تھی وہ تو طوائف تھی اس کی زندگی گزر جانی تھی لیکن امان ایک خوبصورت باعزت گھر کا لڑکا تھا وہ اس کی زندگی برباد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

چندا نے امان کے درد بھرے الفاظ سنتے ہی کال بند کر دی تھی۔۔۔

نہیں امان اب میں تمہیں اپنے آپ سے نفرت کرواؤں گی وہ اپنے آنسو پوچھتے اپنے فیصلے کو مضبوط کرنے لگی۔۔۔۔

عدیل ہر ممکن کوشش کر چکا تھا لیکن جو نمبر نواز نے اسے دیا تھا اس کا پتہ اسے کہیں سے بھی نہیں چل رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی مالا کو کہاں سے ڈھونڈے لیکن اسے نہیں پتہ تھا مالا بہت جلد خود ہی اس کے پاس آنے والی ہے۔۔۔۔

آن آن اٹھے ناہمیں شاپنگ پر جانا ہے عین کایان کے سوئے ہوئے وجود کو جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔۔۔

عین تھوڑا سونے دو بہت نیند آئی ہے۔۔۔

نہیں آن اگر آپ نہیں اٹھے تو میں اکیلی چلی جاؤں گی عین منہ بناتے بولی۔۔۔

میری جان کایان نے عین کو کھینچ کر اپنے اوپر گرایا میں تمہیں اب کبھی کہیں نہیں جانے دوں گا کایان نے عین کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھتے کہا۔۔۔

آن آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہو عین کایان کے سینے پر چہرہ ٹکائے اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔۔۔

میری جان میں تمیں ابھی بتاتا ہوں کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہے وہ معنی خیزی سے کہتے عین کو لال کر گیا اس سے پہلے کے وہ عین کے ہونٹوں پر جھکتا عین اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

آن آپ کتنے بے شرم ہیں اٹھیں جلدی کریں مجھے شاپنگ پر جانا ہے پھر ہماری دو دن بعد کی فلائٹ ہے۔۔۔۔

ہاں چلو ماما کے ساتھ کھانا کھا کے پھر چلتے ہیں کایان مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔

عین بھی مسکراتے ہوئے کایان کے ماتھے پر اپنے لب رکھتی اٹھی۔۔۔

آن میں جا رہی ہو خالہ کی ہیلپ کرنے آپ فریش ہو کر آجائے عین کہتی لمبے لمبے ڈگ بھرتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

تم میری زندگی ہو عین اب کبھی مجھ سے دور مت جانا کایان عین کے بارے میں سوچتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

سفیر بیٹا ارم نے سفیر کو ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھتے دیکھا تو اسے پکارا۔۔۔

جی ماما۔۔۔

بیٹا اگر تمہیں یاد ہو تو تمہارے روم میں تمہاری ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔۔

زبردستی کی بیوی ماما۔۔۔

جو بھی ہو لیکن وہ تمہاری بیوی ہے تمہاری ذمہ داری ہے۔۔۔

ماما جو اس کے بھائی نے ہماری حبا کے ساتھ کیا آپ کیا چاہتی کہ میں اس کی بہن کے ساتھ پیار والا سلوک کروں ابھی وہ اور کچھ کہتا ہے کہ لاریب کل کے ہی ڈریس میں نیند سے اٹھتی باہر آئی تھی۔۔۔

اینجل۔۔۔!! لاریب اپنی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے میچتی سفیر کے پاس اتی بولی۔۔۔

سفیر نے اسے غصے سے دیکھا تھا وہ بولا نہی تھا امان نے جو اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

نہیں ہو میں تمہارا اینجل دور ہا کروں مجھ سے سفیر اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ارم نے افسوس سے اپنے بیٹے کو دیکھا ابھی وہ اسے سمجھا رہی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ لاریب کے ساتھ اپنا رویہ بہت روڈ رکھ رہا تھا۔۔۔

لاریب کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی۔۔۔!!اینجل آپ نے مجھے ڈانٹا میں کٹی ہوں آپ سے آپ نے مجھے ڈانٹا مجھے نہیں بات کرنی آپ سے وہ رونے والا منہ بنا کر لاڈ سے کہنے لگی۔۔۔

لیکن سفیر اسے اگنور کرتا اپنا کوٹ اٹھاتا ہاسپٹل کے لیے نکلنے لگا ابھی وہ دروازے پر ہی پہنچا تھا لاریب کی اونچی اونچی رونے کی آواز اس کی کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

اس نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا لاریب زمین پر بیٹھی اپنے پاؤں مارتی زور زور سے رونے لگی۔۔۔

اینجل گندے ہے آپ میں ناراض ہو آپ سے آپ نے مجھے اگنور کیا میں بات نہی کرونگی اب آپ سے میں بڑی کو بتاونگی آپ نے مجھے مارا بڑی آپ کو دشم کر دیں گے لاریب روتے ہوئے بھی امان کی دھمکی دینا نہی بولی تھی۔۔۔

ارم اپنا سر تھام کر کرسی پر بیٹھ کر اپنی بچکانہ حرکتوں والی بہو کو دیکھنے لگی تو کبھی اپنے سمجھدار بیٹھے کو جو فالتوں میں معصوم سی بچی کے ساتھ روڈ رویہ اختیار کر رہا تھا۔۔۔

سفیر لب بھینچ کر لاریب کے قریب آتا ایک ہی جھٹکے میں اسے بازو سے پکڑ کر زمین سے اٹھا کر اپنے روبرو کھڑا کیا تھا۔۔۔

جاؤ شوق سے اپنے بڑی کو بتاؤ کیا میں نے چوڑیاں پہن رکھی ہے تمھارا بڑی مجھے ڈشم ڈشم کریں گا اور میں مسکرا کر اسے دیکھوں گا سفیر لاریب کا چہرہ اپنے قریب تر کرتا غرایا تھا۔۔۔

لاریب نے سہم کر سفیر کی جانب دیکھا اور اگلے پل دوبارہ زمین پر اوندھے میں لیٹ کر سسکیاں بھر کر رونے لگی۔۔۔

بہت گندے ہے آپ بہت گندے ہے اینجل لاریب سوں سوں کرتے بولنے لگی سانس پھر سے پھولنے لگی تھی۔۔۔

اٹھو یار لاریب دماغ نہ خراب کرو میرا سفیر زرا اونچے آواز میں بولا لاریب کو چھوٹے بچوں کی طرح زمین پر روتے ناگن ڈانس کرتے سفیر کے لیے غش کھانے کا مقام تھا کہاں پھنس گیا تھا وہ۔۔۔

سفیر کے محبت بھری آواز کے بجائے اونچی آواز لاریب نے مزید رونا شروع کر دیا۔۔۔

بیٹا پیار سے پکارو اٹھ جائے گی خود ارم سفیر کو التجائیں نظروں سے دیکھا۔۔۔

لاریب میری جان اٹھو اچھے بچے ضد نہی کرتے سفیر زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا نرم لہجے میں بولا ورنہ اس کی پاگل بیوی اسے ہوسپیٹل سے دیر کروا دیتی۔۔۔

سفیر کی نرم آواز سنتے لاریب نے اپنا آنسو بھرا چہرہ زمین سے اٹھا کر سفیر کو دیکھا۔۔

آپ بہت گندے ہے مجھے آپ سے بات نہی کرنی آپ نے مجھے ڈانٹا لاریب اٹھتی سفیر کے سینے پر مکے برسانے لگی۔۔۔

سفیر نے اسے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

چپ کر جاؤ بس بکل چپ میں سوری کرتا ہو آئندہ نہی کرونگا غصہ سفیر کافی کم آواز میں بولا۔۔۔

پکا نہ لاریب مزید سفیر کے سینے سے چپکتی بولی۔۔۔

ہاں پکا اب تم مما کے پاس بیٹھو میں ہاسپٹل جا رہا ہو اوکے مستیاں مت کرنا مما کو بلکل بھی تنگ مت کرنا ورنہ میں ناراض ہو جاؤنگا اوکے۔۔۔

سفیر کے پیار سے سمجھانے پر لاریب کے آنسو تھمے تھے وہ مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلانے لگی۔۔۔

اب میں چلتا ہو اپنا خیال رکھنا سفیر جلدی سے اپنی جان چھڑواتا ہوا لاریب کو خود سے الگ کرتا اٹھا تھا۔۔۔

آخری تاسف بھری نظر اپنی بیوی پر ڈال کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔۔

لاریب نے دور تک اپنے سفیر کی پشت کو دیکھا تھا لاریب اٹھ کر سفیر کے پیچھے جانے لگی تھی کہ ارم نے لاریب کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

آنٹی وہ۔۔۔اینجل مجھ سے ناراض ہے کیا میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا وہ کیوں ایسے ڈانٹتے ہیں مجھے لاریب سوں سوں کرتی بولی اس سے سفیر کا نرم لہجہ بھی ہضم نہی ہوا۔۔۔

ارم کو لاریب کی حالت پر ترس آیا تھا وہ بہت خوبصورت تھی بہت معصوم بھی تھی کسی بھی مرد کی خواہش ہو سکتی تھی لیکن دماغ اس کا بچوں والا تھا۔۔۔

ادھر بیٹھو بیٹا۔۔۔!!ارم لاریب کا ہاتھ پکڑتی پاس کرسی پر بٹھا گئی۔۔۔

نہیں مجھے اینجل کے پاس جانا ہے آنٹی وہ کیوں چلے گئے ہیں مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔

تمہارا اینجل ہاسپٹل گیا ہے اگر وہ ہوسپٹل نہی جائیں گا تو پھر سب بیمار ہو جائیں گے اور وہ اللہ پاک کے پاس چلیں جائیں گے نا اس لیے تمہارا اینجل

ان کا علاج کرنے گیا ہے رات کو تمہارے پاس آجائیں گا ارم نے اسے پیار سے سمجھانا چاہا وہ نہی چاہتی تھی لاریب مزید روئے۔۔۔

آنٹی اینجل میرے ہے ناوہ میرے پاس آئیں گے ناوہ مجھے ڈانٹیں گے بھی نہیں نا لاریب معصومت سے کہتی ارم کو بہت پیاری لگی تھی ارم کو جی بھر کر اپنی کل کی بنی بہو پر پیار آیا تھا کل کو وہ انہیں پاگل لگی تھی ہاں لگنی بھی چاہیے تھی کوئی ماں اپنی اکلوتے بیٹے کے لیے ایسی بیٹی تصور نہی کرتی وہ بھی زبردستی کی لیکن لاریب جیسے بھی تھی تھی تو وہ معصوم ارم کو حبا کی طرح ہی وہ اپنی بیٹی لگی تھی اب وہ ان کے بیٹھے کی بہو تھی قبول تو کرنا تھا۔۔۔

میں اسے سمجھاؤں گی بیٹا کہ وہ تمہیں نا ڈانٹے میں اس کے کان کھینچ کر اسے ڈانٹوں گی اوکے ارم مسکراتے ہوئے لاریب کے گال تھپتپاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ بھی زبردستی کی لیکن لاریب جیسے بھی تھی تھی تو وہ معصوم ارم کو حبا کی طرح ہی وہ اپنی بیٹی لگی تھی اب وہ ان کے بیٹھے کی بہو تھی قبول تو کرنا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاں آنٹی آپ اینجل کے کان کھینچنا لاریب ارم کی بات پر ہنسنے لگی پنکی

پرومس آنٹی آپ ڈانٹیں گی نا کہ وہ مجھ سے ایسے ڈائنا سور کی طرح بات نہ کیا

کریں لاریب اپنی چھوٹی انگلی ارم کے آگے کرتے بولی۔۔۔

ڈائنا سور کی طرح غصے والی بات پر ارم نے مسکرا کر اس کی انگلی پکڑ لی۔۔۔۔

جو بھی ہوا اس میں اس بچی کا کوئی قصور نہیں تھا تو وہ کیوں اسے اور تکلیف

دیتی ارم نے فیصلہ کیا کہ وہ سفیر کو بھی

سمجھائیں گی کہ لاریب کے ساتھ اپنا رویہ درست رکھے۔۔۔

ارم نے لاریب کو کچھ کپڑے دئے جو کہ کل مالا نکاح کی ٹائم ساتھ ہی

لے کے آئی تھی۔۔۔۔

لاریب کو کپڑے چینج کروا کے ارم نے مشکل سے لاریب کو ناشتہ کروایا تھا

نہیں تو وہ تو اپنے اینجل کے ساتھ ناشتہ کرنے کا کہہ رہی تھی اگر وہ ایسا کرتی تو

وہ سارا دن بھوکی ہی رہتی اب وہ ناشتہ کر کے اب دوبارہ سے اپنے اینجل کا

انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

امان تیار ہوتا چندہ کے پاس پہنچ چکا تھا آج وہ بے حد خوش تھا کے وہ کتنے ہی دنوں بعد چندا کو دیکھے گا اس سے بات کرے گا یہ سوچتے ہی وہ خوشی سے پھولیں نہی سما رہا تھا۔۔۔

ارے بابو تو پھر آ گیا کنگنہ اس کا مذاق اڑاتے ہوئے بولی کیونکہ کنگنا کو پتہ تھا کہ چندا اب اس سے نہیں ملے گی چندا نے فیصلہ کنگنا کو بھی سنا دیا تھا۔۔۔

کیوں میں نہیں آ سکتا کیا امان آ ئبر و اچکاتے کنگنا سے پوچھنے لگا۔۔۔

بابو تو جو پچھلی بار میری چندا کو باہر لے کر گیا تھا نا اچھا نہیں ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

اس ارجن کو تو میں چھوڑوں گا نہیں لیکن ابھی مجھے چندہ کو دیکھنا ہے کتنے ہی دن ہو گئے انہیں دیکھے۔۔۔۔

وہ نہیں ملے گی تجھ سے بابو۔۔۔

کیوں نہیں ملے گی مجھ سے امان نے غصہ ضبط کر کے کہا۔۔

کیونکہ وہ سب مردوں سے نفرت کرتی ہے اسے تیرے پر بھی یقین نہیں آئے کنگنا منہ میں پان ڈالتی بولی مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔

میں ملوں گا چندا سے دیکھتا ہوں کیسے نہیں ملتی اور کون روکتا ہے مجھے۔۔۔۔

جا مل لے تو بھی اپنی قسمت آزما لے کنگنا نے کندھے اچکاتے ہوئے تنزیہ لہجے میں بولی۔۔۔۔

امان چندہ کے روم کے باہر کھڑا دستک دینے لگا۔۔۔

چندہ امان کی آواز سن کے دروازہ بند کر چکی تھی امان نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ بند تھا امان نے لب بھیچ کر غصہ ضبط کیا۔۔۔۔

چندہ دروازہ کھولیں امان نے چندا کو آواز دی۔۔۔

نہیں امان تم یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔

لیکن کیوں چندا آپا سے ملے بغیر میں نہیں جاؤ گا امان سرد لہجے میں اپنا غصہ قابو کرتے بولا۔۔۔۔

لیکن میں تم سے نہیں ملنا چاہتی چندہ دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی اس کا دل کر رہا تھا ایک دفعہ بس ایک دفعہ امان کا چہرہ دیکھ لیں اس کے چہرے پر چندہ کی نظریں ٹھہر سی جاتی تھی وہ تھا اتنا خوبصورت یا چندا کو لگتا تھا چندہ کو امان کی آنکھوں میں اپنی لیے عزت دیکھ کر اپنے لیے جذبات دیکھ کر وہ خوش ہوتی تھی اس سے بھی کوئی اتنا پیار کرنے والا ہے لیکن وہ اپنے نصیب کا کالک امان پر نہیں ڈالنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی وہ جس سے پیار کرے گی وہ اسے چھوڑ جائے گا وہ کچھ دن کی دل لگی کر کے امان کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیوں کر رہی آپ میرے ساتھ ایسا امان نے زور سے دروازے کو لات مارتے بولا۔۔۔

لات اتنی زور کی تھی کہ لکڑی کا دروازہ ہل گیا تھا۔۔۔

دروازے کے ساتھ لگی چندا بدک کے پیچھے ہوئی تھی لیکن اپنے آپ کو مضبوط کرتی وہ امان سے دوبارہ مخاطب ہوئی۔۔۔

کیونکہ مجھے اس دنیا میں کسی پر یقین نہیں ہے۔۔۔

ایک دفعہ بس ایک دفعہ چندہ مجھ پر یقین کر کے دیکھ لیں امان ایک مضبوط اعصاب کا مالک ایک طوائف اپنے عشق کے آگے بے بس تھا۔۔۔

تم پر یقین کر کے تمہارے ساتھ گئی تھی لیکن اس دن کیا ہوا لوگوں نے مجھے پہچان لیا اور تانے مارنے لگے کہ میں ایک طوائف ہوں۔۔۔

تم ساری زندگی ایک طوائف کے ساتھ نہیں گزار سکتے اور میں تمہارے لیے اپنا مذہب تو تبدیل نہیں کروں گی۔۔۔

امان کے دل کو کچھ ہوا تھا کہ وہ ان تین مہینوں میں چندا کو اپنے پیار کا یقین نہیں دلا سکا تھا مجھے بس آپ کو ایک دفعہ دیکھنا ہے چندہ امان نے التجا کی تھی۔۔۔

لیکن مجھے نہیں دیکھنا وہ اپنا لہجہ مضبوط بناتے ہوئے بولی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

خدا کے لئے چھوڑ دو اب یہ پردہ۔۔۔

کہ ہے آج ہم تم نہیں غیر کوئی۔۔۔۔

جفائیں بہت کی بہت ظلم ڈھائیں۔۔۔

کبھی ایک نگاہ کرم اس طرف بھی۔۔۔

ہمیشہ ہوئے دیکھ کر مجھ کو برہم۔۔۔

کسی دن ذرا مسکرا کر تو دیکھو۔۔۔

ستاتے ہو دن رات جس طرح مجھ کو۔۔۔

کسی غیر کو یوں ستا کر تو دیکھو۔۔۔

امان۔۔۔!! امان کی درد بھری آواز سنتی چندہ کو لگا وہ امان کے لیے اپنا لیا گیا فیصلہ بدل کر ابھی اس کے گلے لگ جائے۔۔۔

میں چندا اپنا ماضی اپنا کردار نہیں بھول سکتی تھی امان۔۔۔۔

اگر تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو تو دو دن بعد آ جانا میں تم سے مل لوں گی چندہ اپنے بہتے آنسو صاف کر کے بولی۔۔۔

کیا آپ پر مجھ سے ملیں گی امان کے لہجے میں ایک بے بسی تھی۔۔۔

ہاں ملوں گی چندہ دو دن کے بعد کا سوچتی امان سے ملنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔

لیکن ابھی۔۔!! امان کچھ اور کہتا جب چندہ نے اس کی بات کاٹتے بولی۔۔۔۔

امان پلیز جاؤ۔۔۔

امان ایک بے بس نظر دروازے پر ڈالتا چلا گیا۔۔۔۔

چندہ دروازے کے ساتھ لگتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

میں تمھیں کیسے کہوں امان کہ میرا دل تمہاری طرف راغب ہو رہا ہے لیکن میں اس دل کو خود ہی کچل دینا چاہتی ہوں میں تمہارے لائق نہیں ہوں چندہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کے اپنی سسکیوں کو دبانے لگی پھر اٹھ کر وہ الماری کی طرف بڑھی۔۔۔

جو امان کے دیئے گئے پھولوں سے بھر گئی تھی ان پھولوں کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے چندہ امان کو اپنے قریب محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ سچ کہتا تھا کہ اس کے خدا نے چندہ کے دل میں محبت ڈال دی تھی اور چندہ کے دل میں امان کے لیے محبت کا سمندر ربسا ہوا تھا۔۔۔

لیکن وہ انجان تھی وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی وہ اپنے دل کی آگے خود بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

امان نے ہیرہ منڈی سے جاتے ہوئے کنگنا کی طرف دیکھا۔۔۔

امان کو کنگنا کی آنکھوں میں تنز نظر آرہا تھا۔۔ جیسے کہنا چاہتی ہو میں نے کہا تھا ناوہ نہیں ملے گی لیکن امان بنا کچھ کہے ہی واپس جا چکا تھا۔۔۔

کایان اور عین دونوں شاپنگ پر جا چکے تھے عین کو کب سے لگ رہا تھا جیسے ان کی گاڑی کا کوئی پیچھا کر رہا ہے کایان کو پتا نہ چل سکا لیکن عین کی زیرک نظروں سے وہ پیچھا کرتی گاڑی بچ نہیں پائی تھی۔۔۔

لیکن عین اسے فلحال اگنور کرتی اپنے آن کے ساتھ مصروف تھی۔۔۔

آن وہاں سردی ہو گی ناکا یان کو خاموش دیکھتے عین محبت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔

جی میری جان وہاں سردی ہو گی تم جو چاہے لے سکتی ہو۔۔۔۔

آن آپ یہیں رکیں میں کچھ ضروری سامان اپنے لیے خرید کر آتی ہو عین کا یان کو دیکھتے بولی۔۔۔

میری جان میں بھی چلتا ہو تمھارے ساتھ۔۔۔

نہی آن میں لے لونگی آپ ایسا کریں میرے لیے اور اپنے لیے آئسکریم اوڈر کریں میں آتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہیں میری جان میں بھی اپنے لیے کچھ سرد موسم کے لحاظ سے جیکٹس لیتا ہو پھر آئسکریم ساتھ لے کر آتا ہو۔۔۔

عین مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی شاپنگ مال کی دوسری صرف چلی گئ عین کو کب سے لگ رہا تھا کوئی تو پیچھا کر رہا ہے ان کا وہ شاپنگ مال تک بھی

ان کے پیچھا کرتے ہوئے آیا تھا وہ عین کی نظروں سے نظروں سے بچ سکتے تھے لیکن ایول کی نظروں سے نہیں۔۔۔۔

عین نے جلدی سے موبائل نکال کر زاویار کو کال کی۔۔۔

ہیلو زاوی بات سنو۔۔۔ جلدی سے شاپنگ مال آجاؤ عین زاویار کو شاپنگ مال کا ایڈریس اور مسئلہ بتاتی کال کٹ کر گئی۔۔۔

عین اپنے لیے کچھ سامان لے کر واپس اپنے آن کے پاس چلی گئی۔۔۔

جہاں کایان نے ایک بہت ہی پیاری میکسی عین کو گفٹ دینے کے لیے لی تھی لیکن عین کو دکھائی نہیں تھی عین نے اس بیگ کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تو اس کا سارا دھیان اپنے پیچھے لوگوں پر تھا۔۔۔

کنگ نے کایان کاظمی کو اپنے پاس لانے کا حکم دیا تھا وہ کایان کو دردناک موت دینا چاہتا تھا جتنا نقصان کایان نے اس کا کیا تھا کنگ اس سے ڈبل اس کا نقصان کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کایان نے جاب سے ایک مہینے کی چھٹی بھی لے لی تھی۔۔۔

عین اور کایان کا پیچھا کرنے والا آدمی ابھی کایان پر گولی چلاتا اس آدمی کی ناک پر کسی نے رومال رکھا تھا وہ آدمی اس کے حسار میں پھڑپڑایا تھا لیکن پھر وہ جلدی ہی ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ ہو گیا تھا۔۔۔

ڈن۔۔۔۔ عین کے کانوں میں لگی ایئر پیس سے زاویار کی ڈن کی آواز آئی تھی جسے سن کر عین کے لبوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

آج پھر وہ اپنے پرانے روپ میں آنے والی تھی اسے بے حد غصہ تھا کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کے آن پر کسی نے بری نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر کایان کو دیکھا اب اس کے لبوں پر پیار بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔

عین اور کایان شاپنگ کرتے گھر پہنچ چکے تھے دونوں نے مل کر کافی زیادہ شاپنگ کی تھی اور اب سب کچھ نائلہ کو دیکھا رہیں تھے۔۔۔

لاریب صبح سے اپنے اینجل کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھا کے

آ ہی نہیں رہا تھا لاریب کے سفید چہرے پر غصے کے تاثرات واضع ہونے لگے

وہ غصے میں اٹھتی پوری کمرے کو دیکھتی اب ایک ایک چیز کو اٹھا کر نیچے

پھینکنے لگی ....

پہلے تکیہ پھر کمبل پھر ٹیبل پر رکھے پھولوں کے گلدان وہ نیچے گرتے ہی

ٹوٹ گئے تھے۔۔۔

شور کی آواز سن کر ارم جلدی سے کمرے میں آئی۔۔۔

کمرے کی حالت دیکھ کر تو ایک دفعہ چکرا گئی تھی شیشے کی ہر چیز زمین پر چکنا

چور پڑی تھی۔۔۔

لاریب بیٹا یہ کیا کر رہی ہو ارم اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی صدمے سے پوچھنے لگی

لیکن لاریب سن ہی کب رہی تھی مجھے اینجل چاہیے مجھے اینجل چاہیے وہ یہ

کہتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل پر گئی اور وہاں رکھی پرفیومز کو اٹھا کر نیچے پھینکنے

لگی پرفیومز کا ٹوٹنا تھا کہ پورے کمرے میں بے حد خوشبو پھیل گئی ارم نے

آگے بڑھ کر لاریب کو قابو کرنا چاہا انھیں ڈر تھا کہ لاریب کو کہیں چوٹ نہ لگ جائے۔۔۔۔

لاریب نے ارم کو دھکہ دیا تھا اس سے پہلے کہ ارم گرتی کمرے میں داخل ہوتے سفیر نے ارم کو تھام لیا تھا ارم کا تو سر ہی چکرا گیا تھا۔۔۔

ماما سفیر حیرانگی سے لاریب اور پورے کمرے کو دیکھ رہا تھا سفیر کی آواز سنتے ہی لاریب ہوش میں آئی تھی۔۔۔

اینجل۔۔۔۔وہ خوشی سے آگے بڑھتی سفیر کے گلے لگتی کے زمین پر ٹوٹا ہوا کانچ کا ٹکڑا لاریب کے پاؤں میں گھس چکا تھا۔۔۔

اہہ۔۔۔تکلیف سے لاریب کے منہ سے کراہ نکلی تھی۔۔۔۔

لاریب بیٹا ارم آگے بڑھتی اس سے پہلے سفیر نے ارم کا بازو پکڑ لیا ماما آپ کمرے میں جائیں میں سنبھال لوں گا۔۔۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔

ماما جائیں آپ میں اسے قابو کرلوں گا سفیر نے ایک غصے بھری نظر لاریب پر ڈالی تھی ارم بغیر کچھ کہے چلی گئی۔۔۔

اینجل مجھے پین ہو رہا ہے وہ اپنی کالی معصوم آنکھوں میں نمی لاتی بولی۔۔۔

سفیر نفی میں سر ہلاتے آگے بڑھا اور اسے بازو میں اٹھاتا بیڈ پر لٹا چکا تھا اس کا پاؤں دیکھا جہاں چھوٹا سا ٹکڑا اس کے پاؤں میں لگ چکا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔۔۔

اٹس ہرٹنگ اینجل وہ اپنے ہونٹ باہر نکالتی آب رونے کا شغل فرمانے لگی تھی۔۔۔

اب رونا مت کس نے کہا تھا یہ سب ڈرامہ کرنے کو وہ ذرا غصے سے بولا وہ سمجھ چکا تھا وہ جلد ہی اس پاگل لڑکی سے تنگ آنے والا ہے۔۔۔

اینجل آپ نہیں آرہے تھے نا مجھے غصہ آرہا تھا لاریب سوسو کرتی بولی۔۔۔۔

سفیر اسے باتوں میں لگا کر کانچ کا ٹکڑا نکال چکا تھا۔۔۔

ائیہیییی۔۔۔۔لاریب زور سے چیخی تھی۔۔۔

بس بس کچھ نہیں ہوا سفیر ڈریسنگ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ بوکس میں سے پٹی نکالتا لاریب کے پاؤں پر کر چکا تھا۔۔۔

اینجل مجھے بھوک لگی ہے وہ اب اپنے درد کو بھلائے اپنی بھوک کا رونا رونے لگی تھی وہ لیٹے لیٹے ہی سفیر سے کہنے لگی۔۔۔

تو کھانا کھا لینا تھا نا میں کوئی تمہارا نوکر تو نہیں ہوں سفیر سختی سے کہتے لاریب کو ایک دفعہ تو سہمنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

لیکن مجھے آپ کے ہاتھ سے کھانا ہے اینجل۔۔۔

خود کھا لو کیا مصیبت ہے وہ یہ کہتے واش روم چلا گیا۔۔

میں بھی نہیں کھاؤں گی مجھے اینجل کے ہاتھ سے ہی کھانا کھانا ہے وہ بھی ضدی انداز میں اپنے آپ سے کہتی وہاں ہی لیٹی رہی۔۔۔

سفیر واش روم سے باہر آیا تو اسے نیند سے آنکھیں بند کرتا دیکھ اسے کھانا نہ کھانے والی بات یاد آئی یہ پاگل لڑکی کھانا بھی نہیں کھا سکتی ہے اب سونے لگی ہے۔۔۔

کہیں مر ور گئی تو اس کا بھائی پھر آجائے گا وہ غصے سے سوچتا لاریب کے لیے کچن میں کھانا لینے چلا گیا تھوڑی ہی دیر میں سفیر کھانے کی ٹرے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

لاریب اٹھو کھانا کھالو وہ کھانے کے ٹرے پاس پڑی ٹیبل پر رکھتا ہوا لاریب کو اٹھانے لگا۔۔۔

اینجل آپ اپنے ہاتھ سے کھلائیں گے نا وہ نیند سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔

ہاں اپنے ہاتھوں سے ہی کھلاؤں گا۔۔۔

تمہارے اپنے ہاتھ تو ٹوٹے ہوئے ہیں نا سفیر بس سوچ ہی سکا تھا بول نہی سکتا تھا ورنہ پھر سے رونا دھونا شروع ہو جانا تھا۔۔۔

سفیر لاریب کو کھانا کھلا کر ٹرے اٹھا کر کچن میں جانے کے لیے اٹھنے والا ہی تھا کہ لاریب نے جلدی سے آگے ہو کر ایک ٹائٹلی ہگ کر دی اور سفیر کے گالوں پر لب رکھ دیے تھے میرا اینجل بہت اچھا ہے اپنی فرینڈ کی ساری باتیں مانتا ہے۔۔۔۔

جبکہ سفیر اپنے ساتھ لاریب کا نرم و گلزار جسم لگتے ہی کرنٹ کھا کر دور ہوا تھا۔۔

ت۔۔۔۔ تم سو جاؤ اب لاریب۔۔۔

آپ بھی آئے نا اینجل ایک ساتھ سوتے ہے۔۔۔

لاریب اب چپ کر کے سو جاؤ ورنہ ایک لگا دوں گا سفیر اپنا غصہ ضبط کرتے بولا۔۔۔۔

لاریب ابھی بچی تھی لیکن سفیر تو اچھا خاصا مرد تھا اگر وہ لاریب کی کسی دن ایسی حرکتوں کے وجہ سے بہک گیا تو وہ کیا کرے گا وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھر لاریب کو دیکھنے لگا۔۔۔

جو اپنے چہرے کے نیچے ہاتھ رکھتی سونے کی تیاریوں میں تھی تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں چلی گئی تھی اور سفیر بھی کھانے کی ٹرے کے جانے کے بعد واپس آ کر بیڈ کے دوسری سائیڈ پر جا کے کمرے کی حالت دیکھتا اپنا غصہ ضبط کرتا لیٹ گیا تھا یہ لڑکی مجھے کسی دن مروائیے گی کتنی ہی دیر سفیر لاریب کو دیکھتا رہا اور اسے دیکھتے ہی سو گیا۔۔۔

چیڑ گنجو امان جو ناشتے کے ٹیبل پر آ کے بیٹھا تھا مالا کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

بھابھی کیا یار میرا نام امان ہے چیڑ گنجو نہیں۔۔۔۔

لیکن میرے لئے تو تم چیڑ گنجو ہی ہوں۔۔۔

اچھا چلیں چیڑ گنجو ہی سہی لیکن مجھے آپ سے ایک کام ہے وہ اس کے کان کے نزدیک جاتا رازداری سے کہنے لگا۔۔۔

کیا کام ہے مالا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔۔۔

بھابی مجھے اس دن کی طرح مکرونی بنا کر کھلائیں نا قسم سے کیا مزے کی بنی تھی۔۔۔۔

او تو امان کو میکرونی کھانی ہے چلو میں بنا دوں لیکن ایک شرط پر۔۔۔

وہ کیا۔۔۔

تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا۔۔۔

بتائیے نہ کیا کرنا ہوگا۔۔

پھر مالا نے امان کو سارا پلان بتایا تھا بتاتے ہوئے مولا کا شرم سے رنگ سرخ ہو رہا تھا لیکن وہ کیا کرتی اسے کسی کی مدد چاہیے تھی جو کہ امان ہی کر سکتا تھا۔۔۔

اہم اہم بھابھی وہ معنی خیزی سے مالا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

بدتمیز چپڑ گنجو میرے سے مار کھاؤ گے مالا اپنی خفت مٹاتی امان کندھے پر تھپڑ لگا گئی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔امان کا زوردار قہقہ لانج میں گونجا تھا۔۔۔۔

بھابی ایک بات بتائیں مجھے چاچو بنانا ہے یا ماموں وہ بے شرمی سے کہتے مالا کو پھر سے لال کر گیا اسے لگا سارا خون سے سمٹ کر اس کے چہرے پر آ جائے گا۔۔۔

بد تمیز کمینے انسان میں تمہاری جان لے لوگی مجھے تم سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہیے تھی مالا غصے اور شرم سے لال چہرہ لئے امان کو کھا جانے اور نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ارے بھابھی میں تو مذاق کر رہا تھا امان دانت نکالتا بولنے لگا۔۔

جب تمہاری شادی ہو گئی نا تو دیکھنا میں بھی ایسے ہی تنگ کروں گی تمہاری بیوی کو۔۔۔

بیوی کے نام پر امان کے سامنے چندہ کا سراپہ گھوما تھا وہ خیالوں ہی خیالوں میں مسکرایا تھا۔۔

اوئے ہوئے لگتا ہے کسی کو یاد کیا جا رہا ہے مالا اپنا کندھا اس کا کندھے سے مار کے شرارتی لہجے میں کہنے لگی۔۔۔۔

ویٹ ویٹ ویٹ کہیں چندہ تو نہیں۔۔۔

امان نے خیالوں سے باہر آکر اپنا چہرہ اپنے ہاتھ میں چھپالیا جیسے اسے بہت شرم آرہی ہو۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔امان تم بھی نالڑکیوں کی طرح شرماؤ گے پھر بھول جاؤ کبھی ہاتھ آئے گی چندہ تمھارے مالا کی تو ہنسی ہی بند نہیں ہورہی تھی امان کی حرکتیں دیکھ کر۔۔۔۔

بھابھی آپ بھی ناامان مزید اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپائے مزید ڈرامے بازی کرتے مالا کو ہنساتے گیا۔۔۔

ایک دم سے مالا کے مسکراتا چہرہ سیریس ہوا تھا۔۔۔

امان کیا چندہ تمہاری خاطر اسلام قبول کرلے گی۔۔۔

بھابھی مجھے یہ تو نہیں پتہ لیکن مجھے یقین ہے میرا پیار سچا ہے اور سچا پیار کبھی بھی نہیں ہارتا چاہے وہ مرنے کے بعد ہی کیوں نہ ملے۔۔۔۔

ایسی باتیں نہیں کرتے امان مرنے کے بعد پیار مل جائے تو کیا فائدہ۔۔۔

ھا بھی اگر انسان کو جیتے جی پیار نہ ملے تو انسان کو تکلیف ہوتی ہے لیکن اگر اسی انسان سے آپ کو آپ کے مرنے کے بعد پیار مل جائے آپ کے جانے کے بعد وہ انسان آپ کے لیے تڑپے تو آپ کی روح کو سکون مل جاتا ہے چلو مرنے کے بعد تو اسے پیار نصیب ہوا اناامان سنجید گی سے کہتے کل کا چندہ کا رو یہ سوچنے لگا۔۔۔

او ہو بس بھی کرو تم تو ایموشنل ہی ہو گئے ہو اور مجھے یقین ہے تمہاری محبت ضرور رنگ لے کر آئے گی۔۔۔

اس بات کو چھوڑے پہلے آپ کی محبت کا رنگ دیکھ کر آتے ہیں۔۔۔۔

مطلب رنگوں کی برسات وہ آنکھ مارتا مالا کو تپا گیا تھا۔۔۔

بے شرم انسان امان میں تمہارا قتل کروں گی۔۔۔

ہاہا بھابی سوری ابھی میں سارا بندوبست کرتا ہوں رات تک انتظار کریں سارا کام ہو جائے گا آخر میرے چاچو اور ماموبننے کا سوال ہے اور یہ کہتا وہاں سے اٹھ کر بھاگا کیونکہ مالا کہ تیور خطرناک ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔

صبح لاریب کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر اکیلا پایا سفیر کو کمرے میں نہ پا کر لاریب بیڈ پر سے اترنے لگی لیکن پاؤں میں ایک درد کی لہر اتری ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

آؤچ۔۔!! وہ اپنا پاؤں دیکھنے لگی جہاں پٹی بندھی تھی اینجل لاریب ادھر ادھر دیکھ کر سفیر کو ڈھونڈنے لگے لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔۔

سفیر باتھ روم سے فریش ہو کر باہر آیا تو لاریب کو بیڈ پر اپنا پیر پکڑے سامنے بیٹھے پایا۔۔۔

اینجل لاریب سفیر کو دیکھتے اٹھنے لگی کہ پھر سے کراہ اٹھی۔۔

کیا ہے لاریب۔۔۔!! سفیر لاریب کے کراہنے پر سخت جنجلایا تھا وہ اسے کوئی کام ہی نہیں کرنے دیتی تھی ہمیشہ اس کے ساتھ چپکنے کی کوشش کرتی رہتی۔۔۔

مجھے پین ہو رہا ہے لاریب۔اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے معصومیت سے بولی۔۔۔۔

اف۔۔۔ سفیر اس وقت وائٹ شرٹ میں نم بال لئے لاریب کو بہت پیارا لگا تھا سفیر اس کے پاس جاتا اس کے پٹی کو کھلونے لگا۔۔۔

لاریب تو اپنے اینجل کو دیکھ رہی تھی اینجل اب کتنے ہینڈ سم ہیں نا لائک سٹوریز والے اینجل وہ اپنی کالی آنکھوں سے اپنے اینجل کو دیکھتے بولی۔۔۔

لاریب سفیر کی شرٹ پکڑ کے اس کے بٹنوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگی اینجل آپ مجھے ڈانٹا مت کریں ورنہ آپ کی فرینڈ کو بہت رونا آتا ہے۔۔۔۔

اس کے سینے سے لگنے کے دیر تھی سفیر کا دل دھک دھک کرنے لگا وہ جتنا اپنے جزبات سے دور بھاگنا چاہتا تھا وا سے اتنا ہی اپنے قریب کرتی تھی۔۔۔

اسے بس اتنا یاد تھا کہ لاریب اس کی زندگی میں زبردستی شامل ہوئی تھی۔۔۔

لاریب دور رہو یار سفیر اسے اپنے سینے سے جھٹکتے ہوئے دور کرتے بولا۔۔۔۔

اینجل آپ مجھ سے ابھی بھی ناراض ہیں۔۔۔

نہیں سفیر لاریب کو باتوں میں لگائے اس کی پٹی اتار کر اس کے پاؤں کا موازنہ کرنے لگا تھوڑی ہی یوں چوٹ تھی پٹی کی کوئی ضرورت نہیں تھی اس لیے وہ پٹی لگائے بغیر ہی اٹھ گیا۔۔۔

اینجل پٹی کریں نہ۔۔۔

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔۔

اینجل مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔

تو جاؤ فریش ہو جاؤ پھر ماما سے کہنا کھانا کھلا دے۔۔۔

مجھے آپ کے ہاتھ سے کھانا ہے۔۔۔

تم خود کھاؤ گی سفیر غصے سے کہتا کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

لاریب مشکل سے اٹھتی ہے واش روم تک گئی اور فریش ہونے لگ گئی تھوڑی ہی دیر بعد وہ نیچے چلی گئی تھی سفیر تو لاریب سے بچنے کے لیے جلدی سے ہاسپٹل چلا گیا تھا۔۔۔

آنٹی وہ اینجل کہاں گئے لاریب پورے گھر میں نظریں دوڑاتی دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

بیٹا وہ تو ہاسپٹل گیا ہے نا کل کی طرح رات کو آجائے گا ارم نے پیار سے کہا تھا۔۔۔

لاریب بھی پاس پڑی ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی اس کے پاؤں میں ابھی بھی درد ہو رہا تھا۔۔۔

میں اب اپنے اینجل سے ناراض ہوں مجھے کھانا کھلائے بغیر ہی چلے گئے ہیں مجھے ان کے ہاتھ سے کھانا تھا آپ جانتی ہے بڑی نا مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے تھے لاریب رونی صورت بنا کر اپنے ساس سے شکوہ کرتے بولی۔۔۔

تو میں اپنی بیٹی کو کھانا کھلاتی ہوں نا ارم مسکراتی ہوئی اس کے پاس آکر بیٹھی۔۔۔

لاریب بیٹا ادھر بیٹھو نا میں اپنی بیٹی کو کھانا کھلاؤں میرا بچہ میرا لاڈلا بچہ۔۔۔

ایک دھندلی یاد آئی تھی ایک درد کی لہر لاریب کے سر میں اٹھی تھی کہ اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔

اہھہ۔۔۔ کیا ہوا لاریب ارم نے اسے سر تھامے دیکھا تو پوچھنے لگی۔۔۔

ماماماماوہ درد میں ہی اپنی ماں کو پکارنے لگی تھی ارم سمجھی کہ لاریب اسے ماما کہہ کر بلا رہی ہے۔۔۔

ہاں بیٹا بولو میں ادھر ہی ہو لیکن لاریب ایک جھٹکے سے ارم کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

مم۔۔۔ماما۔۔۔ کہیں۔۔۔ نہیں جانا۔۔۔۔ کہیں نہیں۔۔۔۔

جانا۔۔۔ مممم۔۔۔ماماوہ ماردے۔۔۔۔ گاوہ گندا انکل ماردے گا۔۔۔

لاریب نے مضبوطی سے ارم کو پکڑ لیا تھا ارم لاریب کی حالت دیکھتی پریشان ہو گئی تھی۔۔

لاریب بیٹا ادھر دیکھو ارم نے لاریب کو مشکل سے خود سے الگ کرتی اس کا ماتھا چوم گئی۔۔۔

لاریب کا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا نہ جانے کیا ہوا تھا اس بچی کے ساتھ جو اس کی ایسی حالت ہو گئی تھی وہ سوچ کر ہی رہ گئی اب وہ اسے سنبھلنے میں لگی تھی تا کے وہ اسے کھانا کھلا کر میدیسن دے سکے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویار کسی کام سے گیا تھا پیچھے امان اور مالا دونوں پلاننگ کرتے پورا روم سجا چکے تھے یہ لیں بھابھی جی ہو گیا امان ایک نظر پورے روم پر ڈال کر بولا مالا بھی خوشی سے پورے روم کو دیکھ کر ایک ہاتھ امان کے آگے کیا جیسے امان نے بھی دوسرے ہاتھ سے تالی ماری۔۔۔

تھینک یو سو مچ امان تم نے میرے ہیلپ کی۔۔۔

بھابھی اتنا تو میں کر ہی سکتا چاچو بننے کے لیے امان دانت نکالتا بولا۔۔۔۔

تم کب باز آؤ گے پٹوں گے میرے ہاتھوں مالا دانت کچکچاتے بولی۔۔۔

تو میں کون سا غلط بول رہا ہوں یہ ساری تیاری آپ نے لوڈو کھیلنے کے لیے تو کی نہیں امان ایک ابرو آچکاتے مالا سے پوچھنے لگا کہ مالا کا شرم سے چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔

نکلو ادھر سے نکلو مالا شرم اور غصے سے امان کو دھکے دینے لگی۔۔۔

ہاں ہاں جا رہا ہوں اپنا کام نکلوا کر اب کہہ رہی ہو نکلو امان اپنے آنکھون میں نہ آنے والے آنسو صاف کرتے بولا کوئی عزت ہی نہیں میری اس گھر میں وہ ڈرامے کرتے غصے میں بھی مالا کو ہنسا گیا تھا۔۔۔

تمہاری عزت کی تو ایسی کی تیسی مالا پاس پڑی کرسی سے سٹک اٹھاتی امان کے پیچھے بھاگی تھی امان ہنستا ہوا بھاگا تھا۔۔۔

بھابی بھابی رکے رکے وہ دیکھیں زاویار آگیا مالا کا دل دھک رہ گیا اس نے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

امان تیری تو۔۔۔ اس نے دوبارہ سے امان کی طرف دیکھا اب وہاں امان بھی نہیں تھا اہھہ۔۔۔ تم نے ایک دفعہ میرے ہاتھ لگو چیپر گنجو مالا غصے سے

پیر پٹختی کمرے میں چلی گئی اسے اب اپنے آپ کو بھی تیار کرنا تھا اپنے زاوی کو منانے کے لیے۔۔۔۔

۔۔

آن آج مجھے مالا سے ملنے جانا ہے پھر کل ہم نے اٹلی کے لیے نکل جانا ہے اور مجھے مالا کی امان کی لاریب کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔

عین رونی صورت بناتے اپنے آن سے کہنے لگی۔۔۔

توسب کو یہاں بلالو نا کایان یہ کہتے اپنے کپڑے بیگ میں رکھنے لگا۔۔

ن۔۔ نہیں آن مجھے جانا ہے تو کیا آب میں ان کے گھر نہیں جاسکتی وہ اپنے ہاتھ کمر پر رکھتے بولی۔۔۔

جاسکتی ہو میری عین لیکن یہ وقت تمہارے بغیر کیسے گزارونگا میں کایان نے عین کو کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے وہ اس کے چوڑے سینے سے آلگی۔۔۔۔

آن۔۔۔آپ بھی نا۔۔!! چھوڑے مجھے ہر وقت شروع ہو جاتے ہے عین اپنے ہاتھوں سے کایان کو دور کرتے بولی۔۔۔

ابھی تمہیں مالا سے ملنے جانا ہے۔۔۔

میں تمھیں جانے دے رہا ہو لیکن ایک شرط پر۔۔۔

کیسی شرط آن عین اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے بولی۔۔۔۔

مجھے کوئی تو رشوت دینی ہو گی نا کایان معنی خیزی سے عین کے لبوں کو دیکھتے کہنے لگا۔۔۔

شرم نہیں آتی پولیس والے ہو کر رشوت لیتے ہوئے عین نے آنکھیں دیکھاتے بولی۔۔۔

اگر رشوت بیوی سے لینی ہو اور وہ بھی اپنی مرضی کی صورت میں تو ہزار دفعہ لے سکتا ہوں یہ کہتے ہی کایان عین کے لبوں پر جھکا تھا عین نے بھی کایان کے بالوں میں اپنے ہاتھ پھنسا لیا۔۔۔

وہ بھی ہمیشہ کی طرح کایان کی قربت میں مدہوش ہو جاتی تھی عین کا ساتھ دینے پر کایان کی شدت میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

اپنی شدت دکھاتے کایان پیچھے ہوا تو عین گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

اگر اب رشوت لے لی ہو تو میں جاؤں عین اپنا سانس بحال کرتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں جاؤ اور جلدی آنا۔۔۔

اچھا سنو رکو میں چھوڑ آتا ہوں تمھیں۔۔۔

نہی آن میں چلی جاؤ نگی میری ایک فرینڈ ہے میں پہلے اس سے ملنے جاؤ نگی پھر میں مالا سے ملنے جاؤ نگی او کے آن اپنا خیال رکھنا لو یو چ عین کایان کے گالوں پر لب رکھتے جلدی سے باہر بھاگی تھی کے کہی اب پھر سے کایان روک نہ دیں اسے۔۔۔

مالا شیشے کے سامنے کھڑی جھمکے پہن رہی تھی جھمکے پہن کر اس کی تیاری مکمل ہوئی تھی ایک نظر اس نے اپنی تیاری پر ڈالی تھی مہرون کلر کی ساڑی میں سنہری کھلے بال ڈارک مہرون لپ اسٹک لگائے کانوں میں جھمکے ڈالے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے وہ سراپہ قیامت لگ رہی تھی آج تو اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے حسن سے اپنے زاوی کو پاگل کر دے گی اسے اپنے پیار سے منا لے گی۔۔۔

لیکن وہ جو کرنے جا رہی تھی وہ سوچتے ہی سو کی سپیڈ سے اس کا دل دھڑک رہا تھا آنے والا لمحات کا سوچ کر ابھی اس کا دل اتنا دھڑک رہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر اجائے گا۔۔۔۔

کیا کروں میں مالا نے ایک نظر پورے کمرے میں ڈالی پورے کمرے میں پھولوں کی خوشبو بکھری ہوئی تھی ہر طرف موم بتیاں لگی ہوئی تھیں بیڈ پوری طرح پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔

اف یہ ماحول کیا زاوی مجھے معاف کر دے گا نا اور پاپا کو بھی۔۔۔

ہاں میرا ذاوی بہت اچھا ہے وہ وہ میرے میرا پہلے والا زاوی بن جائے گا اور میں اس کی بھالو۔۔۔

مالا سوچتے شرما کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔

افففف زاوی آنے والا ہی ہو گا۔۔۔

مالا جلدی سے اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے کر مکمل تیار ہو گئی اپنے زاوی کو پاگل کرنے کے لیے۔۔۔

مونسٹر کہاں ہو تم عین موبائل کان کے ساتھ لگاتے مونسٹر سے پوچھنے لگی۔۔۔

میں بس گھر پہنچنے والا ہوں خیریت غصے میں لگ رہی ہو زاو یار اپنی گاڑی کی سپیڈ سلو کرتا پوچھنے لگا۔۔۔

ہمم کچھ نہی سب ٹھیک ہے۔۔۔

چلو تم پہنچو گھر میں بھی پہنچھنے والی ہوں یہ کہہ کر وہ کال بند کر گئی عین کی آنکھوں میں ایک چمک تھی اپنے نئے شکار کی چمک۔۔۔

عین گھر میں داخل ہوئی تو سامنے ہی امان نظر آیا جو کہ لاونج میں بیٹھا کوئی مووی دیکھ رہا تھا۔۔۔

امان کی نظر عین پر پڑی جو دروازہ کھولے خطرناک تیوروں کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

ارے عین تم امان عین کو دیکھتے خوشی سے بولا۔۔۔

ہاں تو میں نہیں آسکتی کیا عین اپنی ایک آئبرو اچکا کر بولی۔۔

افف میں نے ایسے ہی پوچھا ڈاین تم تو۔۔!! ابھی امان اور کچھ بولتا ہے کہ زاویار بھی گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔

عین کیسی ہو زاویار صوفے پر بیٹھتا بولا۔۔۔

میں ٹھیک ہو زاویار تم بتاؤ تم کیسے ہو اور مالا کہاں ہے عین پورے گھر میں نظریں دوڑاتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

مالا کے نام پر امان کی دبی دبی سی ہنسی نکلی تھی آنکھوں میں شرارت صاف واضح تھی۔۔۔

یہ بتتسی کیوں نکالی ہوئی ہے تم نے زاویار امان کو مصنوعی غصے سے دیکھتا بولا اسے شک ہوا تھا ضرور بھابھی دیور نے پھر سے مل کر کوئی کچڑی پکائی ہو گی۔۔۔۔

کچھ نہیں مالا بھابھی آپ کا کمرے میں انتظار کر رہے ہیں کب سے اور ایک آپ ہیں جو سڑا ہوا منہ بنا کر بیٹھے بیچاری ہماری بھابھی کا انتظار طویل کر رہیں ہیں۔۔۔

میں جا کر بلاتا ہوں اسے زاویار اپنی جگہ سے اٹھنے ہی والا تھا جب عین بولی۔۔۔

رکو مالا کے پاس بعد میں جانا ہم پہلے اپنا کام ختم کرتے ہیں۔۔۔

کام۔۔۔ کون سا کام امان نے سوالیہ نظروں سے عین کی طرف دیکھا۔۔۔

وہی بندہ جس نے میرے آن پر گولی چلانے کی گستاخی کی ہے اب اسے سزا بھی تو دینی ہے نا عین زہریلی مسکراہٹ امان کی طرف اچھالتی ٹارچر روم کی طرف چلی گئی نقاب وہ کر چکی تھی اب اس کی براؤن آنکھیں ہی صرف نظر آ رہی تھی۔۔۔

امان اپنے سر پر ہاتھ مارتا قہقہ لگا اٹھا۔۔۔

اف مالا بھابی آپ کا پروگرام توڑ گیا۔۔۔

امان نے زاویار کو روکنے کی کوشش کی لیکن زاویار اس کی سنے بغیر ہی عین کے پیچھے چلا گیا اور امان کو بھی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا امان بھی منہ کے ڈیزائن بناتا ہے اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

عین ٹارچر روم میں آئی سامنے اس آدمی کو الٹا لٹکے پایا وہ ابھی بھی چلا رہا تھا لیکن کمرہ ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے آواز باہر نہیں جا سکتی تھی اسے کافی مارا گیا تھا لیکن اسے قتل کرنے کا حق عین کے پاس تھا۔۔۔

عین نے اپنا چاکو نکالا جو وہ گھر سے بیگ میں ڈال کر لے آئی تھی جب تک وہ اپنے چمکتے چاکو سے خون نہیں کرتی تھی اسے سکون نہیں ملتا تھا۔۔۔

عین چاکو نکال کر اس کی طرف بڑھنے لگی وہ آدمی اب چلانے کی بجائے خوف زدہ نظروں سے عین کو دیکھ رہا تھا عین نے زاویار کو اشارہ کیا اس کا اشارہ سمجھتے زاویار آگے بڑھتے اس کی رسی کاٹی تھی اور وہ آدمی دھڑام سے نیچے گرا۔۔۔

زاویار نے اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھایا اس آدمی کی بری حالت تھی کہ وہ چاہ کر بھی یہاں سے بھاگ نہیں سکتا تھا عین نے چاکو اس کے سوچنے سمجھنے کے بغیر اس کے ہاتھوں پر مارا تھا۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔ایک چیخ اس آدمی کے حلق سے نکلی تھی اس کی چیخوں سے عین کو سکون مل رہا تھا عین کو اپنے اندر ایک سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

انھی ہاتھوں سے تم نے میرے آن کو مارنے کی کوشش کی تھی نا یہ کہتے ایول اس آدمی کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ چکی تھی۔۔۔۔

چلو اب جلدی سے بتاؤ کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے مجھے شک تو ہے کہ تمہیں کنگ نے بھیجا لیکن تمہارے منہ سے میں سننا چاہتی ہوں پھر اپنے ہاتھوں سے اس کنگ کو موت دو گی۔۔۔

جلدی بتا ک۔ت۔ے کی اولاد۔۔۔

تجھے کس نے بھیجا ہے ایول اپنا چاکو اس آدمی کے آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے بولی اور وہ آدمی خوف سے عین کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اف میرے پاس ٹائم نہیں ہے اور تم ہو کے اتنے ضدی ہو بتا ہی نہیں رہے چلو ٹھیک ہے رہنے دو میں خود پتہ کروالوں گی تمہیں کس نے بھیجا ہے اور اگلے ہی لمحے اس آدمی کی زبان عین کے ہاتھ میں تھی۔۔۔

خون ہی خون تھا جو پورے کمرہ میں بکھر رہا تھا کبھی کبھی تو امان بھی عین کا یہ روپ دے کر حیران ہو جاتا ہے کوئی ایک لڑکی ہو کر کیسے اتنی بے رحم ہو سکتی ہے۔۔۔

مالا زاویار کا انتظار کرتے کرتے تھک چکی تھی وہ امان سے پوچھنے کے لیے کمرے سے باہر آئی تھی لیکن امان کمرے میں نہیں تھا وہ لاونج میں امان کو دیکھنے آئی لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھا اس نے سوچا وہ باہر جا کر تھوڑی تازہ ہوا میں بیٹھ جائے جب زاویار آئے گا تو وہ فورا سے اندر چلی جائے گی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کس نے بھیجا ہے عین اس آدمی کو بالوں سے پکڑے اس کا چہرہ اوپر کر گئی۔۔۔

وہ آدمی تکلیف سے لکھراتے مزاحمت کرنے لگا۔۔۔

لیکن ایول کی خطرناک گرفت سے وہ خود کو چھڑوا نہی پایا۔۔۔

اوہو میں تو بھول ہی گئی تھی تمہاری تو زبان ہی نہیں ہے ایول نارمل انداز میں کہنے لگی جیسے کوئی بچوں کا کھیل ہو۔۔۔۔

چلو میں گیس کرتی ہوں کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے تم بس سر ہلا دینا ایول اس آدمی کے بالوں کو زور سے کھینچتے بولی۔۔۔۔

تمھیں کنگ نے بھیجا ہے نہ وہ پر سوچ انداز میں کہتی اس آدمی سے پوچھنے لگی
اور وہ بیچارا آدمی ہاں میں سر ہلا گیا۔۔۔
بہت برا کیا کہ تم نے کنگ بہت برا کیا میرے آن پر نظر رکھ کر اب تمہارا
کام ہے زاویار ایول اپنا چاکو اس آدمی کے کپڑوں کے ساتھ صاف کرتی
بولی۔۔۔۔

____

مالا جو باہر لاؤنج کی طرف جا رہی تھی کسی کمرے سے ہلکی ہلکی آوازوں نے
اس کی توجہ اپنی طرف کھینچی وہ ان آوازوں کی طرف کھینچتی چلی گئ۔۔۔
آدھ کھلے دروازے سے مالا نے اس آدمی کی خون سے لت پت حالت دیکھی
تھی وہ اندر کا منظر خوف سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کہ کسی
لڑکی نے اپنا چاکو اس کے کپڑوں سے صاف کیا تھا اس کے خوف سے قدم
لڑکھڑائے تھے کہ وہ لڑکھراتی اندر کی جانب گری تھی ایک تو اس نے ہیل
پہنی تھی اوپر سے اس قدر خوف کے اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

دروازہ کھلنے پر جو وجود اندر گرا تھا اسے دیکھ کر تو امان پریشان ہو گیا تھا زاویار اور عین نے بھی پلٹ کر مالا کو دیکھا جو کہ زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔

مالا تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے بس اپنے زاوی کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ میں چاکو تھا مالا مشکل سے خوف سے دیوار کا سہارا لئے کھڑی ہوئی۔۔۔۔

مالا کے کھڑے ہوتے وجود پر زاویار نظریں گھاڑتا ساکن ہوا تھا۔۔۔

اس کا بھالو اتنا تیار کیوں ہیں۔۔۔

لیکن زاویار اسے بعد میں دیکھنے کا سوچ کر اپنے کام میں لگ گیا۔۔۔

عین نے زاویار کو دیکھا جس کے چہرے پر سکون تھا جیسا کہہ رہا ہو کہ اسے بھی تو پتہ چلے کے اس کا زاوی کون ہے۔۔۔۔

مالا نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی اور اسے سب سے پہلے امان کا چہر نظر آیا تھا مالا نے خوف سے اس کی طرف دیکھا پھر اس کی نظریں عین کے چہرے پر گئی تھی وہ بھی حیرانگی سے عین کو دیکھنے لگی تھی جو وہی لڑکی تھی جس نے اس آدمی کے کپڑوں سے اپنا خون بھرا چاکو صاف کر رہی تھی۔۔۔

ایک ہی جست میں زاویار نے اپنا چاکو اس آدمی کے دل میں اتارا تھا کہ مالا کی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

اہھہ۔۔۔۔اہھہ۔۔۔۔اہ۔۔۔وہ منہ پر ہاتھ ہے رکھے چیخنے لگی تھی اس سے پہلے کہ وہ خوف سے باہر بھاگتی زاویار نے پلٹ کر امان کو اشارہ کیا جسے سمجھتا امان نظریں جھکائے مالا کی کلائی کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا۔۔۔

مالا نے خوف اور حیرانگی سے امان کو دیکھا چچ۔۔۔۔چھوڑو۔۔ چھوڑو مجھے جانا ہے جانا ہے امان کے ہاتھ پکڑنے پر آج پہلی دفعہ کانپ رہی تھی۔۔۔

امان شرمندہ تھا مالا کے سامنے وہ جانتا تھا مالا نے آج کی رات کے لیے کتنی تیاری کی تھی کتنا کچھ سوچا تھا امان کے ہاتھ کانپنے لگے تھے مالا سے اس کی اتنی اچھی دوستی تھی مالا کی آنکھوں میں اتنا اعتبار تھا اور اب اسی آنکھوں میں بے یقینی خوف تھا۔۔۔

لیکن یہ زاویار نے کیا کر دیا تھا امان کے ہاتھ کانپتے دیکھ زاویار نے عین کو اشارہ کیا مالا کو پکڑنے کا۔۔۔

زاویار پلیز امان نے کچھ کہنا چاہا جب زاویار نے اپنی وحشت سے بھرپور آنکھوں سے امان کو دیکھا تو امان کی بولتی وہاں ہی بند ہو گئ۔۔۔

مالا تو ایول کے حسار میں کانپ رہی تھی مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اگلے ہی پل زاویار کے ہاتھ میں اس آدمی کا دھک دھک کرتا دل تھا۔۔۔

زاویار وہ دل لیتا مالا کے پاس آیا تھا۔۔۔

مالا تو خوف سے کانپ رہی تھی اسے لگا ابھی وہ گر کر مر جائے گی زاویار نے اس آدمی کا دل مالا نے آنکھوں کے قریب تر کرنے لگا۔۔

ڈارلنگ یہ دیکھو دل۔۔۔۔ایک دن تمہارے باپ کا دل بھی میرے ہاتھ میں ہو گا اس دن مجھے سکون ملے گا زاویار غراتے ہوئے بولا۔۔۔

مالا نفی میں سر ہلاتے روتے ہوئے اپنے زاوی کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بند کر دیا تھا اسے اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

کیا وہ جو سن اور دیکھ رہی تھی وہ سچ تھا؟ اسکا دماغ مائوف ہوا تھا وہ سمجھنے کی کوشش میں تھی لیکن اتنی سمجھ اس میں کہاں تھی کہ وہ جان سکتی کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ وہ جھنجھلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

زاویار نے اپنے ہاتھ میں پکڑا دل مالا کے پیروں میں گرا دیا اور اسے اپنے پیروں سے کچل دیا تھا یہیں حال میں تمہارے باپ کا کروں گا ڈارلنگ یہیں حال دیکھ لو۔۔۔

اہہہ۔۔۔مالا کے منہ سے ایک چیخ نکلی تھی اس سے پہلے وہ بے ہوش ہو کر گرتی زاویار کی باہوں نے اسے گرنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

زاویار عین کو اشارہ کرتا مالا کو اپنی گود میں اٹھائے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

زاویار مالا کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا جو پورا پسینے سے بھیگا ہوا تھا وہ سیڑھیاں چڑتا اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے آیا کر رکا جس کا دروازہ بند تھا جیسے ہی اپنے پاؤں سے اس نے دروازہ کھولا اندر کا منظر دیکھا زاویار

ساکت رہ گیا اس کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھے اس نے ایک نظر کمرے پر ایک نظر اپنی باہوں میں بے ہوش اپنے بھالو پر ڈالی۔۔۔

اس سے اب اس کے تیار ہونے کی وجہ سمجھ میں آئی تھی کمرے میں موم بتیاں روشن تھی جو اندھیرے کمرے میں روشنی کی بنی ہوئی تھی بیڈ پر پھول بکھرے ہوئے تھے زاویار کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اسے کوئی ڈر نہیں تھا کہ مالا کو اس کے بارے میں پتہ چل چکا ہے اسے پتہ تھا وہ جانتا تھا کہ اب مالا اس سے کبھی دور نہیں جا سکتی یا وہ جانے ہی نہیں دے گا۔۔۔۔

زاویار نے مالا کو بیڈ پر لٹایا جس سے اس کے سنہری بال ایک طرف ڈھلک گئے تھے گوری گردن واضح نظر آرہی تھی ہاف سلیو بازو سے اس کی گوری رنگت چمک رہی تھی زاویار تو یک تک اپنی مالا کو دیکھ رہا تھا اس کا دل اس کے قربت کے لیے مچلنے لگا تھا لیکن وہ مالا کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

ایول کو پتہ تھا زاویار سب سنبھال لے گا لیکن ایول کی وحشت ابھی بھی کم نہیں ہو رہی تھی اس آدمی کی اتنی بری حالت دیکھ کر اسے سکون نہیں مل رہا تھا گارڈز سے کہہ کر ایول اس آدمی کی لاش جلوا چکی تھی ایسے کنجر لوگوں کو ایول ایسی ہی موت دیتی تھی۔۔۔۔

امان بھی کمرے میں جا چکا تھا۔۔۔۔

____

جاری ہے